

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد اول ○ حصہ اول

کتاب الوضوء	کتاب الطہار	کتاب النکاح	کتاب الزکوٰۃ
کتاب الصوم	کتاب الحج	کتاب البیوع	کتاب الاطعمہ
کتاب الميراث	کتاب اللعان	کتاب النکاح	کتاب الطلاق

ISLAMIC BOOKS

اسلامی کتب خانہ

islamicbooksinpdf.blogspot.com

دفتر اربابیت جیل روڈ  
کراچی پاکستان ۷۲۱۷۳

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۴۲۴۵

امادیت معارف نوی علی اند علیہ لم کاند ہمار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء دہلی

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی ۱

Islamic Books

اسلامی کتب خانہ

islamicbooksinpdf.blogspot.com

Islamic Books

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت بیکل پبلشنگ پریس اسلام آباد، کراچی  
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ متفوق محقق نائشہ محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

**Islamic Books**  
اسلامی کتب خانہ  
[islamicbooksinpdf.blogspot.com](http://islamicbooksinpdf.blogspot.com)

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی  
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی  
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی  
ادارۃ اسلامیات منارکلی، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# عرض نامہ

فَہْدُوهُ وَنُصَلِّ عَلَى رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارہ دارالاشاعت کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت عم اور مفید کتابوں کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی اور اسی کے فضل و کرم سے تبلیغ و اشاعت دین کا یہ کام مسلسل جاری ہے جس سے دارالاشاعت کے سرپرست حضرات بخوبی واقف ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ادارہ سے اب تک مندرجہ ذیل کتب جدیدہ ترجمہ و شرح کے ساتھ شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔

۱- مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف پانچ ضخیم جلدوں میں۔

۲- تجرید صیح البخاری مع ترجمہ و تشریح جدیدہ۔

۳- ریاض الصالحین عربی مع ترجمہ و شرح جدیدہ۔

۴- معارف الحدیث اردو مصنفہ مولانا محمد منظور نعمانی سات جلدوں میں۔

اب ہم ایک نہایت عظیم نشان اور جلیل القدر کتاب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

یعنی امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصغیر جس کو ہم سب لوگ صیح بخاری شریف کے نام سے جانتے ہیں جو افضل الکتاب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ صیح و مستند کتاب کے لقب سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور دنیائے اسلام کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ دنیائے زمین پر بخاری سے زیادہ کوئی صیح کتاب موجود نہیں اور علم حدیث میں اس کی نظیر ممکن نہیں ہے۔

یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے۔ اور دنیا کی تقریباً تمام اہم زبانوں میں اس کے ترجمے اور شرحیں شائع ہو چکے ہیں، خود اردو زبان میں اس کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئے ہیں۔ لیکن آج کل جو تراجم و شرح بازار میں دستیاب ہیں ان میں بعض شرحیں تو اس قدر ضخیم اور بڑی اور گراں قیمت ہیں کہ اس مصروف دنیا میں کم فرصت لوگ اس کے مطالعہ میں نہ تو اتنا وقت صرف کر سکتے ہیں اور نہ اتنا پیسہ۔

اور بعض ایسے مختصر ہیں جن میں صرف عربی متن اور لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور اسناد و تراجم بھی نہیں دیے جیسا کہ وہ سب سے مطالعہ کے وقت قارئین کے شمار شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔



اُس پلے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں میسج بخاری شریف کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو افراط و تفریط سے پاک ہو۔  
خدا کا شکر ہے کہ اس ضرورت کو دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل عالم مولانا ظہور الہاری اعظمی نے محسوس کیا اور اس عظیم الشان کتاب کا ایک ایسا ہی جدید ترجمہ و شرح کرنے میں کامیاب ہو گئے جو مندرجہ بالا نقائص سے پاک ہے۔  
یہ مکمل ترجمہ و شرح تفہیم البخاری کے نام سے دیوبند ہندوستان سے تین قسطوں میں شائع ہو کر قبولیت عام حاصل کر چکی ہے جو مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

## بہت نزد خصوصیات

- ۱۱۔ الطہینان بخش ترجمانی اور عام فہم شرح اس زمانہ کی ذہنی سطح کے مطابق کی گئی ہے۔
- ۱۲۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک حاضرہ سے کامل انطباق۔
- ۱۳۔ حدیث کے اُن پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوڑا تک نہیں۔
- ۱۴۔ بخاری شریف کے لطائف و خصوصیات کی کامل رعایت۔
- ۱۵۔ قدیم و جدید شارحین کی گراں قدر تحقیقات سے پوری کتاب آراستہ و مزین۔
- ۱۶۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی معتدل لب و لہجہ میں اور محمدین و فقہاء کے اختلافات کی دل آویز وضاحت کی گئی ہے۔
- ۱۷۔ ایک کامل میں عربی متن احادیث اور مقابل کامل میں ترجمہ و تشریح۔
- کتاب وطباعت دیدہ و زیب اعلیٰ ماہانی کاغذ اور حسین جلدوں میں تیار کرائی گئی ہے ان خصوصیات کی وجہ سے یہ ترجمہ و تشریح دوسرے تمام ایڈیشنوں میں ممتاز ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں دعا ہے کہ وہ پاکستان میں بھی اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ اور ہم اس لیے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

اساتذہ محمد رضی عثمانی

۵ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء

# فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد اول

صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	اب
۶۷	۳۳	ایمان کی کمی اور زیادتی	۵۱	۱۰	انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے	عرض نامہ
۶۸	۳۴	زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں داخل ہے	۵۲	۱۱	انصار کی وجہ تسمیہ	امام بخاری کی حالات
۶۹	۳۵	جنازے کے ساتھ جانا	۵۳	۱۲	فقہوں سے بھاگنا	نام و نسب
۷۰	۳۶	عمل خالص ہر جانے کا خطرہ	۵۴	۱۳	آپ کے ارشاد کی تفصیل	ولادت و وفات
۷۱	۳۷	حضرت جبریلؑ کے حکیمانہ سوالات	۵۴	۱۴	کفر کی طرف واپسی آگئیں گے	امام بخاری کا حافظہ
۷۳	۳۸	باب	۵۴	۱۵	کے مترادف ہے	امام بخاری کا علمی اقتدار و تجربہ
۷۴	۳۹	مشتبہ چیزوں سے بچنا	۵۴	۱۵	ایمان والوں کا عمل میں ایک	امام بخاری کا زہد و روح
۷۵	۴۰	فحش ادا کرنا	۵۶	۱۶	دوسرے سے بڑھ جانا	امام بخاری کا علم
۷۵	۴۱	نیت اصل چیز ہے	۵۶	۱۶	حیاء ایمان کا جزو ہے	منازک میں امام بخاری کا مشروع دم
۷۶	۴۲	دین نسیحت کا نام ہے	۵۷	۱۷	کافروں کی قریب	اشروع
۷۸	۴۳	کتاب العلم	۵۷	۱۸	بعض کے نزدیک ایمان عمل	رمضان میں امام بخاری کی تلاوت قرآن
۷۸	۴۳	علم کی فضیلت	۵۷	۱۸	کا نام ہے	انبیاء بخاری شریف
۷۸	۴۳	جس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے	۵۸	۱۹	ظاہری اسلام	اساتذہ و تلامذہ
۷۸	۴۳	اور وہ مشغول ہو	۵۸	۲۰	سلام کرنا	معاصرین کی رائے
۷۹	۴۵	علمی باتیں بلند آواز سے کرنا	۵۹	۲۱	خاندن کی ناشکری	پارہ اول
۷۹	۴۶	حدث کے قول کی تائید	۶۰	۲۲	گناہ جاہلیت کی بات ہے	کتاب الوحی
۸۰	۴۷	مقتدار کا اپنے رفق سے	۶۱	۲۳	ایک ظلم کا دوسرے سے کم ہونا	وحی کی ابتداء اور کیفیت
۸۰	۴۷	علمی سوال	۶۱	۲۴	اور ظلم کے مراتب	کتاب الایمان
۸۱	۴۸	روایت حدیث کے طریقے	۶۲	۲۵	منافق کی علامتیں	ایمان کے شعبے
۸۳	۴۹	احادیث کا باہمی تبادلہ	۶۳	۲۶	شب قدر کی بیداری	مسلمان کی پہچان
۸۴	۵۰	مجلس میں بیٹھنا	۶۳	۲۷	جہاد بھی ایمان کا جزو ہے	مسلمان وہ ہے جس کے لئے
۸۵	۵۱	حدیث محفوظ رکھنا	۶۳	۲۸	رمضان کی راتوں میں نفل عبادت	دوسرے مسلمان محفوظ رہے
۸۵	۵۱	حدیث محفوظ رکھنا	۶۴	۲۸	نیت خاص کے ساتھ رمضان کے	بہترین اسلام کونسا ہے؟
۸۶	۵۲	علم کو عمل پر قربت	۶۴	۲۹	رورے رکھنا	کھانا کھانا بھی اسلام کے
۸۶	۵۳	وخط و نصیحت کرنے میں	۶۴	۲۹	دین آسان ہے	احکام میں داخل ہے
۸۶	۵۳	لوگوں کی رعایت	۶۴	۳۰	دین آسان ہے	ایمانی اخوت کا تقاضا
۸۶	۵۴	تعلیم کے لیے دن مقرر کرنا	۶۵	۳۱	منازہ ایمان کا جزو ہے	رسول اللہ کی محبت جزو ایمان
۸۸	۵۵	دین کی سمجھ	۶۵	۳۲	آدمی کے اسلام کی خرابی	ایمان کی علامات
۸۸	۵۵	دین کی سمجھ	۶۵	۳۲	دین کا وہ عمل جو اللہ کو سب سے	
۸۸	۵۶	علم کی باتیں دریافت کرنا	۶۶	۵۱	زیادہ پسند ہے	

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۵۷	علم و حکمت میں رشک کرنا	۸۹	۸۱	علم کا تقلید نہ کرنا	۱۰۶	۱۰۷	دوا اینٹوں پر قضائے حاجت کرنا	۱۲۵
۵۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح سے ملائیات	۸۲	۸۲	رات میں تعلیم اور دعا کرنا	۱۰۸	۱۰۸	عورتوں کا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلتا	"
۵۹	حضرت ابن عباسؓ کے بچے آپس کی دعا سے برکت	۹۱	۸۳	علم کو محفوظ رکھنا	۱۰۹	۱۰۹	گھروں میں قضائے حاجت کرنا	۱۲۶
۶۰	بچے کی سماعت حدیث کا اعتبار	۸۶	۸۵	علم میں تواضع اختیار کرنا	۱۱۰	۱۱۰	پانی سے طہارت کرنا	"
۶۱	علم کی تلاش میں نکلتا	"	"	جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ	۱۱۱	"	کسی شخص کے ہمراہ طہارت کے لئے پانی لے جاتا	۱۲۷
۶۲	پڑھنے اور پڑھانے کی نسبت	۹۲	۸۰	کسی بیٹے شخص سے کھڑے ہو کر پوچھنا	۱۱۲	۱۱۲	استنجے کیلئے نیز بھی ساتھ لے جاتا	"
۶۳	علم کا زور اور جہل کی افش	۹۳	۸۸	رمی جمار کے وقت منکر پوچھنا	"	۱۱۳	دائیں ہاتھ سے طہارت کی وضو	"
۶۴	علم کی فضیلت	۹۴	۸۹	اشہ کار کا رشک نہ کرنا اور علم پر ایمان	۱۱۴	"	پیشاب کے وقت وضو خاص	"
۶۵	کسی مرد یا عورت پر رشک نہ کرنا	۹۵	۹۰	بعض جائز باتوں کا پھر لو دینا	۱۱۶	۱۱۶	دائیں ہاتھ سے طہارت کی ممانعت	۱۲۸
۶۶	ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھنا	۹۶	۹۱	ہر ایک کو اس کے علم کے مطابق	"	۱۱۵	پتھر سے استنجہ نہ کرے	"
۶۷	کسی مسئلے کے لیے سفر کرنا	۹۷	"	حصول علم میں شرمنا	۱۱۷	۱۱۷	گوبر سے استنجہ نہ کرے	"
۶۸	حصول علم کے لیے نہ ہرگز کرنا	۹۸	۹۲	اگر شرم آئے تو دوسرے کے ذریعے دریافت کر لے	۱۱۸	۱۱۸	وضو میں ہر عضو کو بار بار دھونا	۱۲۹
۶۹	کسی ناکارہ بات پر وضو نہیں	"	۹۳	مجبور میں علیٰ مذاکرہ اور فتویٰ دینا	"	۱۱۹	وضو میں ہر عضو کو بار بار دھونا	"
۷۰	غصہ کرنا	"	۹۴	سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بات بولا دینا	۱۲۰	۱۲۰	وضو میں ناک صاف کرنا	۱۳۰
۷۱	امام و محدث کے سامنے رد نہ کرنا	۱۰۰	۹۵	کتاب النوضوع	۱۲۱	۱۲۱	طاق عدد سے استنجہ کرنا	"
۷۲	سمجھانے کے لیے بات کو تین بار دہرانا	"	"	دستور کا بیان	۱۲۲	۱۲۲	دونوں پاؤں دھونا اور	"
۷۳	گھر والوں کو تعلیم دینا	۱۰۱	۹۶	نماز بیز وسنہ کے قبول نہیں ہوتی	۱۲۳	۱۲۳	موزوں پر سرج کرنا	۱۳۱
۷۴	امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا	"	۹۷	وضو کی فضیلت	۱۲۴	۱۲۴	وضو میں کلی کرنا	"
۷۵	حدیث کی رغبت	۱۰۲	۹۸	محض شک سے وضو نہیں ہوتا	۱۲۵	۱۲۵	ایڑیوں کا دھونا	۱۳۲
۷۶	علم کی طرح اٹھایا جائے گا	"	۹۹	معمولی طور سے وضو کرنا	۱۲۶	۱۲۶	جوتوں کے اندر پاؤں اور	"
۷۷	عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مقرر کرنا	۱۰۳	۱۰۰	اچھی طرح وضو کرنا	۱۲۷	۱۲۷	محض جوتوں پر سرج نہ کرنا	"
۷۸	سمجھنے کے لیے کوئی بات دوبارہ دریافت کرنا	"	۱۰۱	چہرے کا صرف ایک چلو پانی	۱۲۸	۱۲۸	وضو اور غسل کی ابتدا اور آخری	۱۳۳
۷۹	موجودہ لوگ غیر موجودہ لوگوں کو علم کی بات پہنچائیں	۱۰۴	۱۰۲	ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا	"	"	طرف سے کرنا	"
۸۰	رسول اللہؐ پر حدیث یا مذہب کا گناہ	"	۱۰۳	پاخانے جانیے وقت کیا دعا پڑھے	۱۲۹	۱۲۹	نماز کا وقت آنے پر پانی کی تلاش	"
			۱۰۴	پاخانے کے قریب پانی رکھنا	۱۳۰	۱۳۰	جس پانی سے آدمی کے پاؤں دھوئے جائیں وہ پاک ہے	۱۳۴
			۱۰۵	پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ رو	"	"	کتاب قرآن سے پلے تو کیا حکم ہے؟	۱۳۵
			۱۰۶	تہنوں	"	"	وضو میں چیز سے ٹوٹا ہے؟	۱۳۶

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۱۳۱	اپنے ساتھی کو دھوکہ دینا	۱۳۸	۱۵۷	بچوں کا پیشاب	۱۵۷	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۱۳۲	بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن کی تلاوت	۱۵۸	۱۵۹	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۵۸	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۱۳۳	بیہوشی کے شدید دورہ وضو ٹوٹنا	۱۶۰	۱۶۰	اپنے کسی ساتھی کے قریب پیشاب کرنا	۱۵۹	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۱۳۴	پورے سر کا مسح کرنا	۱۶۱	۱۶۱	کسی کو لڑی پر پیشاب کرنا	۱۶۰	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۱۳۵	ٹخنوں تک پاؤں دھونا	۱۶۲	۱۶۲	حیض کا خرمن دھونا	۱۶۱	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۱۳۶	دوسروں کے وضو کا پچا ہوا پانی استعمال کرنا	۱۶۳	۱۶۳	منی کا دھونا	۱۶۲	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۱۳۷	ایک ہی چلو سے لگی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۱۶۴	۱۶۴	منی یا کسی نجاست کا اثر زائل نہ ہونے کی حکم ہے؟	۱۶۳	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۳۸	سر کا مسح ایک بار کرنا	۱۶۵	۱۶۵	چرباؤں کا پیشاب	۱۶۴	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۱۳۹	خاوند بیوی کا ساتھ ساتھ وضو کرنا	۱۶۶	۱۶۶	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۶۵	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۱۴۰	آپ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا بقیہ پانی چھڑکنا	۱۶۷	۱۶۷	منی اور پانی میں نجاست گر جانے کا حکم	۱۶۶	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۱۴۱	لگن وغیرہ سے وضو کرنا	۱۶۸	۱۶۸	کپڑے میں ٹھوک اور ریشہ وغیرہ لگ جانے کا حکم ہے؟	۱۶۷	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۱۴۲	طشت سے پانی لے کر وضو کرنا	۱۶۹	۱۶۹	نہیز اور نشہ والی چیزوں سے وضو جائز نہیں	۱۶۸	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۱۴۳	ایک مٹر پانی سے وضو کرنا	۱۷۰	۱۷۰	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون صاف کرنا	۱۶۹	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۱۴۴	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۱	۱۷۱	مسواک کا بیان	۱۷۰	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۱۴۵	وضو دے بعد موزے پہننا	۱۷۲	۱۷۲	بڑے آدمی کو مسواک دینا	۱۷۱	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۱۴۶	بکری کا گوشت اور ستو کھانے کے بعد وضو کرنا	۱۷۳	۱۷۳	رات کو با وضو دوسرے کی فضیلت	۱۷۲	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۴۷	ستو کھانے کے بعد وضو کرنا	۱۷۴	۱۷۴	دوسرا پارہ	۱۷۳	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۴۸	دو دھوپ کی کھلی کرنا	۱۷۵	۱۷۵	کتاب الغسل	۱۷۴	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۴۹	سونے کے بعد وضو کرنا	۱۷۶	۱۷۶	غسل سے پہلے وضو	۱۷۵	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۵۰	بغیر حدت کے وضو کرنا	۱۷۷	۱۷۷	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل	۱۷۶	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۵۱	پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے	۱۷۸	۱۷۸	صانع یا اس طرح کی کسی چیز سے غسل	۱۷۷	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۵۲	پیشاب کر دھونا	۱۷۹	۱۷۹	جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے	۱۷۸	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۵۳	پیشاب کرنا	۱۸۰	۱۸۰	صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈالنا	۱۷۹	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۵۴	پیشاب کرنا	۱۸۱	۱۸۱	کہ اگر غسل کیا جائے	۱۸۰	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۵۵	پیشاب کرنا	۱۸۲	۱۸۲		۱۸۱	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۵۶	پیشاب کرنا	۱۸۳	۱۸۳		۱۸۲	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۵۷	پیشاب کرنا	۱۸۴	۱۸۴		۱۸۳	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۵۸	پیشاب کرنا	۱۸۵	۱۸۵		۱۸۴	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۵۹	پیشاب کرنا	۱۸۶	۱۸۶		۱۸۵	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۶۰	پیشاب کرنا	۱۸۷	۱۸۷		۱۸۶	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۶۱	پیشاب کرنا	۱۸۸	۱۸۸		۱۸۷	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۶۲	پیشاب کرنا	۱۸۹	۱۸۹		۱۸۸	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۶۳	پیشاب کرنا	۱۹۰	۱۹۰		۱۸۹	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۶۴	پیشاب کرنا	۱۹۱	۱۹۱		۱۹۰	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۶۵	پیشاب کرنا	۱۹۲	۱۹۲		۱۹۱	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۶۶	پیشاب کرنا	۱۹۳	۱۹۳		۱۹۲	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۶۷	پیشاب کرنا	۱۹۴	۱۹۴		۱۹۳	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۶۸	پیشاب کرنا	۱۹۵	۱۹۵		۱۹۴	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۶۹	پیشاب کرنا	۱۹۶	۱۹۶		۱۹۵	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۷۰	پیشاب کرنا	۱۹۷	۱۹۷		۱۹۶	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۷۱	پیشاب کرنا	۱۹۸	۱۹۸		۱۹۷	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۷۲	پیشاب کرنا	۱۹۹	۱۹۹		۱۹۸	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۷۳	پیشاب کرنا	۲۰۰	۲۰۰		۱۹۹	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۷۴	پیشاب کرنا	۲۰۱	۲۰۱		۲۰۰	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۷۵	پیشاب کرنا	۲۰۲	۲۰۲		۲۰۱	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۷۶	پیشاب کرنا	۲۰۳	۲۰۳		۲۰۲	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۱۷۷	پیشاب کرنا	۲۰۴	۲۰۴		۲۰۳	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۱۷۸	پیشاب کرنا	۲۰۵	۲۰۵		۲۰۴	۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱
۱۷۹	پیشاب کرنا	۲۰۶	۲۰۶		۲۰۵	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
۱۸۰	پیشاب کرنا	۲۰۷	۲۰۷		۲۰۶	۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳
۱۸۱	پیشاب کرنا	۲۰۸	۲۰۸		۲۰۷	۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴
۱۸۲	پیشاب کرنا	۲۰۹	۲۰۹		۲۰۸	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵
۱۸۳	پیشاب کرنا	۲۱۰	۲۱۰		۲۰۹	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶
۱۸۴	پیشاب کرنا	۲۱۱	۲۱۱		۲۱۰	۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷
۱۸۵	پیشاب کرنا	۲۱۲	۲۱۲		۲۱۱	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۱۸۶	پیشاب کرنا	۲۱۳	۲۱۳		۲۱۲	۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹
۱۸۷	پیشاب کرنا	۲۱۴	۲۱۴		۲۱۳	۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰
۱۸۸	پیشاب کرنا	۲۱۵	۲۱۵		۲۱۴	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
۱۸۹	پیشاب کرنا	۲۱۶	۲۱۶		۲۱۵	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۱۹۰	پیشاب کرنا	۲۱۷	۲۱۷		۲۱۶	۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳
۱۹۱	پیشاب کرنا	۲۱۸	۲۱۸		۲۱۷	۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴
۱۹۲	پیشاب کرنا	۲۱۹	۲۱۹		۲۱۸	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵
۱۹۳	پیشاب کرنا	۲۲۰	۲۲۰		۲۱۹	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
۱۹۴	پیشاب کرنا	۲۲۱	۲۲۱		۲۲۰	۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷
۱۹۵	پیشاب کرنا	۲۲۲	۲۲۲		۲۲۱	۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸
۱۹۶	پیشاب کرنا	۲۲۳	۲۲۳		۲۲۲	۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹
۱۹۷	پیشاب کرنا	۲۲۴	۲۲۴		۲۲۳	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰
۱۹۸	پیشاب کرنا	۲۲۵	۲۲۵		۲۲۴	۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱
۱۹۹	پیشاب کرنا	۲۲۶	۲۲۶		۲۲۵	۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲
۲۰۰	پیشاب کرنا	۲۲۷	۲۲۷		۲۲۶	۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳
۲۰۱	پیشاب کرنا	۲۲۸	۲۲۸		۲۲۷	۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴
۲۰۲	پیشاب کرنا	۲۲۹	۲۲۹		۲۲۸	۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵
۲۰۳	پیشاب کرنا	۲۳۰	۲۳۰		۲۲۹	۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶
۲۰۴	پیشاب کرنا	۲۳۱	۲۳۱		۲۳۰	۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷
۲۰۵	پیشاب کرنا	۲۳۲	۲۳۲		۲۳۱	۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸
۲۰۶	پیشاب کرنا	۲۳۳	۲۳۳		۲۳۲	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹
۲۰۷	پیشاب کرنا	۲۳۴	۲۳۴		۲۳۳	۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰
۲۰۸	پیشاب کرنا	۲۳۵	۲۳۵		۲۳۴	۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱
۲۰۹	پیشاب کرنا	۲۳۶	۲۳۶		۲۳۵	۲۳۲	۲۳۲	۲۳۲
۲۱۰	پیشاب کرنا	۲۳۷	۲۳۷		۲۳۶	۲۳۳	۲۳۳	۲۳۳
۲۱۱	پیشاب کرنا	۲۳۸	۲۳۸		۲۳۷	۲۳۴	۲۳۴	۲۳۴
۲۱۲	پیشاب کرنا	۲۳۹	۲۳۹		۲۳۸	۲۳۵	۲۳۵	۲۳۵
۲۱۳	پیشاب کرنا	۲۴۰	۲۴۰		۲۳۹	۲۳۶	۲۳۶	۲۳۶
۲۱۴	پیشاب کرنا	۲۴۱	۲۴۱		۲۴۰	۲۳۷	۲۳۷	۲۳۷
۲۱۵	پیشاب کرنا	۲۴۲	۲۴۲		۲۴۱	۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸
۲۱۶	پیشاب کرنا	۲۴۳	۲۴۳		۲۴۲	۲۳۹	۲۳۹	۲۳۹
۲۱۷	پیشاب کرنا	۲۴۴	۲۴۴		۲۴۳	۲۴۰	۲۴۰	۲۴۰
۲۱۸	پیشاب کرنا	۲۴۵	۲۴۵		۲۴۴	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱
۲۱۹	پیشاب کرنا	۲۴۶	۲۴۶		۲۴۵	۲۴۲	۲۴۲	۲۴۲
۲۲۰	پیشاب کرنا	۲۴۷	۲۴۷		۲۴۶	۲۴۳	۲۴۳	۲۴۳
۲۲۱	پیشاب کرنا	۲۴۸	۲۴۸		۲۴۷	۲۴۴	۲۴۴	۲۴۴
۲۲۲	پیشاب کرنا	۲۴۹	۲۴۹		۲۴۸	۲۴۵	۲۴۵	۲۴۵
۲۲۳	پیشاب کرنا	۲۵۰	۲۵۰		۲۴۹	۲۴۶	۲۴۶	۲۴۶
۲۲۴	پیشاب کرنا	۲۵۱	۲۵۱		۲۵۰	۲۴۷	۲۴۷	۲۴۷
۲۲۵	پیشاب کرنا	۲۵۲	۲۵۲		۲۵۱	۲۴۸	۲۴۸	۲۴۸
۲۲۶	پیشاب کرنا	۲۵۳	۲۵۳		۲۵۲	۲۴۹	۲۴۹	۲۴۹
۲۲۷	پیشاب کرنا	۲۵۴	۲۵۴		۲۵۳	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
۲۲۸	پیشاب کرنا	۲۵۵	۲۵۵		۲۵۴	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱
۲۲۹	پیشاب کرنا	۲۵۶	۲۵۶		۲۵۵	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲
۲۳۰	پیشاب کرنا	۲۵۷	۲۵۷		۲۵۶	۲۵۳	۲۵۳	۲۵۳
۲۳۱	پیشاب کرنا	۲۵۸	۲۵۸		۲۵۷	۲۵۴	۲۵۴	۲۵۴
۲۳۲	پیشاب کرنا	۲۵۹	۲۵۹		۲۵۸	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۲۳۳	پیشاب کرنا	۲۶۰	۲۶۰		۲۵۹	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۳۴	پیشاب کرنا	۲۶۱	۲۶۱		۲۶۰	۲۵۷	۲۵۷	۲۵۷
۲۳۵	پیشاب کرنا	۲۶۲	۲۶۲		۲۶۱	۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸
۲۳۶	پیشاب کرنا	۲۶۳	۲۶۳		۲۶۲	۲۵۹	۲۵۹	۲۵۹
۲۳۷	پیشاب کرنا	۲۶۴	۲۶۴		۲۶۳	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰
۲۳۸	پیشاب کرنا	۲۶۵	۲۶۵		۲۶۴	۲۶۱	۲۶۱	۲۶۱
۲۳۹	پیشاب کرنا	۲۶۶	۲۶۶		۲۶۵	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲
۲۴۰	پیشاب کرنا	۲۶۷	۲۶۷		۲۶۶	۲۶۳	۲۶۳	۲۶۳
۲۴۱	پیشاب کرنا	۲۶۸	۲۶۸		۲۶۷	۲۶۴	۲۶۴	۲۶۴
۲۴۲	پیشاب کرنا	۲۶۹	۲۶۹		۲۶۸	۲۶۵	۲۶۵	۲۶۵
۲۴۳	پیشاب کرنا	۲۷۰	۲۷۰		۲۶۹	۲۶۶	۲۶۶	۲۶۶
۲۴۴	پیشاب کرنا	۲۷۱	۲۷۱		۲۷۰	۲۶۷	۲۶۷	۲۶۷
۲۴۵	پیشاب کرنا	۲۷۲	۲۷۲		۲۷۱	۲۶۸	۲۶۸	۲۶۸
۲۴۶	پیشاب کرنا	۲۷۳	۲۷۳		۲۷۲	۲۶۹	۲۶۹	۲۶۹
۲۴۷	پیشاب کرنا	۲۷۴	۲۷۴		۲۷۳	۲۷۰	۲۷۰	۲۷۰
۲۴۸	پیشاب کرنا	۲۷۵	۲۷۵		۲۷۴	۲۷۱	۲۷۱	۲۷۱
۲۴۹	پیشاب کرنا	۲۷۶	۲۷۶		۲۷۵	۲۷۲	۲۷۲	۲۷۲
۲۵۰	پیشاب کرنا	۲۷۷	۲۷۷		۲۷۶	۲۷۳	۲۷۳	۲۷۳
۲۵۱	پیشاب کرنا	۲۷۸	۲۷۸					



بب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۲۰۱	جب دو دنوں خواتین ایک دوسرے سے مل جائیں	۱۷۸		جائے والے کپڑے کے علاوہ	۲۳۷		جب کپڑا تنگ ہو	۲۰۱
۲۰۲	اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرمگاہ سے لگا جائے	۱۷۹		کپڑا بنایا	۲۳۸		شامی جب پہن کر نماز پڑھنا	۲۱۲
	کتاب الحیض	۱۸۰		حائضہ کی عیدین میں مسلمانوں کے ساتھ دعا	۲۳۹	۱۹۱	نماز اور اس کے مددہ اوقات میں ننگے ہونا	۲۱۳
۲۰۳	حیض کی ابتدا کس طرح ہوتی	"		جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں	۲۴۰	۱۹۲	قیص، پاجامہ، جاگیا اور قبا پہن کر نماز پڑھنا	"
۲۰۴	حائضہ عورت کا شوہر کے سر کو دھونا	۱۸۱	۲۳۷	زرد اور دھوا لادنگ	۲۴۱	۱۹۳	شرمگاہ جو چھپائی جائے گی	۲۱۴
۲۰۵	مرد کا اپنی بیوی کی گود میں قرآن پڑھنا	"	۲۳۸	استحاضہ کی رنگ	۲۴۲	"	بغیر پاجامہ اور مددے نماز پڑھنا	۲۱۵
۲۰۶	جس نے نفاس کا نام حیض رکھا	"	۲۳۹	طواف زیارت کے بعد حائضہ ہونا	۲۴۳	"	ران سے متعلق روایتیں	"
۲۰۷	حائضہ کے ساتھ مباشرت	۱۸۲	۲۳۰	جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے	۲۴۴	۱۹۴	عورت کو نماز پڑھنے کے لیے	۲۱۸
۲۰۸	حائضہ روزے چھڑ کرے گی	۱۸۳	۲۳۱	زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ	۲۳۲	"	کننے کپڑے ضروری ہیں	"
۲۰۹	حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی مناسک پڑھ کرے	"	۲۳۲	باب ۲۳۲	۲۵۵	۱۹۵	اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے	"
۲۱۰	استحاضہ	۱۸۵	۲۳۳	کتاب التیمم	۲۵۶	"	ایسے کپڑوں میں نماز جس پر صلیب یا تسمیر ہو	۲۱۹
۲۱۱	حیض کا خون دھونا	"	۲۳۴	جب نہ پانی ملے نہ مٹی	۲۵۷	۱۹۶	ریشم کی قبایں نماز پڑھنا	"
۲۱۲	استحاضہ کی حالت میں اعتکاف	"	۲۳۵	اقامت کی حالت میں تیمم	۲۵۸	۱۹۷	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۲۰
۲۱۳	کیا عورت اس کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے جس میں حیض آیا ہو؟	۱۸۶	۲۳۶	تیمم کے لیے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو چھونک لینا	۲۵۹	"	چھوٹا، لمبا اور مڑی پر نماز پڑھنا	"
۲۱۴	حیض کے غسل میں خوشبو کا استعمال کرنا	"	۲۳۷	چہرے اور ہاتھوں کا تیمم	۲۶۰	۱۹۸	جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا بدمعہ کرے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے	۲۲۲
۲۱۵	حیض سے پاک ہونے کے بعد بدن کو ملنا	۱۸۷	۲۳۸	پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے	۲۶۱	۱۹۹	چٹائی پر نماز پڑھنا	"
۲۱۶	حیض کا غسل	"	۲۳۹	جب مٹی کو مرض یا جان کا خوف ہو	۲۶۲	۲۰۰	کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا	"
۲۱۷	حیض کے غسل کے بعد لگھا کرنا	"	۲۴۰	تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے	۲۶۳	۲۰۱	بستر پر نماز پڑھنا	۲۲۳
۲۱۸	حیض کے غسل کے وقت بالوں کو کھولنا	۱۸۸	۲۴۱	باب ۲۴۱	۲۶۴	۲۰۲	گرنی کی شدت میں کپڑے پھینک کر نماز پڑھنا	۲۲۴
۲۱۹	اشتر مژدہ کا ارشاد	"	۲۴۲	کتاب الصلوٰۃ	۲۶۵	۲۰۳	نعل پہن کر نماز پڑھنا	"
۲۲۰	حائضہ اور حج و عمرہ کا احرام	۱۸۹	۲۴۳	شب عراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی	۲۶۶	۲۰۴	خفین پہن کر نماز پڑھنا	"
۲۲۱	حیض آنا اور اس کا ختم ہونا	"	۲۴۴	نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے	۲۶۷	۲۰۵	جب عیدہ پوری طرح نہ کرے	۲۲۵
۲۲۲	حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی	۱۹۰	۲۴۵	نماز میں کندھے پر تہجد باندھنا	۲۶۸	۲۰۶	عیدہ میں اپنی انگلیوں کو کھلی رکھے	"
۲۲۳	حائضہ کے ساتھ سونا	"	۲۴۶	صرف ایک کپڑے کو بدن پر	۲۶۹	۲۰۷	تہجد کے استقبال کی فضیلت	"
۲۲۴	جس نے حیض کیے مہل میں پہنے	۱۹۱	۲۴۷	لبیثہ کو نماز پڑھنا	۲۷۰	"	مدینہ، اشام اور شرق میں رہنے والوں کا قبلہ	۲۲۶
			۲۴۸	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۷۱	۲۱۱	اشتر مژدہ کا قول	۲۲۷

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۲۴۰	مسجد میں جنت لیٹنا	۳۲۶	۲۴۳	بڑھنے اور پاکی حاصل کر کے اہل بیت		۲۴۸	نازیں قبل کی طرف رخ کرنا	۲۴۲
"	عام گزرگاہ پر مسجد بنانا	۳۲۷	"	عورت کا مسجد میں سونا	۲۴۸	۲۴۹	قبلے سے متعلق جو احادیث مروی ہیں	۲۴۳
۲۴۱	بازار کی مسجد میں ناز پڑھنا	۳۲۸	۲۴۴	مسجد میں مردوں کا سونا	۲۴۹	۲۵۰	مسجد کے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا	۲۴۴
"	مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا	۳۲۹	۲۴۵	سفر سے واپسی پر نماز	۳۰۰	۲۵۱	مسجد سے نگر کی کے ذریعہ بقیع صاف کرنا	۲۴۵
۲۴۲	{	۲۴۶	"	جب کوئی مسجد میں داخل ہو	۳۰۱	۲۵۲	نازیں واپسی طرف نہ تھوکرنا چاہیے	۲۴۶
"	{	"	"	مسجد میں ریاح خارج کرنا	۳۰۲	"	بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے	۲۴۷
۲۴۳	مدینہ کے راستہ میں مساجد	۳۳۰	"	مسجد کی عمارت	۳۰۳	"	تھوکرنا چاہیے	
۲۴۶	امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ	۳۳۱	۲۴۸	تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا	۳۰۷	۲۵۳	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۲۴۸
۲۴۷	مسئلہ اور سترہ میں کتنا مسئلہ ہونا چاہیے	۳۳۲	۲۴۹	بڑھتی اور کارگیر سے تباہیوں	۳۰۵	"	مسجد میں بیٹم کو مٹی کے اندھیا دینا	۲۴۹
۲۴۸	چھوٹے بڑھ کی طرف رخ کر کے	۳۳۳	"	جس نے مسجد بنوائی	۳۰۶	"	جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو	۲۵۰
"	ناز پڑھنا	"	"	جب مسجد سے گزرے	۳۰۷	۲۵۴	پڑے کے کنارے سے کام لے	
"	عزیزہ کی طرف رخ کر کے	۳۳۴	۲۵۰	مسجد سے گزرنا	۳۰۸	"	امام کی لوگوں کو نصیحت	۲۵۱
"	ناز پڑھنا	"	"	مسجد میں اشارہ پڑھنا	۳۰۹	"	کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بخیر فی خدا	۲۵۲
۲۴۹	کمہ اور علاوہ ازیں مقامات میں سترہ	۳۳۵	"	حراپ والے مسجد میں	۳۱۰	"	مسجد میں کسی چیز کی تعمیر	۲۵۳
"	سترن کے سامنے ہو کر ناز پڑھنا	۳۳۶	۲۵۱	مسجد کے ممبر پر خرید و فروخت	۳۱۱	۲۵۶	مسجد میں کھانا	۲۵۴
۲۵۰	ناز دوستوں کے درمیان	۳۳۷	"	ذکر	"	"	مسجد میں مقتدرات کے فیصلے	۲۵۵
"	باب ۳۳	۳۳۸	۲۵۲	قرض کا قنقا	۳۱۲	"	کسی کے گھر ناز پڑھنا	۲۵۶
۲۵۱	سواری، اونٹ، درخت	۳۳۹	"	مسجد میں جھاڑو دینا	۳۱۳	۲۵۷	گھروں کی مسجدیں	۲۵۷
"	اور دیگر کو سامنے کر کے ناز پڑھنا	"	"	مسجد میں تجارت	۳۱۴	۲۵۸	مسجد میں داخل ہونے اور دھرم	۲۵۸
"	چار پائی کی طرف رخ کر کے ناز پڑھنا	۳۴۰	۲۵۳	مسجد کے لیے خادم	۳۱۵	۲۵۹	سائیں اپنی طرف سے ابتدا کرنا	
۲۵۲	نازی اپنے سامنے گزرنے والے	۳۴۱	"	قیدی یا قہر دار مسجد میں	۳۱۶	۲۶۰	کیا دو درجہ حالت میں شریکوں کی	۲۵۹
"	کو روک دے	۳۴۲	۲۵۴	جب کوئی شخص اسلام لائے	۳۱۷	۲۶۱	قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جاسکتی ہے	
۲۵۳	نازی کے سامنے گزرنے پر گناہ	۳۴۳	"	مسجد میں مرہضوں کے لیے خیمہ	۳۱۸	"	بکریوں کے باروں میں ناز پڑھنا	۲۶۰
"	ناز پڑھتے ہیں ایک نازی کا	۳۴۴	۲۵۵	کسی ضرورت کی وجہ سے مسجدیں اونٹ لے جانا	۳۱۹	۲۶۱	اونٹوں کے رہنے کی جگہیں ناز پڑھنا	۲۶۱
۲۵۴	دوسرے کی طرف رخ کرنا	"	"	باب ۳۴	۳۲۰	"	اگر نازی کے سامنے آگ ہو؟	۲۶۲
"	سوئے ہوئے شخص کے سامنے	۳۴۵	۲۵۶	مسجد میں کھڑکی اور راستہ	۳۲۱	"	مقبوروں میں ناز پڑھنے کی کراہت	۲۶۳
"	ہوتے ہوئے ناز پڑھنا	"	"	کعبہ اور مساجد میں دروازے	۳۲۲	"	عذاب کے مقامات میں نماز	۲۶۴
"	نفل نماز عورت کے سامنے ہوتے	۳۴۶	۲۵۷	شرک کا مسجد میں داخل ہونا	۳۲۳	۲۶۵	کلیب میں نماز	۲۶۵
"	ہوئے پڑھنا	"	"	مسجد میں آواز ادا نہ کرنا	۳۲۴	۲۶۶	باب ۳۵	۲۶۶
"	جس نے یہ کہا کہ ناز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	۳۴۷	۲۵۸	مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا	۳۲۵	۲۶۷	دوڑنے زمین کے برصہ پر نہ	۲۶۷

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۳۴۷	نازیں اگر کوئی اپنی گردن پکڑے	۳۶۸	۲۹۱	مغرب کا وقت	۳۶۸	۲۹۱	مغرب والوں اور مہانوں کے ساتھ رات میں گفتگو کرنا	۳۹۱
۳۴۸	پتلی کو اٹھائے	۳۶۹	۲۹۲	منزل کو وقتاً بہ وقتاً اپنا پسندیدہ ہے	۳۶۹	۲۹۲	کتاب الاذان	۳۹۲
۳۴۹	عاشقہ عورت کے بہتر کی طرف	۳۷۰	۲۹۳	عشاء اور عشاء کا ذکر	۳۷۰	۲۹۳	اذان کی ابتداء	۳۹۲
۳۵۰	روح کر کے نماز پڑھنا	۳۷۱	۲۹۴	عشاء کا وقت جب لوگ جلدی	۳۷۱	۲۹۴	اذان کے کلمات و درمیان کے جملے	۳۹۳
۳۵۱	ایک مسجد کی گنجائش سے بڑے مردم	۳۷۲	۲۹۵	جسے جو جائیں یا تشر کریں	۳۷۲	۲۹۵	بائیں	۳۹۳
۳۵۲	اپنی بیوی کو چھو سکتا ہے	۳۷۳	۲۹۶	عشاء کی فضیلت	۳۷۳	۲۹۶	قدرت امت الصلوٰۃ کے سوا اللہ کے الفاظ ایک مرتبہ کہے جائیں	۳۹۴
۳۵۳	عورت جو نماز پڑھنے والے	۳۷۴	۲۹۷	عشاء سے پہلے سونا کر دے	۳۷۴	۲۹۷	اذان دینے کی فضیلت	۳۹۵
۳۵۴	سے گندگی و ریشہ دے	۳۷۵	۲۹۸	اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جاسکتا ہے	۳۷۵	۲۹۸	اذان بلند آواز سے	۳۹۶
۳۵۵	تیسرا پارہ	۳۷۶	۲۹۹	مشار کا وقت آدھی رات تک	۳۷۶	۲۹۹	اذان حمد اور غزنی کی کے بعد	۳۹۷
۳۵۶	کتاب ہوائیات الصلوٰۃ	۳۷۷	۳۰۰	نماز فجر کی فضیلت	۳۷۷	۳۰۰	کے ترک کا باعث ہے	۳۹۸
۳۵۷	نماز کے اوقات	۳۷۸	۳۰۱	فجر کا وقت	۳۷۸	۳۰۱	اذان کا جواب کس طرح دیا جائے	۳۹۹
۳۵۸	اشدے ڈر اور نماز قائم کر دے	۳۷۹	۳۰۲	فجر کی ایک رکعت پانے والا	۳۷۹	۳۰۲	اذان کی دعا	۴۰۰
۳۵۹	نماز قائم کرنے پر بیعت	۳۸۰	۳۰۳	نازیں ایک رکعت کا پانے والا	۳۸۰	۳۰۳	اذان کے سینے قرعہ اندازی	۴۰۱
۳۶۰	نماز کا گناہ ہے	۳۸۱	۳۰۴	فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک	۳۸۱	۳۰۴	اذان کے دوران گفتگو	۴۰۲
۳۶۱	نماز وقت پڑھنے کی فضیلت	۳۸۲	۳۰۵	نماز پڑھی جائے	۳۸۲	۳۰۵	اندھے کی اذان جب اسے کوئی وقت بتائے والا ہو	۴۰۳
۳۶۲	بائیں وقت کی نازیں گن ہوں	۳۸۳	۳۰۶	سورج ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنی چاہیے	۳۸۳	۳۰۶	طلوع فجر کے بعد اذان	۴۰۴
۳۶۳	کا کفارہ بنتی ہیں	۳۸۴	۳۰۷	جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز کر دے	۳۸۴	۳۰۷	صبح صادق سے پہلے اذان	۴۰۵
۳۶۴	بے وقت نماز پڑھنا ناکارہ ہے	۳۸۵	۳۰۸	عصر کے بعد قضا و غیرہ پڑھنا	۳۸۵	۳۰۸	اذان اور اقامت کے درمیان	۴۰۶
۳۶۵	نماز اپنے رب سے سرگرمی کرتا ہے	۳۸۶	۳۰۹	بارش کے دنوں میں نماز جلدی	۳۸۶	۳۰۹	کتنے فضل ہونا چاہیے	۴۰۷
۳۶۶	سفر میں غھر کر ٹھہرے وقت پڑھنا	۳۸۷	۳۱۰	پڑھ لینا چاہیے	۳۸۷	۳۱۰	جو اقامت کا انتظار کرے	۴۰۸
۳۶۷	گرمی کی شدت میں غھر کر ٹھہرے وقت میں پڑھنا	۳۸۸	۳۱۱	وقت نکل جانے کے بعد اذان	۳۸۸	۳۱۱	ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فضل ہے	۴۰۹
۳۶۸	وقت میں پڑھنا	۳۸۹	۳۱۲	وقت نکل جانے کے بعد باجائے نماز پڑھنا	۳۸۹	۳۱۲	یکہنا کہ سفر میں ایک ہی نماز اذان	۴۱۰
۳۶۹	زوال کے فوراً بعد ظہر کا وقت ہے	۳۹۰	۳۱۳	اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے	۳۹۰	۳۱۳	سازن کیلئے اذان و اقامت	۴۱۱
۳۷۰	ظہر کی نماز عصر کے وقت	۳۹۱	۳۱۴	متحدہ نمازوں کی قضائیں ترتیب قائم رکھے	۳۹۱	۳۱۴	کیا نماز اپنے چہرے کو ادھر ادھر کر سکتا ہے	۴۱۲
۳۷۱	عصر کا وقت	۳۹۲	۳۱۵	عشاء کے بعد باتیں کرنا پسند نہیں	۳۹۲	۳۱۵	کسی کا یہ کہنا کہ نماز گناہ نہیں چھوڑ دیا	۴۱۳
۳۷۲	عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ	۳۹۳	۳۱۶	عشاء کے بعد دین کی باتیں کرنا	۳۹۳	۳۱۶	جو حصہ نماز کا پاس کو اسے پڑھ لو	۴۱۴
۳۷۳	نماز عصر قصد چھوڑنے پر گناہ	۳۹۴	۳۱۷		۳۹۴	۳۱۷	اقامت کے وقت جب لوگ نام کر گئیں	۴۱۵
۳۷۴	نماز عصر کی فضیلت	۳۹۵			۳۹۵			
۳۷۵	جو عصر کی ایک رکعت غریب سے پہلے پڑھ سکے	۳۹۶			۳۹۶			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۴۱۴	ناز کیلئے جلدی سے نہ کھڑا	۴۲۵	۴۲۶	جو شخص ناز پر چلائے	۴۲۹	۴۶۰	کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات چل کرے؟	۴۵۸
۴۱۵	ہونا چاہیے	"	۴۳۷	اہل علم و فضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں	"	۴۶۱	جب امام نازیہیں مروئے	۴۵۹
۴۱۶	کیا مسجد سے کسی ضرورت کے لئے نکل سکتا ہے	"	۴۳۸	جو کسی مذکر کی وجہ سے امام کے پیہ میں کھڑا ہو	۴۴۱	۴۶۲	امامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا	۴۶۰
۴۱۷	جب امام کہے کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو	"	۴۳۹	جو لوگوں کو ناز پر چارہا تھا	۴۴۲	۴۶۳	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا	"
۴۱۸	امامت کی جابجائی جو	"	۴۴۰	اگر جماعت کے سب لوگ قرات میں برابر ہوں	۴۴۳	۴۶۴	صف اول	۴۶۱
۴۱۹	امامت کے بعد گفتگو	"	۴۴۱	جب امام کسی قوم کے یہاں لگا	"	۴۶۵	نازیہ کمال کے لئے صفیں درست رکھنا ضروری ہے	"
۴۲۰	ناز باجماعت کا وجوب	۴۲۷	۴۴۲	امام اقتداء کئے ہے	۴۴۵	۴۶۶	صفیں پوری نہ کرنے والوں پر گناہ	۴۶۲
۴۲۱	ناز باجماعت کی فضیلت	"	۴۴۳	مقتدی کب مسجد کریں؟	۴۴۸	۴۶۷	صفیں شانے سے شانہ اور قدم سے قدم لا دینا	"
۴۲۲	فجر کی ناز باجماعت پر صفے کی فضیلت	۴۲۸	۴۴۴	امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ	۴۴۹	۴۶۸	اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا	"
۴۲۳	مہر کی ناز اول وقت پڑھنے کی فضیلت	۴۲۹	۴۴۵	غلام اور آزاد کو وہ غلام کی امامت	"	۴۶۹	تہا عورت سے صف بن جاتی ہے	۴۶۳
۴۲۴	ہر قدم پر ثواب	۴۳۰	۴۴۶	جب امام ناز پوری طرح نہ پڑھے	۴۵۰	۴۷۰	مسجد اور امام کے دائیں طرف	"
۴۲۵	مشاک کی ناز باجماعت کی فضیلت	۴۳۱	۴۴۷	دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت	"	۴۷۱	جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار مائل ہو	"
۴۲۶	دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے	"	۴۴۸	جب ناز پڑھنے والے طرف چوبل	۴۵۱	۴۷۲	رات کی ناز	۴۶۴
۴۲۷	جو شخص مسجد میں ناز کے انتظار میں بیٹھے	۴۳۲	۴۴۹	اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو	۴۵۲	۴۷۳	تکیہ تحریمہ کا وجوب اور غار کا قنار	۴۶۵
۴۲۸	مسجدیں بار بار آنے کی فضیلت	۴۳۳	۴۵۰	امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی	"	۴۷۴	رفعی یدین اور تکیہ تحریمہ	۴۶۶
۴۲۹	امامت کے بعد فرض ناز کے سوا اور کوئی ناز پڑھی جائے	"	۴۵۱	جب امام نے ناز طویل کر دی	"	۴۷۵	رفعی یدین تکیہ کے وقت	"
۴۳۰	مرغی کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا	۴۳۴	۴۵۲	امام قیام کم کرے	۴۵۳	۴۷۶	ناٹھ کہاں تک اٹھائے	۴۶۷
۴۳۱	بارش اور عذر کی وجہ سے قیام گاہ میں ناز	۴۳۵	۴۵۳	اگر تنہا ناز پڑھے	۴۵۴	۴۷۷	قدح دہائی سے اٹھنے کے بعد	۴۶۸
۴۳۲	کیا جو لوگ آگئے ہیں انھیں کے ساتھ امام ناز پڑھ لے گا؟	۴۳۶	۴۵۴	جس نے امام سے ناز طویل ہونے کی شکایت کی	"	۴۷۸	رفعی یدین	"
۴۳۳	ادھر کھانا حاضر ہے اور امامت سلاؤ بھی ہو رہی ہے	۴۳۷	۴۵۵	ناز مختصر کی مکمل	۴۵۵	۴۷۹	نازیہ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے	"
۴۳۴	جب امام کو ناز کیلئے بلایا جائے	۴۳۸	۴۵۶	جس نے بچے کے رونے کی آواز پر ناز میں تخفیف کر دی	۴۵۶	۴۸۰	تکیہ تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے	۴۶۹
۴۳۵	آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف ہو	"	۴۵۷	خود ناز پڑھ چکا اور بعد دوسروں کو ناز پڑھائی	۴۵۷	۴۸۱	باب ۲۸	"
			۴۵۸	جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے	"	۴۸۲	نازیہ امام کو دیکھتا	۴۷۰
			۴۵۹	وہ شخص جو امام کی اقتداء کرے	۴۵۸	۴۸۳	نازیہ آسمان کی طرف نظر اٹھانا	۴۷۱



باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۴۸۴	ناز میں اہم اور دیکھنا	۳۷۲	۵۱۲	رکوع پوری طرح کرنے کی اور	۳۸۸			
۴۸۵	اگر کوئی واقعہ پیش آجائے	"		اس میں اعتدال و طہائیت کی حد				
۴۸۶	امام اور مقتدی کے لیے قرات کا درجہ	۳۷۳	۵۱۳	اشیخوں کو نماز دو بارہ پڑھنے کا	"			
۴۸۷	ظہر میں قرات	۳۷۵		حکم جس رکوع پوری طرح نہیں کیا	"			
۴۸۸	ظہر میں قرآن مجید پڑھنا	۳۷۶	۵۱۴	رکوع کی دعا	۳۸۹			
۴۸۹	مغرب میں قرآن پڑھنا	"	۵۱۵	امام اور مقتدی رکوع سے سہرا کی	"			
۴۹۰	مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا	۳۷۷		پڑ کیا کہیں گے؟	"			
۴۹۱	مشرق میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا	"	۵۱۶	اللہم ربنا وکمل الحمد کی فضیلت	"			
۴۹۲	مشاء میں سجدہ کی سورت پڑھنا	"	۵۱۷	باسمہ	۳۹۰			
۴۹۳	مشرق میں قرآن پڑھنا	۳۷۸	۵۱۸	رکوع سے سر اٹھاتے وقت اذان	"			
۴۹۴	پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو	"		اور س کون	"			
	مختصر کرنی چاہئیں	"	۵۱۹	سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے	۳۹۱			
۴۹۵	ظہر میں قرآن مجید پڑھنا	"	۵۲۰	سجدہ کی فضیلت	۳۹۳			
۴۹۶	غبر کی ناز میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا	۳۷۹	۵۲۱	سجدہ کی حالت میں دونوں نہیں	۳۹۵			
۴۹۷	ایک رکعت میں دوسری ایک رکعت پڑھنا	۳۸۰		کسی رکعت چاہئیں	"			
۴۹۸	آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ	"	۵۲۲	پاؤں کی انگلیوں کو تیز رخ رکھنا چاہئے	۳۹۵			
	پڑھنی چاہئے	۳۸۲	۵۲۳	جب سجدہ پوری طرح نہ کرے	"			
۴۹۹	جس نے ظہر اور عصر میں آیت قرآن پڑھا	۳۸۲	۵۲۴	سات اعضا پر سجدہ	"			
۵۰۰	امام اگر آیت سنوے	۳۸۳	۵۲۵	ناک پر سجدہ	"			
۵۰۱	پہلی رکعت طویل ہونی چاہئے	"	۵۲۶	کیچڑ میں ناک پر سجدہ	"			
۵۰۲	امام کا آئین بلند آواز سے کہنا	"						
۵۰۳	آئین کہنے کی فضیلت	۳۸۴						
۵۰۴	مقتدی کا آئین بلند آواز سے کہنا	"						
۵۰۵	جب صحت تک پہنچے ہے سیدھی	"						
	کسی نے رکوع کر لیا	"						
۵۰۶	رکوع میں تکبیر پوری کرنا	۳۸۵						
۵۰۷	سجدہ میں تکبیر پوری کرنا	"						
۵۰۸	سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر	۳۸۶						
۵۰۹	رکوع میں ہتھیلیوں کا گھسٹوں پر	۳۸۷						
	رکھنا	"						
۵۱۰	جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے	"						
۵۱۱	رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا	۳۸۸						

# Islamic Books

اسلامی کتب خانہ

islamicbooksinpdf.blogspot.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## امام بخاریؒ کے حالات

### نام و نسب

نام نامی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفری بخاری ہے اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ جعفری بن سعد جو قبیلہ بنی کا سرور تھا اس کے تمام خاندان اور کل نسل کو جعفری کے لقب سے منسوب کیا جاتا ہے، یان بخاری جعفری والی بخاری بھی اسی کی نسل کا ایک فرد تھا، اس لیے اس کو بھی جعفری کہا جاتا تھا۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ آتش پرست تھے لیکن یان بخاری کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اس لیے جو لقب یان بخاری کا تھا وہی لقب مغیرہ کا ہو گیا۔

### ولادت و وفات

امام بخاریؒ بعد کے روز نماز عصر بعد ۱۲ شوال ۱۹۸ھ کمپیدا ہوئے اور عید الفطر کی چاندنات کو جو شنبہ کی شب تھی نماز مشاء و غریب کے درمیان ۲۵ھ میں وفات پائی اور عید الفطر کے دن بعد نماز ظہر دفن کیے گئے، آپ کی عمر تیرہ روز کم باسٹھ سال کی ہوئی۔ آپ کا مزار سمرقند سے پانچ میل کے فاصلہ پر غزنگ نامی گاؤں میں بنایا گیا، آپ کے واقعات و وفات میں سے یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ جب لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر آپ کو سپرد دفن کر چکے تو قبر سے مشک کی طرح ہلکتی ہوئی خوشبو پیدا ہوئی اور ایک مدت تک لوگ برابر قبر پر آتے جاتے رہے اور قبر کی مٹی کو مشک کی طرح سونگھتے رہے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ کہاں کس وجہ سے رونق افروز ہیں۔ فرمایا ہم محمد بن اسماعیل بخاری کے منتظر ہیں۔ چند روز کے بعد میں نے سنا کہ بخاری کا اسی تاریخ کو اسی وقت انتقال ہو گیا۔

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو خواب میں دیکھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات قدم پر قدم رکھتے ہوئے حضورؐ کے پیچھے جا رہے ہیں یعنی امام بخاریؒ سنت نبویؐ کے پورے حامل تھے۔ ایک قدم بھی سنت رسول اللہؐ کے خلاف رکھنا نہ چاہتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کی ایم طفلی میں آنکھیں جاتی رہی تھیں ایک مرتباً آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے عورت! خدا نے تعالیٰ نے تیری رعا کی برکت سے میرے لڑکے کی بیٹائی ملاپس کر دی، صبح ہوئی تو امام بخاریؒ بالکل بیٹا تھے۔

امام بخاریؒ کا حافظہ  
محمد بن بشار استامام بخاریؒ (جو امام مسلم کے بھی استوا تھے) فرماتے ہیں کہ تمام دنیا میں امجادنا حافظہ رکھنے والے کل چار شخص ہیں، ابوہریرہؓ، ابوذرؓ، رادیؓ، مسلمؓ، نیشاپوریؓ، عبد اللہ بن عبد الرحمن داریؓ، سمرقندیؓ اور عسکندیؓ، محمد بن اسماعیل بخاریؒ۔ علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں امام بخاریؒ کو فضیلت اور ترجیح ہے۔ محمد بن حمدیہ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو فرماتے سنا کہ میں تین لکھ حدیثوں کا حافظ ہوں، جن میں سے دو لکھ غیر صحیح ہیں اور ایک لکھ صحیح۔

محمد بن ازہرؒ غنیانی کہتے ہیں کہ میں سلیمان بن حرب کے حلقہ درس میں تھا اہل امام بخاریؒ بھی جا رہے ساتھ سامع تھے مگر نکتے نہ تھے، ایک روز ایک رفیق درس بولا، دیکھو ان کو کیا ہو گیا ہے کہ کھٹکتے نہیں ہیں۔ امام بخاریؒ بولے۔ میں بخارا جا کر اپنی یاد پر نکتوں کا۔

امام بخاریؒ کا علمی امتیاز و تبحر  
امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ خراسان کی سرزمین میں امام بخاریؒ جیسا عالم پیدا نہیں ہوا۔ اور حافظہ چار خراسانیوں پر ختم ہے جن میں سے ایک امام بخاریؒ ہیں، ابو مصعبؒ فرماتے تھے کہ امام بخاریؒ

امام احمد سے زیادہ فقیہ اور صاحب بصیرت تھے۔ ایک شخص بولا یہ آپ نے کیا فرمایا، ابو مصعب بولے، اگر تم ایک نظر امام بخاری پر ڈالو اور ایک نظر امام مالک پر، تو دونوں کو واحد پاؤ گے۔ رجا بن مرثی کہتے ہیں کہ امام بخاری کو دیگر علماء پر ایسی فضیلت ہے جیسی مردوں کو عورتوں پر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا تمام علماء پر بخاری کو شرف حاصل ہے۔ فرمایا یہ تم کیا کہتے ہو امام بخاری خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو سطح زمین پر چلتی پھرتی ہے۔ محمد بن اسحق کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے میں نے امام بخاری سے زیادہ عالم حدیث اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

**امام بخاری کا زہد و ورع** علامہ ذوق بخاری کہتے ہیں کہ جب امام بخاری کے والد کا انتقال ہوا تو احمد بن حنبل ان کے پاس گئے۔ امام بخاری کے والد نے کہا کہ میرے مال میں نہ کوئی دھم حرام کا ہے اور نہ مشتبہ کما فی کاہ۔ یہ کہہ کر انتقال کر گئے اور امام بخاری بحیثیت وراثت اسی مال کے وارث ہوئے اور ان غیر عریضہ مال سے ترقی اور فراخی کے ساتھ گزارا کرتے رہے، گویا کبھی نعمہ حرام نہ کھایا۔

حدائق کہتے ہیں کہ امام فرماتے تھے میں نے نہ کبھی کوئی چیز خریدی نہ فروخت کی بلکہ دوسرے آدمی کی معرفت بیع و شرا کی ہے، لوگوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا بیع و شرا میں کمی زیادتی اور غلط ملط ہوتا ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

**امام بخاری کا حلم** عبداللہ بن محمد صیاری کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میرے سامنے امام بخاری کی مجلس میں آپ کی باندی گھر کے اندر جانے کے لیے آپ کے سامنے سے نکلی، اس وقت امام کے سامنے قلمدان رکھا ہوا تھا۔ باندی نکلتے وقت قلمدان پر گر گئی۔ امام نے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ اس نے گستاخ لہجہ میں کہا کہ جب راستہ نہ ہو تو ہم کیا کریں گے؟ امام نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کر کے فرمایا کہ جا میں نے تجھ کو آزاد کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس نے تو آپ کو غصہ دلایا اور آپ نے پھر بھی اس پر احسان فرمایا، آپ نے جواب دیا کہ بیشک اس نے مجھے ناراض کیا تھا لیکن میں اپنے اس فعل سے راضی ہو گیا۔ حقیقت اس دماغ رکھنے والے اس فعل سے امام موصوف کے حلم کا اندازہ کر سکتے ہیں اور بالکل اسی واقعہ پر اس معاملہ کو قیاس کر سکتے ہیں کہ جب حضرت ابو مسعودؓ نے اپنے غلام کو کوڑے سے مارا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے تشریف لا کر ان کو اس فعل سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ جس قدر قدرت تم کو ان پر ہے اس سے زیادہ قدرت خدا تعالیٰ کو تم پر ہے۔ ابو مسعودؓ نے اس کے بعد اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اور اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کیا۔ آپ نے فرمایا اما لو لدھ تفعل للفتحك النار۔

**غماز میں امام بخاری کا نشوع و خضوع** بکر بن مزیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری نماز پڑھ رہے تھے اس وقت میں آپ کے بدن پر ایک زنبور نے سترہ جگہ کاٹا لیکن آپ نے نماز نہ توڑی، حمام کرنے کے بعد فرمایا، دیکھو غماز میں کس چیز نے تکلیف دی ہے، دیکھا تو سترہ جگہ بھرنے کا ٹافھا اور حمام جگہ پر دردم آ گیا تھا۔

**رمضان میں امام بخاری کی تلاوت قرآن** ماہ رمضان میں جب امام بخاری نماز تہجد پڑھنا شروع کرتے تھے تو ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے تھے۔ لیکن تہجد کے وقت نصف یا ثلث قرآن روزانہ پڑھا کرتے تھے، اس طریقے سے نائے تین روز میں ورنہ دو روز میں نماز تہجد میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور پھر دن میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا متقبل ہوتی ہے وغیرہ۔

**تالیف بخاری شریف** امام بخاری نے حجاز کے شمسے سفر میں مسجد نبوی کے متصل ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت بالوں کا مورچہل ہے اور میں اس کو نہایت اطمینان

سے بھل رہا ہوں، صبح کو امام نے نماز سے فارغ ہو کر علمائے معبرین کے سامنے اپنے خواب کا اظہار فرمایا اور اس کی تعبیر دریافت فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کریں گے، اس تعبیر نے امام بخاری کے دل میں تالیف بخاری کا احساس پیدا کیا اور وہ اسی وقت سے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ امام کے خیال کو مزید تقویت اس بات سے بھی پہنچی کہ آپ کے استاد شیخ اسحق بن راہویہؒ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا ”محمد بن اسماعیل! کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم ایسی کتاب تالیف کرتے جو صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع ہوتی“ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ”خواب کی تعبیر اہل استاذ کے ارشاد کے بعد میں نے اپنی توجہات کو ”جامع صحیح“ کی طرف پھیر دیا۔“

امام بخاریؒ کے سامنے اب ایک ہی کام تھا اور وہ یہ کہ جامع صحیح جلد سے جلد عالم وجود میں آنا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک احادیث کے جو نسخے جمع کیے جا چکے تھے، ان میں صحیح اور غیر صحیح پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی، اس کے علاوہ اصولی بھی سامنے نہیں تھے۔ جو صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز پیدا کرتے ہیں، ایک اور چیز بھی پائی جاتی تھی کہ احادیث کے ساتھ علماء کے اقوال بھی شامل کر دیے تھے۔

بخاری کی تالیف کے سلسلہ میں امام صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تقریباً ۱۰ لاکھ احادیث کے مسودات ترتیب دیے، کئی سال احادیث کے جمع کرنے اور مسودات کے بنانے میں گزر گئے، اس سے فارغ ہو کر امام بخاری نے احادیث کی جانچ شروع کی اور اس عظیم ترین ذمہ سے ایک ایک گواہ پر آمادہ بن کر ”جامع صحیح“ کے حوالے کرنا شروع کیا۔ چنانچہ امام صاحبؒ خود بیان کرتے ہیں کہ:-

”جامع صحیح“ میں جتنی احادیث میں نے لکھی ہیں، ہر حدیث کے درج کتاب کرنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کی ہیں۔“

امام بخاریؒ کی تالیف بخاری کے زمانہ میں جب کسی حدیث کی اسناد میں اطمینان نہیں ہوتا تھا تو آپ رحمہ اللہ کے سامنے ہر نیت استخارہ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مراقبہ فرماتے اور اسی حالت میں آپ کو اطمینان قلبی حاصل ہو جایا کرتا تھا، آپ نے بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ حدیث کی صحت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

غرض امام صاحبؒ کی یہ جدوجہد سولہ برس تک جاری رہی اور اس دوران میں سوائے بخاری کی تالیف کے اور احادیث کی جانچ، صحت اور تحقیق و تنقیح کے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔

امام صاحبؒ کا بیان ہے کہ ”سولہ برس کی طویل مدت میں انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ ۲ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے انتخاب کر کے اپنی کتاب بخاری کو حرم محترم اور مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر مکمل کیا۔“

**اساتذہ اور تلامذہ** علامہ ابن حجرؒ مسطلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کے اساتذہ کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، کیونکہ وہ حضرات جن سے آپ نے صرف ایک ہی روایت کی سماعت فرمائی ہے، ایک ہزار اتنی حضرات ہیں۔

امام صاحبؒ کا اپنا بیان ہے کہ ”میں نے اتنی ہزار حضرات سے روایت کی ہے جو سب بلند پایہ اصحاب حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ اور پانچ طبقات پر مشتمل تھے یعنی تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، اقران، اصحاب و تلامذہ۔ امام صاحبؒ کے خصوصی اساتذہ میں حضرت اسحق بن راہویہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت یحییٰ بن معینؒ اور حسن بن ربیعؒ کوئی کے نام بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔“

امام صاحبؒ کے تلامذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ فرماری فرماتے ہیں کہ جب میں امام بخاریؒ کی شہرت اور غلغلہ سن کر شاگرد ہونے آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت تک نوے ہزار آدمی آپ کے شاگرد ہو چکے تھے۔ نامور شاگردوں میں



امام ترمذی اور علامہ دارمی بھی شامل تھے۔

**معاصرین کی رائے** | حضرت امام بخاری کی عظمت اور علمی فوقیت کا اندازہ معاصرین کے ان خیالات سے لگایا جاسکتا ہے جو وہ اپنے زمانہ میں ظاہر فرمایا کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کے علوم و تربیت کو جاننے اور معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس مختصر سی سوانح میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان تمام آمادہ بیانیہ کو ظاہر کیا جائے جو امام بخاری کے متعلق پائے جلتے ہیں لہذا مختصراً تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ امام الامام ابو بکر بن محمد بن اسحاق بن خزيمة فرماتے ہیں کہ آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سب سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہیں۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن داری فرماتے ہیں کہ ”میں حجاز، شام اور عراق و عرب کے مختلف مقامات پر گیا ہوں۔ علامہ سے ملا ہوں مگر امام بخاری جیسا جامع علم و فضل کسی کو نہیں پایا۔ ابو حاتم الرازی بیان کرتے ہیں کہ ”خراسان و عراق کی سرزمین نے امام بخاری جیسی شخصیت آج تک پیدا نہیں کی۔“

# Islamic Books

اسلامی کتب خانہ

[islamicbooksinpdf.blogspot.com](http://islamicbooksinpdf.blogspot.com)

ISLAMIC BOOKS

اسلامی کتب خانہ

جو کسی اسلامی کتب خانہ، انٹرنیٹ، یا دیگر ذرائع سے کتب حاصل کرے

[islamicbooksinpdf.blogspot.com](http://islamicbooksinpdf.blogspot.com)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پارہ اول

## کتاب الوحي

## وحی کی ابتدا

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا آغاز کیسے ہوا  
اولوحی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر  
وحی بھیجی، جس طرح نوح اور ان کے بعد دوسرے  
پیغمبروں پر بھیجی۔“

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ  
وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى  
نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ .

وَحْيِ  
کے  
لئے  
نیت  
زدی  
ہے۔

۱۔ ہم سے حدیثی نسخے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ  
ابن سید الانصاری نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے، انھوں نے

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِإِذْنِ النَّصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

لے امام بخاری نے کتاب کی ابتداء وحی سے کی، کیونکہ درحقیقت رسول کا کلام وحی ہی کی ایک قسم ہے۔ وحی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا اتنا ہے جس پر شرعی  
اصطلاح میں وحی کا تعلق صرف خدا کے کلام سے ہے جو کسی رسول کے اوپر خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ مؤلف نے شروع ہی میں اس چیز کی حقیقت واضح  
کر دی جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے۔ اگر وحی نہ ہو تو قرآن بھی دنیا میں نہ آتا اور اسلام کی دولت سے لوگ محروم رہ جاتے اس لیے تفصیلی  
احکام سے پہلے وحی کے نزول کا ذکر ضروری تھا۔ جب وحی کا اثبات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا اتنا مسلم ہو گیا تو اب آپ کی رسالت واجب  
النسب ہو گئی۔ اور کسی صاحب عقل کے لیے مجال انکار نہیں رہی۔ وحی کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس کی طرف ان ابتدائی حدیثوں میں اطمینان  
بخش رہنمائی ملتی ہے۔ مؤلف نے اس ابتدائی حصہ کا عنوان وحی کو اس لیے قرار دیا ہے کہ رسول کے فرمودات جن پر یہ کتاب مشتمل ہے سرتاسر وحی سے ماخوذ ہیں  
اور وحی کی کیفیت یہ ہے کہ رسول فرشتے سے براہ راست حاصل کرتا ہے اور فرشتہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس لیے رسول کی کبھی ہوئی ہر بات لائق یقین  
ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی وحی کی ماہیت ہی سے ناواقف ہو تو وہ رسالت کی اصلیت کیا سمجھ سکتا ہے۔ اس باب کے تحت عنوان کے مطابق صرف ایک  
حدیث ہے۔ باقی حدیثیں بظاہر عنوان سے الگ ہیں مگر اصل مقصد وحی کی اہمیت و عظمت کا اظہار ہے۔ وحی کی ابتداء کس وقت ہوئی اور کس جگہ ہوئی؟ دونوں  
چیزیں آگئیں، ایک حدیث میں مقام کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں وقت کا۔ پھر وحی کی تعریف میں کلام الہی بھی آگیا اور کلام رسول بھی آگیا، باب کے ساتھ میں قرآن کی  
جہات ذکر کی گئی ہے اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وحی ایک نئی اور نرالی چیز نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے پر پیغمبر کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام  
رسانی کا ذریعہ یہی رہا ہے اور عبادۃ اللہ کے موافق ہے۔ جس طرح ان پچھلے پیغمبروں کی وحی شک و شبہ سے پاک تھی اسی طرح تمھاری طرف جو پیغام بھیجا  
گیا ہے وہ بھی ہر شبہ سے بری اور برکتاوی سے محفوظ ہے اور گویا ہدایت یابی کا یہ ہی ایک ذریعہ ہے جس کی بدولت انسان صراط مستقیم پا سکتا ہے  
اور گمراہی سے اسے نجات مل سکتی ہے۔

۲۔ شروع میں یہ حدیث مضمون اس لیے لائے ہیں کہ خود مؤلف کتاب کی نیت اور کتاب پڑھنے والے کی درست ہو جائے اور وہ صحیح نیت (بقیہ...)

علقہ بن وقاص اللہی سے سنا۔ وہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے منبر پر اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا سہ ملتا ہے۔ چنانچہ جس کی ہجرت حصول دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی بد میں شمار ہوگی۔

فَحَسَدَ بَنُ إِسْرَٰهِيْمَ النَّبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بَنُ دَقَّاسٍ بِالنَّبِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمْرَانَ الْخَطَّابَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَنَكِّحُهَا فَوَجَرَتْهُ إِلَى مَا هَا جَعَلَ لِبَيٍّ۔

۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے نبوی انھوں نے ہشام بن عروہ سے سنا، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ ہمارے ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی کبھی میرے پاس گھنٹی کی گھنکا کی طرح

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِيَانَا يَا تَيْبَنِي وَمَثَلُ صَلَاحَةِ الْبُحْرَيْنِ وَهُوَ

(بقیہ ماضیہ منقول سابقہ) کے ساتھ اس کتاب کو شروع کر سکے۔ نیز وہ یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ہجرت کا ذکر ہے اور اس کے بعد اعلیٰ حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار حرا کی خلوت کی تفصیل ہے جو ایک کاغذ سے ہجرت ہی ہے۔ دوسری بات ہے کہ آدمی کے ظاہری اعمال میں دھوکہ اور دیا بھی شامل ہو سکتا ہے مگر جو کام دل کا ہے اس میں کوئی ریا اور دکھاوا ممکن نہیں۔ اس لیے امام بخاریؒ کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں یہ کتاب خالص اللہ کے لیے لکھ رہا ہوں۔ ہجرت کہتے ہیں کسی جگہ کو یا کسی چیز کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔ یا کسی چیز سے تعلق منقطع کر دینا۔ غار حرا کی طرف آپ کی ہجرت بھی جملہ دنیوی آلودگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے انقطاع کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مناسبت سے بھی یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔ اس حدیث سے ابتداء کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی بنیاد وہ عقائد ہیں جن کا تعلق دل سے ہے اور نیت بھی فعل قلب کا نام ہے، اس لیے اسلام کی بنیادی تعلیم جو وحی والہام کے ذریعہ پیغمبر کو دی گئی ہے وہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آ سکتی جب تک کہ آدمی سچائی کے ساتھ راہ ہدایت کا طلبگار اور نجات کا خواہش مند نہ ہو اور اس کے لیے نیت متاثر نہ ہو۔

دعا (صفحہ ۵۸) لے۔ وحی یا الہام اس خاص سلسلہ پیغام رسانی کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہے اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں کے لیے بولا جاتا ہے اور الہام عام ہے جو اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ گھنٹی کی گھنکا درحقیقت فرشتہ کی آواز ہے، البتہ یہ کہ وحی کن کن کیفیتوں کے ساتھ آتی ہے، تو علماء نے اس کے مختلف طریقے نقل کیے ہیں مگر فی الحقیقت چار طرح سے وحی آتی ہے، اولاً: جبکہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیغمبر پر براست ملے، جیسے کہ وہ طور پر مومن علیہ السلام نے سنا، اور معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دوسرے، یہ کہ کوئی فرشتہ اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ تیسرے یہ کہ قلب پر انوار ہو، چوتھے یہ کہ سچے خواب دکھائی دیں۔ مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے آخری صود سے نبوت کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلے خواب دکھائی دیتے ہیں، پھر قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر فرشتہ کبھی خاص شکل میں وحی لے کر آتا ہے، اور اللہ کے کلام کی بنا و راست سماعت تو صرف اولوالعزم پیغمبروں کا حصہ ہے۔ یہ نفیست ہر نبی کو حاصل نہیں ہوتی۔

آتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی ہے جبکہ اس (فرشتہ) کا کہا مجھے محفوظ ہو جاتا ہے اور کسی وقت فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کڑا کے کی سردی میں رسول اللہؐ کو دیکھا کہ جب وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا تو آپؐ کی پیشانی سے پسینہ بہ نکلتا۔

۴۔ یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا، انہیں لیث نے خبر دی، انہوں نے عقیل سے سنا، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداء اچھے خوابوں سے وحی کا سلسلہ شروع ہوا، آپؐ جو خواب دیکھتے، سپیدہ سحر کی طرح روشن ہوتا۔ پھر آپؐ تنہائی پسند ہو گئے اور غار حرا میں خلوت نشین رہنے لگے، کئی کئی دن تک اس میں غمت کے معنی مسلسل کئی کئی رات عبادت

تَحَذُّهُ عَلَىٰ قَيْصِمٍ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَخَانَا يَمْتَلِئُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَرْجِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهَذَا رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ نُوْحِي فِي الْيَوْمِ الشَّوْبِ الْبَرْدُ قَيْصِمٌ عَنْهُ وَرَأَتْ قَيْصِمَتَهُ لَيَتَفَسَّدُ عَرَقًا.

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْحَى التَّوْحَى الْعَالِيَةِ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَزِي تَوْحَى إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِيَ الصَّبِيرَ ثُمَّ حَبَسَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ

سلسلہ وحی و حقیقت انسانی تقاضوں کا جواب ہے، الہام بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ جانوروں تک کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ وادھی بند الی النحل۔ اس کے علاوہ عام طور پر انسان الہام سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ آج یہ جتنے انکشافات اور جتنی ایجادات ہو رہی ہیں ان سب کی بنیاد الہام پر ہے۔ الہام کے ایک اشارہ کے بعد انسانی عقل نے گھوڑے دوڑائے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کر ڈالیں۔ اس لیے الہام یا وحی ایسی چیز نہیں جس کے تسلیم کرانے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت پیش آئے۔ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے واقعات ہمیشہ آتے ہیں کہ جن سے الہام کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

۵۔ اللہ کا پیغام ایک عظیم الشان ذمہ داری اور انسانی کمال کا آخری درجہ ہے۔ اس بوجھ کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ اللہ ہی کی دی ہوئی قرب برداشت اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق ہے جس کی بدولت پیغمبر وحی کی امانت کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ وحی کی اسی عظمت اور گرانہائی کی ہی نتیجہ تھا کہ آپؐ اس کے نزول کے وقت عرق عرق ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ہر وہ چیز جس پر آپؐ تشریف فرما ہوتے اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی اور یہ بھی وحی کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے۔

۶۔ خواب عالم روحانی کی ابتدائی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں، خواب دیکھنے والا ایک طرف اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ اسی عالم آب و گل میں موجود ہوتا ہے۔ دوسری طرف خواب کی کیفیات اس پر بعض ایسے حقائق مدش کر دیتے ہیں جن تک اس کی عقل کبھی مادی ساز و سامان کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی تھی اسی لیے سچے خواب کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پہلے پہل پاکیزہ اور سچے خواب دیکھتے ہیں، اس طرح نبوت کی آمد ہر دہوئے والی ذمہ داریوں سے ایک گونہ من سبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا نبی کو پیغمبر ذمہ داریوں کی تربیت ایک خاص ترتیب سے دیا جاتی ہے۔

۷۔ غمت زمانہ جاہلیت کی اصطلاح ہے اس مد میں عبادت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ آدمی کسی گوشے میں سب سے الگ تھک کچھ راتیں خدا کے گمان دھیان میں گزارتا تھا اس وقت تک جو تک رسول اللہؐ کو لاو حق معلوم نہیں ہوتی تھی، ادھر طبیعت بُت پرستی کی گندگیوں سے متغیر تھی، اس لیے اس دور میں جبکہ وحی سے کچھ رہنمائی کا آغاز نہیں ہوا تھا آپؐ نے اس وقت کی عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جو اپنی اصل کے لحاظ سے درست اور قابل عمل تھا یعنی دنیا و مافیہا سے مدد نہ کر اپنی اور خدا کی ذات میں خود و فکر اور مراقبہ نفس، یہ ہی وہ غمت تھا، پیغمبر نے سب سے پہلے جس پر آپؐ عمل پیرا تھے۔





اِنَّهُ عَمَّ حَيْدِيَّةَ وَكَانَ امْرَاً تَنْصَحُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ  
 كَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنْ الْاِنْجِيلِ  
 بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا  
 كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ حَيْدِيَّةُ يَا ابْنِ عَمِي  
 اَصْنَعْ مِنْ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِي  
 مَاذَا تَمْرِي فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا سَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا  
 النَّاسُ الَّذِي نَزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى يَلِيْنِي  
 فِيْهَا جَدُّنَا يَا لَيْتَنِي اَكُوْنُ حَيًّا اِذَا يُعْرَضُ جَدُّ  
 قَوْمِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ  
 عُمَيْرِي هُمْ قَالَتْ لَعَنَ لَكَ يَا ابْنَ رَجُلٍ قَطْرًا مِمَّنْ  
 مَا جِئْتَ بِهِ اِلَّا عَوْدِي وَلَنْ يَنْبَغِيْكَ يَوْمَكَ اَنْ تَصْرُوْ  
 لَصْرًا مَّوْتًا اَنْتَ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوَفِّي وَفَاتَرَ  
 الْوَحْيُ قَالَ ابْنُ شَرْمَاةٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو سَكْمَةَ بَنُو  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْاَنْصَارِيَّ قَالَ  
 وَهُوَ يَخْبَثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ  
 بَيْنَمَا اَنَا اَمِيْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَفْتُ  
 بَعْرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ جَاعِيْ يَحْمِلُ جَالِسٌ عَلٰى  
 كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَرُحْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ  
 فَقُلْتُ زَمِلُوْنِيْ زَمِلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى  
 يَا أَيُّهَا الْمَدْقِدُ فَمَا نَزَلَ وَرَبِّكَ فَكَرَّرْتُ  
 وَثِيَابَكَ فَطَهَّرْتُكَ وَالْجُزْءَ فَاهْجُرْ فَحَيَّ  
 الْوَحْيُ وَتَتَابَعَتْ تَابِعَتْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَ  
 اَبُو صَالِحٍ وَتَابَعَتْ هَلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ

وہ زائد جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عبرانی لکھا کرتے تھے چنانچہ  
 انجیل کو عبرانی زبان میں لکھتے۔ جتنا اللہ کا حکم ہوتا۔ بہت بڑھے۔  
 ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت حیدیر نے ان سے کہا کہ اسے  
 چچا زاد بھائی! اپنے بیٹے (محمد) کی بات تو سنئے، وہ بولے، اے بیٹے!  
 کہو تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ نبی و رقبہ  
 (بے اختیار) بول اٹھے یہ تو وہی ناموس ہے جو انہوں نے مومن پر نازل کیا  
 تھا۔ کاش میں اس عہد نبوت میں جواں ہوتا، کاش میں اس وقت تک  
 زندہ رہتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی! رسول اللہ نے پوچھا کہ وہ  
 لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جو شخص بھی اس طرح کی چیز  
 لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں، لوگ اس کے دشمن ہو گئے، اگر مجھے آپ  
 کی نبوت کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری مدد کروں گا، پھر کچھ ہی دنوں  
 بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔  
 ابن شہاب (اس حدیث کے راوی) کا قول ہے کہ مجھ سے ابو سلمہ  
 ابن عبد الرحمن نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت نقل کی کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے موقوف ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے  
 یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان  
 سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھائی تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے  
 پاس آیا تھا۔ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کمری پر بیٹھا ہے۔ مجھ پر  
 اس منظر سے دہشت سی چھا گئی اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے  
 کپڑا اٹھا دو، مجھے پیرا اٹھا دو، اس وقت اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں  
 ”لے کپڑا اور اٹھنے والے اٹھا اور لوگوں کو (غلبہ الہی سے) ڈرا اور اللہ کی  
 بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ دے۔“ پھر  
 وحی تیزی کے ساتھ اور لگاتار آنے لگی۔ اس حدیث کو یحییٰ کے ساتھ  
 عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے بھی روایت کیا ہے اور عقیل کے

۱۔ ناموں لغت میں ملازمن کو کہتے ہیں نجی ایسا ملازمن جو اپنا بھی خواہ اور جہد ہو، اس کے مقابلہ میں جاسوس کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دشمن بن کر آدمی کے  
 راز معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ یہاں لفظ ناموس سے مراد فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔

۲۔ وحی کا سلسلہ صحیحان میں دو یا تین سال موقوف رہا۔

۳۔ دوبارہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، اس دوسرے دور کی سب سے پہلی وحی سورہ مدثر کی ابتدائی آیتیں ہیں:

الْوَهْدِيَّ وَقَالَ يُوسُفُ وَمَعْمَرُ بِوَادِرَةٍ.

ساتھ ہلال بن رواد نے بھی نہری سے روایت کیا ہے، یونس اور عمر نے  
نوادر کی جگہ بوادرہ بیان کیا ہے۔

۴۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ يَرْوِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَجِيٍّ أَنَّ اللَّهَ  
عَزَّمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَخْشَى إِيَّاهُ إِنَّمَا تَخْشَى اللَّهَ  
لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُعَارِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مَتَا  
يَعْتَزُّكَ شَفْتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ مَا قَالَا أَحَدٌ كَهَذَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَزُّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا  
أَحْوَلُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا يَحْتَرِكُهُمَا فَتَحْتَكَ شَفْتَيْهِ قَالَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا  
تَخْشَى إِيَّاهُ إِنَّمَا تَخْشَى اللَّهَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَ  
قُرْآنُهُ قَالَ جَعَلَهُ لَكَ صَدْرَكَ وَتَقَرَّاهُ فَإِذَا  
قُرْآنُهُ قَاتِبِعَ قُرْآنُهُ قَالَ قَامَ سَمِيعٌ لَهُ وَالنَّبِيُّ  
تَمَرَاتٌ عَلَيْهِمَا، أَنْ تَقْرَأَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا آتَاكَ  
جَبْرِيلُ اسْتَمِعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيلُ قَرَأَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.

۴۴۔ موسیٰ بن اسمعیل نے ہم سے بیان کیا انھیں ابو عوانہ نے خبر دی،  
ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے سید بن جبیر نے  
انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کلام الہی لَا تَخْشَى إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى تَفْسِیر  
کے سلسلہ میں یہ ارشاد تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی  
کے وقت کچھ گرنی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس کی علامتوں میں  
سے ایک یہ تھی کہ آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے  
کہا، میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے، سید کہتے ہیں  
میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس کو ہلاتے ہوئے دیکھا۔  
پھر اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمدؐ  
قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ اس کا جمع کر دینا  
اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن تمھارے دل میں جا دینا، اور  
تمھیں پڑھا دینا۔ پھر جب ہم پڑھیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو  
ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (اس کا مطلب یہ ہے) تم اس کو خاموشی کے  
ساتھ سنتے رہو اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے پھر یقیناً  
یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو یعنی تم اس کو محفوظ کر سکو  
چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریلؑ (وحی لے کر) آتے تو آپ  
(توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
آوازہ وحی کو اس طرح پڑھتے جس طرح جبریلؑ نے پڑھا تھا۔

۴۵۔ ان دو روایوں نے قوارک بچائے جو آدھ کا لفظ نقل کیا۔ بوادرہ، بوادرہ کی جمع ہے گردن اور مونڈھے کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کسی دہشت انگیز منظر  
کو دیکھ کر یہ حصہ بسا اوقات چھڑکنے لگتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے آپ کے کانڈھے کا گوشت تیزی کے ساتھ چھڑکنے لگا۔

۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ قرآن ہمارا  
کلام ہے جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے اس لیے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنو، اس کو محفوظ کرنے کی فکر نہ کرو  
چنانچہ قرآن کی آیتوں میں غلطی یا عجز نہ بھی پیدا فرمادیا کہ وہ ایک معصوم بچے تک کو یاد ہو جاتی ہیں جبکہ دوسری مذہبی کتابیں مختصر ہونے کے باوجود آدمی یا دہنیں  
کر سکتا۔ پھر اسی آیت سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اگر یہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہوتی تو اس میں اس قسم کی  
آیتیں بالکل ذاتیں جن میں خود رسول پاکؐ کو کسی معاملے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ نو کا گیا ہے۔

۴۵۔ منشاء یہ تھا کہ وحی کے الفاظ محفوظ ہو جائیں۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَايِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي كَلْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا ثُبَّارًا بِالْقَاءِ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سَفْيَانَ وَكَفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِالْبِلَادِ فَدَعَاهُمْ فِي جَنَابِهِ وَحَوْلَهُ مُطَمَّاءُ الرُّومِ فَدَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيْكُمْ أَقْرَبُ لِسِيًّا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَدْعُوكُمْ أَتَيْتُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ لِسِيًّا

۵۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انھیں یونس نے، انھوں نے زہری سے سنا، دوسری سند یہ ہے کہ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے، ان سے یونس اور معمر دونوں نے بیان کیا، ان دونوں نے زہری سے روایت کی پہلی سند کے مطابق زہری سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل آپ سے ملے بہت ہی زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبریل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی نفع رسانی میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

۶۔ ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انھیں شعب نے خبر دی انھوں نے زہری سے سنا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل نے ان کے پاس قریش کے قلعے میں ایک آدمی بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے اور وہ یہ زمانہ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور ابو سفیان سے ایک وقتی عہد کیا تھا تو ابو سفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلٹیا پہنچے جہاں ہرقل نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا تھا، اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے۔ ہرقل نے انھیں اور اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا قریبی عزیز ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی

لہ اس حدیث میں ذکر ہے کہ رمضان میں جبریل آپ سے قرآن کا دور کرتے، یہ اس لیے کہ قرآن دنیا والوں کے لیے رمضان ہی کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔

اس لحاظ سے رمضان سے قرآن کو بہت بڑی مناسبت ہے، گو یا یہ نزولی وحی کا مہینہ ہے اور اسی کے طفیل یہ نزول رحمت کا مہینہ بن گیا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ بھلائیوں کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔

لہ ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب تھا۔

لہ اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کا یہ قافلہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹر مخالفین میں سے تھے اس لیے اس نے ان میں سے ایسے شخص کو گفتگو کے لیے منتخب کرنا چاہا جو رسول اللہ سے قرابت کی بنا پر زیادہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو اور اسے قابل اعتماد معلومات بہم پہنچا سکے۔

فَقَالَ اَذُنُوهْ مِنِّي وَفَرِّدُوا اَصْحَابَهُ فَاَجْعَلُوهُمْ  
عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْجِعْ بِهٖ قُلْ لَهُمْ  
اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ  
كُنَّ بَنِي كَلْدَ بَوَّهٖ قَوْلَ اللَّهِ تَوَلَّوْا اَنْتَیْآءُ مِنْ  
اَنْ تَاْثِرُوْا عَلَیْ كَلْدَ بَتَّ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ  
اَوَّلَ مَا سَاَلْنِیْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ  
نَسَبُہٗ فَنَكَّرَ قُلْتُ هُوَ فِیْنَا ذُوْ نَسَبٍ  
قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ  
اَحَدٌ قَطُّ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ  
كَانَ مِنْ اَبَائِہٖ مِنْ قَبْلِیْ قُلْتُ لَا  
قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ اَتَّبَعُوْهُ اَمْ ضَعُفَاؤُهُمْ  
قُلْتُ بَلْ ضَعُفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُوْنَ  
اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُوْنَ قَالَ  
فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً  
لِیَدِیْنِہٖ بَعْدَ اَنْ یَّیْدُ خُلَ فِیْہِ قُلْتُ لَا  
قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَہٗ بِالْكَذِبِ  
قَبْلَ اَنْ یَقُوْلُ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ  
فَهَلْ یَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَهَنْ مِنْہٗ فِیْ مُدَّةٍ  
اَوْ نَذَرِیْ مَا هُوَ فَاَعِلْ فِیْہَا قَالَ وَلَوْ مُنْکِبِیْ  
كَلِمَةً اَدْخُلْ فِیْہَا شَيْئًا غَیْرَ هٰذِہِ الْكَلِمَةِ  
قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ لَعَنَہٗ قَالَ فَكَيْفَ  
كَانَ فِیْنَا لَكُمْ اِیَّآہُ قُلْتُ الْحَرْبُ  
بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ یَحَالُ یُنَالُ وَتَادَنَالُ مِنْہٗ

رشتہ دار ہیں (یہ سن کر) ہر قل نے حکم دیا کہ اس (ابوسفیان) کو میرے  
قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پس پشت بٹھا دو۔ پھر اپنے  
ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص  
(یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال پوچھتا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ  
بولے تو تم ان کا جھوٹ ظاہر کر دینا (ابوسفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم  
اگر مجھے یہ غیرت آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ کی نسبت  
مزدور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات جو ہر قل نے مجھ سے پوچھی  
وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو  
بڑے نسب والا ہے۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں  
ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں  
میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا بڑے  
لوگوں نے اس کی بیرونی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا  
نہیں، کمزوروں نے، پھر کہنے لگا، اس کے قبیلے میں روز بروز بڑھتے  
جاتے ہیں یا گھٹتے جا رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، ان میں زیادتی  
ہو رہی ہے۔ کہنے لگا، اچھا اس کے دین کو برا سمجھ کر اس کا کوئی ساتھی  
پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، کیا اپنے اس دعویٰ (نبوت)  
سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور اب  
ہماری اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس  
میں کیا کرتا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) بس اس بات کے سوا اور  
کوئی (جھوٹ) بات میں اس (گفتگو) میں شامل نہ کر سکا۔ ہر قل نے  
کہا، کیا تمہاری اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، بولا  
پھر تمہاری اس سے جنگ کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے کہا، لڑائی طویل  
کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) لے لیتے ہیں اور کبھی

اسے یہ بھی رسول اللہ کا ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سب سے بڑا مخالفت آپ کے باپ سے ہی خواہش کے باوجود غلط بیانی نہیں کر سکا اور وہی بات اسے کہنی  
پڑی جو صحیح تھی۔ ۱۵ کہ میں سب سے زیادہ باغرا اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کبر شرافت میں سب سے بہتر  
شمار ہوتا تھا۔ رسول اللہ بنی ہاشم میں سے تھے ۱۶ یعنی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی دنیوی حیثیت کمزور تھی ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ  
حضرت خدیجہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عمر بنی حثیت کے لوگوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔ ۱۷ یہ ایک عربی کہاوت ہے جو ایسے موقعوں پر بولی جاتی ہے  
مطلب یہ کہ لڑائی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کبھی ایک طرف کی کامیابی ہو جاتی ہے کبھی دوسرا ۱۸

قَالَ مَاذَا يَا مُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اَعْبُدُوا  
 اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَلَا تَزَكُوا  
 مَا يَقُولُ اَبَاؤُكُمْ وَاَيُّ مُرْتَابًا بِالْمَلَكُوتِ وَ  
 الْبَيْدِ وَالْعَقَابِ وَالْعِلَّةِ فَقَالَ لِلْمُرْجَانِ  
 قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَفْسِهِ فَذَكَرْتَ  
 أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ  
 تُبْعَثُ فِي نَسَبٍ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ  
 أَحَدًا يَنْكُرُ هَذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنَّ لَوْ  
 قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ  
 لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَثَّرُ بِقَوْلِ قَبْلِهِ وَ  
 سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَكَ  
 فَذَكَرْتَ أَنَّ لَوْ قُلْتُ فَذَكَرْتَ أَنَّ مِنْ  
 آبَائِهِ مِنْ مَلَكَ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ  
 مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ  
 تَشْهَرُونَ بِأَنْ كَذِبَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا  
 قَالَ فَذَكَرْتَ أَنَّ لَوْ فَقَدْ أَهْرَفُ  
 أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْذَرُ الْكَذِبَ حَتَّى  
 التَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ  
 أَشْرَافُ النَّاسِ أَتَبِعُوا أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ  
 فَذَكَرْتَ أَنَّ ضَعَفَاءَ هُمْ أَتَبِعُوا  
 وَهُمْ أَتَبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ  
 أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ  
 أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِنْيَانِ  
 حَتَّى يَبْتَغَى وَسَأَلْتُكَ أَيَرْحَمُ أَحَدٌ  
 سَخَطَهُ لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ  
 فَذَكَرْتَ أَنَّ لَوْ وَكَذَلِكَ الْإِنْيَانِ حِينَ  
 تُخَارِطُ بَشَائِئِهِ الْغُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

ہم ان سے، برقل نے پوچھا، وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے، میں نے  
 کہا۔ وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک  
 نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو، اور میں نے  
 پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (یہ  
 سب سنکر) پھر برقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ  
 کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب  
 ہے اور بغیر اپنی قوم میں عالی نسب ہی سمجھے جایا کرتے ہیں۔ میں نے  
 تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے  
 کسی اور نے بھی کہی تھی؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے  
 (اپنے دل میں) یہ کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو  
 میں یہ سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اس بات کی تقلید کی ہے جو پہلے  
 کہی جا چکی۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ  
 بھی گزر رہا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے (دل میں) کہا کہ ان کے بزرگوں  
 میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دو نگاہ کرو وہ شخص (اس جہان سے)  
 اپنے آباؤ اجداد کا ملک (حاصل کرنا) چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے  
 پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی بغیر کی دعا دعویٰ کرنے) سے پہلے  
 تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو  
 میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے، وہ  
 اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے  
 پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی، تم نے کہا کہ  
 کمزوروں نے اس کا اتباع کیا ہے، تو (دراصل) یہی لوگ بغیر روک  
 قبیعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے  
 ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، ادا ایمان کی کیفیت  
 یہی ہوتی ہے، سختی کہ دو کامل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ  
 کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر لوٹ بھی جاتا ہے، تم نے  
 کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے، جن کے دلوں میں اس کی  
 مسرت رچ بس جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ عہد شکنی

لے صدر جمعی کا مطلب ہے غن کے رشتوں سے تعلقات باقی رکھنا، عزیز و اقارب سے سلوک کرنا



کرتے ہیں، تم نے کہا کہ نہیں، پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے، وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا، وہ تم سے کس چیز کے لیے کہتے ہیں، تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں، کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں، سچ بولنے اور سچ بیزگاری کا حکم دیتے ہیں۔ لہذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو، سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ پیغمبر آئے والا ہے۔ مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لیے ہر تکلیف کو ادا کرتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوؤں۔ ہر قل نے رسول اللہ کا وہ خط منگا یا جو آپ نے دیکھنے کے ذریعہ حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہر قل کے پاس بھیج دیا تھا۔ پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا: یہ اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد کی طرف سے شاہ روم کے لیے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں دعوت اسلام دیتا ہوں۔ کہ اسلام لے آؤ گے تو (دین دنیائی) سلامتی نصیب ہوگی اللہ تمہیں دوسرا ثواب دے گا اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی کرو گے تو (تمہاری) رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر ہوگا۔ اور لے اہل کتاب

يَعْبُدُونَ قَدْ كُنْتَ اَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَقْدِرُ وَ سَا لُتْكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ آتَاكُمْ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ قَسِيًّا وَ يَنْهَاهُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعَنَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَهَسِمْدُكَ مَوْضِعَ قَدَحٍ مَا تَتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنْهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَطْلُ اَنَّكَ مِنْكُمْ فَلَوْ اَتَيْتُ اَعْلَهُ اَتَيْتُ اَخْلَصُ لِيَوْمِ لَتَجَسَّسْتُ يَقَاةً وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَكَ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِي كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ مَعِيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دُحِيَّةَ اَلْكَلْبِيِّ اِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ فَدَنَا نَعْنُ عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ اِلَى هِرَقْلَ فَعَرَاةً فَاِذَا فِيهِ رُسُلُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ اِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الزُّوْمِ سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ اَتَمِّ اَلْمُدَى۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوْكَ بِدَعَاةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْتَ تَسْلَمُ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ اِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ عَلَيكَ اِلْحَا الْبَرِّيِّينَ وَيَا هَلْ اَلَكْتُبُ نَعَا لَوْ

لے ہر قل کو لنگھو سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت دانشور و منفعت مزاج اور حق پسند آدمی تھا۔ یہ ساری لنگھو جو اوسیان سے ہوئی یعنی ایک صاحب عقل آدمی کو رسول اللہ کی دعوت تسلیم کرانے کے لیے کافی ہے۔ بشرطیکہ اسے حق کی تلاش ہو۔ ہر قل نے جس طرح اوسیان کی ایک ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ کی ایک ایک خصوصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نبی برحق ہیں۔ یعنی رسول اللہ اس سلطنت پر بھی غالب آجائیں گے جو اس وقت میرے قبضے میں ہے۔ لہذا میں ان کی غلامی اختیار کرتا اور ان کا پیرو بن جاتا۔

پہلے اس کے پاس رسول اللہ کا یہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر اس نے پھر اس توہم نشی قافلے کو رسول اللہ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بلوایا تھا۔ اوسیان کی اس ہمدردی کے بعد اس نے وہ خط منگوا اور پڑھا۔ دیکھنے میں بڑا سادہ خط ہے مگر بڑا پراثر اور با وقار۔ اس قدر جرات اور سچے سچے سچے دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو۔ اور حقنی الواقع اپنے دعوے میں سچا اور قابل اعتماد ہو۔ کہ معنی اسلامی قوانین کی بدولت دنیا میں چین و سکون نصیب ہوگا اور اسلام قبول کر کے آخرت میں جنت اور خدا کی رضا میں لگے گی۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اہل کتاب اسلام قبول کر لیں انہیں گناہ ثواب ملے گا، ایک تو پہلی الہامی شریعت کے اتباع کا، دوسرا اس آخری شریعت کے قبول کرنے کا۔ یعنی جو دین متحامل ہے وہی تمہاری رعایا کا بھی ہوگا اگر عیسائیت پر قائم رہو گے تو رعایا بھی عیسائی رہے گی اور اگر اسلام قبول کرو گے تو رعایا بھی مسلمان ہو جائے گی (بقیہ صفحہ ۴۳)



إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ - فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ - قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَّغَ مِنْ قِرَآئَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ السَّخَبُ فَأَرْكَنَتْ الْأَصْوَاتُ فَأُخْرِجْنَا فَعَلْتُ لِأَخِي هَيْئًا حِينَ أُخْرِجْنَا فَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا ابْنِي أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَحْتَاحُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ مَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَنْظَهُرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبَ إِبِلِيَاءَ وَهَرَقَلَ سُقْفًا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يَعْتَدُ أَنَّ هَرَقَلَ حِينَ قَدِمَ إِبِلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا حَيْثُ النَّفْسُ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقِيهِ قَدْ اسْتَنْزَنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ كَانَ هَرَقَلُ حَزَّاءَ يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِيَّيْ زَايِلُ اللَّيْلَةِ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكُ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَرُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا أَلَيْسَ يَخْتَرُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهْتَمُّكَ شَأْنُهُمْ وَكَاتِبٌ إِلَى مَكَّةَ أَرَبِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيَّعَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُنْقِي هَرَقَلَ رَجُلٌ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتُخْبِرَهُ هَرَقَلَ قَالَ أَذْهَبُوا فَأَنْظَرُوا

ایسی بات پر آجاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے ہمت پھیر لیں تو) (مسلمانوں) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گزار ہیں۔ یہ یوسفیان کہتے ہیں۔ جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور خط لکھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغا ہوا، بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابوکشہ کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے بنی اصغر (روم) کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات یقین ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غریب غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر لیا۔ (راوی کا بیان ہے) ابن ناطور ایلہاء کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلہاء میں آیا۔ ایک دن صبح کو پریشان حال اٹھا، تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج آپ کی صورت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے ہم نشینوں کے پوچھنے پر بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب آگیا۔ (عجل!) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، سوان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیے جائیں۔ وہ لوگ ان ہی بانوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ کے حالات بیان کیے۔ جب ہرقل نے (سارے حالات) اس سے سن لیے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کیے ہوئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا ثواب بادشاہ کے نامہ اعمال میں درج ہوگا۔ ورنہ اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تھا یا اپنا بیٹا اور اپنی رعایا کا بھی تمہارے سر پر رہے گا؟

(حاشی صفحہ ہذا) لے عیسائیوں نے تخلص کا عقیدہ قائم کر لیا تھا اور پادریوں کی کوسب کچھ سمجھنے لگے تھے۔ قرآن کی اس آیت میں ان کی اس گزابی کی طرف اشارہ ہے۔

لے یعنی مسلمان کی اصل ذمہ داری تبلیغ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کا فعل ہے لے کہہ کے کفار رسول اللہ کو طعن اور تحقیر کی غرض سے ابوکشہ کے لقب سے پکارا

کرنے تھے یہ ایک شخص کا نام ہے جو بتوں کی بجائے ایک ستارے کی پوجا کیا کرتا تھا لے یوسفیان آخروقت میں جب کہ فتح بیت المقدس اسلام لائے شہ بیت المقدس

أَخْتَيْنِ هُوَ أَمْ لَا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَقَدْ نَزَّهَ  
 نُحْتَتِينَ وَتَسَالَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُوَ يَخْتَتِنُونَ  
 فَقَالَ هِرَقْلُ هَذَا أَمْلَكُ هَذِهِ الْأُمَمَةِ  
 قَدْ ظَهَرَ فَرَقَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبِ  
 لَهُ بِرُؤْيِيَّةٍ وَكَانَ لَطِيفًا فِي الْبِلَاقِ وَنَسَا  
 هِرَقْلُ إِلَى جَنْصٍ فَلَمَّا يَرْمُ جَنْصٌ حَتَّى آتَاهُ  
 كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوعِظُ نَاسِي هِرَقْلُ عَلَى  
 خُذْرِجِ النَّسِجِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَاهُ نَبِيٌّ  
 فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الشُّومِ فِي دَسْخَرَةِ كَلْبِ جَنْصٍ  
 ثُمَّ أَمَرَ بِأَعْيَانِهِمَا فُتِلِقَتْ ثُمَّ أُطْلِعَ فَقَالَ يَا  
 مَعْشَرَ الشُّومِ هَلْ تَكْفُرُونَ بِالْفَلَاحِ وَالرَّشِيدِ  
 وَأَنْ تَغْفُتَ مِنْكُمْ قُتُبًا يَعْزُوا هَذَا النَّبِيُّ  
 فَخَاصُوا حِصَّةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَنْبَاءِ  
 فَوَجَدُوا هَاقًا قَدْ غُلِقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَهْرَهُمْ  
 وَأَيْسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَ  
 قَالَ لَاقِي قُلْتُ مَقَالَتِي أَيْضًا آخِثِيرُ  
 بِهَا شَيْءٌ تَكْفُرُ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ دَأَيْتُ  
 فَتَبَدُّ ذَالَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ  
 ذَلِكَ آخِرَ شَأْنٍ هِرَقْلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

ہے یا نہیں؛ انہوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔  
 ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے  
 بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا کہ یہ بھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
 اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک  
 دوست کو رومیہ لکھا اور وہ علم نجوم میں ہرقل کی ٹکر کا تھا۔ پھر خود ہرقل  
 حص جلا گیا۔ ابھی حص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط اس کے  
 جواب میں آ گیا۔ اس کی رائے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے  
 بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمد (واقعی) پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ہرقل  
 نے دم کے بڑے آدمیوں کو اپنے حص کے محل میں طلب کیا، اس کے  
 حکم سے محل کے صدارے بند کر لیے گئے پھر وہ اپنے خاص گھر سے باہر  
 آیا اور کہا اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی کچھ تمہارے لیے بھی  
 ہے اور تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کرو جو  
 (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے  
 (گھر) انھیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی نفرت  
 دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو  
 پھر میرے پاس لاؤ جب وہ دوبارہ آئے تو اس نے کہا میں نے جو  
 بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی، سو وہ میں  
 نے دیکھ لی کہ تب یہ بات مسکے سب کے سب اس کے سامنے سجدے  
 میں گر پڑے اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت

۱۷ بیت المقدس کا حاکم۔ ۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو یہ خط ۱۹ میں صلح حدیبیہ سے لوٹنے کے بعد وحی کی ایک قدیم الاسلام صحابی  
 کی معرفت بھیجا تھا ۲۰ ہرقل کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اپنے سرداروں کے ڈراوے پبلک کے  
 خوف سے اس میں اتنی جرأت نہ پیدا ہوئی کہ بغیر کسی جھجک کے اسلام قبول کر لیتا۔

۲۱ ہرقل کا یہ کہنا ان سب لوگوں کے لیے بڑی غیر متوقع بات تھی اور ہر ایک بیک اپنے مذہب کو چھوڑ دینا کیسے گوارا کرتے جبکہ اس مذہب میں عیش و  
 عشرت کی پوری آزادی حاصل تھی ان لوگوں کے شعور اور بہنگلے پر کنٹرول کرنے اور ضمیر میں اس قسم کی گڑ بڑ پھیلنے کے خیال سے ہرقل نے قطعہ کے حوالہ  
 بند کر دیتے تھے۔

۲۲ جب ہرقل کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ بنصب لوگ کسی طرح اسلام کی طرف نہیں آ سکتے تو اس نے بھی اپنا پینتیرا بدل دیا چنانچہ جب اس نے کہا کہ اس بات سے مجھے تمہارا  
 امتحان مقصود تھا تو سب کے سب بموقوف اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے جو گویا نظم و اطاعت کا اظہار تھا۔ ہرقل کے بارہ میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا  
 مگر صحیح بات یہی ہے کہ اپنی رغبت کے باوجود اسلام قبول نہ کر سکا اور آخر تک عبیدائیت پر قائم رہا جیسا کہ حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے ۲۳

لَذَاكَ مَا رِجِمَ بَنُو كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

یہی رمجی۔ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو صابر بن کيسان، یونس اور  
معمر نے بھی زہری سے مروایت کیا ہے۔

## کتابُ الْإِيمَانِ ایمان کا بیان

ایمان لغت کے اعتبار سے کسی بات کو صحیح مان لینا ہے اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں رسول خدا کی تصدیق کرنے کو، اللہ کی طرف  
سے پیغمبر جو کچھ لے کر آتا ہے اسے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے، دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضا کے عمل کا۔ یہ حضرات ایمان کی تعریف میں ان  
تینوں چیزوں کو داخل کرتے ہیں لیکن جمہور اہل سنت کے نزدیک اس کا مطلب ایمان کامل ہے، یعنی اصل ایمان تو دل کی تصدیق کا  
نام ہے۔ مگر وہ کامل اسی وقت ہوتا ہے جب زبان سے اقرار کرے اور ظاہری اعمال بجالائے۔ خود بخاری نے آئندہ ایک حدیث  
میں یوں کامل کے ایمان کی تصریح کی ہے۔

اکثر علماء اعمال کو ایمان کی تکمیل کیلئے شرط قرار دیتے ہیں۔ یعنی عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ البتہ دنیا میں اسی شخص کو مسلمان قرار  
دیا جائے گا جو خود اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ ایسے ہی شخص پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے، اگر کوئی شخص دل میں ایمان  
رکھتا ہو اور اس کے اظہار سے پہلے مر جائے تو اللہ کے یہاں وہ اپنے ایمان کی بنا پر یوں قرار دیا جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کا تعلق قلب  
سے ہے اور اسلام کا تعلق عمل سے۔ اگر ایمان کامل ہے تو وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جتنا ایمان کمزور اور پھسکا ہوگا، اعمال  
بھی اتنے ہی ناکارہ اور بے جان ہوں گے۔ اسی باب میں امام بخاری نے اپنے مسک کے مطابق عنوانات جمع کر دیے ہیں یہاں امام بخاری کا  
مقصود فرقہ مرجئیہ کا رد کرنا ہے جس کا مسک یہ ہے کہ ایمان محض اقرار کا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اسلام کی بنیاد  
پانچ چیزوں پر ہے اور اس بات کا بیان کہ اسلام، قول  
بھی اور فعل بھی اور وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (متعدد جگہ) ارشاد فرمایا ہے، آیت  
”تَاكُفُّوا عَن مَّا لَيْسَ بِكُم مِّنْ شَيْءٍ“ ایمان پر ایمان کی اور نہ یادتی ہو اور  
ہم نے ان کو اور نہ یادہ ہدایت دی اور جو لوگ ہدایت یافتہ  
ہو، اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور جو لوگ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُبَيِّنٍ الْإِسْلَامَ عَلَى تَعْمِينَ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ  
وَيَزِيدٌ وَيَنْقُصُ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
لَيَزِدَّ الَّذِينَ آمَنُوا نَجْمًا مِّنْ قَبْلِ هَٰذَا  
وَيَزِدَّ لَهُمُ هُدًى وَالتَّائِبِينَ اهْتَدَوْا  
زَادَهُمْ هُدًى وَزَادَهُمُ تَقْوَاهُمْ  
وَيَزِدَّ الَّذِينَ آمَنُوا نَجْمًا مِّنْ قَبْلِ هَٰذَا

۱۷ یہ مبیہ رسول اللہ کی ابتدائی بعثت کے حالات اور آپ کی ان صفات و خصومات پر مشتمل ہے جو بنیاد کلام کی ہوتی ہیں۔ اس لیے عنوان  
کے مطابق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے نزول کے لیے کس معیار کی شخصیت مطلوب ہے۔ ہر قلم نے اسی معیار پر آپ کی نبوت کو سمجھنے کی کوشش  
کی۔ چنانچہ آپ کے احوال اس معیار کے مطابق نکلے تو اس پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہو گئی۔ اب یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ وہ اسلام قبول نہ کر سکا  
تسلطانی نے نکھا ہے کہ ان کے عہد تک یعنی گیارہویں صدی ہجری تک وہ خط ہر قلم کی اولاد میں محفوظ تھا اور اس کو تبرک سمجھ کر بڑے اہتمام سے  
سولے کے مند و قچے میں رکھا گیا تھا۔

اَمْشُواْ اِيْمَانًا تَابَ

سیدھی راہ پر ہیں انھیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت و ہدی اور پرہیزگاری عنایت کی۔

اور اللہ بزرگ و برتر کا فرمان (ہے) کہ تم میں سے کسی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا (یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اس سورت نے ان کے یقین میں اضافہ کر دیا سورہ آل عمران میں ہے) جب انھیں فوراً تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا (اور سورہ احزاب میں ہے) ان کے یقین و اطاعت ہی میں اضافہ ہوا اور اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان ہی میں داخل ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ہدی کو کھنکھا کر ایمان کے کچھ فرائض، کچھ ضابطے کچھ حدیں اور کچھ سنن ہیں (یعنی ایمان کے لوازمات میں کچھ اہم کچھ نفاذی اور کچھ سنتیں داخل ہیں پھر جس نے ان چیزوں کی تکمیل کر لی اس نے ایمان کامل کر لیا اور جس نے ان میں کوتاہی کی اس نے نامکمل رکھا اور اگر میں زندہ رہا تو میں ان سب کو تم سے کھول کر بیان کر دیتا کہ تم ان پر عمل پیرا ہو سکو۔ اور اگر میں مر گیا تو (پھر واقعہ یہ ہے کہ) میں تمھاری ہم نشینی کا خواہاں نہیں ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا (سورہ بقرہ میں) لیکن (اس لیے کہ) میرے دل کا وطن ان مامل ہو۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ اسود ابن ہلال کو فرمایا کہ ہمارے پاس بیٹھو (تاکہ) کچھ دیر ہم مومن رہیں (یعنی ایمان تازہ کریں) ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے ”یقین پورا کا پورا ایمان ہے۔“ اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک دل کی کھٹک (یعنی شرک و بدعت کے شبہات) کو دور نہ کرے اور مجاہد نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہ ”تھکے لیے وہی دین ہے جس کی تعلیم ہم نے فرج کو دی ہے۔“ کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد! ہم نے تمھیں اور نوح کو ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے۔ اور ابن عباسؓ نے شیعہ اور مہنہ قاج کا مطلب راستہ اور

وَقَوْلِهِمْ عَزَّوَجَلَّ اَيْكُمُ زَادَتْ هَذِهِ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا فَاَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَقَوْلُهُمْ فَاَحْسَنُوْهُمُ فَاَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَوْلِهِمْ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا۔ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا فَمَنْ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ وَاِنْ اَعِشَ فَنَسِيَ بَيْنَهُمَا لَكُمْ حَتَّى تَمْلُكُوا بِهَا وَاِنْ اَمُتَ فَمَا اَنَا عَلَى مُحَبَّتِكُمْ بِحَدِيْثٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَقَالَ مُعَاذُ الْجَلِيسِ بَيْنَا نُوْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْاَيُّوْقِيْنَ الْاِيْمَانَ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتَّى يَسَدَعَ مَا خَالَكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ جُبَايْهٌ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا دَمَتْ بِكُمْ نُوْحًا اَوْ صَيْنًا كَ يَا مُحَمَّدٌ وَاِيَّاهُ وَاِيَّاهُ وَاَحَدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَا سَبِيْلًا

سُنَّةٌ دُعَاؤُكُمْ إِنَّمَا لَكُمْ بِهِ

طریقہ بتلایا ہے اور (قرآن کی اس آیت قُلْ مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا دُعَاؤُكُمْ کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ) تمہاری دعا سے تمہارا ایمان مراد ہے بلکہ

۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھیں خنظلہ بن ابی سفیان نے غزوہ بدر میں خالد کے واسطے سے اور انھوں نے حضرت ... عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (اول) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (دوسرے نماز پڑھنا) تیسرے زکوٰۃ دینا (چوتھے حج کرنا) پانچویں) رمضان کے روزے رکھنا۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا خَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

۱۔ ان آیتوں سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کی کمی زیادتی ثابت ہو۔ لیکن سلف و خلف کا اصل مسلک وہی ہے جس کی طرف اس سے قبل اشارہ کیا جا چکا ہے اور امام بخاری بھی جس کی زیادتی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ غالباً ایمان کی مقدار کے لحاظ سے نہیں بلکہ کیفیت کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہے۔ اس لیے اصل ایمان کا دار و مدار جن چیزوں پر ہے وہ متین ہیں۔ ان میں اگر ایک کا انکار کر دیا جائے تو ایمان لانے کے کوئی معنی نہیں۔ ایمان میں جو کمی زیادتی ہے وہ یقین و معرفت سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی قسمتِ خداوندی کا کوئی ایسا منظر سامنے آجاتا ہے کہ آدمی معرفتِ رب کے جذبہ سے مرشار ہو جاتا ہے اور کسی وقت گناہوں کا صدور قلب کو اتنا رنگ آلود کر دیتا ہے کہ ایمانی عقائد کا اقرار کرنے کے باوجود آدمی ایمان کی حلات اور معرفتِ الہی کی کیفیات سے لپٹے آپ کو خال پالتے۔ یہ ہی ایمان کا گھٹنا بڑھنا ہے۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین میں کمی بیشی ہوتی ہے تو درحقیقت دین میں جو بنیادی چیزیں ہیں، وہ تو ہر دور میں مشترک رہی ہیں ہر پیغمبر نے ان ہی کی طرف لوگوں کو دعوت دی ہے لیکن اس کے علاوہ دین کی تفصیلات جن کو شریعت سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہر قوم اور ہر دور کے مزاج کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں، البتہ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کو آئے وہ گزشتہ تمام پیغمبروں کی لائی ہوئی تشریحات کا خلاصہ اور کئے والے ہر دور کی ضرورتوں کے مطابق ہے۔

۲۔ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ درحقیقت کھڑے شہادت وہ بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے سارے ستون بے کار ہیں۔ اصل اہمیت اس عقیدہ کی ہے جو خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین و اعتماد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عملی زندگی میں نماز کو پہلا مقام حاصل ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو، پھر روزہ کو، پھر حج کو۔ اگرچہ اس روایت میں روزہ کو حج کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ مگر مسلم نے اپنی روایت میں روزہ کو حج سے پہلے بیان کیا ہے۔ جہاد کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ وہ فرض کیا یہ ہے، دوسرے یہ کہ جہاد کا مقصد اسلام کی پانچوں بنیادوں کے مقابلہ میں پھٹ کی سی ہے۔ جو بارش گرمی اور سردی سے مکان کو محفوظ رکھتی ہے اس لیے جہاد بنیاد میں شامل نہیں کیا۔ البتہ دوسری احادیث میں اس کی اتنی زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر اسلام کی یہ پانچ بنیادیں محفوظ نہیں رہ سکتیں، یہاں صرف ان باتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو اسلام قبول کرنے اور مسلمان بننے کے لیے ضروری ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کا قائل اور عامل ہو۔ اس کی نجات اور جہاد کے لیے یہ کافی ہیں۔

**بَابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَيْسَ الْإِيمَانُ أَنْ تُوَكَّلُوا وَجْهَكُمْ قَبْلَ  
الْمُطَرِّقِ وَالْمَغِيبِ وَلَكِنَّ الْإِيمَانَ أَنْ  
يُؤْتِيَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ الْمُتَّقُونَ قَدْ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنُونَ  
الْآيَةَ ۝**

۳۔ ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم ہیکم اور پورب کی طرف متکرم ہو  
بلکہ (اصل) نیکی (کا کام تو) وہ ہے کہ آدمی اللہ پر ایمان  
لائے اور بے شک ایماندار کامیاب ہوں گے۔

**۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْجُعْفِيِّ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ عَنْ أَبِي قَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ  
بِضَمٍّ وَيُسْتَوْنُ شُبُهَةٌ وَالْحَيَاءُ شُبُهَةٌ مِنَ  
الْإِيمَانِ ۝**

۸۔ عبد اللہ بن محمد جعفی نے ہم سے بیان کیا، ان سے ابو عامر العقدی  
نے کہا، ان سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، وہ عبد اللہ بن زینار سے  
بیان کرتے ہیں، وہ ابو صالح سے اور وہ ابو ہریرہ سے روایت  
کرتے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ  
آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اور شاخیں ہیں اور حیا  
بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔

**بَابُ الْمُسْلِمِ مِنَ سِلَاحِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ  
بَسَائِهِ وَيَدِهِ ۝**

۴۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے (دوسرے)  
مسلمان محفوظ رہیں۔

**۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُبُهَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ  
الْمُسْلِمُونَ مِنْ بَسَائِهِ وَيَدِهِ ۝ وَالْمُهَاجِرُ  
مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ أَبُو  
عَبْدٍ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى عَنْ دَاوُدَ  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**

۹۔ آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے  
انھوں نے عبد اللہ بن ابی السفر اور اسمعیل سے اور ان دونوں نے  
شعبی سے، اور شعبی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور انھوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور  
زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو  
چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

ابو عبد اللہ (بخاری) اور ابو صاویرہ نے کہا، ہم سے حدیث بیان کی  
داؤد بن ابی ہند نے، انھوں نے عامر سے، وہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ  
ابن عمرو سے سنا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں  
اور عبد اللہ بن داؤد سے (سن کر) کہا، داؤد نے عامر سے، انھوں  
نے عبد اللہ سے ..... اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۔ ایک دوسری حدیث میں ستر سے بھی زیادہ شاخیں بیان کی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں سے حیا، یعنی  
شرم ہی ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ بے حجابی، بے شرمی اور بے غیرتی ایک کافرانہ غصلت ہے، اس کے مقابلہ میں غیرت اور حیا کہ ایمان کی شاخ  
مکرار دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اخلاقِ خوبوں کے مجموعے کا نام ہے۔

حیا، سے مراد وہ شرم ہے جو بے غیرتی اور بے شرمی کے کاموں سے آدمی کو بچائے۔ غیر ضروری شرم اور بے موقع حیا، دراصل بے کرداری اور  
نفس کی کمزوری کا دوسرا نام ہے ۝

بیان کرتے ہیں۔

۵۔ بہترین اسلام کونسا ہے !

۱۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی القرشی نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے کہا، ان سے ابوہریرہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی، وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ صحابہؓ نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کونسا اسلام عمدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس آدمی کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۶۔ کھانا کھانا ناجی اسلام (کے احکام) میں داخل ہے۔

۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے یزید کے واسطے سے بیان کیا، یزید نے ابوہریرہ سے سنا انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تم کھانا کھاؤ۔ اور جانے انجانے سب آدمیوں کو سلام کرو۔

۱۲۔ حاکم نے کہا ہے کہ سہا اور یکساں مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے نمونے کو اپنے اندر سے اپنی سے کوئی نقصان نہ پہنچائے نہ بلا سے مارے نہ مزہ سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح اصل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے یعنی سداً سر اللہ کا اطاعت گزار بن جائے اس حدیث میں مہاجرین کو خام طور پر اس لیے ذکر کیا کہ لوگ صرف ترک وطن کو ہجرت سمجھ کر دین کی دوسری باتوں میں سستی نہ کرنے لگیں۔ یا ہجرت حبشہ یا ہجرت مکہ کی بجائے ہجرت کا ثواب اب اس طرح آدمی کو حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ حرام باتوں کو قطعاً چھوڑ دے۔ آخر میں بخاری نے اس روایت کی تعلیق ظاہر کی ہے کہ چند اہل واسطوں سے بھی انھیں یہ روایت ملی ہے۔

یہ حدیث مسلم میں نہیں ہے اس لیے بخاری کی ان حدیثوں میں شامل ہے جو افراد بخاری کے نام سے منسوب ہیں۔

۱۳۔ اسلام جن عقائد پر مشتمل ہے ان کو ماننے کے بعد آدمی مسلمان ٹھہرا جاتا ہے لیکن وہ عقائد جب عملی جامہ پہنچتے ہیں اس وقت اسلام کی دنیوی برکات اور اخروی ثواب کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں ایک سچے سچے مسلمان کی ایک علامت بتلا دی گئی ہے یعنی بہترین اسلام اسی شخص کا ہے جو اپنی زبان سے کسی کو بُرا نہ کہے اور اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے جو سلیم الطبع، شریف النفس اور صلح کل ہو اس حدیث میں اگرچہ صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر دوسری احادیث کے مطابق اس میں مسلم و غیر مسلم سب شامل ہیں۔

۱۴۔ سوال کا منشاء یہ ہے کہ کونسی بات ایسی ہے جو اسلام کی خوبیوں میں شمار کی جائے، تو آپ نے دو بہترین اسلامی خصلتوں کا ذکر فرمایا، کھانا کھانا اس میں دونوں بائیں داخل ہیں، اول بھوکے آدمی کا پیٹ بھرنا دوسرے مہمان کی، مسافر کی اور دوست کی خاطر مدارات کرنا۔ اور دوسری بہترین خصلت ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف، سلام باجمی محبت و دوستی کا ذریعہ ہے اس لیے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے جوڑ کر رہے، کٹ کر نہ رہے اور باجمی سلام کا رواج اس کا بہت مؤثر اور سہل ذریعہ ہے۔



۷۔ یہ بھی ایمان ہی کی بات ہے کہ جو بات اپنے لیے پسند کرو، وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو۔

۱۲۔ مسدود نے ہم سے بیان کیا، ان سے بچنی تھی، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ قتادہ سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں (اور ایک اور واسطہ سے، یحییٰ بن سعید نے حسین المعلم سے روایت بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا، قتادہ نے حضرت انسؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے یہ

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا جزو ہے۔

۱۳۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ان سے شعیب نے، ان سے ابو الزناد نے اعرج کے واسطہ سے روایت کی، اعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا ان سے ابن علیؓ نے عبد العزیز بن مہیب کے واسطے سے روایت کی۔ وہ حضرت انسؓ

باب من الایمان ان تحب لادخیہ  
ما یحب لیتفسیہ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الایمان۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ ذَلِكَ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْيَبٍ عَنْ

۱۔ اسلامی اخوت و محبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے بازو بن کر رہیں۔ اس لیے جس قلب میں ایمان کی حرمت ہوگی وہ اپنے میں اہل دوسرے مسلمان میں کوئی فرق نہیں رکھے گا اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی۔ ایک مسلمان جس قدر دوسرے مسلمانوں سے بے تعلق اور لا پڑا ہوگا اسی قدر اس کا ایمان کمزور اور پھسلا ہوگا۔ کمال ایمان یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھے۔

۲۔ اسلام کی دولت میں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیعے سے ملے ہیں۔ اس لیے خدا کے بد کسی کا احسان اگر ہماری گردنوں پر ہے تو وہ رسول اللہ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں ہر سکون اور ہمارے زندگی بسر کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ ماں باپ تو دنیا میں صرف ہمارے آنے کا ایک ذریعہ ہیں، اسی طرح اولاد ہمارے نام و نشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے لیکن ہمیں سے بڑے موت تک جو برسوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں، اس زندگی کو سدھارنے اور موت کے بعد دائمی زندگی کو سنوارنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے معلوم ہونے میں اس لیے آپ کا احسان سب سے بڑا ہے، اسی لیے آپ سے قلبی تعلق اور محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

سے اور حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (ایک دوسرے واسطے سے) آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شبہ نے بیان کیا، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ قتادہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ، اپنے بچوں، اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

۹۔ ایمان کی حلاوت۔

۱۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے کہا ان سے عبدالوہاب الشافعی نے بیان کیا ان سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطے سے روایت کی، ابو قلابہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی محاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کے لیے کرے اور دمیہ سے یہ کہ دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا ہی بُرا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو۔

۱۰۔ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

۱۶۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انھیں عبد اللہ ابن جبر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

أَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا  
أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى آكُونَ  
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ۔

بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ ۝

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ  
حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ دَرَسُوهُ  
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا يَوْمَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ  
لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكُونَ فِي الْكُفْرِ  
كَمًا يَكْرَهُ أَنْ يَقْتَدِفَ فِي النَّارِ ۝

بَابُ عِلَامَةِ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ  
بُغْضُ الْأَنْصَارِ ۝

۱۔ ایک مؤمن کو اللہ اور رسولؐ کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہیے اس لیے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسولؐ کی رسالت ہی پر موقوف ہے جتنا زیادہ ان دونوں سے تعلق ہوگا آدمی اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہو سکے گا۔ پھر ایک مؤمن کے تعلقات دنیاوی اغراض کی بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بائبل مندرجہ، اتنی شدید نفرت ہونی چاہیے جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک بکا اور سچا مسلمان ہوگا۔ وہی ایمان کے مزے کو پاسکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے کیجیے، کہ جن کی جان سپاری و سرخروشی اور فدویت و جان فداکاری سے ایمان کی حلاوت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ جس وقت آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا وہ وقت ہی ایسا تھا کہ انصار کو اللہ کے رسولؐ کی طرف سے یہ اعزاز ملتا ہے اس لیے کہ انصار اہل مدینہ کا لقب ہے۔ جو انھیں کہے سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کی امداد و اعانت کی بنا پر دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں کو ایک بڑی تعداد مدینہ آ رہی تو اس وقت مدینہ کے مسلمانوں نے آپؐ کی امداد و اعانت کی جس طرح امداد اور فداقت کی (بقرہ ص ۱۱۰)

## باب

## ۱۱۔ انصاری کی وجہ تسمیہ۔

۱۔ ہم سے ابوایمان نے بیان کیا، ان سے شعیب نے، وہ زہری سے نقل کرتے ہیں، انھیں ابوادریس عائدترین عبداللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور سیدہ العقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت موجود تھی، یہ فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی نسل کشی نہ کرو گے اور نہ عدا کوئی بہتان باندھو گے اور کسی اچھی بات میں (خدا کی) سرکشی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں (اس عبد کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر ہمارے حصے سے ہے اور جو کوئی ان (زہری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس (گناہ) کو چھپا لیا تو وہ (معاملہ) اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے صاف کر دے اور اگر چاہے سزا دے (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ سے بیعت کر لی۔

۱۔ احَدٌ ثَنَا ابُو الْبَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابُو اَدْرِيسٍ عَائِدُ ثَنَا اللّٰهُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ دَكَانَ قُبَيْدًا بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النَّقَبَاءِ كَيْفَةَ الْعَقْبَةِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ بَايَمُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْ لَا تَكْذِبُوْا وَلَا تُؤَايِسُوْا بَهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيُّوْبَ كُمْ وَارْجُلِكُمْ وَلَا تَعْمُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلٰى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِيْ الدُّنْيَا فَمَوْكَلًا لَهُ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَسْتَرْهُ اللّٰهُ فَمَوْلٰى اللّٰهُ اِنْ شَاءَ وَعَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ حَاقَبَهُ فَاَيُّمًا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ ۝

والقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱ تا ۵۲ اس کی مثال پیچھے کرنے سے قاصر ہے۔ ان کا بہت بڑا احسان تھا جس کو اللہ کی طرف سے اس طرح چکایا گیا کہ کیا امت تک ان کا ذکر انصاری کے معزز نام سے مسلمان بنے رہیں گے۔ آج بھی انصاری کی محبت اسی طرح مزدوری ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔ اس لیے کہ اس نازک وقت میں اگر اہل مدینہ اسلام کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو بلا برحالات پھر عرب میں اسلام کے ابھرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور ہم تک اسلام کی یہ نعمت نہ پہنچ پاتی۔ اسی لیے انصاری کی محبت ایمان کا جزو قرار دی گئی۔

دعائے صلحہ ہذا ص ۱۱۱ اس حدیث کے زہری جو صحابی ہیں وہ انصاری ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کہہ آکر مقام عقبہ میں آپ سے بیعت کی۔ اہل مدینہ کی تعلیم و تربیت کے لیے آپ نے جن بارہ آدمیوں کو اپنا نائب اور نقیب مقرر کیا تھا یہ ان میں سے ایک ہیں اور جنگ بدر کے شہکار ہیں۔ اس حدیث سے اگرچہ صراحت کے ساتھ انصاری کی وجہ تسمیہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے جب اسلام کی نصرت و اعانت کے لیے کہہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اسی بنا پر ان کا نام انصاری پڑا، انصاری جمع ہے ناصر کی اور ناصر مدد کا رکھتے ہیں۔

اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب ایک مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے تو آخرت میں اس کے لیے یہ سزا کفارہ بن جاتی ہے یعنی پھر اس کو آخرت کی سزا نہیں ملتی۔ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ جس طرح یہ مزدوری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جرم کی سزا دے، اسی طرح اللہ پر کسی نیکی کی جزا دینا بھی فرض نہیں اگر سزا دے تو یہ اس کا انصاف ہے اور جرم صاف کر دے تو یہ اس کی رحمت ہے۔ نیکی پر اگر ثواب دے تو یہ اس کی بے نیازی ہے اور ثواب عطا فرمائے تو یہ اس کا رحم ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو تو یہ کیسے مر جائے تو یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، چاہے تو اس کے ایمان کی برکت سے بغیر سزا دیے جنت میں داخل کر دے اور چاہے سزا دے کہ پھر جنت میں داخل کر دے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی عام آدمی کے بارہ میں (بقیہ صفحہ ۵۲)



پھر فرمایا کہ بیشک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔

۱۲۔ جو آدمی کفر کی طرف واپسی کر آگ میں گرے کے مترادف سمجھے تو یہ بھی ایمان کی علامت ہے۔

بَابُ مَنْ كَفَرَ أَنْ يَتُوبَ فِي الْكُفْرِ  
كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ

الْإِيمَانِ

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَمَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلَّكَ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ دَرَمُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْفُرُ أَنْ يَتُوبَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ

بَابُ تَفَاوُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي

الْأَعْمَالِ

۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْلَمُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

۲۱۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ان سے مالک نے عمرو بن یحییٰ المدنی سے، وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابوسعید خدری سے، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں، اہل دوزخ، دوزخ میں (جب) داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا

۱۳۔ اس باب کے عنوان میں بھی امام بخاری نے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور دل کا یہ فعل ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ کے قلب کی ایمانی کیفیت تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور ساری مخلوقات سے بڑھ کر تھی۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت میں میاں دلی ہی خدا کو پسند ہے۔ ایسی عبادت جو طاقت سے زیادہ ہو۔ اسلام نے فرض ہی نہیں کی ہے، اس کی فرض کی ہوئی عبادتیں انسان کو ایک متوازن اور خوشگوار زندگی بخشتی ہیں، جن کی بدولت ایک طرف آدمی عبدیت کے جذبے سے سرشار رہے اور دوسری طرف خدا کی اس دنیا کو بنانے اور سنوارنے کے لیے اپنی صلاحیتیں ٹھیک ٹھیک غریب کر سکے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان معرفت رب کا نام ہے اور معرفت کا تعلق دل سے ہے اس لیے ایمان محض زبانی اقوال کو نہیں کہا جاسکتا۔

۱۴۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور اسلام کی محبت اتنی رچ بس جائے تو پھر وہ کفر کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس محبت کا اظہار محض اقرار سے نہیں ہوتا بلکہ اطاعت احکام اور بجا بردہ نفس سے ہوتا ہے اور ایسا ہی آدمی درحقیقت اسلام کی راہ میں مصیبتیں جھیل کر خوش و غم رہ سکتا ہے۔

مِنْ ثَمَرَاتِ الْحَبَةِ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ وَمِنْ ثَمَرَاتِ الشَّجَرِ  
فِي خَيْرِ جَنَّاتٍ مِنْهَا قَدْ اسْوَدَّوْا فَمَا يَكُونُ  
فِيهَا مِنْ ثَمَرٍ مُنْتَبِهَةٍ وَلَا ثَمَرٍ مُنْتَبِهَةٍ  
فِي جَنَّاتٍ كَمَا تَخْتَصِمُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ  
السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفَرَاءَ  
مُتَلَوِّيَةٍ قَالَتْ دُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ  
الْحَمَاءِ وَقَالَ لَحْدَلِي مِّنْ خَيْرٍ۔

جس کے دل میں لائی کے دانے کے برابر بھی، ایمان ہے، اس کو  
(دورخ سے) نکال لو تب (ایسے لوگ) دورخ سے نکال لیے جائیں  
گے، وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو گئے ہوں گے پھر وہ زندگی کی  
نہر میں ڈالے جائیں گے۔ بارش کے پانی میں دیہاں راوی کو شک ہو گیا  
ہے کہ اوپر کے راوی نے کونسا لفظ استعمال کیا، اس وقت وہ دانے کی  
طرح اُگ آئیں گے (یعنی تروتازہ اور شاداب ہو جائیں گے) جس طرح  
ندی کے کنارے درخت اُگ آتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زندگی  
مائل پتھر درخت پر نکلتا ہے۔ دہیب نے کہا ہم سے عمرہ نے (حیاء کی  
جائے) حیاۃ اور (خود) ایمان کی بجائے، خود میں خیر کا لفظ  
بیان کیا ہے۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَتْنَا  
ابْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ  
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ حُثَيْبٍ أَنَّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ  
وَالْحَدَّثِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ  
وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْفُؤَادِ وَمِنْهَا مَا  
دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَلْبَةُ  
قَيْصُ بْنُ جُبْرٍ قَالُوا مَا أَذَلَّتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ السَّيِّئِينَ ۝

۲۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے،  
وہ صالح سے نقل کرتے ہیں، وہ ابن شہاب سے، وہ ابوامامہ بن سہل  
ابن حنیف سے، وہ حضرت ابوسعید خدری سے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سورا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے  
پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ کُتے پنہنے ہوئے ہیں کسی کا کُتہ سینے تک ہے  
اور کسی کا اس سے نیچا ہے (پھر) میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے  
اسی (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے اسے گھسیٹ رہے ہیں (یعنی زمین تک  
نیچا ہے) صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ  
نے فرمایا کہ (اس کا مطلب) دین ہے۔

۱۔ جس کسی کے دل میں ایمان کم سے کم ہوگا اس کی بھی نجات ہوگی۔ مگر اعمال بد کی سزا جہنم کے بعد، یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے لوگ دورخ میں جانے کے  
بعد ایمان کی بدولت سزا کی میاد پوری کرنے سے پہلے ہی نکال لیے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان پر نجات کا مدار تو ہے مگر اللہ کے یہاں اصل  
موازن اعمال ہی پر ہیں گے۔ جس قدر اعمال عمدہ اور نیک ہوں گے اسی قدر اس کی پوجہ ہوگی۔

۲۔ اس آیت میں سے ایک مطلب تو یہ ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے حضرت عمرؓ کی خات میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ یعنی حضرت  
عمرؓ کی شخصیت نے دین کی انفرادی و اجتماعی و اخلاقی و اصلاحی، انتظامی و قانونی اور دفاعی و سیاسی تعمیر کا زامہ انجام دیا ہے، رسول اللہؐ کے بعد  
کسی اور کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شخصیت اپنی فداکاری و جان نثاری اور دینی عظمت و اہمیت کے لحاظ سے حضرت عمرؓ سے بھی  
بڑھ کر ہے مگر اسلام کو جو ترقی اور بحیثیت دین کے جو شوکت و عروج اور جو عظمت و وقار حضرت عمرؓ کی ذات سے ہوا ہے اس کی کوئی دوسری مثال  
نہیں ملتی، ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی اس پر شاہد ہے اور خلافت کا دور بھی اس کا گواہ ہے دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے اس امت میں دین کا  
سب سے زیادہ فہم حضرت عمرؓ ہی کو عطا فرمایا تھا اس لیے جس کا کُتہ جتنا بڑا تھا اس کا فہم بھی اسی درجے کا تھا، ان کا کُتہ سب سے بڑا تھا اس لیے ان کا دینی فہم بھی  
اور دین سے بڑھ کر تھا۔ جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے ۝

## بَابُ الْإِيمَانِ مِنَ الْإِيمَانِ

۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَبْغُضُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۝

بَابُ قَوْلِ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ تَحَدُّوا سَبِيلَهُمْ ۝

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ مُعْتَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رُوْحٍ الْعَرُجِيُّ بْنُ عَمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِدْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُعِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحَسْبُ لَهُمْ عَلَى اللَّهِ ۝

۱۶۔ حیاء ایمان کا جزو ہے۔

۲۳۔ عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں مالک بن انسؒ نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) سے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کی طرف (سے) گزے وہ آپ نے دیکھا کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیار کے بارہ میں کچھ سمجھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر کرتے ہوئے اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد سند نے بیان کیا ان سے ابو روح حری بن لے، ان سے شعبہ نے، وہ واقد بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے)، یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور خدا نداد کہنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور باقی رہا ان کے دل کا حال تو ان کا حساب (کتاب) اللہ کے ذمے ہے۔

۱۔ اپنے انصاری بھائی کی شرم آورد عادت پر کچھ مدد کر رہے تھے۔ آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو شرم ترک کرنے کی تلقین مت کرو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اور اس کے طین سے آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ لیکن حیاء سے مراد یہاں وہ بے جا شرم نہیں جس کی وجہ سے آدمی کی جماعت مغفود اور قوت عمل ہی مجروح ہو جائے۔

۲۔ اسلام دین فطرت ہے اس لیے اللہ کے نزدیک کسی انسان کے لیے یہ ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے فطری راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسری غلط راہ پر چلے۔ دعوت و تبلیغ سے تمام حجت کرنے کے بعد اب صرف دو ہی راستے رہ جاتے ہیں، یا اسلام کی چوکت پر دل جھکے یا سر جھکے، دل کی تبدیلی کسی جبر سے نہیں ہو سکتی۔ لاکھواہ فی الدین۔ خود اسلام کا یہ ایک اصول آزادی ہے لیکن نظام عالم کی قیادت و رہنمائی اور اجتماعی زندگی پر بہر حال اسلام قبضہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لیے اگر کسی کا دل اسلام کی حقیقت کا قائل نہیں ہوتا تو نہ ہوگا، ہر صورت اسے اسلامی قوانین کے سامنے مطاعت عم کرنا پڑے گا اور اس کے لیے طاقت استعمال کی جائے گی۔

اسلام خونریزی کو کسی طرح پسند نہیں کرتا اسی لیے کہہ دیا گیا کہ جن جرائم کی اسلامی سزا میں جان کا لینا ضروری ہے، ان کے علاوہ... (تقریباً برصفا آئندہ)



۱۸۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل کا نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور یہ جنت ہے اپنے عمل کے عوض تم جس کے مالک ہوئے ہو" اور یہ ار باب علم، ارشاد باری "فَوَرَبُّكَ الْخَالِدُ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "عمل کرنے والوں کو اسی جیسا عمل کرنا چاہیئے"

**بَابُ مَنْ قَالَ لَإِنِّي إِيمَانٌ مَّا أَعْمَلُ**  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَبُّكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَوَرَبُّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عَنْ قَوْلِهِ لَكَ اللَّهُ وَإِلَهُهُ وَقَالَ لِيُثْبِتْ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝

۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے اور موسیٰ بن اسمعیل دونوں نے کہا، ان سے ابراہیم بن سعد نے کہا، ان سب شہاب نے، وہ سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا، اس کے بعد کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا، پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حج مبرورہؓ

۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ ۝

۱۹۔ اگر کوئی حقیقتہً اسلام پر نہ ہو اور ظاہری اطاعت گزار ہو۔ یا جان کے خوف سے (اسلام کا نام لیتا ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "وہ ساقی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، تم کہہ دو کہ نہیں تم ایمان نہیں لائے ٹال دلوں کہو کہ مسلمان ہو گئے" تو اگر کوئی شخص فی الواقع (اسلام لایا ہو) تو اللہ کے نزدیک وہ (مومن) ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ کے نزدیک (اصل) دین اسلام ہی ہے۔"

**بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ**  
وَمَا كَانَ عَلَى الْإِسْتِسْلَامِ أَوْ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ يَقُولُ لَهُ تَعَالَى قَالَتْ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلْ ثُمَّ تَوَيْمْنَا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَتْ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الْبَدِيْنَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔  
الْأَيَّةُ ۝

۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں شعیب نے زہری سے خبر لی، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سعد سے

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ

(بقیر حاشیہ صفحہ سابقہ) کسی انسانی جان کا اتنا جوبہ قصور بھی ہو اور مومن بھی ہو اگر گنہگار نہ رہیں، ایک نکتہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی جن افراد سے مرکب ہوگی ان کے ظاہری اعتبار ہوگا، اگر وہ ان رسوم و قواعد اور ان مظاہر و مراسم کی پابندی کریں گے جن کا لحاظ ایک مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے تو وہ یقیناً مسلم معاشرہ ہی کے افراد شمار ہوں گے۔ اب رہی ان کے دل کی کیفیت قرآن کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ خود آخرت میں ان سے منٹ لے گا۔ دنیا میں خواہ مخواہ کسی کی نیت کو ٹوٹنا اور اس پر کوئی حکم لگانا محض نادانی ہے ۝

(حاشیہ صفحہ ہذا) سلہ مختصر الفاظ میں اجمہ حقیقتوں کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تین بنیادی نکتے اپنی جگہ بہت اہم ہیں، البتہ حج مبرورہ یا حج مقبول کی بات کسی خاص وقتی ضرورت کے تحت بڑھائی گئی ہے، ایسا متعدد احادیث میں ہو سکتا ہے ۝

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ  
أَفْجَبُهُمْ لَاحِيَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ  
عَنْ فُلَانٍ هُوَ اللَّهُ لَاحِيَةً لِرَأْيِ لِرَأْيِ لِرَأْيِ  
فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي  
مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَ  
عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ  
مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ لَاحِيَةً لِرَأْيِ لِرَأْيِ  
الرَّجُلِ وَغَيْرُكَ أَحَبُّ لَاحِيَةً مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ  
يَكْتَبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ - رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ  
وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ

الزُّهْرِيِّ \*

بَابُ إِفْتَاءِ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ  
وَقَالَ عَمَّا قُلْتُ قَدْ جَمَعَهُنَّ  
فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْفَافُ مِنْ  
نَفْسِكَ وَبَذَلَ السَّلَامَ لِلْعَالَمِ فَلَا لِقَاءَ  
مِنْ الْإِقْتَارِ \*

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِيَ الْإِسْلَامَ خَيْرٌ - قَالَ

دس کر) یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور سعد بھی وہاں بیٹھے تھے (یہ کہتے ہیں کہ) آپ نے ان میں سے ایک شخص کو نظر انداز کر دیا جو مجھے ان سب میں پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے فلاں آدمی کو چھوڑ دیا خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ مومن یا مسلمان! کچھ دیر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد اس شخص کے تعلق جو مجھے معلوم تھا انھوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ وہی بات عرض کی کہ خدا کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا کہ مومن یا مسلم! میں پھر کچھ دیر چپ رہا اور پھر جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں معلوم تھا اس نے تقاضا کیا۔ میں نے پھر وہی بات عرض کی حضور نے پھر اپنا جملہ دہرایا۔ اس کے بعد کہا کہ لے سعد! اس کے باوجود کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے اور میں دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے دمال دیتا ہوں کہ (وہ اپنے افلاس یا کچھ پن کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھا ڈال دے۔ اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے جیسے (محمد بن عبد اللہ) نے زہری سے روایت کیا۔

۲۰۔ سلام کا رواج اسلام میں داخل ہے اور حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ تین باتیں ہیں جن میں اکٹھی ہو جائیں اس نے (گو یا پورے) پورے ایمان کو جمع کر لیا، اپنے نفس سے انصاف، سب لوگوں کو سلام کرنا اور تنگ دستی میں (اپنی ضرورت کے باوجود) راہ خدا میں خرچ کرنا۔

۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے، وہ یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ وہ ابو الخیر سے، وہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا دہلو اسلام (کا) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا

اسلام یہ کہ آدمی کو جس بات کے صحیح ہونے کا یقین ہو اس پر قسم کھا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سفارش کرنا جائز ہے اور سفارش قبول کرنا یا نہ بھی جائز ہے، ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جنت کسی کے لیے یقینی نہیں سوائے عشرہ مبغرہ کے۔ ایک یہ کہ مومن بننے کے لیے محض زبانی اقرار کافی نہیں۔ قلبی اعتقاد بھی ضروری ہے۔ ایک بات یہ کہ تالیف قلب کے لیے نومسلموں پر درود پیر صرف کرنا درست ہے۔

تُلْعِمُ الطَّعَامَ وَتَنفِرُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَدَدَتْ  
وَمَنْ لَمْ تُغْفِرْ ۝

بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرِ  
دُونِ كُفْرِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
ثَمَالَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ يَسَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ  
أَهْلِهَا نِسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيْلَ كُفْرٍ يَا اللَّهُ  
قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ  
لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ السَّهْوَ  
ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ  
مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۝

۝ ۝ ۝

(یہ کہ) کھانا کھلاؤ اور ہر واقعہ و ناواقف شخص کو سلام کرو ۝

۲۱۔ خاوند کی ناشکری کا بیان اور ایک کفر کا (مراتب میں)  
دوسرے کفر سے کم ہونے کا بیان اور اس (بارہ) میں حضرت  
ابوسعید خدری کی (ایک) روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ہے ۝

۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے نقل کرتے ہیں۔  
وہ زید بن اسلم سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ ابن عباس سے۔ وہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا  
مجھے دوزخ دکھائی گئی ہے تو اس میں میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا  
(کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ  
کفر کرتی ہیں، آپ نے فرمایا (نہیں) شہیر کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ اور  
(اس کا) احسان نہیں مانتیں (ان کی عادت یہ ہے کہ) اگر تم مدت  
تک کسی عورت پر احسان کرتے رہو (اور) پھر پھرتی طرف سے  
کوئی (ناگوار) بات پیش آجائے تو (وہی) کہے گی، میں نے تو تمہاری  
طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی تھی۔

۱۔ اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے، آپ نے اس حدیث میں جو جواب مرحمت فرمایا وہ اسلامی زندگی کے ایک خاص گوشے کو  
نمایا کرتا ہے۔ یعنی یہ بھی اسلام کا ایک بہترین پہلو ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہر شخص کو سلام کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ معاشرے میں  
کوئی نادار شخص بھوکا نہ رہے اور ایک عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ایک دوسرے سے ناواقف اور اجنبی بن کر نہ رہیں، ان میں کوئی  
اور واسطہ نہ ہو تو کم از کم دعاؤں بھرے سلام کا ایک واسطہ ضرور ہو ۝

۲۔ اس باب میں عثمان کے تحت امام بخاری نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ انھوں نے دوسری جگہ بیان کی ہے۔ اس کا مضمون  
اور حدیث ۲۵ کا مضمون ایک ہی ہے۔ صرف سند مختلف ہے۔ یہاں خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے اسی لیے مؤلف نے  
یہ ظاہر کر دیا کہ کفر کے درجے بھی مختلف ہیں، ایک کفر وہ ہے جو ایمان کے مقابلے میں ہے، وہ تو ہر لحاظ سے کفر ہی ہے لیکن کچھ چیزیں  
ایسی ہیں کہ ان پر بھی کفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد کسی حق کا انکار کرنا یا کسی حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے آدمی  
کا فرد خارج از اسلام نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے معلوم ہو کہ خاوند کا حق بہت بڑا ہے، دوسرے یہ کہ عورتیں عام طور پر شکر گزاری کی صفت سے محروم ہوتی ہیں اس لیے اس  
میں ایک طرف مردوں کے لیے سبقت ہے کہ وہ عورتوں کے ناشکرے پن سے کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ یہ ان کی عام روش ہے، دوسری طرف عورتوں کے لیے  
عبرت ہے کہ وہ اپنی غلط روی کی بنا پر دوزخ کا اندھن بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔

۲۲۔ گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہ مکار کو شرک کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) فرمایا کہ تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا کچھ اثر) باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جسے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور شرک کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا دوسری جگہ قرآن میں ہے) اور اگر مسلمانوں کی دوجا عتیں آپس میں لڑیں تو ان میں سے کراؤ تو وہاں، اللہ تعالیٰ نے (ان لڑنے والوں کو) مسلمان ہی کہہ کر پکارا۔

۲۹۔ عبدالرحمن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے ہیں ان سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب اور یونس نے حسن سے روایت نقل کی، حسن احف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ میں) میں اس مرد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو چلا تو مجھے (ابوبکرہ) مل گئے، کہنے لگے، کہاں کا لادہ ہے؟ میں نے کہا اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں گا (اس پر) انھوں نے کہا کہ لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر (آپس میں) بھڑ جائیں تو پس مرنے اور مارنے والا دونوں دوزخ میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قاتل ہے (ڈھیک ہے) مگر مقتول کا کیا تصور؟ آپ نے جواب دیا کیونکہ وہ مقتول بھی اپنے (مسلمان) قاتل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا بلکہ

يَا أَيُّهَا الْمَسْجِيُّ مِنْ أَمْرَيْنَا هِدْيَةٌ  
وَلَا يَكْفُرُ مَا جِئْنَا بِكَ بِهَا  
إِلَّا بِالشَّرِّ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ  
جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِي اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ  
اللَّهَ لَا يَغْنُرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْنُرُ  
مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا  
فَمَا هَذَا الْمُؤْمِنِينَ ؟

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ قَالَ  
قَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ  
عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ  
ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي  
أَبُوبَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ  
هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا  
التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسُفِهِمَا قَالَا قَاتِلْ وَالْمَقْتُولُ  
فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ  
فَمَا بِالْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَوِيصًا  
عَلَى قَتْلِ مَا جِئَ بِهِ ؟

۱۔ اس باب کا انشاء یہ ہے کہ گناہ کسی قسم کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا، بہر حال وہ اسلام کی ضد ہے اور جاہلیت کی بات ہے لیکن اس کے باوجود شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہیں بن جاتا۔ حدیث کے معنوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان لڑائی اسلام اور ایمان کے تقاضے کے خلاف تھی۔ اس بنا پر ابوبکرہ نے احف بن قیس کو روکا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوارشاد انھوں نے نقل کیا اس کا تعلق اس لڑائی سے ہے جو محض ذاتی اور نفسانی اغراض کے تحت ہو لیکن حضرات صحابہ کی باہمی جنگ غلط فہمیوں اور اجتماعی اور دینی مصالح کی بنا پر واقع ہوئی تھی اس لیے قاتل اور مقتول فانی مذکورہ حدیث کا اطلاق اس جنگ کے شریکوں پر نہ ہوگا۔ چنانچہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ احف بن قیس نے ابوبکرہ کا مشورہ رو کر دیا اور وہ باقاعدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ جنگ بہر حال اجتہادی امور سے متعلق تھی۔ اس میں ایک فریق کا اجتہاد یقیناً صحیح تھا اور ایک کا اجتہاد صحیح نہ تھا اور رائے کی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی گرفت نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا معاملہ یہ ہی تھا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُثْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ الْأَخْطَابِ عَنِ الْمَعْدُورِ  
قَالَ قَعِنْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالسُّنْدِيِّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَ  
عَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنِّي سَأَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ  
يَا سَبِيءُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ  
عَيَّرْتَهُ يَا سَبِيءُ إِنَّكَ أَمْرٌ فِينِكَ جَاهِلِيَّةٌ  
لَا خَوَافُكُمْ خَوَافُكُمْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ  
فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ وَمَتَى  
يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ وَمَتَى يَلْبَسُ وَلَا تَكْفُوهُمْ  
مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاعْيَنُوهُمْ.

۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قاصیل الحدیب نے، انہوں نے معذور سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں زیدہ کے مقام پر ابوذرؓ سے ملا، ان کے بدن پر جیسا جوڑا تھا ویسا ہی ان کے غلام کے جسم پر بھی تھا۔ میں نے اس (حیرت انگیز بات) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا، پھر میں نے اسے ماں کی غیرت دلائی (یعنی ماں کی گالی دی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال معلوم کر کے) مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر تو نے اسے ماں (کے نام) سے غیرت دلائی بیشک تجھ میں (ابھی کچھ) جاہلیت (کا اثر) باقی ہے۔ (تھوڑے عرصے کے بعد) مجھ سے پوچھا گیا کہ بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انہیں تھوڑے قبضہ میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہوتا اس کو (بھی) وہی کھلا دے جو آپ کھا دے (اور وہی پہنکے جو آپ پہنے اور ان کو

انے کام کی حکمت نہ دو کہ ان پر بار ہو جائے اور ان پر اگر کوئی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود بھی) ان کی مدد کرو۔

بَابُ لَطْمِ دُونَ لَطْمِ

۳۱۔ ہم سے ابوالوید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے (اور دوسری سند یہ ہے کہ) ہم سے بشر نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ سلیمان سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے الگ رکھا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم (گناہ) ہے۔"

۳۲۔ منافق کی علامتیں

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح  
قَالَ وَحَدَّثَنِي يَسْرُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عُلْفَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرَاذِيلٍ أَمَّنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا  
إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِنَا لَمْ يَظْلِمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
رَبِّ الْبَشَرِ لَظْمٌ عَظِيمٌ

بَابُ عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۳۱۔ حدیث اسلام کے اصل مساوات کا مدلل پر دراعلان ہے، اس حاشیہ مساوات تک دنیا کا کوئی نظام نہیں پہنچا، اسلام کی زبردست کامیابی کا ایک گڑھ یہ مساوات کا سادہ اور پُر اثر اصول بھی ہے جو عبادت سے لے کر معاشرت تک ہر جزو میں موحا ہو رہا ہے۔

۳۲۔ معصوم ہرگز ظلم، امدق گناہ پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور گناہ چھوٹا بھی جرتا ہے اور بڑا بھی، صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسے لیے تشویش ہوئی کہ دشمن سے چھوٹے گناہ تو سرزد ہو رہے جلتے ہیں۔ کبھی قصداً اور کبھی غفلت کی وجہ سے۔ اس پر دوسری آیت نازل ہوئی جس سے پتہ چلا کہ ایمان لانے کے بعد اگر شرک نہیں کیا تو نجات ہے، اگرچہ اور گناہ سرزد ہو گئے ہوں۔ اس لیے دوسرے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو التَّرَيْجِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ  
ابْنُ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاهُ  
الْمُتَافِقُ تَمَلَّكَ إِذَا أَحْدَثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ  
أَخْلَفَ فَلَا إِثْمَ لِحَاقٍ -

۳۳۔ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بِنِ مَرَّةٍ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ مَنْ  
كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا خَائِصًا وَمَنْ كَانَ  
فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ  
مِنَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا إِذَا أُذِنَ لِحَاقٍ  
وَإِذَا أَحْدَثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ عَدَا وَلَا  
حَاقَمَ فَجَرَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ÷  
بَاهِلٌ قِيَامُ كَيْلَةِ الْقَدَرِ مِنْ  
الْإِيمَانِ ÷

۳۲۔ ہم سے سلیمان ابوالترجیح نے بیان کیا، ان سے اسمعیل بن جعفر  
نے، ان سے نافع بن ابی عامر سہیل نے اپنے باپ سے، وہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب  
بولے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے  
اور جب اس کو ایمان بنایا جائے تو خیانت کرے یہ

۳۳۔ ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے  
وہ اعمش بن عبید اللہ بن مرہ سے نقل کرتے ہیں، وہ مسروق سے  
وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے۔ اور  
جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق  
ہی ہے۔ جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب ایمان بنایا  
جائے تو ایمان میں (خیانت کرے) اور جب بات کرے تو جھوٹ  
بولے (اور جب کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے (اور جب کسی سے)  
(لڑے) تو گالیوں پر اتر آئے (اس حدیث کو شعبہ نے بھی سفیان سے روایت کی ہے)  
۲۵۔ شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزار) ایمان  
(کی کا تقاضا) ہے۔

۱۔ نفاق اس بری خصلت کا نام ہے جو آدمی کی سیرت کو کمزور اس کی شخصیت کو ہلکا اور اس کی زندگی کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے، ایسا آدمی نہ اپنے  
یہ نفع بخش بن سکتا ہے نہ دوسروں کے لیے۔ اس لیے قرآن و احادیث میں منافقین کی سخت مذمت آئی ہے۔ اگر کسی قوم میں یہ عنصر بڑھ جائے تو سمجھ  
لینا چاہیے کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی اور اس کا مستقبل تاریک ہو چکا ہے۔ دروغ گوئی، دھوکہ شکنی اور خیانت کے یہ تین اوصاف وہ ہیں کہ انہیں کوئی  
بری سے بری قوم اور بدتر سے بدتر نظام اخلاق بھی برداشت نہیں کر سکتا، کجا اسلام جیسا پاکیزہ مذہب، اس لیے ایک مسلمان صحیح معنی میں اس وقت  
ایک مسلمان ہو رہی نہیں سکتا جب تک اس کے اندر یہ تین خصلتیں باقی ہیں ÷

۲۔ اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ اس حدیث میں "منافق خالص" کے الفاظ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ چوتھی عادت  
بھی ہو کہ بڑائی کے وقت بازاری پن اختیار کرے اور حدود و شرائط سے تجاوز کر جائے تو اس کا نفاق ہر طرح سے مکمل ہے اور اس کی عملی زندگی سراسر نفاق  
پر مبنی ہے اور جس میں صرف کوئی ایک عادت ہو تو ہر حال نفاق تو وہ بھی ہے۔ مگر کم درجے کا۔

ان احادیث میں نفاق کی جتنی علامتیں بتلائی گئی ہیں، وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد پھر عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو۔ اور  
اگر نفاق قلب ہی میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق تو بقیۃ کفر و شرک ہی کی  
بلکہ ان سے بھی بڑھ کر، البتہ نفاق کی جو علامتیں عمل میں پائی جائیں ان کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ طلب کا اعتقاد اور ایمان کا پلہ داکم درجہ ہے اور اس  
میں نفاق کا کھن لگا ہوا ہے ÷

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۝

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے بیان کیا، اعرج نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لیے ذکر و عبادت میں گزارے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

### بَابُ الْجِهَادِ مِنَ الْإِيْمَانِ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرْبِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ جَوْشَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْشَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانًا فِي أَوْتَصِدِيْقٍ يُرْسِلُهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا تَأَنَّى مِنْ أَجْرٍ أَوْ خَدِيْمَةٍ أَوْ دُخِلَ الْجَنَّةَ وَلَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَكَوَدَدْتُ إِلَيْهِ أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُخِي ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخِي ثُمَّ أُقْتَلُ ۝

۳۵۔ ہم سے حربی بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے ابو زرعہ بن عمرو بن جوشر نے، وہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے، اللہ اس کا ضامن ہوگا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سرفروشی کے لیے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کر دوں، ثواب اور مالی غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں (رسول اللہؐ نے فرمایا) اہل گریں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مالا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں ۝

### بَابُ تَطَوُّعِ نِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيْمَانِ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۝

۳۶۔ ہم سے اسمعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب سے نقل کیا، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتیں ایمان اور آخرت کے تصور کے ساتھ ذکر و عبادت میں گزارے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے ۝

۱۔ جہاد کی غنیمت اور اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، اللہ کے حضور پہل کرنے کے لیے آدمی کے پاس جان سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے، جب آدمی اس کی خاطر سر دینے کے لیے نکل کھڑا ہو تو پھر اس کی رحمت ہے یا پھر اس کے ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے۔ نتیجاً ہر سے توغازی اور مرے تو شہید، دونوں صورتوں میں ثواب کا حصول یقینی۔  
۲۔ یہ بھی صریح مذکور ہے کہ ایسا کام مہموم ہی وہی ہے جو گنہگار کا



**باب ۲۸۔ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا بِإِيمَانٍ**

۲۸۔ نیت خالص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا  
ایمان کا جزو ہیں۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا حَقَّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

**باب ۲۹۔ الَّذِينَ يُسِرُّوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيْنَا إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّنَحَةُ**

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ تَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْغَفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يُسِرُّوْنَ نِسَاءَ الدِّينِ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدُّوا وَقَارِبُوا وَأَبْشَرُوا مَا اسْتَوْفَيْنَا إِلَّا لَفْظًا وَالرَّوْحَةَ وَفِيَّ مِنَ السَّجَةِ

**باب ۳۰۔ الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ إِنَّمَا نَكُرُ يَنْفِي صَلَوَاتِكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ**

۳۸۔ ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا، انھیں عمر بن علی مبنی محمد الغفاری نے خبر دی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بلاشبہ دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی (اختیار) کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اس لیے) اپنے عمل میں استقامت اختیار کرو اور (جہاں تک ہو سکے) میانہ روی برتنو، خوش ہو جاؤ کہ اس طرز عمل پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا، اور صبح و شب ہر شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔

۳۰۔ نماز ایمان کا جزو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں، یعنی تمہاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں۔

۱۔ یعنی روزوں کی ادائیگی ایمان و یقین کی پہل کی کے ساتھ محض اللہ کی خاطر ہو۔

۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں نشہ و مرتنا، عمل میں غلو کرنا، عبادت میں حد سے بڑھ جانا، اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک مقتدل اور متوازی زندگی جس میں اللہ کی یاد سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلب ہے، ایسے لوگ جو ہر مسئلہ میں بال کی کھال نکالتے ہیں اور ہر دینی حکم کی اہمیت بلاوجہ بڑھاتے ہیں آخر کار خود اپنی شدت پسندی میں پھنس جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین پر مروجہ طرح سے عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور انھیں دینی سہولتوں سے کوئی راحت و فائدہ میسر آسکتا ہے، اسی لیے عنوان میں بتلادیا ہے کہ اللہ کو سبھا اور سچا دین ہی پسند ہے اور وہ اسلام ہے، اور نہ مشفقوں اور ریاضتوں کے لیے مہیا کیے اور جو لوگوں کے طریقے کی کچھ کم ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ  
قَالَ نَا أَبُو اسْحَقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى  
أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنَّهُ صَلَّى  
فَبَلَ بَيْتَ الْمُقَدَّاسِ يَمِينَهُ عَشْرَ شُهُورًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ  
شُهُورًا وَكَانَ يُحِبُّهُ أَنْ يَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ  
فَإِنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْغَمْرِ وَمَلَى  
مَعَهُ ثَوْبٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ يَمْتَنُ عَلَى فَمِّهِ عَلَى  
أَهْلِ مَسْجِدٍ فَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ  
لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِبَلَ مَكَّةَ فَذَرُّوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ  
الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ لَوْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ  
الْمُقَدَّسِ وَأَهْلُ الْكُتُبِ فَلَمَّا وَلى وَجْهَهُ قِبَلَ  
الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثٍ هَذَا أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ  
قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالُ قَوْمِهِ فَلَمْ تَذَرِ مَا  
تَقُولُ فِيهِمْ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ  
يُضَيِّعُ إِنَّمَا نَكُمُ ۝

باب حسن إسلام السمری ۝

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَافٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ  
يَا حُذْرِي أَخْبَرَنَا أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَمَّ الْعَبْدُ  
حَسَنَ إِسْلَامِهِ يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ  
سِتِّينَ كَانَ زَلْفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ  
اِتِّصَافُ الْحَسَنَةِ بِعَصْرِ أَمْثَالِهَا

۳۹۔ ہم سے مروی بن خالد نے بیان کیا، انھیں زہیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے حضرت براء بن عازب نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی ناہال میں اترے جو انصار تھے اور وہاں آپ نے ۱۶ یا ۱۷ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کی خواہش تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی، عمر کی تھی۔ آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا گزرا مسجد (بنی حارث) کی طرف سے ہوا تو وہ رکوع میں تھے۔ تو وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو دیکھ سکتے ہو وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے۔ مگر جب بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انھیں یہ امر ناگوار ہوا۔

زہیر ایک روایت کہتے ہیں کہ ہم سے ابواسحق نے براء سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے کچھ مسلمان انتقال کر چکے تھے تو میں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان کی نمازوں کے بارے میں کیا کہیں، تب اللہ نے یہ آیت نازل کی ۝

۳۱۔ آدمی کے اسلام کی خوبی۔

امام مالک کہتے ہیں، مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انھیں عطاء ابن یسار نے، ان کو حضرت ابو سعید خدری نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب (ایک) زندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے ہر گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا ہو گا، صاف فرما دیتا ہے اور اب اس کے بعد بدلہ شروع ہو جاتا ہے

اے جو لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور اس وطن میں انتقال کر گئے تو صابہ کو شبہ ہوا کہ اصل قبلہ تو بیت اللہ قرار پایا ہے، کہیں وہ کچھ نمازیں بیکار نہ گئی ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتری کہ ہم صاف ہیں، بلا وجہ لوگوں کا ایمان ضائع نہیں کریں گے۔

یہاں ایمان صمد نماز ہے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت بھی کرنا ہے کہ نماز پڑھی ایمان کا اطلاق ہوتا ہے یعنی وہ بھی ایمان کا جزو ہے۔

إِلَىٰ سَبْعٍ مِّائَةٍ ضَعُفَتْ وَالسَّيِّئَةُ  
يُغْفَرُ لَهَا لَئِنْ تَتَجَاوَزَ اللَّهُ  
عَنْهَا -

(یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گننے سے لے کر سات سو گننے تک  
(ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدل دیا جاتا ہے)  
مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی درگزر کرے (اور اسے  
بھی معاف فرمائے)

۴۰۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، ان سے عبدالرزاق نے  
انھیں سنا کہ وہ خبر دی، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے  
اسلام کو عہد بنائے (یعنی نفاق اور ریاسے پاک کر لے) تو ہر نیک کام جو  
وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گننے تک نیکیاں لکھی  
جاتی ہیں اور ہر برا کام جو کرتا ہے وہ اتنا ہی کھاتا ہے۔

۴۱۔ اللہ کو دین رکا، وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے  
جس کو پابندی سے کیا جائے۔

۴۲۔ ہم سے محمد بن المنشیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے  
واسطے سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں، مجھے میرے باپ (عروہ) نے حضرت  
عائشہؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن)  
ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔  
آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت، اہ  
اس کی نماز کے اشتیاق اور پابندی کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا  
ٹھہر جاؤ دس کو کہ تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمھاری  
اندھ رکت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتا تا مگر  
تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین رکا، وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا أَحْسَنَ أَحَدٍ كُرِّهًا سَلَمَةً  
فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَفْعَلُهَا تَكْتَبُ لَهُ بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعٍ  
مِائَةٍ ضَعُفَتْ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَفْعَلُهَا تَكْتَبُ لَهُ بِعَشْرٍ  
بِأَبَلِّ أَحَبَّ إِلَيْنِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ أَدْرَمَهُ -

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا  
وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةٌ  
تَذْكُرُ مِنِّي مَكَاتِفَهَا قَالَ مَدَّ عَلَيْكَ يَسْمًا  
تُطِيعُونَ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسْمَلُ اللَّهُ حَتَّى تَسْمُوا  
وَكَانَ أَحَبَّ إِلَيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ  
صَاحِبُهُ -

۴۲۔ حدیث میں باب کے تحت امام مالک سے جو حدیث نقل کی ہے اس کا اور حریف ۴۱ کا معنون تو ایک ہی ہے مگر امام مالک کی روایت امام بخاری کو کسی واسطے  
سے نہیں ملی، اس لیے انھوں نے اسے بعض مرغی کے تحت درج کر دیا۔ ان دونوں روایتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے، نیکی ابدی کا اندراج خلافت جبریل  
میں کس طرح ہوتا ہے۔ ایک شخص سے جو پہلے مل سے مسلمان ہو جائے جب کوئی عمل سرزد ہو جاتا ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں بڑا وزن رکھتا ہے، اب یہ اس کی فضل  
ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے اور برائی کے بدلے صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے اور اس ایک برائی کے مطابق اس کی گرفت ہوگی البتہ یہ  
مشکلہ اسلام لانے سے پہلے کے اعمال صالحہ کی کیا نوعیت ہے؟ اس میں علماء اسلام کی رائے مختلف ہے مگر عادیث و آثار کی روشنی میں محققین نے جو رائے اختیار کی ہے  
وہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہو گیا تو اس کے گذشتہ نیک اعمال بھی اس کی نیکیوں میں شامل کر دیے جاتے ہیں، ورنہ ان سب نیکیوں کا بدلہ اسی عالم میں چکا دیا جاتا ہے  
اسلام کی جس خوبی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہی ہے کہ آدمی کا دل نفاق کے کھوٹ اور ریا کی آلودگی سے بالکل پاک ہو۔

۴۳۔ حدیث میں کہ عبادت کی زیادتی مطلوب نہیں اس کی پابندی اور پیروی پسند ہے کہ عورتوں کے عمل میں (بساط و حرمت بھی رستی ہے اور آدمی اس کو (بقیہ برخط آخر)

بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَتُقْصَانِهِ -

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَرِهُنَّ مَهْدًى  
وَزُجْرًا ذَاكُنَّ أَمْوَالُنَا وَأَنْتُمْ  
قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ  
دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ  
الْكَمَالِ قَهُوْنَا قَعًى ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِيَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ  
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ شَحِيحَةٌ مِّنْ  
خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ مُبْتَدِئَةٌ مِّنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ  
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرْيَةٌ  
مِّنْ خَيْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانٌ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُبَارَكِ سَيِّعُ جَعْفَرُ  
بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَفَرِّقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ مَعْتَرِ  
الْيَهُودَ نَزَلَتْ لَا تَخَذُوا ذَلِكَ الْيَوْمَ هَيْدًا  
قَالَ آيَةُ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ

۳۳۔ ایمان کی کمی اور زیادتی۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کا بیان "اور ہم نے انھیں ہدایت مزید دیدی" اور دوسری آیت "اور اہل ایمان کا ایمان بڑھ جائے" پھر یہ بھی فرمایا "آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا" کیونکہ جب کمال میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسی کو کمی کہتے ہیں۔

۴۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے قتادہ نے حضرت انسؓ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو برابر کی (ایمان) ہے تو وہ دوزخ سے نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گہروں کے برابر ایمان ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہے

بخاری کہتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ حضرت انسؓ رسول اللہؐ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

۴۳۔ ہم سے حسن بن مبارک نے بیان کیا۔ انھوں نے جعفر بن عون سے سنا، وہ ابو العیسٰی سے بیان کرتے ہیں، انھیں قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے واسطے سے بخروی، وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپؐ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا

(بقیہ صفحہ سالہ) دیر تک نبھا بھی سکتا ہے اہل زندگی کی گناہوں ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی ہی عبادت (اختیار بھی) کی جاسکتی ہے۔ جو انسان میں اس کی عبادت کے احساس کو ہمیشہ اہل مردم برقرار رکھ سکے اور اسے مام انسان فرائض کی بجا آوری سے روکے بھی نہیں؛

(حاشیہ صفحہ ۶۸) لے معنی زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں جب تک دل میں اس کلمہ کی حقیقت جاگزیں نہ ہو۔ ایمان اگر ہے تو سزا بگلتے کے بعد پھر بخشا جانا یقینی ہے اس حدیث میں ایمان کو چند چیزوں سے تشبیہ دی ہے مطلب یہی ہے کہ کم سے کم مقدار میں بھی اگر ایمان قلب میں موجود ہے تو آخرت میں اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ حدیث میں غیر سے ایمان مراد ہے، پھر اخیر میں بخاری نے خود ایک روایت کے حوالے سے کہہ دیا کہ اس میں ایمان ہی کا لفظ آیا ہے۔



أَنفَعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۝

بَابُ إِتْبَاعِ الْبُكَارِ مِنْ الْإِيمَانِ ۝

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَحُمَيْدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ بَحَارَةَ  
مُسْلِمٍ لَا يَمَانًا وَلَا حَتَبًا وَكَانَ مَعَهُ  
حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِمَا دَفَعَهُ مِنْ دَفْعِهَا  
قَاتِلُهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِغَيْرِ أَهْلِيْنَ  
كُلِّ قَبْرٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا  
ثَوْرَجَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ قَاتِلُهُ يَرْجِعُ  
مِنَ الْأَجْرِ بِغَيْرِ أَهْلٍ تَابَعَهُ حُثَمَاءُ  
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ حُمَيْدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا، خدا کی قسم! نہ اس پر کوئی چیز گھٹاؤں کا  
اور نہ بڑھاؤں کا رہ سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ  
شخص (اپنی بات میں) سچا رہا تو کامیاب ہے۔

۴۵۔ جنازے کے ساتھ جانا (ایمان دہی کی ایک شاخ) ہے۔

۴۵۔ ہم سے احمد بن عبد اللہ بن علی المدنی نے بیان کیا، ان سے روح  
(ابن عبادہ) نے بیان کیا، ان سے عوف نے حسن (بصری) سے اور  
محمد بن سیرین سے روایت کی۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے  
جنازے کے ہمراہ ایمان (کی تازگی) اور محض ثواب کی خاطر جائے اور  
جب تک (اس کی) ناز پڑھی جائے اور دو گویا اس کے دفن سے  
فارغ ہوں، وہ جنازے کے ساتھ ہے تو وہ قیراط ثواب کے ساتھ لڑتا  
ہے، ہر قیراط اُحد پھاڑ کی برابر، اور جو شخص صرف (اس کی) ناز جنازہ پڑھ کر  
دفن کرنے سے پہلے واپس ہو جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔

اس حدیث میں (روح کی) متابعت عثمان مؤذن نے کی ہے (یعنی  
انہوں نے بھی اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے) وہ کہتے ہیں کہ  
ہم سے عوف نے محمد بن سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ حضرت  
ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اسی روایت کے مطابق ہے۔

سلف کا میاب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی سرفرازی اسے نصیب ہوگی۔ آپ نے سائل کو اسلام کے وہ بنیادی احکام  
بتلا دیے کہ جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے اور یہی بنیادی احکام اپنی جگہ اسلامی اخلاق کی نشوونما کے لیے سرچشمہ حیات کی  
جیست رکھتے ہیں، اگر عقیدہ کی بجائے اور صحیح اسلامی مزاج کے ساتھ اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو اپنایا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی کی سیرت کا  
کوئی گوشہ ناقص رہ جائے جس کی بدولت کسی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے۔

اور یہ سائل کی سادگی اور اخلاص کی بات ہے کہ اس نے احکام میں کمی بیشی کو گوارا نہیں کیا، اگرچہ بخاری نے باب الصیام میں اس روایت  
میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان احکام کے بعد رسول اللہؐ نے اسے اسلام کے تفصیلی احکامات بھی بتلائے، بہر حال حدیث کے مفہوم و مطلب  
میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۝

۴۵۔ ایک مسلمان کا آخری حق جو دوسرے مسلمان پر واجب رہ جاتا ہے وہ یہ ہی ہے کہ اس کو اگلی منزل کے لیے نہایت اہتمام و توجہ سے رخصت کریں۔  
نہ یہ کہ جان نکلنے کے بعد وہ بالکل اجنبی بن جائے، آخرت کے اس طویل سفر پر ہر مسلمان کو جانا ہے اس لیے اس سفر کی تیاری میں کوئی بے توجہی اور لاپرواہی  
نہ برتی، پھر جبکہ خداوند کریم کی طرف سے اس خدمت پر اتنا بڑا ثواب ہے، اُحد پھاڑ کے برابر جس کی مثال دی گئی ہے، قیراط ایک اصطلاحی وزن ہے یہاں اس کا  
وہ اصطلاحی مفہوم مراد نہیں، تیشلاً اس وزن کا نام لیا گیا ہے، نشاء تو ثواب کی ایک بہت بڑی مقدار سے ہے ۝

بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ أَنْ تَحْبَطَ  
عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
النَّبِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عِبَتِي إِلَّا  
خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَلِّبًا وَقَالَ ابْنُ  
أَبِي مُلَيْكَةَ أَذْكَتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَهْلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ  
يَخَافُ الْيَقَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ  
يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيْمَانٍ جَبْرِيٍّ قَوْمِيًّا بَيْنَ  
وَيْنَ كَرِهِنَ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا  
مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِيَّةً إِلَّا مَنَافِقٌ وَمَا يُعَدُّ  
مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتِلِ وَالْيُصَيَّانِ  
مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَوْ  
يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ  
يَعْلَمُونَ ۝

۳۶۔ (اس بات کی تفصیل کہ) مؤمن کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں  
اس کا کوئی عمل اکارت نہ چلا جائے اور اسے معلوم بھی نہ ہو  
ابراہیم نبی کہتے ہیں کہ جب میں اپنے قول و فعل کا موازنہ کرتا  
ہوں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ دیں، اور  
ابن ابی ملیکہ کا ارشاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے تیس صحابہؓ سے ملاقات کی، ان سب کو اپنے  
بائے میں نفاق کا اندیشہ تھا، ان میں سے کوئی یہ نہیں کہتا  
تھا کہ میرا ایمان جبریل اور میکائیل کا سا ایمان ہے جس  
بھری سے منقول ہے کہ نفاق سے مؤمن ہی ڈرتا ہے اور  
جو منافق ہوتا ہے اس کو نفاق کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور  
جس بات سے (مؤمن کو) ڈر یا ہمتا ہے وہ باہمی قتال  
(جہاد) اور گناہوں پر اصرار کرنا اور پھر توبہ نہ کرنا ہے۔ کیونکہ  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اور وہ اپنے کچے بروئے (گناہوں) پر  
واقفیت کے بعد جے نہیں رہے۔“

۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنِ  
السُّرْحَنَةِ كَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّئٌ  
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ۝

۳۶۔ ہم سے محمد بن عمرہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ زبید سے  
نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے ابو داؤد سے فرقہ مرجیہ کے (عقیدہ  
کے) بائے میں دریافت کیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے عبد اللہ (ابن مسعود)  
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مسلمان کو گالی  
دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَنِينُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ  
الْقَدْرِ فَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي  
خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَدَنَّهُ  
تَلَاخِي فَلَاخٌ وَفُلَاخٌ فَرَفِغَتْ وَعَسَى أَنْ  
يَكُونَنَّ خَيْرًا تَكُونُ فَالْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَ

۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن جعفر نے  
حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں  
وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت نے بتلایا کہ (ایک بار)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر (کے متعلق) بتلنے کے لیے باہر  
تشریف لائے، اتنے میں (آپؐ نے دیکھا) کہ دو مسلمان آپس میں تکرار  
کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اس لیے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر  
(کے متعلق) بتلاؤں۔ لیکن یہ اور ہے باہم لڑے اس لیے (اس کی خبر  
اٹھائی گئی) اور شاید تمہارے لیے بہتر ہو اب اسے (رمضان کی)

سہ ماہ کا عیدہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بھی مسلمان فاسق نہیں ہوتا۔ ابو داؤد کے پرچھنے کا منشا یہ ہی تھا کہ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے، حضرت ابن مسعودؓ  
کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے جیسا کہ حضورؐ کے مذکورہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے لہذا ان کا یہ عقیدہ باطل ہے۔



الْبَيْتِ وَالْعَمَلِ ۝

باب ۳۳ سَوَالُ جَبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ دَعَا جَبْرِيلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ فَقَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَمَعَلَّ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا وَمَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ الْقَنِينِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلُهُمْ تَعَالَى وَمَنْ تَبَتَّخَ عَيْدَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۝

ستائیسویں، آتیسویں اور پچیسویں (رات) میں تلاش کرو گے۔  
۳۷۔ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان و اسلام اور احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال اور اس کے جواب میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔  
(پھر اسی دعایت رسول اللہ نے فرمایا) کہ جبریل تمہیں (یعنی صحابہ کو) تمہارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے تو دیکھو! آپ نے ان تمام باتوں کو دین ہی قرار دیا اور جو باتیں ایمان کی آپ نے عبد القیس کے وفد سے بیان فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا (اس باب کا منظر یہ ہے کہ اسلام اور دین کے الفاظ مترادف ہیں اور اسلام سے مراد دین اور

دین سے اسلام مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ کہ اسلام اور ایمان کبھی ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں ۝

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّىانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِئًا يَوْمَئِذٍ لثَنًا فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِأَنْتَ بَعْدَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِيَ الزَّكَاةَ الْمَغْرُورَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ

۴۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے، انھیں ابو حیان التیمی نے ابو زرعہ سے خبر دی، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) جی اٹھنے پر یقین رکھو (اس کے بعد) اس نے پوچھا، اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو

لے مسلم کی روایت میں ہے کہ چونکہ فلاں فلاں شخص بڑے اس لیے میں شب قدر کی خبر بھول گیا اور مجھ کو اس لیے بہتر ہوا کہ تم شب قدر کی مبارک ساعتوں کو پانے کی زیادہ کوشش کرو۔ اور اگر ایک رات متعین ہو جاتی تو لوگ صرف ایک ہی رات عبادت کرتے لیکن مختلف راتوں کی وجہ سے اب انھیں عبادت کا زیادہ موقع ملے گا اور شب قدر کا اصل مقصد بھی عبادت اور توجہ الی اللہ ہے۔ اس باب کے عنوان میں امام بخاری نے جو تفصیل اختیار کی ہے۔ یہ حدیث اس کے باطل مطالب ہے اس باب کی اصل سرخی یہ تھی کہ تم لوگوں کو اپنے اعمال کے ضائع ہو جانے سے ڈرتے رہنا چاہیے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں پھر رسول اللہ کے سامنے (اور غالباً مسجد نبوی میں) دو مسلمان آپس میں جھگڑے اور ان کے اس باجی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا علم اللہ نے اٹھایا اور ایک نعمت سے مسلمان محروم ہو گئے، دوسرے یہ کہ مسلمان کو گناہ سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی پچھلا عمل ضبط نہ ہو جائے اور کوئی نعمت جو ملنے والی ہے عطا نہ کی جائے، یہ بھی مزید فرماتے کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد پھر مسلمان کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے ۝

كَانَتْ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاتَّعِ  
يَزَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا أَسْأَلُكَ  
بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأَخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا  
إِذَا دَلَّتِ الْأَمَّةُ رَبَّهَا قَرِذَا تَطَاوُلُ رَمَاةُ  
الرَّيْلِ الْبُهِمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي حُجْنٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ  
إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ - الْآيَةُ -  
ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَهُ يَرُدُّوهُ فَمِثْلًا  
فَقَالَ هَذَا جَبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ  
دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبِيدٍ اللَّهُ جَعَلَ ذَلِكَ  
مُكَلِّمًا مِنَ  
الْإِيمَانِ ۝

دیکھ اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ احسان  
یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے کہ اسے تم دیکھ رہے ہو  
اور اگر یہ تصور نہ ہو سکے کہ اسے دیکھ رہے ہو تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ  
تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (پھر اس نے پوچھا، قیامت کب آئے گی؟ آپ  
نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا، پوچھنے والے سے  
زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمہیں میں قیامت کی علامتیں بتا دوں گا  
وہ یہ ہیں، جب لڑائی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے  
چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں  
دان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم، ان پانچ چیزوں میں سے ہے  
جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دیہ آیت، تلاوت فرمائی ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ اس کے  
بعد وہ شخص لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ صحابہؓ نے  
اسے لوٹا ناچا، وہاں انہوں نے کسی کو بھی نہ پایا، تب آپ نے فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے، ابو عبد اللہ  
بخاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی کا جزو قرار دیا۔

لے ایمان، اسلام اور دین یہ ہیں وہ بنیادی لفظ ہیں جس سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے۔ یہ بات کہ یہ تینوں لفظ  
ہم معنی ہیں یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، ایمان کہتے ہیں یقین کو، اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں، اور دین  
ایسے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جن سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں، اسی ترتیب  
کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور اس یقین و اطاعت کے لیے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے، وہ دین  
کہلاتے ہیں مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔  
اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعہ صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی، پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم دی، پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے  
اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین و اطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیش نظر رہے  
اول تو یہ تصور کہ وہ ذات جو پوری کائنات کو محیط ہے میرے سامنے ہے لیکن چونکہ ایسی ذات کا تصور آسان نہیں ہے جس کی کوئی مثال نہیں اس لیے ہم انک  
یہ خیال تو رہنا چاہیے کہ ایسی عظیم المرتبت ہستی میرے احوال کی نگران ہے، پھر چونکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی ربط آدمی کا قائم ہوتا ہے تو عبادت  
ہی میں ہوتا ہے اسی لیے خصوصیت کے ساتھ عبادت کو اس طرح ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ عبادت صحیح طور پر ادا ہو سکے اور اسی عبادت کی برکت سے  
آدمی کی خارجی زندگی میں بھی اللہ کی ربوبیت و ملکیت اور اپنی عبدیت کا احساس پیدا ہو۔

قیامت کی جن دو نشانوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے پہلی نشانی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنی ماں سے ایسا برتاؤ کرے گی جیسا کنیزوں اور باندوں  
سے کیا جاتا ہے یعنی ماں باپ کی انفرادی عام ہوجائے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ کم حیثیت اور کم رتبہ کے لوگ اپنے عہدوں پر قابض ہوں گے  
اونچی اونچی بلائیں بنائیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ باقی قیامت کا اصل وقت خدا ہی کو معلوم ہے، وہ ان پانچ  
چیزوں میں سے ہے جن کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ باقی کچھ حسابی طریقوں یا بخم کے ذریعے سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں (بقیہ صفحہ آئندہ)

## باب ۳۸

-۳۸-

۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ بَرْقَانَ  
عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَيْمَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ  
لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَرَأَيْتَ  
أَتَمُّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَسْتَوِيَ  
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ  
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَرَأَيْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ  
الْإِيمَانُ حِينَ تَخَارِطُ بَغَاثَتَهُ الْقُلُوبُ  
لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ.

## باب ۳۹ فصل من استبرا

لِدِينِهِ.

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ  
عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالدَّحْرَامُ بَيْنَ  
وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ  
مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُسْتَبْهَاتِ  
اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ  
فِي الشُّبُهَاتِ كَرَّاجٌ يَزْغِي خَوْلَ الْجَنَى  
يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِفَهُ آلَاؤُاِنَّ يَكُلُّ مَلِكٌ  
حَتَّى آلاؤُاِنَّ حَتَّى اللَّهُ فِيهِ أَرْصَنَهُ  
تَحَارِمُهُ آلَاؤُاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْفَةٌ  
إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا

۴۹۔ ہم سے ابو ہریرہ بن عمرہ نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ بن سعد نے  
صالح سے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے  
بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبد اللہ بن عباس نے خبر دی (اور) انھیں  
ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ جب ان سے ہرقل (شاہ روم) نے کہا  
کہ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ لوگ (رسول کے پیرو) کم ہو رہے ہیں، یا  
زیادہ؟ تو تم نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور یہی حالت ایمان کی ہوتی ہے  
جب تک وہ مکمل ہو، اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے  
کوئی اس دین کو قبول کر کے پھر اسے بڑا سمجھ کر ترک بھی کر دیتا ہے؟  
تم نے کہا کہ نہیں اور یہی کیفیت ایمان کی ہوتی ہے کہ جب اس کی فرحت  
دلوں میں سما جاتی ہے پھر اسے کوئی ناگوار نہیں سمجھتا۔

۳۹۔ اس شخص کی فضیلت جو دین کو غلطیوں اور گناہوں  
سے، صاف ستھرا رکھے۔

۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے زکریا نے عامر کے واسطے  
سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ثعمان بن بشیر سے سنا، وہ کہتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ  
حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان  
شبیہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، تو جو شخص  
ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو کو  
سلامت رکھا۔ اور جو اچھے شبہات (دک دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس  
چرواہے کی طرح ہے جو اپنے جانوروں کو محفوظ چراگاہ کے آس پاس  
چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن کو اس چراگاہ میں جاگھسائے  
اچھی طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ  
کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سن لو کہ  
جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا

(بقیہ حاشیہ منہ سابقہ) وہ ناقص اور قیاسی ہوتی ہیں، وہ پانچ چیزیں، بآتش کے برسنے کا شکیک وفت، پیسے کے ٹپکے یا لڑکی کی تمبین، موت کا وقت  
آنے والی کل کا حال اور یہ کہ قیامت کب ہوگی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا صمیم حال معلوم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ رسول ہو یا فرشتہ۔

(حاشیہ منہ سابقہ) اس حدیث میں بھی دین اور ایمان ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے  
سُن لو کہ یہ دگوشت کا ٹکڑا دل ہے لی

۴۰۔ نفس کا ادا کرنا (بھی) ایمان میں داخل ہے۔

۵۱۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، (انھیں شعبہ نے ابو جحرہ سے  
خبر دی، وہ کہتے ہیں، میں ابن عباس کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو وہ مجھے  
اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک بار) انھوں نے مجھ سے فرمایا (ابھی)  
میرے پاس مٹھروں کا تھارے لیے میں اپنے مال میں سے کچھ حصہ  
نکال دوں، تب میں ان کے ساتھ دوھا رہا، پھر (ایک دن) انھوں  
نے مجھ سے کہا کہ جب (قبیلہ) عبدالقیس کا وفد حضورؐ کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ کس قبیلے کے لوگ  
ہیں؟ (یا پوچھا) کہ کون وفد ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم ریحہ کے  
لوگ ہیں، آپؐ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا اس وفد کو، یہ نہ  
رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے کہا یا رسول اللہ  
ہم آپؐ کی خدمت میں ماہ حرام کے سوا کسی اور وقت حاضر نہیں ہو سکتے  
(کیونکہ) ہمارے اور آپؐ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ رہتا ہے، لہذا  
ہمیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجیے جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں  
کو (بھی) خبر کر دیں اور جس کی وجہ سے ہم جنت میں جا سکیں اور آپؐ سے  
انھوں نے پینے کی چیزوں کی بابت پوچھا تو آپؐ نے انھیں چار باتوں کا  
حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، ان کو اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم  
دیا (اور) پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان (لانے کا) کیا  
(مطلب) ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ (اس کے  
بارے میں) زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ  
کے سوا کوئی ذات عبادت و اطاعت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے  
رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا،

كَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ عِلَّةً أَلَا وَهَى  
الْقَلْبُ ۝

بَابُ آدَاءِ الْخُصَنِ مِنَ الْإِيمَانِ ۝

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ أَبِي  
عَبَّاسٍ فَيَجْلِسُنِي عَلَى سُرِيرِهِ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي  
حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ  
مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ فَسَدَ عِبْدُ  
الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رَيْحَةَ  
قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ  
خَذَايَا وَلَا نَدَاحِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ  
مُضَرٍّ قَرَرْنَا يَا مَرْفُصُ نَحْبِرُ بِهِ مَنْ  
وَرَأَيْنَا دَنَدَخُلَ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ  
عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ دَنَهَا هُمْ  
عَنْ أَرْبَعٍ . أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ يَا اللَّهُ وَحْدَهُ  
قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ يَا اللَّهُ وَحْدَهُ  
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ  
وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْطُوا مِنَ الْمَغْلَمِ  
الْخُمْسَ دَنَهَا هُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنَنْتَمِ

لے حدیث میں کتاب پر حکمت اور قیمتی جملہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسانی جسم کا اصل تعلق دل سے ہے جب تک وہ کام کرتا ہے انسان کا سارا جسم متحرک ہے اور جس  
دن اس نے کام چھوڑ دیا اسی وقت زندگی کا سلسلہ ختم ہے، یہی دل انسانی اعضاء کی طرح انسانی اخلاق کے لیے کئی حیثیت رکھتا ہے، اگر دل ان تمام  
بیاخلاقوں، بے حیائیوں اور خباثتوں سے پاک ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو انسان کی ساری زندگی پاک صاف ہوگی اور اگر دل ہی میں فساد بکریا  
تو پورا ہی کا ہر فعل فتنہ انگیز اور فساد پرور بن جاتا ہے اس لیے سب سے پہلے قلب کی اصلاح ضروری ہے اسی لیے احکام سے پہلے عقائد کی درستگی پر  
نہ دیا جاتا ہے اگر دل سنور گیا تو آدمی کے جسم کی اصلاح ممکن ہے۔



۵۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انہیں عدی بن ثابت نے خبر دی، انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے سنا، انہوں نے ابو سعود سے روایت کی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی خاطر وہ پیسہ خرچ کرے (تو) وہ اس کے لیے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا)۔

۵۴۔ ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا انہیں شیبہ نے زہری سے خبر دی، ان سے عامر بن سعد نے سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جو کچھ محض رضا الہی کی خاطر خرچ کرے تجھے اس پر اجر ضرور دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو رقم تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔

۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ دین، اللہ اور اس کے رسول اور تقاضاؤں اسلام اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت کا نام ہے اور اللہ کا قول کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے نصیحت کریں، یعنی دین کا خلاصہ اور حاصل اخلاص اور خیر خواہی ہے۔

۵۵۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے اسماعیل کے

۵۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَلْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فِيهِ لَهُ صَدَقَةٌ ۖ

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ لَن تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي قَوْمٍ أَمْرًا يَنْفَعُ ۖ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبِينَ النَّصِيحَةَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا مِثْلَهُ السُّلَيَمِيُّنَ وَعَامَتِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا تَصَحَّوْا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

(تقریباً شیعہ سلف) یا یہ بتلایا ہے کہ ثواب کا دار و ملازمت پر ہے اس جگہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ثواب صرف نیت پر موقوف ہے جیسے اپنے اہل و عیال پر آدمی صدقہ پیسہ محض اس لیے خرچ کرے کہ ان کی پرورش میرا دینی فریضہ ہے اور حکم خلافتی ہے کہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہی میں شمار ہوگا اور اس پر سننے کا ثواب ملے گا۔

احناف کے نزدیک نیت کی شرعی حیثیت میں ایک قہر اس بار یک فرق ہے۔ وہ یہ کہ جو افعال عبادت ہیں اور عبادت بھی وہ جو مقصود اصلی ہیں، ان میں نیت ضروری ہے یعنی نیت کے بغیر وہ افعال صحیح ہوں گے اور ان پر ثواب ملے گا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد اور جو افعال مقصود اصلی نہیں بلکہ کسی عبادت کے لیے محض ایک ذریعہ ہیں ان میں نیت ضروری نہیں جیسے نماز کے لیے وضو، اس میں نیت شرط نہیں۔

(امام بخاری نے اسی عنوان کے تحت حسب ذیل دو حدیثیں اور ذکر کی ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ۱۵) اسلامی احکامات کی جامعیت دہر گیری اور معتزلت و دل نشینی کا اندازہ کیجیے کہ زندگی کے ہر پہلو کے لیے ایک ایسا لائحہ عمل انسان کو دیا کہ جس سے کبھی اور کسی موقع پر انسان اکتا نہیں سکتا۔ اسلامی تعلیمات کا یہ قانون اور یہ خوبصورتی ہی ان کے دعویٰ ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے کی ضامن ہے انسان کے لیے مروجہ عادت کے تعلقات سے زیادہ کوئی چیز حاذبِ توجہ نہیں، لیکن اسلام نے ان تعلقات کی دلکشی اور دلچسپی کو باقی رکھنے ہوئے انہیں اتنا پاکیزہ اور بلند کر دیا کہ وہ اخلاق کی پستیوں کی بجائے اخلاقِ عظیموں کی اس حد تک پہنچ گیا کہ جہاں عبادت کی سرحد شروع ہو جاتی ہے، صرف ایک بنیادی نقطہ نظر کی تبدیلی سے ان علاقوں کی نوعیت میں اتنا بدست انقلاب آ گیا کہ ایک طرف وہ خلک میں محبوب اور قابلِ اجرت قرار پائے اور دوسری طرف خاندان کا ایک ایسا پاکیزہ تصور سامنے آ گیا جس سے آگے چل کر ایک با اخلاق، صحت مند اور ترقی پذیر معاشرہ نمودار ہو چکا۔

واسطے سے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی ہے

۵۶۔ ہم سے ابو نعیمان نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا، اس روز میں نے جریر بن عبد اللہ سے سنا، کھڑے ہو کر انھوں نے (اداء) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور دو گوں سے، کہا تمہیں صرف خدائے وحدہ لا شریک سے ڈرنا چاہیے، اور قار اور سکون اختیار کرو جب تک کہ کوئی امیر تمہارے پاس آئے کیونکہ وہ (امیر) ابھی تمہارے پاس آنے والا ہے، پھر کہا اپنے (مرحوم) امیر کے لیے خدائے مغفرت مانگو، کیونکہ وہ بھی درگزر کرنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر کہا اب اس (حمد و صلوة) کے بعد (سن لو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپ نے مجھ سے اسلام و پر قائم رہنے کی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی شرط لی۔ تو میں نے اسی پر آپ کی بیعت کی۔ اور قسم ہے اس مسجد کے رب کی کہ یقیناً میں تمہارے لیے خیر خواہ ہوں۔ پھر استغفار کیا اور (منبر پر) اتر گئے یہ

لَا تُشْعِلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّبَعِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّصَحُّعِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۖ

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتِقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاتَةَ قَالَ قَامَتْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُخَيَّرَةُ ابْنُ شُبَّانَةَ قَامَ لِحَمِيدِ اللَّهِ دَاثُغِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْنَا بِإِيتَاءِ اللَّهِ وَحَدَّثَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَانْوَاقَارِ وَالتَّكِينَةِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمِيرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيَهُمْ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يَحِبُّ الْعَفْوَ - ثُمَّ قَالَ آمَنَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبَا يَعْلَقَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَّطَ عَلَيَّ وَالتَّصَحُّعِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ كَمَا يَتَّبِعُهُ عَلَى هَذَا وَرَبِّ هَذِهِ الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَا صِحَّةٌ تَكْفُرُ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ۖ

لے دین کا حاصل صرف یہ ہے کہ آدمی محض اخلاص و خیر خواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھے، اللہ کے لیے بھی، اس کے رسول کیلئے بھی، اسلامی حکام کیلئے بھی، اور دوسرے عام مسلمانوں کے لیے بھی، اللہ کی ذات و صفات کا صحیح تصور اس کی عظمت و درجت کا پورا احساس اور خالص اس کی اطاعت و عبادت، یہ اللہ کے لیے اخلاص و خیر خواہی ہے اور مسلمان حکام کی اطاعت فی المعروف۔ دینی رہنماؤں کی توقیر و تعظیم مسائل میں ان پر اعتماد یہ ائمہ مسلمین کی خیر خواہی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق پہنچانا ان کے ساتھ شفقت و رحمت سے پیش آنا ان کو امر بالمعروف (ادنی من المنکر کرنا یہ عام مسلمانوں کے لیے اخلاص و خیر خواہی کا مظاہرہ ہے ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول و علماء و حکام اور عوام کے بارے میں یہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

۷۷۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اختیار کرنی چاہیئے۔ حاکم کو عام پبلک کی اور عوام کو حکام کی جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد جریر بن عبد اللہ کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں مؤلف نے کتاب الایمان کو ختم کر دیا۔ اب اس کے بعد کتاب العلم شروع ہو رہی ہے۔



## کتاب العلم

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
مِنْكُمْ وَكَانُوا يَعْلَمُونَ وَكَانُوا  
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَّبِعُونَ  
رِسَالَاتَهُ وَمِنْ أَتَى اللَّهَ بِحَدِيثٍ  
خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ  
مُتَّبِعٌ مِنْ سُلَيْمٍ عَلَيْهِ قَاتَمَةُ الْحَدِيثِ  
فَعَرَّاجُ السَّائِلِ

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ قَتَا  
فُلَيْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ بْنُ  
قَتَا قَالَ قَتَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ قَتَا أَبِي  
قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَظِيمٍ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ  
يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَغْرَابٌ فَقَالَ  
مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ  
الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَلِمَةٌ مَا قَالَ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا  
قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ آمِينَ أَرَأَاكَ السَّائِلُ مِنَ  
السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ فَإِذَا هُوَ يَمُوتُ الْوَمَانَةُ فَإِنْ تَطَيَّرَ  
السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ لَمَّا عَمَّمَا  
قَالَ إِذَا دُسِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ

## کتاب العلم

۴۴۔ علم کی فضیلت (جس کی تفصیل میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل علم و اہل ایمان کے درجہ بلند  
کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے۔  
اور (اسی علم کی فضیلت میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے  
پیغمبر کہو کہ) اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر دے  
۴۴۔ کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ  
کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پسری کر کے پھر  
جواب دے۔

۵۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا ان سے فیض نے (اور  
دوسری سند سے) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، ان کے محمد بن  
فیض نے، ان سے ان کے باپ (فیض) نے، ان سے ہلال بن علی نے  
عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ  
سے نقل کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے  
ہوئے لوگوں سے دیکھے بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی (شخص)  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی  
مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی اور  
آپ باتیں کرتے رہے کسی نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی بات سن لی  
مگر اس کی بات (درمیان گفتگو میں) ناگوار معلوم ہوئی، اور کسی نے کہا  
بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا دسلہ  
بیان پورا فرمایا تو پوچھا، وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا  
کہاں ہے؟ وہ شخص بولا، یا رسول اللہ! میں (یہاں) موجود ہوں، آپ  
نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے  
پوچھا امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔ جب نااہل کو  
حکومت کی باگ دُود سونپ دی جائے تو (اس کے بعد)

۱۔ امام بخاری نے اس باب میں صرف دو آیتیں بیان کیں، کوئی حدیث ذکر نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس باب کے تحت انہیں کوئی اس درجہ کی  
صحیح حدیث نہیں ملی جو ان کی معیار شدہ احادیث کے مطابق ہوتی ہے۔

قیامت کا انتظار کر لے

۴۵۔ جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے۔

۵۸۔ ہم سے ابو الحسنان نے بیان کیا، ان سے ابو حواء نے بطریق واسطے سے بیان کیا، انھوں نے یوسف بن ماکب سے روایت کی انھوں نے عبد اللہ بن عمروؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آگے بڑھ کر آپ نے ہم کو پالیا اور اس وقت نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے (ہم عجلت کے ساتھ) وضو کر رہے تھے تو ہم پاؤں پر پانی ڈالنے کی بجائے ہاتھ سے پاؤں پر پانی پھیرنے لگے کہ آپ نے پکار کر فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ (کے عذاب) سے خرابی ہے دو مرتبہ یا تین مرتبہ (فرمایا) ۱۰

۴۶۔ محدث کے اس قول کی تائید میں کہ ہم سے حدیث

بیان کی یا ہمیں خبر دی یا ہمیں بتلایا اور حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عبیدہ کے نزدیک حدیثنا، آخبرنا، آنہانا اور سمعنا (کے معنی) ایک ہی تھے اور ابن مسعودؓ نے کہا حدیثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدق۔ اور شقیق نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ کذا " (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی) اور مزین نے کہا "حدیثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین" (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثیں بیان کیں) اور ابو العالیہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم... عن ربہ۔ اور حضرت انسؓ

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

يَا هٰذَا مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ يٰ اَعْلَمُ

۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْكَحْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَا مَا قَادَرْنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسُحُ حَتَّى أَرْجُلِنَا فَنَادَى يَا عَنَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

يَا هٰذَا قَوْلُ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَ

أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ

كَانَ هُنْدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَ

أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاجِدًا وَ

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ

الْمُصَدِّقُ وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

يَرْوَى عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنْ

سلسلہ گفتگو میں جب کوئی شخص غیر متعلق بات پر چھ بیٹے قحاشی وقت اس کا جواب دینا ضروری نہیں، آداب گفتگو میں ہے کہ بات پوری کر کے بعد کوئی سوال کرنا چاہیے۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اقتدارنا اہل وکمل کے ہاتھ میں آجائے گا تو دنیا میں نئے عام ہو جائیں گے اور زندگی میں اجزی اور انتشار پھیل جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب فساد پھری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو اس کے بعد قیامت آجائے گی۔

۱۰۔ نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے صحابہ پاؤں پر فراغت کے ساتھ پانی ڈالنے کی بجائے ہاتھ سے ان پر پانی پھیرنے لگے اس وقت چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ڈرنا مصلح پر تھے اس لیے آپ نے پکار کر فرمایا کہ ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وضو پورا ہوگا جس کے نتیجے میں قیامت میں عذاب ہوگا۔

التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْوِيهِ عَنْ  
كَوْنِهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْوِيهِ عَنْ تَبَاكَ  
تَبَاكَ وَتَعَالَى ۝

نے فرمایا عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... عَنْ  
ذِيهِ ۝ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا عن النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَبَاكَ تَبَاكَ  
وَتَعَالَى ۝

۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ (بْنِ)  
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مِنَ الشَّجَرِ نَجْمَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَآثَرُهَا مَثَلُ  
الْمُسْلِمِ حَتَّى تُؤْتَى مَا هِيَ كَوَقْعِ النَّاسِ فِي تَجَعُّبِ  
الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي كَفْسِي آثَرُهَا  
الْفَخْلَةُ فَأَسْتَعِينْتُ نَعْمَ قَالُوا حَدَّثَنَا مَا هِيَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ الْفَخْلَةُ ۝

۵۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن جعفر نے  
عبداللہ بن دینار کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے حضرت (عبداللہ)  
ابن عمرؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا، درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے  
(دخزان میں) نہیں جھڑتے اور وہ نمون کی طرح ہے تو مجھے بتاؤ کہ وہ  
(درخت، کیا ہے)؛ (اے سن کر) لوگ جنگلی درختوں (کے درختان)  
میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن مسعود) کہتے ہیں کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا  
پتہ ہے لیکن مجھے شرم آئی کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں، پھر صحابہؓ نے

عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہی فرمائیے وہ کونسا درخت ہے، آپ نے فرمایا وہ کھجور کا پتہ ہے۔  
باب ۱۲۷ طَرَجُ الْإِيمَانِ الْمُسْتَعْلَى عَلَى

أَصْحَابِهِ لِيُخْتَصِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

۶۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ تَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ يَلَالٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ نَجْمَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا  
وَأَثَرُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَتَّى تُؤْتَى مَا هِيَ  
كَوَقْعِ النَّاسِ فِي تَجَعُّبِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
وَوَقَعَ فِي كَفْسِي آثَرُهَا الْفَخْلَةُ فَأَسْتَعِينْتُ  
نَعْمَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ  
هِيَ الْفَخْلَةُ ۝

۶۰- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا ان سے سلیمان بن بلال نے، ان  
سے عبداللہ بن دینار نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کے واسطے سے  
روایت کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے  
(ایک بار) ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے  
پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا  
درخت ہے؛ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ  
گئے، ان کا بیان ہے کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا پتہ ہے مگر مجھے  
(عرض کرتے ہوئے) شرم آئی، پھر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ (دی)  
بتاؤ دیجیے کہ وہ کونسا درخت ہے؛ آپ نے فرمایا وہ کھجور کا پتہ ہے۔

۱۔ اس باب سے بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ان کے نزدیک حدیث بیان کرنے کے جتنے (اصطلاحی الفاظ ہیں وہ معنی کے اعتبار سے ایک ہیں) اگرچہ دوسرے علماء کے  
نزدیک الفاظ کے ساتھ ساتھ معنی میں بھی تفاوت ہے  
۲۔ یہ حدیث کئی مرتبہ مگر عثمان الگ الگ ہیں اور سند بھی جملہ کھجور کا مثال اس لیے دی ہے کہ وہ سدا بہار پتہ ہے۔ پھر اس کا نہایت مشہور، خواص، فائز،  
خوش رنگ اور خوشبو دار ہوتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہ ہی شان ہے، وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے ۝

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَزْرِ عَلَى الْحَدَّثِ  
وَرَأَى الْحَسَنَ وَالْعَبَّاسَ وَمَالِكَ  
الْقِرَاءَةِ جَارِدَةً وَخَتِيمَ بَعْضُهُمْ فِي  
الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ صَمَامِ بْنِ  
ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لِنَبِيِّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَمَّا أَنْ تُعَلِّمَ الصَّلَاةَ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَهَلْ بِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ  
مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ صَمَامٌ قَوْمَهُ  
بِذَلِكَ فَأَجَارَدُوهُ وَاجْتَبَهُ مَا لَيْثُ  
بِالْحَدَّثِ يُعَرِّدُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ أَشْهَدُكَ  
فُلَانٌ وَيَقْرَأُ عَلَى الْمُعَرِّدِ فَيَقُولُ الْغَارِيُّ  
أَقْرَأَنِي فُلَانٌ ۝

۴۸۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان حسن (بہری) اور سفیان (ثوری) اور امام مالک کے نزدیک قرآن جائز ہے۔ بعض محدثین نے عالم کے سامنے قرآن کا کافی ہونے پر صمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو (یہ) حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، تو یہ دگویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا ہے اور صمام نے اس بات کی اپنی قوم کو اطلاع دی اور ان کی قوم نے (ان کی) اس خبر کو کافی سمجھا اور امام مالک نے قرآن کے ہزار پر دستاویز سے استدلال کیا ہے، جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں میں فلاں شخص نے (اس دستاویز پر)

گواہ بنایا اور قرآن جب استاد کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا ہے

۶۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا ان سے محمد بن الحسن الواسطی نے عوف کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حسن بہری سے نقل کرتے ہیں کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کچھ ہرج نہیں۔ اور ہم سے عید اللہ بن موسیٰ نے سفیان کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا ہو تو حدیثی کہنے میں کچھ حرج نہیں، بخاری کہتے ہیں میں نے ابوعامر سے سنا وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا (خود) پڑھنا (دونوں) برابر ہیں۔

۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے میث نے سعید مقرئ کے واسطے سے نقل کیا، وہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار (ہو کر) آیا اور اسے مسجد کے احاطے میں بٹھو دیا پھر اسے (رسی سے) ہانڈھ دیا۔ اس کے بعد پوچھنے لگا، تم میں سے محمد کن ہیں؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان نکیر لگائے بیٹھے تھے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ عُوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا جُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قَرَأَ عَلَى الْحَدَّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ دَسِيعْتُ أَبَا عَامِرٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِيَامَتُهُ سَوَاءٌ ۝

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ مَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَيْتُكُمْ مُعْتَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْنَا هَذَا

اس حدیث کی روایت کے دو طریقے درج ہیں، ایک ہر استاد پڑھے اور شاگرد پڑھے۔ اور استاد نے۔ امام بخاری نے دونوں طریقوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ بعض محدثین کے نزدیک پہلا طریقہ بہتر ہے۔ بعض کے نزدیک دوسرا۔

الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمَشْكِيُّ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بَنَ  
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَأَيْلُكَ فَمَشَى  
 عَلَيْكَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ  
 سَلْ مَتَابَدَ لَكَ فَقَالَ أَسَأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ  
 قَبْلَكَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
 نَعَمْ فَقَالَ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ  
 تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ فِي أَيُّومٍ وَاللَّيْلَةَ قَالَ اللَّهُمَّ  
 نَعَمْ فَقَالَ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ  
 هَذِهِ السَّنَةَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَسْأَلُكَ  
 يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الْعَقْدَةَ مِنْ  
 أَغْنِيَاءَنَا فَتَقْسِمَ بِهَا عَلَى فَقَرَانَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ أَمَنْتُ  
 بِمَا جِئْتُ بِهِ وَأَنَا رَسُولُكَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ  
 قُوَيْسٍ وَأَنَا ضَمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ  
 بَكْرِ رَدَاكَ مُوسَى وَهَارُونَ عَبْدَا الْحَبِيبِ عَنْ  
 سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ۝

اس پر ہم نے کہا یہ صاحب سفید رنگ جو تکبیر لگائے ہوئے ہیں۔ تو اس  
 شخص نے کہا اے عبد المطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 دہل کہوں میں جواب دوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ  
 پوچھنے والا ہوں اور اپنے سوالات میں فراخ دلی سے کام لوں گا، تو  
 آپ میرے اوپر کچھ ناراض نہ ہوں، آپ نے فرمایا پوچھو جو تمہاری سمجھ میں  
 آئے، وہ بولا کہ میں آپ کو اپنے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے  
 رب کی قسم دیتا ہوں (سچ بتاؤں گے) کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی  
 طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے  
 کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں  
 (بتلاؤں گے) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں ۵ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟  
 آپ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو  
 اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلاؤں گے) کیا اللہ نے سال میں اس رمضان کے  
 مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے  
 کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا  
 اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے صدقہ لے کر ہمارے  
 غریبوں کو تقسیم کر دیں؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے)  
 اس پر اس شخص نے کہا کہ جو کچھ (اللہ کی طرف سے احکام) آپ لے کر  
 آئے ہیں میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا جو پیچھے رہ گئی ہے اپنی

ہوں۔ میں ضمام بن ثعلبہ کا لڑکا، بنی سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے ہوں (یعنی ان کی قوم سے ہوں)

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبد الحمید نے بیان کیا ہے، انھوں نے ثابت سے ثابت نے انس سے اور حضرت انسؓ، رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ان کے سیمان المیزونی  
 ان سے ثابت نے حضرت انسؓ کے واسطے سے روایت نقل کی۔  
 انھوں نے فرمایا کہ ہم کو قرآن میں اس کی ممانعت کر دی گئی کہ رسول اللہؐ  
 سے (بار بار) سوال کریں اور ہماری یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی جنگل کا  
 سہنے والا (اکھڑا) آکر آپ سے سوال کرے اور ہم (آپ کا جواب)  
 سنیں، تو (ایک دن) ایک بادیہ نشین آیا اور اس نے (آکر) کہا کہ ہمارے  
 پاس آپ کا قاصد پہنچا تھا اور اس نے ہمیں بتلایا کہ آپ (اس بات کے)

۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَبَتَا  
 سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَبَّرَةِ قَالَ ثَبَتَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
 لُحْمِنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ  
 أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَسْأَلُهُ، وَغَنَ نَسْمَعُ فَعَاءَ رَجُلٍ  
 مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَتَاَنَا رَسُولُكَ فَأَخْبَرَنَا  
 أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ

اس روایت میں ج کا ذکر نہیں۔ مگر مسلم شریف کی روایت میں ج کا بھی ذکر ہے اس لیے کہ وہ اس کا بن دین میں سے ہے ۝

صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَيَا ذِي خَلْقِ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَكَلَّصَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ زَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْنَا تَحْسَنَ صَلَواتٍ وَرَكَعًا رَفِيءًا أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ يَا ذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ لَعَنَهُ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْنَا صَوْمٌ شَهْرٍ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَيَا ذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ لَعَنَهُ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْنَا حَجَّةٍ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَيَا ذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَوَا ذِي لَعَنَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَلْقُ فَنَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَدَقَ كَيْدَ خُلَافَةِ الْجَنَّةِ ۝

مدعی ہیں کہ یقیناً آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس شخص نے پوچھا اچھا آسمان کس نے پیدا کیا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے، وہ بولا اچھا زمین اور پہاڑ کس نے بنائے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے، اس نے کہا اچھا پہاڑوں میں دلتے منافع کس نے رکھے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے (اس کے بعد) وہ کہنے لگا، تو اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو قائم کیا اور ان میں نفع کی چیزیں رکھیں، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (تب) اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہم پر پانچ غازیں، اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا (پھر) وہ بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، کیا اس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے ادھن فرض ہے بشرطیکہ ہم میں بیت اللہ تک پہنچنے کی سکت ہو آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا (اس کے بعد) وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (تب) وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے

میں ان احکامات پر نہ کچھ زیادہ کر دل کا نہ کم۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔

۴۹۔ مناولہ کا بیان (اور اہل علم کا علمی باتیں کھ کر (دوسرے)

شہروں کی طرف بھیجنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف (یعنی قرآن) لکھوا دیے اور انھیں

چاروں طرف بھیج دیا اور عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور

امام مالک کے نزدیک یہ (کتابت) جائز ہے اور بعض

اہل حجاز نے مناولہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے امیر لشکر کے لیے

خط لکھا پھر (قاصد سے) فرمایا کہ جب تک تم فلاں فلاں

مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس خط کو نہ پڑھنا، پھر جب وہ اس جگہ

پہنچ گئے تو اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھا اور جواب کا

باب ما يُدْكَرُ فِي الْمَنَادَلَةِ وَكِتَابِ

أَهْلِ الْيَلَمِ بِالْجَلَمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ

أَكْسُ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ كَبَعَتْ

بِهَا إِلَى الْأَفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذَلِكَ جَائِزًا

وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمَنَادَلَةِ

بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ

كَتَبَ لَا مِيلَ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا

تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا

بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ

حکم تھا، وہ انھیں بتلایا۔

۶۴۔ اسمعیل بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے روایت کی، انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن متعب بن مسعود سے نقل کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین کے پاس لے جائے۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسری (شاہ ایران) کے پاس بھیج دیا، تو جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو اسے چاک کر ڈالا دراوی کہتے ہیں، اور یہ خیال ہے کہ ابن مسیب نے اس کے بعد مجھ سے کہا کہ اس واقعہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایران کے لیے بدو عاک کی کہ وہ بھی چاک شدہ خط کی طرح، ٹکڑے ٹکڑے ہو کر (فضا میں) منتشر ہو جائیں۔

۶۵۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے، انھیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی، وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لیے) ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ بغیر ہر کا خط نہیں پڑھتے (یعنی بے ہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ نے چاندی کی اگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ کندرہ تھا گویا میں (آج بھی) آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں (شعبہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ کس نے کہا کہ اس پر "محمد رسول اللہ" کندرہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا انسؓ نے۔

۵۰۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ

شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے، بیٹھ جائے۔

۶۶۔ ہم سے اسمعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے ذکر کیا کہ ابومرہ موئی عقیل بن ابی طالب نے انھیں ابو واقد اللیثی سے خبر دی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور لوگ

مَا خَبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ  
۶۴۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَتْعَبٍ  
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَكْتَابُهُ  
رَجُلًا وَآمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى عَظِيمِ  
الْبَحْرَيْنِ فَذَهَبَ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى  
كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَا مَزَّقَهُ تَحْسَبُ أَنَّ  
ابْنَ السَّبْتِ قَالَ قَدْ عَا عَلَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُسَرَّقُوا كُلُّ  
مُسَرَّقٍ ۖ

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ  
قَالَ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ  
أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ  
كِتَابًا إِلَّا غَضَبُوا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ  
فِصَّةٍ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ  
مَنْ قَالَ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
قَالَ أَنَسٌ ۖ

بَابُ مَنْ لَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ  
وَمَنْ رَأَى مُرَجَّةً فِي الْخَلْقَةِ لِمَنْ لَجَسَ فِيهَا ۖ

۶۶۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي كَلَابٍ أَخْبَرَهُ  
عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْكَلْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لہ حدیث ۶۵، ۶۶ سے مقصد مناد کہ تاہم داجانت ہے یعنی خط میں لکھی ہوئی بات کا بلی اعتبار سمجھی جائے ۖ



آپ کے پاس دبٹے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک چلا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے، اس کے بعد ان میں سے ایک نے جب مجلس میں (ایک جگہ) کھجور گناش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور وہ سارا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھوڑا دیر کھڑا رہا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تو دسہ ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ ڈھونڈی، اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آیا تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور میرے شخص نے منہ مڑا تو اللہ نے (اسے) اس سے منہ موڑ دیا۔

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست) سننے والے سے زیادہ (حدیث) کو یاد رکھتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا آتَاهُ ثَلَاثَةٌ تَقَرُّ فَأَقْبَلَ إِمَّا نَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ قَوْفًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مَا أَحَدُهُمَا فَذَايُ مُرْجَتُهُ فِي الْخَلْقَةِ نَجَسٌ فِيهَا وَمَا الْآخِرُ نَجَسٌ خَلْفَهُمْ وَمَا الْبَاقِي فَذَبْرًا جَبًا قَلَمًا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَذَايُ إِلَى اللَّهِ فَادَاهُ اللَّهُ وَمَا الْآخِرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَمَا الْآخِرُ فَامْرَضَ فَامْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

يَا بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ مُبْتَغٍ أَوْ لِي مِنْ

سَامِعٍ ۝

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَرْثَةَ بْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْدَةً عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ لِنَاسٍ يَنْظُرُونَ أَوْ بَرَمًا قَالَ آتَى يَوْمَ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى ظَلَمْنَا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ الْتَعْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَآتَى شَهْرٌ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى ظَلَمْنَا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَذِي الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى - قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَ كَوْمَاكُمْ وَاعْدَا ضَعُفَ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ

۶۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے بھر نے، ان سے ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے نقل کیا، انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ وہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص نے اس کی ٹھیک تمام رکھی تھی، آپ نے پوچھا یہ کونساں ہے؟ ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے۔ (پھر آپ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا یہ کونسا ہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے (وریہ دی) سمجھے کہ اس ماہ کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے (پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذی حجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔

لے آپ نے مذکورہ تین آدمیوں کی کیفیت مثال کے طور پر بیان فرمائی، ایک شخص نے مجلس میں جہاں جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا، دوسرے نے کہیں جگہ نہ پائی تو مجلس کے کنارے جا بیٹھا اور تیسرے نے جگہ نہ پا کر اپنا راستہ لیا۔ حالانکہ رسول اللہ کی مجلس سے اعراف گویا اللہ سے اعراف ہیں اسی لیے تینہا آپ نے اس کے بارے میں سخت اظہار فرمائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجلس میں آدمی کو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔

یَوْمَ مِکْهُ هَذَا فِي شَهْرٍ كُمْ هَذَا فِي بَلَدٍ كُمْ هَذَا  
هَذَا يَسْبِقُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ  
عَلَى أَنْ يَسْبِقَ مَنْ هُوَ أَدْعَى لَهُ مِنْهُ  
میں، جو شخص حاضر ہے اسے چاہیے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچا دے کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو  
یہ خبر پہنچائے جو اس سے زیادہ (حدیث کا) محفوظ رکھنے والا ہو۔

۵۲۔ علم کا درجہ، قول و عمل سے پہلے ہے اس لیے کہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"  
آپ جان لیجیے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں  
ہے، تو دگویا، اللہ تعالیٰ نے علم سے (ابتدا فرمایا اور) حدیث  
میں ہے، کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (اور) پیغمبروں نے  
علم دیا، کا ذکر چھوڑا ہے (پھر) جس نے علم حاصل کیا،  
اس نے (دولت کی) بہت بڑی مقدار حاصل کر لی اور جو  
شخص کسی راستے پر حصول علم کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ  
اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا کہ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم  
میں اور (دوسری جگہ) فرمایا ہے اور اس کو عالموں کے سوا  
کوئی نہیں سمجھتا۔ امدان لوگوں (کا فہم) نے کہا اگر تم سنتے  
یا عقل رکھتے، جہنمی نہ ہونے اور (ایک اور جگہ) فرمایا، کیا  
اہل علم اور جاہل برابر ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے  
دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور علم تو سیکھنے ہی سے آتا  
ہے اور حضرت ابو ذر کا ارشاد ہے کہ اگر تم اس پر تنوار  
لکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور مجھے گان ہوا کہ  
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ایک کلمہ سنا ہے، گردن  
کھٹے سے پہلے بیان کر سکوں گا تو یقیناً میں اس کو بیان کر  
دوں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مافر کو چاہیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قِيلَ لَكُمُ الْكُفْرُ  
لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ الْإِلَهِ وَأَنَّ الْعِلْمَ  
هُوَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَثُوا الْعِلْمَ مِنْ  
أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَقِّهِ قَاتِلٌ وَمَنْ سَلَكَ  
طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ  
لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا  
يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ  
وَقَالَ وَمَا يَنْفَعُهَا إِلَّا أَعْمَالُكُمْ  
وَقَالَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ  
مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ  
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ  
لَا يَعْلَمُونَ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا  
يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ  
بِالتَّعَلُّمِ - وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُ  
الصَّنَمَ صَامَةً عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ  
إِلَى قَفَاةِ ثُحَلٍّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ  
كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجْنِزُوا  
عَلَيَّ لَا أُنْفِذُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے یا بھی خونریزی حرام ہے۔ ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی  
جان و مال اور بروکا احترام ضروری ہے۔ حج کے مہینوں میں اہل عرب لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔ خصوصاً ذی الحجہ کے مہینے اور حج کے دن کا بہت  
زیادہ احترام کرتے تھے۔ اسی لیے مثلاً آپ نے اسی کو بیان فرمایا۔

کہ (میری بات) غائب کو پہنچا دے اور حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ آیت ”كُونُوا رَتَابًا نَبَاتِيًّا“ سے مراد علماء فقہاء، علماء ہیں، اور ربانی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بڑے مسائل سے پہلے چھوٹے مسائل سمجھا کر لوگوں کی (دینی) تربیت کرے۔

۵۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انھیں ناگوار نہ ہو۔

۶۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انھیں سفیان نے اعمش سے خبر دی، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے۔ ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے (ہر روز وعظہ فرماتے)

۶۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوالتیاج نے حضرت انسؓ سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

۵۴۔ کوئی شخص طالبین علم کی تعلیم کے لیے کچھ دن مقرر کر دے (تو یہ جائز ہے)

۷۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ (عبداللہ) ابن مسعود ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابو وائل! میں چاہتا ہوں کہ تم، ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو، انھوں نے فرمایا تو سن لو کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ  
رَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَتَابًا نَبَاتِيًّا  
حُكْمَاءَ عُلَمَاءَ فَقَهَاءَ وَقِيَالُ التَّوْبَاتِي  
الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِفَارِ الْعِلْمِ  
قَبْلَ رَتَابِهِ ۝

بَابُ ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَفْهَرُوا ۝

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةً السَّامَةِ عَلَيْنَا ۝

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاجِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَلَا تَفْهَرُوا وَلَا تَنْفَرُوا ۝

بَابُ ۵۴ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ۝

۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْتَعِجُ مِنْ

سلہ اسلام دین نفرت ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر انسان کے لیے آپ سے اس لیے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی نفرت کے لیے ناگوار نہیں۔ قرآن و حدیث میں تہدید و تنبیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا بیان ہے اس لیے خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول مقرر فرمایا کہ جن کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو نہ اختیار کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہو جائیں یا انھیں اس طرح پند و نصیحت نہ کرو جس سے انھیں خدا کی مغفرت و رحمت کی بجائے اس طرز تبلیغ ہی سے نفرت پیدا ہو جائے، اسلام کے یہ حکیمانہ اور نفسیاتی اصول ہی اس کی حقانیت و سچائی کا روشن ثبوت ہے۔

مجھے اس امر سے کوئی چیز اگر مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت و فرحت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ہم بکیدہ خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لیے ہمارے اوقات فرصت کے متلاشی رہتے تھے۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے

اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔

۷۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے وہب نے یس کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں ان سے حمید بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے معاویہ سے، وہ خطبہ کے دوران میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ادا وہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انھیں نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۵۶۔ علم کی باتیں دریافت کرنے میں سمجھداری سے کام لینا۔

۷۲۔ ہم سے علی بن مہزی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے ابن ابی نعیم نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ دینے تک رہا۔ میں نے (اس) ایک حدیث کے سوا ان سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور حدیث نہیں سنی، وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گاجھ لایا گیا (اے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے اس کی مثال

ذَلِكَ الَّذِي آتَىٰ أَكْرَهَ أَنْ أَمَدَّكُمْ وَآتَىٰ  
أَتَخَوَّلَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا  
مَعَاذَ التَّامَةِ عَلَيْنَا ۖ

بَابُ مَنْ يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا  
يُنْفِقْهُ فِي الدِّينِ ۝

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ سَمِعْنَا  
ابْنَ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ  
خَطْبِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُنْفِقْهُ  
فِي الدِّينِ مَا نَشَاءُ آتَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي  
وَلَنْ يَنْتَهِزَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى  
أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى  
يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ ۖ

بَابُ الْقَمَرِ فِي الْعِلْمِ ۝

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْنَا  
سُفْيَانَ قَالَ قَالَ لِي بَنُو أَبِي عَجِيجٍ عَنْ  
مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
قَلَمَ أَسْعَى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْتِي  
بِجَمَارٍ فَقَالَ إِنِّي مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقہ ہونا علم کا سب سے اونچا درجہ ہے، دوسرے یہ کہ اسلام قیامت تک دنیا میں باقی رہے گا۔ کوئی شخص اس کو روئے زمین سے مٹانا چاہے تو مٹا نہیں سکے گا۔ تیسرے یہ کہ نبی کا کام تو صرف تبلیغ احکام ہے۔ اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلا دینا اور ہر شخص کو تقسیم کر دینا ہے۔ اب کس کے حصے میں کتنا علم اور کتنا دین آتا ہے، یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دین کی سمجھ دی جاتی ہے اور اس سے بھی مراد ہے کہ جو کچھ مال و دولت مسلمانوں میں رسول تقسیم کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے کہتے ہیں، رسول صرف تقسیم کرنے والا ہے، اصل مینے والا اللہ ہی ہے ۝

مَنْ لَهَا كَمَثَلِ السُّبُعِ فَأَوَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْفَخْلَةُ  
فَإِذَا أَنَا أَصْعَرُ الْقَوْمَ كَسَكْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْفَخْلَةُ +

بَابُ الْأَوْثَانِ طَائِفَةِ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَ  
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ  
تَعَلَّمَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّيهِمْ +

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالٍ  
عَلَى مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
(بْنَ مَسْعُودٍ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ  
آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَلَطَطَ عَلَى هَلَكَتِهِ  
فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ  
يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعْلِمُهُمَا +

بَابُ مَا دُخِرَ فِي ذَهَابِ  
مُؤْنَى فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِيرِ وَقَوْلِهِ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ أَتَيْكَ عَلَى أَنْ  
تُعْلِمَنِي +

مسلمان کی طرح ہے (ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ سنکر) میں نے ارادہ کیا کہ عرض  
کروں کہ وہ (درخت) کھجور کا ہے مگر جبکہ میں سب میں جھوٹا تھا، اس لیے  
خاموش رہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا پتھر ہے  
۵۴۔ علم و حکمت میں رشک کرنا۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے  
کہ قائد بننے سے پہلے فقیر بنو۔ (یعنی دین کا علم حاصل کرو) اور  
ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ قائد بنائے جانے کے بعد  
بھی علم حاصل کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
نے بڑھاپے میں بھی دین سیکھا۔

۴۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے  
اسمعیل بن ابی خالد نے دوسرے لفظوں میں بیان کیا، ان لفظوں کے  
علاوہ جو زہری نے ہم سے بیان کیے۔ وہ کہتے ہیں میں نے قیس بن  
ابی حازم سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا، وہ کہتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں  
جائز ہے، ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو  
اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ اور  
ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت کی دولت سے نوازا ہو  
وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور لوگوں کی اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔  
۵۸۔ حضرت موسیٰ کے حضرت خضر کے پاس دریا میں جانے کا  
ذکر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو حضرت موسیٰ کا قول ہے کیا  
میں تمہارے ساتھ چلوں اس شرط پر کہ تم مجھے (اپنے علم سے  
کچھ) سکھاؤ۔

۱۔ یہ عبد اللہ بن مسعود کی ذات و ذوات کی بات ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا نشا فوراً سمجھ گئے اور یہ بھی ان کی بھمکاری کی  
دلیل ہے کہ بزرگوں کے جمع میں از خود بولنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

۲۔ امام بخاری کا منشا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے ارشاد سے یہ سمجھو کہ رئیس قوم اور سردار بننے سے پہلے تو علم حاصل کیا جائے اور اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں  
بلکہ دینی معلومات تو ہر وقت حاصل کی جاسکتی ہیں اور کرنی چاہئیں، جیسا کہ صحابہ کرام کا حال تھا۔

۳۔ کسی دوسرے کی صلاحیت یا شخصیت یا خوشحال سے رشید ہو کر یہ خواہش کرنا کہ اس شخص کی یہ نعمت یا کیفیت ختم ہو جائے اس کا نام حسد ہے  
لیکن کبھی کبھی حسد سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی دوسرے کو دیکھ کر صرف یہ چاہے کہ کاش! میں بھی ایسا ہی ہوتا مجھے بھی ایسی ہی نعمت مل جاتی  
اس حالت کا نام رشک ہے۔ یہ کسی چیز کی شدید رغبت اور محبت سے پیدا ہوتا ہے اسی لیے امام بخاری نے عنوان میں غبط کا لفظ استعمال کیا ہے، حسد تو  
بہر حال ایک مذموم چیز ہے مگر ایسا حسد جس کو رشک کہہ سکتے ہوں ان دو شخصوں کے مقابل میں جائز ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزِ الرَّهْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَرَفٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ هُوَ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَارِي هُوَ وَالْحُرُ بْنُ قَبِيصٍ ابْنِ حَصِينٍ انْفَزَارِي فِي مَا حَبِيبُ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَصْرُ قَمَرٍ يَهْمَا ابْنُ بَنٍ كَغَبٍ قَدَّعَاهُ (ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لِي تَمَارِي أَنَا وَمَا حَبِيبُ هَذَا فِي مَا حَبِيبُ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقَيْتِهِ هَلْ سَمِعْتَ الشَّيْءَ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ كُرْشَانَهُ قَالَ تَعْمُرُ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَاهٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَدْعِيَ اللَّهَ إِلَى مُوسَى كَبَلِي عَبْدُنَا خَصْرُ قَمَرٍ سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِمْ فَجَعَلَ اللَّهُ الْخُوتَ آيَةً وَزَيْلٌ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَقْرَابُ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى قَتَاهُ أَرَعَيْتَ إِذْ أَدِينَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَسْذِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُرَهُ - قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ فَأَرْتَدَّ عَلَى أَثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَصْرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَعَسَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ ۝

۴۴۔ ہم سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا۔ ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انھوں نے صالح سے سنا۔ انھوں نے ابن شہاب سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس کے واسطے سے خبر دی کہ وہ اور حر بن قیس بن حصین انفزاری حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں بحثے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت تھے، پھر ان کے پاس سے ابی بن کعب گندے نو عبد اللہ ابن عباس نے انھیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جن سے انھوں نے ملاقات کی سبیل چاہی تھی، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ ذکر سنا ہے، انھوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ایک دن حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں، کہ (دنیا میں) کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم ہے؟ موسیٰ نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ہے (جس کا علم تم سے زیادہ ہے) تب حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ خضر سے ملنے کی کیا صورت ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم اس مچھلی کو گم کرو تو (وواپس) لوٹ جاؤ، تب خضر سے بخاری ملاقات ہوگی۔ تب موسیٰ علیہ السلام دھپلے اور دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ اس وقت ان کے ساتھی نے کہا، جب ہم پتھر کے پاس تھے کیا آپ نے دیکھا تھا۔ میں اس وقت مچھلی کو کہنا مبول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی، تب وہ اپنے نشانات قدم پر (پچھلے پاؤں)، باتیں کرتے ہوئے لوٹے (دہاں)، انھوں نے خضر علیہ السلام کو پایا، پھر ان کا دہی قصہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے یہ

لے اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ پیغمبر جیسی ذی علم ہستی نے بھی مزید علم کے حصول کے لیے کسی دوسرے کی شاگردی کو عیب نہیں گردانا۔ اسی سے علم کی فضیلت و اہمیت سمجھ میں آتی ہے ۝

۵۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما۔

۷۵۔ ہم سے ابو عمر نے بیان کیا ان سے عبد الوارث نے، ان سے خالص نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (سیٹھ سے) پٹایا اور فرمایا کہ اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما۔

۶۰۔ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟

۷۶۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، وہ عبید اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اس زمانے میں میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار کی (اُلی نہ تھی تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا، وہ چرنے لگی (مگر کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں)

۷۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابو مسہر نے، ان سے محمد بن حرب نے، ان سے زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ محمود بن الزبیع سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کھلی فرمائی اور اس وقت میں پانچ سال کا تھا۔

۶۱۔ علم کی تلاش میں نکلنا۔ جابر بن عبد اللہ نے ایک حدیث کی خاطر عبد اللہ بن انیس کے پاس جانے کے لیے ایک ماہ کی مسافت طے کی ہے

۷۸۔ ہم سے ابو القاسم خالد بن علی قاضی حص نے بیان کیا، ان سے محمد بن حرب نے، اور اعمیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے خبر دی۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حمر بن قیس حسن الفزاری حضرت موسیٰؓ کے

باب ۵۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ  
الْوَارِثُ قَالَ قَتْنَا خَارِبًا عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَعَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ  
الْكِتَابَ ۝

بَابُ مَنِ يَسْمَعُ الصَّغِيرَ ۝

۷۶۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ لَأَكْبِيَا عَلَى حِمَارٍ  
أَتَانِي دَانَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَيْنِي إِلَى خَلْعٍ رَأَيْتُ  
فَمَدَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضَ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ  
تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُكْرَ ذَٰلِكَ عَلَيَّ ۝  
۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مُسَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُصُودِ بْنِ  
الرَّبِيعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَجَةً مَجْمَعًا فِي وَجْهِِي وَآنَا ابْنُ خَمْسٍ  
سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ ۝

بَابُ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلِ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ۝

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ حَجَّاجٍ قَاضِي  
حِصْنِ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ  
أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ

لہ مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کی عمر کی بات بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور وہ قابل اعتماد ہے۔

وَاِنْخَرْتُ بِنُ قَبِيں بِنِي حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ  
مُوسَى فَمَتَرِيهِمَا اُبَيُّ بِنُ كَبِيٍّ فَدَعَاكَ اِبْنُ  
قَتَابِيسَ فَقَالَ اِنِّي تَمَارِيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هَذَا  
فِي صَاحِبِ مُوسَى اَلَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ اِلَى  
لُقْيَمٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ اَبِيُّ نَعَمْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ  
يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَاةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ  
اِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا اَعْلَمَ  
مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَادْعَى اللّٰهُ اِلَى مُوسَى بَنِي  
عَبْدَنَا خَوْفًا فَسَأَلَ السَّبِيلَ اِلَى لُقْيَمٍ فَعَلَّ اللّٰهُ  
لَهُ الْخُوتَ اَيَّةً وَرِثِلَ لَهُ اِذَا فَقَدَتِ الْخُوتُ  
فَارْجَعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرَ  
الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَنِي مُوسَى لِمُوسَى اَرَدَيْتَ  
اِذَا اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا  
اَنْسَوْنِيهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنِّي اَذْكُرُهُ قَالَ  
مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْتَغِ فَارْتَدَّ عَلَيَّ  
اَنْكَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ  
شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي رِثَانِهِمَا ۝

بَابُ فَضْلِ مَنْ عِلِمَ وَعَلَّمَ ۝

۹۹ بِحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ اَسَاسَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ  
عَنْ اَبِي بَرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنْ  
الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْفَيْثِ الْكَثِيرِ اَصَابَ  
اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَيْقَةٌ قِيلَتِ الْمَاءُ قَانَبَتَتْ  
اَنْكَارًا وَالْعُشْبُ الْكُوفِرُ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ

ساتھی کے بارے میں جھگڑے (اس دوران میں) ان کے قریب سے  
ابی بن کعب گزرے تو ابن عباسؓ نے انھیں بلایا اور کہا کہ میں اور  
میرے (یہ) ساتھی حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے  
ہیں جس سے ملنے کی حضرت موسیٰ نے (اللہ سے) سبیل چاہی تھی کیا آپ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟  
حضرت ابی نے کہا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ کو ان کا حال بیان فرماتے  
ہوئے سنا ہے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی  
ایک جماعت میں (بیٹھے) تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ  
کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم ہے۔ حضرت موسیٰ  
نے فرمایا کہ نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی کہ ہاں!  
ہمارا بندہ خضر (علم میں تم سے بڑھ کر) ہے تو حضرت موسیٰ نے ان سے  
ملنے کی سبیل دریافت کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ان سے ملاقات  
کے لیے) ٹھہلی کہ علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم ٹھہلی کو  
نہ پاؤ تو لوٹ جاؤ تب تم خضر سے ملاقات کرو گے۔ حضرت موسیٰ دیا میں  
ٹھہلی کے نشان کا انتظار کرتے رہے تب ان کے خادم نے ان سے کہا  
کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس تھے میں (وہاں) ٹھہلی بھول گیا  
اور مجھے شیطان ہی نے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم اسی (مقام)  
کے تو متلاشی تھے تب وہ اپنے (قدموں کے) نشان پر باتیں کرتے ہوئے  
واپس لوٹے (وہاں) خضر کو انھوں نے پایا پھر (اس کے بعد) ان کا قصہ  
وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

۹۲۔ پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت

۹۹۔ ہم سے محمد بن عمار نے بیان کیا ان سے حماد بن اسلمہ نے برید  
ابن عبد اللہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابی بردہ سے روایت کرتے  
ہیں۔ وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے  
ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس  
کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے بعض زمین  
جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اُدھکاس  
اکا کی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس

سہ طلب علم کی ضرورت و اہمیت کے لیے یہ حدیث کمزور سے عنوان سے بیان کی گئی ۝



اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا۔ وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے۔ نہ پانی کو روکتے ہیں اور نہ سبزہ لگاتے ہیں تو یہ مثال ہے اس شخص کی جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دیا اس کو اس چیز نے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا یعنی توجہ نہیں کی اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا اور بخاری کہتے ہیں کہ ابن اسحق نے ابو اسامہ کی روایت سے "قبلت الماء" کا لفظ نقل کیا ہے۔ قانع اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جس میں پانی چسڑہ جائے (مگر طیرے نہیں) اور صفت ہوا زمین کو کہتے ہیں بلہ

۴۳۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت اور مدعیہ کا قول ہے کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اسے یہ جائز نہیں کہ (دوسرے کام میں لگ کر علم کو چھوڑ دے اور) اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

۸۰۔ ہم سے عمران بن میسر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے ابو التیاح کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل (اس کی جگہ) قائم ہو جائے گا اور (علامہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔

۸۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے شعبہ سے نقل کیا۔ وہ قتادہ سے اور قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم ہو جائیگا

أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَتَقَوُّوا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ إِنَّمَا هِيَ زَيْبَانٌ لَا يُسْلِكُ مَاءٌ وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءٌ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَتَحَ فِي الدِّينِ وَنَفَعَ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْحَبْ عَنْ أَمْرِ أَسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ قَانَعٌ يَعْلَمُكَ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيُّ مِنَ الْأَرْضِ ۝

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَقَالَ زَيْبَعَةُ لَا يَنْبَغِي لِوَاحِدٍ عِنْدَهُ نَفْيٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُغْنِيَ عَنْهُ ۝

۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَنْبُتَ الْجَهْلُ وَتُغْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ۝

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَيِّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَحَدٍ تَعْلَمُ حَيْثُ لَا يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقُولَ الْعُلَمَاءُ وَيُظْهِرُوا الْجَهْلَ

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تم نے جو علم و حکمت عطا فرمایا اس کو آپ نے بڑی اچھی مثال سے واضح فرمایا۔ زمین یا تو نہایت باصلاحیت ہوتی ہے پانی خوبیتی ہے اور اس پانی سے اس میں نہایت اچھی پیداوار ہوتی ہے یا ایک زمین نشیبی ہوتی ہے کہ بارش کا پانی اس میں جمع ہوتا ہے اس سے اگرچہ زمین میں کوئی مددگی اور درخیزی پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اس جمع شدہ پانی سے آدمی اور جانور سیراب ہوتے ہیں۔ ایک زمین سنگلاخ اور تپڑ ہوتی ہے۔ بارش سے اس میں پیداواری کی صلاحیت آتی ہے اور نہ پانی اس میں ٹھہرتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک طبقہ قلیا ہے جس نے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی پہنچایا۔ ایک ایسا ہے جس نے خود فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے اس سے مستفیض ہوں، یہی یہ دونوں جماعتیں بہر حال بہتر ہیں اور پہلی کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے لیکن تیسری جماعت وہ ہے جس نے رسول اللہ کی دعوت پر کان ہی نہیں دھرا وہ سب سے بدتر جماعت ہے۔

جہل پھیل جائے گا، زنا بکثرت ہوگا عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگر صرف ایک مرد ہوگا۔

۶۲۔ علم کی فضیلت

۸۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ حمزہ بن عبد اللہ بن عمران سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سورا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا پس ماندہ عمر بن الخطابؓ کو دیدیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپؐ نے فرمایا علم ہے۔

۶۵۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر

فتویٰ دینا :

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عیسیٰ بن طلحہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے مٹی میں ٹھیر گئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سر شذایا، آپؐ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں ہوا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں رمی سے پہلے قرانی کر لی، آپؐ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کروینے سے) کچھ حرج نہیں ہوا۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں (اس دن) آپؐ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے مقدم و مؤخر کرنی تھی تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے، اور کچھ حرج نہیں ہے۔

وَبِظَهَرِ الزَّيْتَانِ وَبَثَّ ثَمَرُ الْيَسَاءِ وَيَقِيلُ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونُوا يَتَحَسِّنِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمَةُ الْوَاحِدَةُ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلْعِلْمِ

۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا تَأْكُمُ أُتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى أَتَى لَدَى الرَّبِيِّ يَخْرُجُ فَقَدْ أَطْفَأَنِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ قُضْبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا لَمَّا أَذْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

بِأَيِّهِ الْفَتْيَا وَهُوَ دَارَتْ عَلَى ظَهْرِهِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِثْقَى ثَلَاثِينَ يَسَاءً لَوْ تَنَزَّلَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرُ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرُ فَخَلَعْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا آخِرٍ إِلَّا قَالَ أُنْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۔ علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی جس طرح آدمی کی نظروں میں اور صحت کے لیے مفید ہے اسے طراوت اور قوت بخشنا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے پھر حضرت عمرؓ کو علوم نبوت سے نسبت تھی وہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے ۲۔ حرج نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نادانستگی کی وجہ سے اگر ترتیب بدل گئی تو کوئی گناہ نہیں ہوا، دوسرے ائمہ کے نزدیک ترتیب چھوڑ دینے سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں آتا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ترتیب واجب ہے حکم ترتیب سے اس کا کفارہ دینا پڑ گیا اگرچہ حدیث میں اس جگہ یہ تعریض نہیں کہ آپؐ نے مسائل کا جواب سوائے پردیا مگر کتاب لمج میں جو حدیث ہے اس میں

بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُقَيَّا بِإِشَارَةٍ  
الْيَدِ وَالرَّأْسِ ۝

۶۶۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دینا۔

۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے (آخری) حج میں کسی نے پوچھا کہ میں نے رے کوئے (یعنی کنکر پھینکنے) سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور) فرمایا کچھ حرج نہیں کسی نے کہا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا آپ نے سر سے اشارہ فرمادیا کہ کچھ حرج نہیں۔

۸۵۔ ہم سے کی بن ابیہم نے بیان کیا، انھیں غنظہ نے سالم سے خبر دی، انھوں نے حضرت البربریرہؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئیگا کہ جب) علم اٹھایا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا، آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا کہ اس طرح، گویا آپ نے اس سے قتل مروا دیا۔

۸۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب نے ان سے ہشام نے فاطمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس آئی۔ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے (یعنی لوگ کیوں پریشان ہیں) تو انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ عائشہؓ نے کہا اللہ پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہو گئی (نماز طویل تھی) حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا۔ تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی پھر فرمایا جو چیز مجھے پہلے دکھائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آدھے جاؤ گے۔ مثل یا قرب کا کونسا لفظ حضرت

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ ثنا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجُو قَالَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ ۝

۸۵۔ حَدَّثَنَا الْمُكْحَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْبَحُّ الْإِسْلَامُ وَيُظْهِرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرَجُ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَكَذَّبَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۝

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثنا وَهَيْبٌ قَالَ ثنا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تَعْلُو فَعَلْتُ مَا تَمَنَّى النَّاسُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ أَيْهَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّى نَعْمُ فَعَشْتُ حَتَّى عَلَا فِي الْغَشِيِّ وَجَعَلْتُ أَصْبَحُ عَلَى رَأْسِ الْمَاءِ فَحَمِدَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ تَمَّ أَكْرُنُ أَرْبَيْتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَأُوجِي إِلَى أَنْ تَكُونُ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَذْقَرِيبٍ لَدَا أَذْرِي أَنَّى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةٍ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا  
أَدْرِي مَا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُؤْمِنَةُ وَلَا  
أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ هُوَ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ  
الْهُدَى فَاجْتَبَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ  
قُلُوبًا قَالَتْ ثُمَّ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا  
إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ يَا أَمَّا النَّاسُ فَيُحِبُّ  
أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَتَى ذَلِكَ قَالَتْ  
أَسْمَاءُ يَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ  
يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۝

بَابُ تَحْرِيسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ  
يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَابْنَهُ وَيُخْبِرُوا  
مَنْ ذَرَأَهُ هَكَذَا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ  
قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ ۝

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ  
قَالَ كُنْتُ أُنَازِلُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ  
فَقَالَ إِنَّ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ الْوَفْدُ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ  
قَالُوا رِبْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ هَيْدُ  
خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شَقِيحٍ  
بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْوَحْيُ مِنْ  
كُفَّارٍ مُضْطَرٍ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ تَأْتِيَتِكَ إِلَّا فِي  
شَهْرِ حِزَامٍ فَمُرْنَا بِأَمِيرٍ يُخْبِرُ بِهِ مَنْ ذَرَأَنَا

اسماء نے فرمایا، میں نہیں جانتی، حضرت فاطمہ کبھی ہیں (یعنی) فتنہ و جال  
کی طرح (آزائے جاؤ گے، کہا جائے گا) قہر کے اندر کہ تم اس آدمی کے  
بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا،  
کونسا لفظ فرمایا حضرت اسماء نے، مجھے یاد نہیں۔ وہ کہے گا، وہ محمد  
اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیل لے کر آئے  
تو ہم نے اس کو قبول کر لیا اور اس کی پیروی کی، وہ محمد ہیں (بار) اس  
طرح کہے گا، پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سو رہ، بیشک  
ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا تھا اور بہر حال  
منافی یا شکی آدمی۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کونسا لفظ حضرت  
اسماء نے کہا تو وہ (منافی یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو کہتے سنا  
ہیں نے (جی، وہی کہہ رہا) ۝

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ عبد القیس کے وفد کو  
اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھیں اور  
اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان باتوں کی) خبر کر دیں اور مالک  
ابن الحویرث نے فرمایا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب  
کر کے، فرمایا کہ اپنے گھروالوں کے پاس لوٹ کر انھیں (دین کا)  
علم سکھاؤ ۝

۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے  
شعبہ نے ابو حمزہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے  
درمیان مرجانی کے فرائض انجام دیتا تھا تو ایک مرتبہ ابن عباس نے کہا  
کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
آپ نے دریافت فرمایا کہ کون قاصد ہے؟ یا یہ پوچھا کہ کون لوگ ہیں؟  
انھوں نے عرض کیا کہ ربیعہ (کے لوگ ہیں) آپ نے فرمایا کہ مبارک ہو قوم کو  
(آنا) یا مالک ہو اس وفد کو (جو کبھی) درسا ہونہ شرمندہ ہو (اس کے بعد)  
انھوں نے عرض کیا کہ ہم ایک دور دراز گوشہ سے آپ کے پاس حاضر ہوئے  
میں اور ہمارے آپ کے درمیان کفار و مضر کا قبیلہ (بڑتا) ہے (اس کے  
خوف کی وجہ سے) ہم حریت والے مہینوں کے علاوہ ابدان میں حاضر

۱۔ اس حدیث کے لائے کا منشا یہ ہے کہ حضرت مالک نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے اشارے سے جواب دیا۔ باقی پوری حدیث صلفۃ کسوف کے بارے  
میں ہے جو سورج گہن ہونے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔

نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ  
تَحَاهَمُوا عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ  
وَوَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلَمُ قَالَ  
فَمَهَادَةٌ أَنْ تَوَالِيَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ تَحْتَمِلُوا  
رَسُولَ اللَّهِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ  
وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَتَوَاتُوا الْخُمُسَ مِنَ  
الْمَغْنَمِ وَتَحَاهَمُوا عَنِ الدُّبَاوِ وَالْمَنْتَمِرِ  
وَالْمُزَيَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّبِيُّ  
وَرُبَّمَا قَالَ الْمُتَّقِيُّ قَالَ اخْفِظُوا وَاخْبِرُوا  
مَنْ وَرَاءَكُمْ ۝

فَاللَّهُ يَخْبَرُكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ

نہیں ہو سکتے اس لیے ہیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجیے کہ جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو خبر دے دیں (اور) اس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں، تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روک دیا۔ اور انھیں حکم دیا کہ اللہ واحد پر ایمان لائیں (اس کے بعد) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا (ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور لکھنا دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ (اور چار چیزوں سے منع فرمایا) دبا، ختم اور مرقہ کے استعمال سے منع فرمایا اور (چوتھی چیز کے بارے میں) شبہ کہتے ہیں کہ ابو جریب اوقات نفیر کہتے تھے اور بیا اوقات نفیر کہتے تھے (رو جانے والوں کو ان کی اطلاع پہنچا دیتے)

۶۸۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لیے سفر کرنا

(کیسا ہے)

۸۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن مسعود بن ابی حنین نے خبر دی، ان سے عبد اللہ بن ابی ملیک نے عقبہ بن الحارث کے واسطے سے نقل کیا کہ عقبہ نے ابو ہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس سے اس کا نکاح ہو رہا ہے اس کو دودھ پلایا ہے۔ یہ سن کر عقبہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے تب سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کس طرح؟ تم اس لڑکی سے تعلق رکھو گے، حالانکہ (اس کے متعلق یہ) یہ کہا گیا۔ تب عقبہ نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاندان کر لیا ۝

الْبَارِئَةِ ۝  
۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ  
قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي  
حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُبِيكَةَ عَنْ  
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَتَهُ لِرَبِّ  
إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي  
قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَابْنَتِي كَزَوْجٍ يَحَا قَالَ لَهَا  
عُقْبَةُ مَا أَهْلَمُ أَتِلْكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي  
فَرَجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا مَدِينَتَا مَا كُنْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَقَارَقَهَا عُقْبَةُ وَ  
كَلَّمَتْ زَوْجًا غَيْرًا ۝

۱۔ یہ حدیث کتاب الایمان کے اخیر میں گورچی ہے۔

۲۔ انھوں نے احتیاطاً چھوڑ دیا کہ جب شبہ پیدا ہو گیا تو اب شبہ کی بات سے بچنا بہتر ہے۔ مگر جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو ایک عورت کی شہادت اس کے لیے کافی نہیں، یہاں برہنہ کے احتیاط آپ نے ایسا فرمادیا اور نہ جہورائے کے نزدیک دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔

۶۹۔ (حصول علم کے لیے نمبر مقرر کرنا۔

۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شیب نے زہری سے خبر دی (ایک دوسری سند سے) امام بخاری کہتے ہیں ابن وہیب کو یونس نے ابن شہاب سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثعلبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبد اللہ بن عباسؓ سے، وہ حضرت عمرؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری بڑا بڑا دوستی دوانی ہونے کے ایک گاؤں بنی امیہ بن یزید میں رہتے تھے اور ہم دونوں باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا، ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا تو اس دن کی مجلس کی اور رسول اللہ کی مجلس کی دیگر باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا۔ جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا تو ایک دن وہ میرا انصاری فریسی اپنی باری کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں) پوچھا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آگیا۔ یعنی رسول اللہ نے اپنی اندام کو طلاق دیدی، پھر میں حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں رسول اللہ نے طلاق دی ہے؟ وہ کہنے لگی۔ میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے، آپ نے فرمایا نہیں۔ تب میں نے (تعجب سے) کہا "اللہ اکبر!"

۷۰۔ جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وہ غصہ کرنے اور تعظیم دینے میں ناما حق ہو سکتا ہے۔

۹۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے ابوالخالد سے خبر دی۔ وہ قیس بن ابی حازم سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھتا ہے۔ اس لیے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا ابو مسعود کہتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ نصیبت میں غصہ بنا کر نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اے لوگو! تم ایسی شدت اختیار

بَابُ الرَّدِّ فِي الْحِلْمِ ۸۹  
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُبَيْرِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي  
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ  
هَوَالِي الْمَدِينَةِ كُنَّا نَتَادَّبُ السُّؤَالَ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ  
يَوْمًا وَآنِزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ  
بِخَبْرٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ الْوَحْيِ وَخَيْرِهِ وَإِذَا  
نَزَلَ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَتَنَلَّ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ  
يَوْمَ نَوَيْتُ أَنْ تَضْرِبَ بَابِي فَهَرَبًا شَدِيدًا فَقَالَ  
أَلَا هُوَ فَفَزَعْنِي إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ  
عَظِيمٌ فَمَا حَدَّثَ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ بِنْتُ  
فَقُلْتُ أَطْلَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَأَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
وَأَنَا قَائِمَةٌ أَطْلَعْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا  
فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْظِعِ وَالتَّعْلِيلِ  
إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَكَادُ أَدْرِيكَ الصَّلَاةَ وَمَا  
يَطُولُ بِهَا فَلَوْ لَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْظِعٍ أَشَدَّ غَضَبًا لَوْنِ  
يَوْمَيْنِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَكُونُوا مُتَقَرِّبِينَ

کر کے لوگوں کو دین سے نفرت دلاتے ہو، اس کو جو شخص لوگوں کو منہ ز  
پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور ضرورت مند  
دسب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ابو عامر العقدری نے۔ وہ  
سلیمان بن بلال المدنی سے، وہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے، وہ  
یوزیر سے جو صبیح کے آزاد کردہ تھے، وہ زید بن خالد الجہنی سے  
روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ  
کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اس کی بندش پہچان لے یا  
فرمایا کہ اس کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی  
شناخت کا اعلان کرو اور پھر اس کا مالک منٹے تو اس سے فائدہ  
اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے سوئپ دے اس نے پوچھا کہ  
اچھا گندہ اونٹ (کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ کو غصہ آگیا، کہ  
بخسار مبارک سرخ ہو گئے یا راوی نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔  
دیکھ کر آپ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے ساتھ  
اس کی مشک ہے اور اس کے (پاؤں کے) ٹم ہیں۔ وہ خود پانی پر پہنچا  
اور دخت پر چبے گا لہذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک

آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی فردہ بھڑیے کی (غذا) ہے۔  
۹۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے برید کے  
واسطے سے بیان کیا وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی  
گئیں جو آپ کو ناگوار ہوئیں اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر  
بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا اور پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا  
(اچھا اب) مجھ سے جو چاہے پوچھو، تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا  
باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ خلاف ہے پھر دوسرا آدمی کھڑا  
ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا  
کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے آپ کے  
چہرے کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان باتوں کے دریافت

فَمَنْ مَتَى يَأْتِيهِمْ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنْ فِيهِمْ  
الْمَرِيضُ وَالْمُضْوِيَّةُ وَذَوَا الْحَاجَةِ

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَامِرٍ الْعَقَدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ  
بِالْمَدِينِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
يُوزَيْرٍ مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ  
الْقَطْعَةِ فَقَالَ أَعْرِفُ وَكَأَنَّهَا أَوْ قَالَ وَكَأَنَّهَا  
وَعِصَا صَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتَعَ بِهَا  
فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَصَلَاةُ  
الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتَ وَجَنَّتَاهُ أَوْ قَالَ  
احْمَرَّتْ وَجْهَهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِكَمَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا  
وَحِدَاؤُهَا تَرْمِي الْمَاءَ وَتَرْجِي الشَّجَرَ فَذَرُهَا حَتَّى  
يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَصَلَاةُ الْغَنِيِّ قَالَ لَكَ  
أَوْ لَا خِيَابَكَ أَوْ لَيْتَ لُبٍّ

مل جائے اس نے کہا کہ اچھا گندہ کبری کے بارے میں کیا حکم ہے۔  
۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَافَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ صَكَرَ هَهَا فَلَمَّا كُنْزُ  
عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي  
عَمَّا يَشْتَكُو فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي قَالَ  
أَبُوكَ حَذَافَةٌ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ مَن  
أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَأَلَهُ  
مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُو مَافِي وَجْهِهِ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَوَبُّ إِلَى اللَّهِ

لے کسی کرگری پڑی چیز اگر کہیں مل جائے اسے قطع کرتے ہیں اس حدیث میں اسی کا حکم بیان فرمایا گیا ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ ۞

باب ۱۰۱۔ مَنْ بَرَّكَ رُكْبَتَيْهِ هَدَّ

الرُّومَ أَوْ الْمُحَدَّثِ ۞

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْسَانَ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُدَّادَةُ ثُمَّ أَلْفَرَأَنَ يَقُولُ سَلَوْنِي فَبَرَكَ عَمْرٌ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا يَا لِلَّهِ رَبَّنَا وَ يَا لِلْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلَاثًا فَسَكَتَ ۞

باب ۱۰۲۔ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لَبِثَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَكُونُهَا وَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ۞

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَامَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ

ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ

الْمُنْزِلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَقْبَاهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا

ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَقْبَاهُ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ۞

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَّاسٍ

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔

۱۰۱۔ امام یا محدث کے سامنے دوزانو

بیٹھنا۔

۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری سے بخبری، انھیں انس بن مالک نے بتلایا کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ۔ پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ نے دوزانو ہو کر عرض کیا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ (اور یہ جملہ تین مرتبہ دوہرایا) پھر (یہ بات سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

۱۰۲۔ کوئی شخص سمجھانے کے لیے (ایک) بات کو تین مرتبہ

دوہرائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

”الاد قول الزور“ اس کو تین بار دوہرتے رہے اور حضرت

ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو

پہنچا دیا، یہ جملہ تین بار دوہرایا۔

۹۴۔ ہم سے عبدہ نے بیان کیا ان سے عبدالصمد نے ان سے عبداللہ

ابن ثعلبی نے، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے، حضرت انس سے

بیان کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب

آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے۔ حتیٰ کہ خوب سمجھ لیا

جاتا اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف لاتے اور انھیں سلام

کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

۹۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ابی بشر کے

واسطے سے بیان کیا، وہ یوسف بن مالک سے بیان کرتے ہیں۔ وہ

لے لیا اور یہودہ سوال کسی صاحب علم سے کرنا نا سبھی اور نادانی کی بات ہے۔ پھر اللہ کے رسول سے اس قسم کا معاملہ کرنا تو گویا بہت ہی سخت بات ہے اسی لیے اس قسم کے سبباً سوالات پر آپ نے غصہ میں فرمایا کہ جو پہلے دریافت کرو، اس لیے کہ اگرچہ بشر ہونے کے لحاظ سے آپ کی معلومات محدود تھیں مگر اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہونے کی بنا پر وحی و الہام سے وہ ساری کیفیات وہ سارے احوال آپ کو معلوم ہو جاتے تھے یا معلوم ہو سکتے تھے، جن کی آپ کو ضرورت پیش آتی تھی ۞ سہ حضرت عمرؓ کے عرض کرنے کی منشا یہ تھی کہ اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد کو نبی مان کر اب ہمیں مزید کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں ۞



عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہمارے قریب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے بیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آگ کے غلاب سے ان ایڑیوں کی خرابی ہے۔ یہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔

۶۳۔ مرد کا اپنی باندی اور گھروالوں کو تعلیم دینا۔

۹۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں بخاری نے خبر دی، وہ صالح بن حیاتی سے بیان کرتے ہیں، ان سے عامر الشعمی نے بیان کیا ان سے ابو بردہ نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لیے دواجر ہیں۔ ایک وہ جو اہل کتاب ہو اور اپنے نبی اور محمدؐ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ ملوک غلام جو اپنے آقا عبداللہ (دو دنوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے وہ) آدمی جس کے پاس کوئی لڑکی ہو جس سے شب باغی کرنا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لیے دواجر ہیں۔ پھر عامر نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث تھیں کسی عورت کے بغیر دی ہے (ورنہ اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

۶۴۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا، اور تعلیم

دینا۔

۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، انھوں نے ابن عباس سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں یا عطاء نے کہا کہ میں ابن عباس کو گواہ بناتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ عید کے موقع پر لوگوں کی صفوں میں) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا تو آپ نے انھیں نصیحت فرمائی (اور صدقے کا حکم دیا تو وہ) وعظ سن کر کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور بلال اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔

ابن عمر و قال تَخَلَّاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَا لَهُ فَأَذْرَكْنَا وَقَدْ أَرَهَقْنَا الصَّلَاةَ صَلَواتِ الْعَمَلِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ لِنَجْعَلَنَّا نَمْسَمُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى يَا عَلِيُّ صَوِّتْمْ وَنِلْ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۝

بابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ امَّتَهُ وَأَهْلَهُ ۝

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُوَيْرٍ سَلَامٌ قَالَ قَالَ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرُ الشَّعْمِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَآمَنَ بِمَا نَزَلَ مِنْ آدَمَ إِذْ آدَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ صَوَابِهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يُطَاهَرُ قَدِيمُهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا قَاصِحَ تَعْلِيمِهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَظُنُّنَا كَرِهًا لِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرَكَّبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدَائِنِ ۝

بابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَ

تَعْلِيمِهِنَّ ۝

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَآمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُتْلِقُ الْقُرْطَ وَهِيَ تَقُولُ يَا خُدْنِي طَرِيفُ ثَوْبِيهِ وَقَالَ ابْنُ سَمِيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

## ۷۵۔ حدیث کی رغبت کا بیان :

۹۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطے سے بیان کیا، وہ سعید بن ابی سعید القبری کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ کس کو حصہ ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ! مجھے خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمھاری حرص دیکھ لی تھی، قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو مجھے دل سے یا سچے جی سے "لا الہ الا اللہ" کہے گا۔

۷۶۔ علم کس طرح اٹھایا جائے گا؟ اور عمر بن عبدالعزیز نے ابو بکر بن حزم کو کھنا کہ تمھارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں بھی ہوں ان پر نظر کرو اور انھیں کھو لو کیونکہ مجھے علم کے ٹٹنے اور علماء کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ علم پھیلا میں اور ایک جگہ جمع کر، بیٹھیں تاکہ جاہل بھی جان لے اور علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے :

۹۹۔ ہم سے علاء بن عبد الجبار نے بیان کیا ان سے عبدالعزیز ابن مسلم نے عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے اس کو بیان کیا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ذاب العلماء تک :

۱۰۰۔ ہم سے اسعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، ان سے مالک نے ہشام بن عمرو سے ان کے باپ کے واسطے سے نقل کیا۔ انھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے لیکن اللہ تعالیٰ

## باب ۵۱ الحِرْصُ عَلَى الْحَدِيثِ :

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقَبْرِِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ :

بَابُ كَيْفَ يَقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَيْفَ عُمُرُ  
رَبِّ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ  
الْظُّرْمَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْتُهُ فَاثِي خِفْتُ  
دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءُ وَلَا تَقِيلُ إِلَّا  
حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيَقْشُوا  
الْعِلْمَ وَلَيَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلِّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ  
فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا :

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِذَلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءُ :

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَتَّزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ

لَهُ مَعْنَى عَقْدَ فِي بَحْثِ مَرَاوَرِّقِينَ مِّنْ بَحْثِ مَرَوِّقِينَ

علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہونے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۷۷۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے)؟

۱۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے ابن الاصبہانی نے، انھوں نے ابو صالح ذکوان سے سنا۔ وہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ سے مستفید ہونے میں، مرد ہم سے بڑھ گئے اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے دینی کوئی دن مقرر فرمادیں۔ تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کر لیا، اس دن عورتوں سے آپ ملے اور انھیں نصیحت فرمائی اور انھیں (مناسب) احکام دیے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا اگر وہ (لڑکے بھیج دے) آپ نے فرمایا ہاں اور وہ (کا بھی یہ حکم ہے)

۱۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے عبد الرحمن بن الاصبہانی کے واسطے سے بیان کیا، وہ ذکوان سے وہ ابوسعید سے، ابوسعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں۔ اور (دوسری سند میں) عبد الرحمن بن الاصبہانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو حازم سے سنا وہ ابومریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ایسے تین (لڑکے) جو ابھی بولنے کو نہ پہنچے ہوں گے۔

۷۸۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کر لے تاکہ (اچھی طرح) سمجھ لے۔

الْعِلْمُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ لَّتَأْخُذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسَيُلَوِّقُوا نَفَثًا يُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ قَضَاؤُا وَافْضُلُوا قَالِ الْفَرُّ بَرِي نَا مَعًا قَالِ مَتَا قَتَيْبَةُ قَالِ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ ۝  
بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَّةٍ فِي الْعِلْمِ ۝

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُ الْأَصْبَهَانِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنِّسَاءِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِنَّ عَلَيْكَ الرِّجَالُ قَا جَعَلَ لَنَا يَوْمًا مِّنْ تَفْصِيكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا كَقَرِهَتْ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيهَا قَالِ لَهُنَّ مَا مِثْلُ امْرَأَةٍ تَقْدِرُ ثَلَاثَةً مِّنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ۝

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ تَنَا عَنْدُرُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِنَّ وَسَلِّمْ بِهَذَا أَدْعُنْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۝

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَأَى جَعْدًا حَتَّى يَعْرِفَهُ ۝

۱۔ یعنی شیر خوار بچے کی موت مال کے لیے بخشش کا ذریعہ ہو جائے گی، پہلی مرتبہ تین لڑکے فرمایا، پھر وہ اور ایک حدیث میں ایک بچے کے انتقال کا بھی یہ حکم آیا ہے؛ ۲۔ یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کے لیے اور ایک راوی ابن الاصبہانی کے ہم کی تصریح کے لیے لائے ہیں۔ بالغ ہونے سے پہلے بچے کی موت کا کافی مدغم ہوتا ہے اس لیے معصوم بچے کی موت مال کی بخشش کا ذریعہ قرار دی گئی ہے

۱۰۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انھیں نافع بن عمر نے خبر دی ان سے امین ابی لیکہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیہ محترمہ حضرت عائشہؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہ پائیں۔ تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائیگا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سنکر) میں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ غفریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صوف (اللہ کے دربار میں) پیشی ہے۔ لیکن جس کے حساب میں یہ جانچ کی گئی (سمجھو) وہ ہلاک ہو گیا۔

۱۰۴۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں۔ یہ

حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے بیٹ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، وہ ابو شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ کہہ (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے) شکر جمع ہے تھے، کہا کہ اے امیر! مجھے اجازت ہو تو میں وہ بات آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز شام فرمائی تھی اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسکا ذکر کیا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے (اول) اللہ کی حمد ثنا، بیان کی۔ پھر فرمایا کہ کہہ کہ اللہ نے حرام کیلئے آدمیوں نے حرام نہیں کیا تو رس (وہ) کہ کسی شخص کے لیے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ کہہ میں خونریزی کرے یا اس کا کوئی بیڑہ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے (رسول) کے (لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز چاہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کے لیے اجازت دی تھی، پھر اسے لیے نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لیے اجازت ملی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَأَتْ جَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَوَسَّسَ عَذَابٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمُوفٌ يَمَسُّ حَسَابًا يَمِيرُ قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرُوضُ وَلَكِنْ مَنْ لَوْ قُتِلَ الْحَسَابُ يَهْلِكُ ۖ

بَابُ لِيُبَلِّغَ الْعِلْمَ الشَّاهِدَ الْغَائِبِ

قَالَ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَذِّبُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَمْرُؤِ بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنُ لِيَّ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدًا تَكُ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَمُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْكَأَى وَوَعَاةَ قَلْبِي وَابْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمْدًا اللَّهُ وَأُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَجُوزُ لِمَرِيٍّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَبْعِدَ بِهَا كَجَوْهَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَنَ لِرَسُولِهِ دَلَّكَ بِأَذْنِ لَكُمْ فَلَتَمَّا آذَنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ تَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا يَأْ لَا مِيسَ

۱۰۴۔ حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے جس مسئلہ میں انھیں الجھن ہوئی اس کے بارے میں رسول اللہ سے بے تکلف دریافت کر لیا، اللہ کے یہاں پیشی تو سب کی ہوگی مگر حساب نہیں جس کی شروع ہوگئی وہ منور گرفت میں آجائے گا۔

حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دی۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث ابوشریح سے پوچھا گیا کہ آپ کی بات سنکر عمرؓ نے کیا جواب دیا، انھوں نے کہا یہ کہ (ابوشریح) میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم (مکہ) کسی خطاکار کو یا خون کر کے اور قتل پھیل کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا بلکہ

۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے حماد نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے (یوں) فرمایا، تمھارے خون اور تمھارے مال، محمد کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے اعلان نہ کیا کہ لفظ بھی فرمایا (یعنی) اور تمھاری اہل بیت میں تم پر حرام ہیں جس طرح تمھارے آج کے دن کی رحمت تمھارے اس پہنچنے میں بسن لو، یہ خبر حاضر غائب کو پہنچا دی اور محمد کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، پھر دوبار فرمایا کہ کیا میں نے (اللہ کا یہ حکم) تمھیں نہیں پہنچا دیا بلکہ

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے

کا گناہ۔

۱۰۶۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے بخوی، انھیں منصور نے، انھوں نے ربیع بن حراش سے سنا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو، کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو۔

۱۰۷۔ ہم سے ابوالوہید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے جامع ابن شداد نے، وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے باپ سے (یعنی) اپنے والد زبیرؓ سے عرض کیا کہ میں نے کبھی آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہیں سنی ہیں۔ جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں، زبیرؓ نے جواب دیا کہ سن لو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کبھی) جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ

وَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَيَقِيلَ لِرَأْيِ شَرِيحٍ  
مَا قَالَ عَمْرُو قَالَ أَنَا أَهْلُكُمْ مِنْكُمْ يَا أَبَا  
شَرِيحٍ لَا تُعَيِّدُ عَاصِيًا وَلَا قَاتِلًا يَدِمُ وَلَا  
فَاتِلًا يَخْرِبُهُ \*

۱۰۵۔ احَدَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ  
ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ  
دِمَاءُكُمْ وَآمُوا لَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ ذَا حُسْبٍ  
قَالَ دَاْعَرًا مِنْكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا إِنِّي مُهَرِّكُمْ هَذَا إِلَّا لِيَبْلُغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ  
الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ الْآهْلُ بَلَّغَتْ  
مَوَدَّتِي \*

بَابُ - رَأَى مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ  
ابْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكَلِّمُوا عَلِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ  
كَذَبَ عَلَى تَحْلِيلِ النَّارِ \*

۱۰۷۔ احَدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ رَأَيْتُ  
أَسْمَكَ مُحَمَّدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا  
رَأَيْتُ لَمَّا فَرَغْتُ دَاْعَرًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ  
كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَبْلُغْ مَا مَعَدَّ لَهُ مِنَ

لسہ عمر بن سعید نے ابوشریح کو جو جواب دیا، اسرار دھاندلی کا جواب تھا۔ ابن زبیرؓ نے باغی تھے نہ فساد، بلکہ وہ خود تھا۔  
لسہ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ دوسری حدیث میں تفصیل سے اس کا ذکر آیا ہے۔

النار:

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَسْأَلْتُ لَيْثَ بْنَ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ أَحَدٍ كَلَّمَ حَدِيثًا كَيْفَ لَا أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَفَمْتُ عَلَى كَذِبًا فَلَيْتَنِي أَمُتَعَدَّهُ مِنَ النَّارِ

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلَيْتَنِي أَمُتَعَدَّهُ مِنَ النَّارِ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسْتَوُوا بِإِسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَرَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ دَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَدٍّ فَلَيْتَنِي أَمُتَعَدَّهُ مِنَ النَّارِ

بَابُ تَابِعَةِ الْعِلْوِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ آتَاكَ كَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ أَوْ كَتَبَهُ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الضَّعِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي هَذِهِ الضَّعِيفَةِ قَالَ

اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے (اسی لیے میں حدیث رسول بیان نہیں کرتا) ۱۰۸۔ ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے عبد العزیز کے واسطے سے نقل کیا کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے مجھے بہت سی حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روک رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر عمل جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

۱۰۹۔ ہم سے کی بنی ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے سلم بن اکوع کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔

۱۱۰۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ابی حصین کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (اپنی اولاد کا) میرے نام کے اوپر نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو، اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔

۸۔ علم کا قلمبند کرنا:

۱۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں وکیع نے سفیان سے خبر دی، انھوں نے مطرف سے سنا، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے ابو جحیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی (اور بھی) کتاب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ مگر اللہ کی کتاب ہے یا فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے، یا پھر جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انھوں نے

ملہ یہ سلسل حدیثیں سب اسی ذیل میں آئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگ غلط بات منسوب کر کے دنیا میں خلق کو گمراہ اور آخرت میں دوزخ کو آباد نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے محفوظ رکھا اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لی ان کو علماء نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ خواب میں بھی اگر کوئی بات میری طرف منسوب کی جائے تو وہ بھی صحیح مونی چاہیے کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آ سکتا۔

فرمایا، دیت (اور اسیروں کی رٹائی کا بیان اور یہ حکم کہ مسلمان کا فہر کے  
عوض قتل نہ کیا جائے) پہلے

۱۱۲۔ ہم سے ابو نعیم الفضل ابن وکیب نے بیان کیا، ان سے شیبان  
نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے کسی شخص نے بنو میث کے کسی آدمی کو

اپنے مقتول کے عوض مار دیا تھا۔ یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی، آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار  
ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا قیل کو روک لیا، (اما)

بخاری کہتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو، ایسا ہی ابو نعیم وغیرہ نے  
اقتل اور القیل کہا، ان کے علاوہ دوسرے لوگ القیل کہتے ہیں (رسول اللہ  
نے فرمایا) کہ ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ

رکھ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا، جیسے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا۔  
اور میرے لیے بھی صرف دن کے ٹھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا  
گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے نہ اس کا کوئی کائنات توڑا جائے

نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیز بھی وہی اٹھا  
جس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرے گا، تو اگر کوئی شخص  
مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) اس کو اختیار ہے دو باتوں کا، یا  
دیت ہے یا قصاص۔ اتنے میں ایک بحثی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول

اللہ! یہ مسائل میرے لیے کھواد دیجیے، تب آپ نے فرمایا کہ ابو فلان  
کے لیے (یہ مسائل) لکھ دو، تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ!  
اذخروا، کیونکہ اسے ہم گھروں میں بوتے ہیں اور اپنی قبروں میں ڈالتے  
ہیں دیہ سنس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، مگر اذخرو

مگر اذخرو؟

الْعَقْلُ وَفَكَانَ الْأَسِيرُ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ  
يَكَا فِرَ \*

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي  
مِثْ عَامَ فَزَمَكَةَ يَقْتِيلُ مِنْهُمْ قَتْلُكَ فَأُخْبِرَ  
بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَتْ رَأْسُكَ  
تُحْلَبُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ  
الْقَتْلَ أَوْ الْبَيْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ دَا بَعْلُوهُ عَلَى  
الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلُ أَوْ الْبَيْتَ  
وَأُخْبِرَ لَا يَقُولُ الْفَيْلُ وَسُلْطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ  
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا وَلَا تَهْمَا لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا  
يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَلَا تَهْمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً  
مِنْ تَهْمَا إِلَّا وَلَا تَهْمَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا  
يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ  
سَاقُطَتُهَا إِلَّا لِمَنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ  
بِخَيْرٍ لِنَظَرِي إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ  
يُقَادَ أَهْلُ الْقَتْلِ كَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ  
اَكْتُبُوا لِي فِي مُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ  
إِلَّا أَدْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُ فِي بُيُوتِنَا  
دَقُورَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
الْأَذْخِرَ إِلَّا الْأَذْخِرَ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَيْبَانُ  
سُفْيَانُ قَالَ ثَمَّاعَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ  
ابْنُ مُتَبِّعٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کچھ لوگوں کو شبہ تھا کہ حضرت علیؑ کے پاس کچھ ایسے احکام اور پریشیدہ باتیں کسی صحیفے میں درج ہیں جو رسول اللہؐ نے ان کے علاوہ کسی اور کو  
نہیں بتائیں اس حدیث سے اس غلط فہمی کی تردید ہوئی ہے

مجھ سے زیادہ کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں، وہ کلمہ لیا کرتے تھے، میں لکھتا نہیں تھا، دوسری سند سے معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی۔ وہ ہمام سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے :

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابن وہب نے، انھیں یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبد اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سامانِ کتابت لاؤ تاکہ تمہارے لیے ایک نوشتہ لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت رسول اللہؐ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس الشک کتاب موجود ہے جو ہمیں (دہایت کے لیے) کافی ہے۔ اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہو گئی اور بول چال زیادہ ہونے لگی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔ (اس وقت میرے پاس جھگڑا ٹھیک نہیں، تو ابن عباسؓ یہ کہتے ہوئے نکل آئے کہ بیشک مصیبت بڑی سخت مصیبت ہے (وہ چیز جو ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپؐ کی (مطلوبہ) تحریر کے درمیان حائل ہو گئی۔

۸۲۔ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا :

۱۱۵۔ صدقہ نے ہم سے بیان کیا انھیں ابن عیینہ نے معمر کے واسطے سے خبر دی، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، زہری ہند سے، وہ ام سلمہؓ سے (دوسری سند میں) عمرو اور یحییٰ بن سعید زہری سے، وہ ایک عورت سے، وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا ہوئے اور فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجرہ والیوں کو جگاؤ، کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا اوڑھنے والی ہیں وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی لے

۸۳۔ رات کے وقت علمی مذاکرہ :

أَحَدُ أَكْثَرِ حَدِيثًا عَنْهُ مِنْ بَنِي إِذَا مَا كَانَ حَضَرَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْرٍ وَقَاتِلُهُ كَانَ يَكْتُبُ تَابِعَهُ  
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :  
۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ انْتَوَيْنِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ  
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ  
وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَأَخْتَلَعُوا وَكَثُرَ  
الْفُطْرُ قَالَ ثُوْمُوَا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي  
الْتِمَازُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ التَّرْزِيَةَ  
عَلَى التَّرْزِيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ :

۸۲۔ بَابُ الْوَعظِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ :

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عَيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هَمَامٍ  
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
اشْتَقَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ  
لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنْ  
أَفْئِنٍّ وَمَاذَا فُتِمَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ  
الْخُجْرَةِ كَأَسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةٍ فِي الْآخِرَةِ :

۸۳۔ بَابُ السَّعْيِ بِاللَّيْلِ :

لے مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے خزانے نازل ہوئے اور اس کا عذاب بھی اترا۔ دوسرے یہ کہ بہت سی عورتیں جو ایسے باریک کپڑے استعمال کریں گی جن سے بدن نظر آئے، آخرت میں انھیں رسوا کیا جائے گا۔



۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَارِيرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سَلَمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي الْيَحِيرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ هُنَا قَاتِلَ رَأْسِ مَا تَكُونُ سَتَةً مِنْهَا لَا يَبْقَى وَشَنُّهُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدًا ۝

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَنَا الْحَكُّو قَالَ تَمَعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرِ قَالَ بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَبْنُودَةٍ بَيْتُ الْحَارِثِ وَدُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي كَيْفِيَّتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيْمُ أَوْ كَلِمَةً تَفْسِيرُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ يَجْعَلُنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى تَمَعْتُ غَطِيظَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

### باب ۸۳۔ حَفِظَ الْعِلْمَ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ كَلَّمَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلًا آيَاتٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا

۱۱۶۔ سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا، ان سے بیٹ نے۔ ان سے عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا وہ سالم اور ابوبکر بن ابی حاتمہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ نہیں رہے گا۔

۱۱۷۔ آدم نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ایک رات میں نے اپنی خالہ ٹیمونہ بنت الحارث زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن، ان کی رات میں ان ہی کے پاس تھے، آپ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی پھر گھر میں تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے، پھر اٹھے اور فرمایا کہ چھوڑو سو رہا ہے یا اسی جیسا غلط فرمایا، پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب رکھ کر لیا۔ تب آپ نے پانچ رکعت پڑھیں، پھر دو پڑھیں، پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خزانے کی آواز سنی۔ پھر نماز کے لیے دباہو تشریف لے گئے۔

### ۸۳۔ علم کو محفوظ رکھنا ۝

۱۱۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن میں دو آیتیں

لے یا تو یہ مطلب ہے کہ عام طور پر اس امت کی عربی تنویر سے زیادہ نہ ہوں گی لیکن محققین کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو ظاہری فظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی عامر بن واثلہ کا ٹھیک تنویر میں بعد انتقال ہوا۔ اُحد کی لڑائی میں ان کی پیدائش ہوئی اور ایک سو دو برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا ۝ لے کتاب التفسیر میں بھی بخاری نے یہ حدیث ایک دوسرے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر حضرت میمونہؓ سے باتیں کہیں اور پھر سو گئے۔ اس جملے سے اس حدیث کا عنوان صریح ہو جاتا ہے یعنی رات کو علمی گفتگو کرنا ۝

نہ ہوتیں۔ میں کوئی حدیث نہ بیان کرتا، پھر یہ آیت پڑھی جس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ ویلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) رحیم تک (حالا کہ وہ اللہ سے کہہ جائے) مہاجر بھائی تو بازدار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیداد میں مشغول رہتے اور ابو ہریرہؓ رسول اللہ کے ساتھ جی بھر کر رہتا اور (ان مجلسوں میں) حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے ۛ

۱۱۹۔ ہم سے ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا، ان سے محمد ابن ابراہیم بن دینار نے ابن ابی ذئب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ سعید بن المقبری سے، وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چٹو بنائی اور (میری چادر میں ڈال دی) فرمایا کہ چادر کو پیٹ لے۔ میں نے چادر کو (پٹنے بن پر) پیٹ لیا پھر اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ذئب نے اسی طرح بیان کیا کہ دیوں فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چٹو اس (چادر) میں ڈال دی ۛ

۱۲۰۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔ وہ سعید بن المقبری سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو ہریرہؓ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو طرف یاد کر لیے ہیں۔ ایک کہ میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ ترخرا کاٹ دیا جائے ۛ

ثُمَّ يَتْلُو آيَاتِ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا أُنزِلَتْ مِنَّا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِمُ الرَّحِيمِ إِنَّ أَخْوَابَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَسْخَرُونَ مِنْهُمْ يَخْفَضُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ يَخْتَفُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَسْخَرُونَ مِنْهُمْ الْكَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنْ أَبَا هَذِهِ كَانُوا يَزُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْبَعُ بَطْنَهُ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ۛ

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا قَالَ لَبَسْتُ بِكَ أَعْلَقَ فَبَسَطْتُهَا فَخَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُرُ قَصَصْتَهُ فَمَا لَيْسَتْ شَيْئًا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ بِهَذَا وَقَالَ فَخَرَفَ بِمِثْلِهِ ۛ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خِفَضْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَيْنَ فَمَا أَحَدُهُمَا فَبَسَطْتُهَا وَمَا أَلْفَ خَرُ فَلَوْ بَسَطْتُهَا قُطِعَ هَذَا الْبَلْعُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَلْعُومُ مَجْرَى الطَّعَامِ ۛ

لے حضرت ابو ہریرہؓ کے حق میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا کہ انہیں ہر چیز یاد رہ جاتی۔ لے ابو ہریرہؓ کے اس ارشاد کا مطلب بعض علماء نے تو یہ بیان کیا ہے کہ علم ظاہر سے متعلق حدیثیں تو ابو ہریرہؓ نے جو سونے تک پہنچا دیں اور جن حدیثوں کا تعلق علم باطن سے ہے۔ وہ سچ کہ عوام کے لیے مفید نہیں، ان کی اشاعت سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے اس لیے ائمہ نے یہ بات کہی کہ دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے اور محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ دوسری حدیثوں سے مراد ایسی حدیثیں ہیں جن میں ظالم اور جابر حکام کے حق میں وعیدیں آئی ہیں اور قتلوں کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ نے جس زمانہ میں بیان کی وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا ہو چلا تھا (تقریباً صفحہ ۱۱۷ء)

۸۵۔ عالموں کی بات خاموشی سے سننا :

۱۲۱۔ ہم سے حجاج نے بیان کیا، ان سے شبہ لے، انھیں علی بن مددک نے ابزرعہ سے خبری، وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموشی کے ساتھ بات سناؤ، پھر فرمایا لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۸۶۔ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے

زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کر دے (یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے)

۱۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد المسندی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے، انھیں سعید بن جبیر نے خبری، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ موسیٰ (جو خضر کے پاس گئے تھے وہ) بنی اسرائیل ولے نہیں تھے۔ بلکہ دوسرے موسیٰ تھے یہ سن کر ابن عباسؓ بولے کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا۔ ہم سے ابی بن کعبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰ نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں ہوں اس وجہ سے اللہ کا عتاب ان پر ہو کہ انھوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ نے کہا اے پروردگار! میری ان سے کیسے ملاقات ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی توشے میں رکھ لو، پھر جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو وہ بندہ تمہیں (دیں) لے گا۔ تب موسیٰ چلے اور ساتھ میں اپنے خادم بدش بن لون کو لے لیا اور انھوں نے توشے میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے تو وہ دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے۔ اور مچھلی ترشہ وان سے نکل کر دریا میں اپنی راہ جا گئی، اور یہ بات موسیٰ

۸۵۔ اَلْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ :

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي رُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ :

بَابُ ۸۶ مَا يَسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ

أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى :

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عُمَرُو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى الْأَحْرَقُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى الْكَبِيُّ خُطْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ آيُ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَخَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي يَمْجَعُ الْبَحْرَيْنِ هُمَا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مَكْتَلٍ فَإِذَا فَعَدْتَهُ فَمَوَّكَمٌ فَأَنْطَقَ دَانُطَانِي مَعَهُ يَفْتَاهُ يُؤْتِشَعُ بَيْنَ نُورٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِي مَكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَهَا دَعَاوُسُهَا مَنَا مَا قَانَسَلِ الْحُوتُ مِنَ الْمَكْتَلِ فَأَتَخَذَ سَيْبِكُهُ فِي الْبَحْرِ سَرِيًّا وَكَانَ يُؤْمِسِي وَفَتَاهُ حَجَبًا فَأَنْطَلَقَ بَيْنَهُمَا

(بقیہ ماثیہ صفحہ سابقہ) اسی لیے یہ کہا کہ ان حدیثوں کے بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے مصلحتاً خاموشی اختیار کر لیں ہے۔ اس علم باطن سے اگر تعارف مراد لیا جائے تو وہ بھی وہی تصوف ہوگا جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے۔ قرآن و سنت سے باہر کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک مسلمان کے لیے واجب التسلیم ہو۔ جمیز قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی وہ تو قابلِ اتباع ہے ورنہ نہیں (مفہوم) اے رسول اللہ نے نصیحتیں فرمائی تھیں کہ جو لوگوں کو توجہ سے بات

لَمَّا رَآهُمَا دَبُّوهُمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِقَتَهُ  
 ائْتَا عَدَاةً نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا  
 نَصَبًا وَلَعَلَّيْكَ مُوسَى مَسَاءً مِنَ النَّصَبِ حَتَّى  
 جَاوَزَ الْمَكَاتَ الَّذِي أَمْرِي بِهِ فَقَالَ قَتَا  
 أَرَعَيْتَ إِذَا دَبُّنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي كَسَيْتُ  
 الْحُوتَ قَالَ مُوسَى خَلِّ مَّا كُنَّا نَبْغُ فَأَرْتَنَا  
 عَلَى أَثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ  
 إِذَا رَجُلٌ مُسَبِّحٌ يَتُوبُ أَوْ قَالَ تَسْبِيحٌ يَتُوبُ بِهِ  
 فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَآتَى بِأَرْصِكَ  
 السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بِي سُبْحَانَكَ  
 قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَيْتَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي وَمَا  
 عَلِمْتُ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأَ  
 يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ  
 لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ دَأَنْتَ عَلَى عِلْمِ عِلْمِكَ اللَّهُ  
 لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا  
 وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَا نَطْلُقَا مَشِيَّانِ عَلَى  
 سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ قَمَرَتْ  
 بِهِمَا سَفِينَتُهُ فَلَکُمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا  
 فَعَرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ فَجَاءَ  
 عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَتِ فَتَفَرَّقَ  
 كَهْرًا أَوْ تَفَرَّقَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا  
 مُوسَى مَا نَقَمَ عَلَيَّ دَعَاكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ  
 تَعَالَى إِلَّا كَهْرًا هَذَا الْعُصْفُورُ فِي الْبَحْرِ  
 فَعَمِدَ الْخَضِرُ إِلَى تَوْبِهِ مِنَ السَّفِينَتِ فَزَعَمَهُ  
 فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدَتْ إِلَى  
 سَفِينَتِنَا فَمَدَّ قَتَمَهَا لِيُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ الْوَهَّاقُ  
 إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأًا قَالَ لَا تَوَاجِدُنِي  
 بِمَا لَيْسَ بِكَ وَلَا تُزْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا قَالَ  
 فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا

اور ان کے ساتھی کے لیے تعجب انگیز تھی، پھر دونوں بقیہ رات اور دن  
 میں چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا ناشتر  
 لاؤ۔ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی اور موسیٰ بالکل نہیں  
 تھکے تھے مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے جہاں تک انہیں جانے کا  
 حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم  
 مخروہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں بھلی کو (کہنا، بھول گیا) یہ سن کر  
 موسیٰ بولے کہ یہ ہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی تو وہ پچھلے پاؤں  
 لوٹ گئے۔ جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے  
 (موجود) ہے۔ موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ خضر نے کہا کہ تمہاری سرزمین  
 میں سلام کہاں۔ پھر موسیٰ نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں، خضر بولے کہ بنی اسرائیل  
 کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا کہ کیا میں تمہارے ساتھ  
 چل سکتا ہوں تاکہ تم مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتاؤ جو خدا نے تمہیں  
 سکھائی ہیں۔ خضر بولے کہ تم میرے ساتھ میرے نہیں کر سکو گے، اے  
 موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم  
 دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر موسیٰ نے کہا کہ خدا نے چاہا تو  
 مجھے صابراؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری خلاف ورزی نہیں  
 کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے پیدل چلے، ان کے  
 پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی  
 والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھاؤ، خضر کہ انہوں نے پہچان لیا  
 اور بے کرایہ سوار کر لیا اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر  
 بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یادو چوچیں ماریں (اسے دیکھ کر)  
 خضر بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے  
 اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر  
 نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کہ ان  
 لوگوں نے تو ہمیں بلا کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی رک کر کھڑی  
 اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ دُوب جاویں۔ خضر بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم  
 میرے ساتھ میرے نہیں کر سکو گے (اس پر) موسیٰ نے جواب دیا کہ بھول پر  
 میری گرفت نہ کرو۔ موسیٰ نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا، پھر دونوں چلے  
 کشتی سے اتر کر ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر نے اوپر

نَزِمَ يَلْعَبَ مَعَ الْغُلَامِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ  
مِنْ أَعْلَاهُ فَأَقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى  
كَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً لِيُغَيِّرَ نَفْسِي قَالَ أَلَمْ أَقُلْ  
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ  
وَهَذَا أَدُّكَ فَأَنْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ  
اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمَا قَوَاعِدًا  
فِيهَا جِدَارٌ أَيْرُودٌ أَنْ يَتَنَقَّصَ قَالَ الْخَضِرُ  
بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى كَوَيْدُكَ  
لَا تَخْذَلْ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي  
وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى كَوَيْدَنَا كَوَيْدَنَا كَوَيْدَنَا كَوَيْدَنَا  
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُيَيْنَةَ يُطَوِّلُهُ ۝

**باب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا**

**جَابِلًا ۝**

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
مَنْسُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَإِنْ أَحَدًا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حِمِيَّةً فَرَفَعَ  
إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ  
قَاتِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ يَكُونُ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي  
الْعَلْبِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝

**باب أَسْئَالِ الْفَتَى عِنْدَ رَجُلٍ**

**الْجَمَارِ ۝**

اس کا سر پکڑ کر ماتھے سے اسے الگ کر دیا، موسیٰ بول پڑے کہ تم نے  
ایک بے گناہ کو بغیر کسی جاتی حق کے مار ڈالا۔ خضر بولے کہ میں نے تم  
سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، ابن عیینہ کہتے  
ہیں کہ اس کلام میں زیادہ تاکید ہے پہلے سے پھر دونوں چلتے رہے  
سُحلیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا، انھوں  
نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا، انھوں نے وہیں دیکھا کہ ایک  
دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔ خضر نے اپنے ماتھے کے اشارے  
سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ بول اٹھے کہ اگر تم چاہتے تو دو گاؤں والوں  
سے، اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر نے کہا کہ (بس اب)  
ہم تم میں جدائی کا وقت آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ  
اللہ موسیٰ پر رحم کرے، ہمارا تمنا تھی کہ موسیٰ کچھ دیر ادا صبر کرتے، تو  
مزید واقعات ان دونوں کے بیان کیے جاتے۔ محمد بن یوسف کہتے  
ہیں کہ ہم سے علی بن خشرم نے یہ حدیث بیان کی ان سے سفیان بن  
عییینہ نے پوری کی پوری بیان کی۔

۸۷۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا۔ جو بیٹھا

ہوا ہو۔

۱۲۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے  
واسطے سے بیان کیا، وہ ابو داؤد سے، وہ ابو موسیٰ سے روایت  
کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس  
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی خاطر لڑائی کی کیا صورت ہے  
کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ  
کرنا ہے تو آپ نے اس کی طرف سراٹھایا اور سراسی لیے اٹھایا کہ  
پوچھنے والا کھڑا تھا، تو آپ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سر بلند کرنے  
کے لیے لڑے وہ اللہ ہی کی راہ میں لڑتا ہے ۝

۸۸۔ رمی جمار (یعنی حج میں پتھر پھینکے) کے وقت مشد

پوچھنا۔

۱۔ یعنی جب اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لیے آدمی میدان جنگ میں پہنچتا ہے اور غصہ کے ساتھ یا غیرت کے ساتھ جوش میں اُگر پڑتا ہے  
تو یہ سب اللہ ہی کا خاطر سمجھا جائے گا اس کو ذاتی یا نفسانی جنگ نہیں کہا جائے گا۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ  
ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عِيسَى بْنِ  
طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمُوعِ  
وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ  
قَبْلَ أَنْ أَرْحِي فَقَالَ أَرِمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ أَخُو  
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرِ  
وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا  
أَجْرًا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ  
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ عَبْدُ  
الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْنَا الْأَعْمَشَ سُكَيْمَانَ بْنَ  
صُهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ مَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأُمِّي مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ  
وَهُوَ يَتَوَسَّلُ عَلَى عِيسَى مَعَهُ قَمَرٌ يَنْفِرُ  
مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ  
عَنِ الزُّوْجِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَلُّوهُ لَا  
يَبْعَثُ فِيهِ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
لَتَسَلُّنَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا  
الْقَاسِمِ مَا الزُّوْجُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُدْعَى  
لِلَّيْلِ فَقُلْتُ فَلَمَّا أُتِجِلَ عَنْهُ فَقَالَ وَ  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الزُّوْجِ قُلِ الزُّوْجُ مِنْ أَمْرِ  
رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا  
قَالَ الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قَوْلِ آءِتِنَا

۱۲۴۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے زہری کے واسطے سے روایت کیا۔ انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی جمار کے وقت دیکھا، آپ سے کچھ پوچھا جا رہا تھا، تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل قربانی کر لی، آپ نے فرمایا: اب (رمی کرو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے مرند لیا، آپ نے فرمایا: اب (قربانی کرو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ اس وقت، آپ سے جس چیز کے بارے میں جو آگے پیچھے ہو گئی تھی، آپ سے پوچھا، آپ نے یہی جواب دیا کہ (اب) کرو، کچھ حرج نہیں ہوا۔

۸۹۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ تمہیں غلط علم دیا گیا ہے۔

۱۲۵۔ ہم سے قتیب بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے، ان سے اعش سلیمان بن مہران نے ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے کنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کعبور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا، مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کب کب کہ لے ابراہیم القاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آرہی ہے۔ اس لیے میں کھڑا ہو گیا جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ نے (قرآن کا یہ ٹکڑا) جو اس وقت نازل ہوا تھا، ارشاد فرمایا: اے نبی! تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے

۱۔ حدیث اس سے قبل بھی دوسرے عنوان سے گزر چکی ہے۔

وَمَا أَوْلُوا ۚ

پیدا ہوئی ہے اور تمہیں علم کی بہت تھوڑی مقدار دی گئی ہے :

اس لیے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے (امش کہتے ہیں کہ جاری قرأت میں وَمَا أَوْلُوا ہے (وَمَا أَوْلُوا نہیں ہے)

بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْإِخْتِيَارِ غَفَاةً

۹۰۔ کوئی شخص بعض جائز باتوں کو اس دُور سے ترک کرے

أَنْ يَقْعُرَ قَلْبُهُ بِبَعْضِ النَّاسِ يَفْقَهُوا

کہ کہیں لگ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ ہمت (یعنی ناجائز)

فِي أَشَدِّ وَتَنُهُ ۚ

باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ

۱۲۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل کے واسطے سے نقل کیا۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الرَّسُوْدِ قَالَ قَالَ

انہوں نے ابواسحق سے اسود کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ

لِأَبْنِ الزُّبَيْرِ كَأَنْتَ عَائِشَةُ لَيْسَ إِلَيْكَ

مجھ سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے

كَعِثْرًا إِنَّمَا حَدَّثَكَ فِي الْكُحْبَةِ قُلْتُ

بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں تو کیا تم سے کعبہ کے بارے میں بھی کچھ بیان کیا

قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے کہا اہل مجھ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَا عَائِشَةُ كَوَلَّكَ أَنْ تَقُولِي حَدِيثَ عَهْدِهِمْ

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تیری قوم (دور جاہلیت کے

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَكْفُرُ لَنَقْضُ الْكُحْبَةَ

ساتھ) قریب العہد نہ ہوتی بلکہ پرانی ہوگئی ہوتی، ابن زبیر نے کہا یعنی

فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا

کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لیے دو

يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۚ

دروازے بناتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور ایک دروازے

سے باہر نکلتے تو بعد میں ابن زبیر نے یہ کام کیا۔

بَابُ مَنْ تَخَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ

۹۱۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا۔

قَوْمِ كَرَاهِيَةٍ أَنْ لَا يَفْهَمُوا دَقَالَ

اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی حضرت علیؓ کا

عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا

ارشاد ہے کہ لوگوں سے وہ باتیں کرو جنہیں وہ پہچانتے ہوں

النَّاسُ بِمَا يَعْرِفُونَ أَنْجِبُونَ أَنْ يَكِلَ بَ

کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو

اللَّهُ وَرَسُولَهُ ۚ

جھٹلا دیں؟ "۔

اسے روح کی حقیقت کے بارے میں یہودیوں نے جو سوال کیا تھا، اس کا منشاء بھی یہی تھا کہ چونکہ تورات میں بھی روح کے متعلق یہی بیان کیا گیا کہ وہ خدا کی طرف سے ایک چیز ہے۔ اس لیے وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی تعلیم بھی تورات کے مطابق ہے یا نہیں، یا یہ بھی فلسفیوں کی طرح روح کے سلسلہ میں ادھر ادھر کی باتیں کہتے ہیں۔ روح چونکہ خالص ایک لطیف شے ہے اس لیے ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے ۚ

اسکے قریش چونکہ قریب زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً کعبہ کی نئی تعمیر کو ملتوی رکھا۔ حضرت زبیرؓ نے یہ حدیث سن سکتے تھے کہ دوبارہ تعمیر کی اور اس میں دو دروازے ایک شرقی اور ایک غربی نصب کیے لیکن حجاج نے پھر کعبہ کو توڑ کر اسی شکل پر قائم کر دیا جس پر عبد جاہلیت سے چلا آ رہا تھا۔ اس باب کے تحت حدیث لانے کا منشاء یہ ہے کہ ایک بڑی مصیحت کی خاطر کعبہ کا توڑنا رسول اللہؐ نے متوی فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سبب یا سنت پر عمل کرنے سے فتنہ و فساد پھیل جائے گا یا اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے گا اندیشہ ہو تو وہاں مصلحتاً اس سنت کو ترک کر دینا چاہیے لیکن اس کا فیصلہ بھی کوئی واقع شرعیات اور کچھ دار عالم ہی کر سکتا ہے۔ ہر شخص نہیں ۚ اسکا منشاء یہ ہے کہ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ بِذَلِكَ :

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ قَتَادَةُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ  
يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ  
سَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا  
مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِذَا  
تَيَسَّرَ لَكُمْ وَأَخْبَرْتُمَا مُعَاذُ عِنْدَ مُوتِهِ  
تَيَسَّرَ لَكُمَا :

۱۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ معروف کے واسطے سے بیان  
کیا، انھوں نے طفیل سے نقل کیا، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ  
عنه سے مضمون حدیث بیان کیا۔

۱۲۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے معاذ بن ہشام  
نے، ان سے ان کے باپ نے قتادہ کے واسطے سے نقل کیا۔  
وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ نے  
فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے  
(دوبارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ!  
آپ نے (سہ بارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول  
اللہ! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ جو شخص سچے  
دل سے اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں  
اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام  
کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو  
باخبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہوں؟ آپ نے فرمایا (جب تم یہ خبر  
سناؤ گے) اس وقت لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور محل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے  
بیان فرمادی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کا ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے معمر نے بیان کیا انھوں نے  
اپنے باپ سے سنا، انھوں نے حضرت انس سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھ  
سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا کہ جو شخص  
اللہ سے اس کیفیت کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ کیا ہو وہ (یقیناً) جنت میں داخل ہوگا۔ معاذ نے عرض کیا، یا  
رسول اللہ! کیا اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا  
نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے پلے

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ  
ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لِمُعَاذٍ مَنِ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُفِرُّكُ بِهِ شَيْئًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ  
قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَبَّرُوا :

(یقیناً) حاشیہ سابقہ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہیئے۔ اگر لوگوں سے ایسی بات کی جائے جو ان کی عقل سے باہر ہو تو ظاہر ہے کہ  
وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیثیں بیان کرو جو ان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔ ورنہ وہ کہیں ناقابل فہم باتیں  
سنکر ایسی حدیثوں کو جھٹلانے نہ لگیں حالانکہ وہ حدیثیں اپنی جگہ بالکل صحیح ہوں گی۔

(حاشیہ صفحہ ۱۱۵) اصل چیز یقین و اعتقاد ہے اگر وہ درست ہو جائے تو پھر اعمال کی کوتاہیاں اور کمزوریاں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے خواہ ان اعمال بد کی  
زنجیر جگت کر جنت میں داخل ہو یا پہلے ہی مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش شامل حال ہو جائے۔



۹۲۔ الْحَيَاءُ فِي الْعُلُوِّ وَقَالَ جَاهِدُ  
لَا تَتَعَمَّرُ الْعُلُوَّ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ  
وَقَالَتْ عَائِشَةُ نَعَمْ النِّسَاءُ نِسَاءُ  
الْأَنْصَارِ لَهُمْ يَمْتَنِعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ  
يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ

۹۲۔ حصول علم میں سسرمانا۔ مجاہد کہتے ہیں کہ مستکبر اور  
شرلمانے والا آدمی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ  
کا ارشاد ہے کہ انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ مشرک  
انہیں دین میں سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ جَاءَتِ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَيِّ فَمَلُ عَلَى الْمَرْأَةِ  
مِنْ غُسْلِ إِذَا اخْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَعَطَّتْ  
أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَدْتَحْتُمُ الْمَرْأَةَ قَالَ نَعَمْ تَزَيَّيْتُ  
بِحَيْثُ خِيَمَ يُشِيرُ بِهَا دَلْدُهَا

۱۳۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں ابو معاویہ نے بخبری  
ان سے ہشام نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے  
زینب بنت ام سلمہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام المؤمنین حضرت  
ام سلمہ رضی سے روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر  
ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے  
سے نہیں شرماتا اس لیے میں پوچھتی ہوں کہ کیا احتلام سے عورت پر بھی  
غسل ضروری ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ہاں)  
جب عورت پانی دیکھ لے (یعنی کپڑے وغیرہ پر پانی کا اثر معلوم ہو)  
تو دیکھ کر حضرت ام سلمہ نے پردہ کر لیا یعنی اپنا چہرہ چھپا لیا (شرم  
کی وجہ سے) اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ  
نے فرمایا ہاں؛ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کہیں اس کا بچہ اس کی صورت  
کے مشابہ ہوتا ہے۔

لے ضرورت کے وقت دینی مسائل دریافت کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہیے اس لیے کہ بے جا شرم سے نہ آدمی کو خود کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو  
زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ خلوت کے ہوں یا جلوت کے، تنہائی کے ہوں یا مجلسی، اور اجتماعی ہوں یا انفرادی، ان سب کے لیے خدائے کچھ حدود  
اور ضابطے مقرر کیے ہیں اگر آدمی ان سے ناواقف رہ جائے تو بھرہ قدم قدم پر ٹھوکر پی کھائے گا اور پریشان ہوگا اس لیے ان تمام ضابطوں اور قاعدوں سے  
واقفیت ضروری ہے جن کے کسی نہ کسی وقت واسطہ پڑتا ہے انصار کی عورتیں ان مسائل کی دریافت کرنے میں کسی قسم کی رواجی شرم سے کام نہیں لیتی تھیں جن کا تعلق  
صرف عورتوں سے ہے یہ واقعہ ہے کہ اگر وہ رسول اللہ سے ان مسائل کو وضاحت کے ساتھ دریافت نہ کرتیں تو آج مسلمان عورتوں کو اپنی زندگی کے اس گوشے  
کے لیے کوئی رہنمائی کہیں سے نہ ملتی جو عام طور پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے اسی طرح مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلمہ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ  
پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا، پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے مگر مسئلہ ہونے کی  
حیثیت اپنی جگہ دریافت طلب تھی اور اگر اس کے دریافت کرنے میں وہ عورتیں جیسی شرم سے کام لیتیں تو اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ وہ خود دینی حکم سے محروم رہ جاتیں  
بلکہ دوسری تمام مسلمان عورتیں ناواقف رہتیں۔ اس لحاظ سے پوری امت پر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے ذاتی زندگی  
سے متعلق بھی وہ باتیں کھول کر بیان فرمادیں جنھیں عام طور پر لوگ بے جا شرم کے سہارے بیان نہیں کرتے اور دوسری طرف صحابی عورتوں کی یہ امت ممنون ہے کہ  
انھوں نے آپ سے سب سوالات دریافت کوٹ لے جن کی سرحدت کو ضرورت پیش آتی ہے اور جنھیں بسا اوقات خاوند سے بھی دریافت کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ عُيَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَتَّى تُؤْتَى مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَارِيَةِ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا الْغُلَّةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَسْتَحْيِيْتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْغُلَّةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَعَلَّتُ أَتَى بِمَا دَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَنَّ قُلَّتَهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ۖ

بَابُ مَنْ اسْتَحْيَى قَامَرَ غَيْرَهُ  
بِالشَّوَالِ ۖ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنِيرِ بْنِ الْقُرْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ كَيْحَرَ بْنِ رَمِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ ۖ

بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ ۖ

۱۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے ملک نے عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے روایت کیا، وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک درخت) فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت (ایسا) ہے جس کے پتے (کبھی) نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے، مجھے بتلاؤ وہ کیا (درخت) ہے؟ تو لوگ جھکی درختوں کے خیال میں پڑ گئے اور میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور دکا بیڑ ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے شرم آگئی، تب لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی (خود) اس کے بارہ میں بتائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے جی میں جو بات تھی وہ میں نے اپنے والد (حضرت عمرؓ) کو بتلائی، وہ کہنے لگے کہ اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو میرے لیے ایسے قیمتی سرمایہ سے زیادہ محبوب تھا ۖ

۹۳۔ جو شخص شرمائے وہ دوسرے کو سوال کرنے کے لیے کہہ دے ۖ

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن داؤد نے اعش کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے منذر الثوری سے نقل کیا انھوں نے محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان ندی کی شکایت تھی، تو میں نے مقداد کو حکم دیا کہ وہ (اس کے بارہ میں) رسول اللہ سے دریافت کریں تو انھوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس مرض میں وضو (رفض ہوتا) ہے

۹۴۔ مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا

۱۔ اس سے قبل بھی دوسرے عنوان کے تحت یہ حدیث آچکی ہے، یہاں اس لیے بیان کی ہے کہ اس میں شرم کا ذکر ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے شرم سے کام لیا۔ اگر وہ شرم نہ کرتے تو جواب دینے کی فضیلت انھیں حاصل ہو جاتی، جس کی طرف حضرت عمرؓ نے اشارہ فرمایا کہ اگر تم بتاؤ دیتے تو میرے لیے بہت بڑی بات ہوتی۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر شرم سے کام نہ لینا چاہیے۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے اپنے رشتہ داری کی بنا پر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابیؓ کے ذریعے دریافت کرایا اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی حکم معلوم کر لیا، اصل مقصد تو احکام دین سے واقفیت ہے وہ جس صورت سے بھی ہو ۖ

۱۳۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ۱۰ ان سے لیث بن سعد نے، ان سے نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن الخطاب نے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ولے یلمم سے احرام باندھیں، اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد نہیں ہے۔

۹۵۔ سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا ہے۔

۱۳۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ذئب نے نافع کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں پہننے نہ صاف باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سر پوش اور ٹھے۔ اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا پٹرا پہننے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انھیں (اس طرح) کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِفُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهْلِفُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَيُهْلِفُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهْلِفُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ بَيْتِ الْمَكَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَعْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْحَرَمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبِصَامَةَ وَلَا الشَّرَايِلَ وَلَا الْبُرُؤْسَ وَلَا ثَوْبًا مَتَّهُ الْوَدَسُ وَلَا زَعْفَرَانًا كَانَ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ

## وضو کا بیان

۹۶۔ اس آیت کے بیان میں کہ "لے ایہاں دالہ واجبہ نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں کو دھو لو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا

## کتاب الوضوء

۹۶۔ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

لہ مسجد میں سوال کیا گیا اور مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہے۔ لہ دوس ایک قسم کی خوشبو داگنا ہوتی ہے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ سائل نے سوال تو مختصر کیا تھا مگر رسول اللہؐ نے تفصیل کے ساتھ اس کو جواب دیا تاکہ جواب نامکمل نہ رہ جائے۔

اور اپنے پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ بخاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ وضو میں اعضاء کا دھونا ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور رسول اللہ نے (اعضاء) کو دو بار (دھو کر بھی) وضو کیا ہے اور تین تین دفعہ بھی اہل تین مرتبہ سے زیادہ نہیں کیا اور علماء نے وضو میں اسراف (پانی حد سے زیادہ استعمال کرنے) کو مکروہ کہا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بھی بڑھ جائیں ؟

۹۷۔ نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی ؟

۱۳۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم الغضلی نے بیان کیا، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر بن ہشام بن منبہ کے واسطے سے بتلایا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک (دو بارہ) وضو نہ کرے۔ حضرات کے ایک شخص نے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پا خانہ کے مقام سے نکلنے والی آواز وال یا بے آواز والی ہوا)۔

وَأَمْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُرْصَ الْوُضُوءِ مَرَّةٌ مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَتَلَثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيهِ أَنْ يُجَاوِزُوا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَضَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرِ مَوْتٍ مَا لِحَدَثٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَاءٌ أَوْ ضَرَاطٌ ؟

۱۔ نماز جس چیز کا نام ہے وہ حقیقت اللہ اور بندے کے درمیان اظہار تعلق ہے اس تعلق کے لیے جس کیسوئی اور فراغت قلب کی ضرورت ہے وہ بغیر اس کے پیدا نہیں ہو سکتی کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جسم کو بھی نجاستوں سے پاک کرے۔ ایک نجاست تو وہ ہے جو ظاہری طور پر بدن سے تعلق رکھتی ہے اور نظر آتی ہے مگر ایک نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے دونوں قسم کی گندگیوں سے پاک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جس چیز سے وضو ٹوٹ جانے کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آدمی اس کو محسوس کرتا ہے اس لیے ایسی چیز کو وضو ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا ہے جو حقیقت آدمی کے اندر یہ احساس پیدا کرے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور اس کا کوئی فعل خدا کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں۔ ہوا خارج ہونے کا عام طور پر دوسروں کو پتہ نہیں چلتا اس لیے اگر کوئی ظاہری علامت وضو کے ٹوٹنے کی مقرر کی جاتی تو یہ تو بہت کم جب وہ علامت سلتے آتے نئے وضو کے لیے آدمی تیار رہتا۔ مگر ہر گز تھا کہ اس طرح صرف دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لیے وضو کر لیا جاتا اور عائشہؓ یاد رکھانے کے طور پر نماز بھی ادا کر لی جاتی مگر اب ایک ایسی چیز نقص وضو کا سبب مقرر کی گئی ہے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ضمیر اور احساس سے ہے، اب اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وضو صرف دکھا دے ہی کے لیے کرے، اب تو یہ مجھ کر وضو کر لیا کہ اسے اللہ کے سلتے پاک و صاف ہو کہ حاضر ہونا ہے۔ اس لیے وضو ٹوٹنے کے بعد مجھے از سر نو وضو کرنا چاہیے۔ یہ وہ حکیمانہ اصول ہے جو صرف خداوند قدس ہی کی طرف سے عطا ہو سکتا ہے۔

فساء اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور مضرط وہ ہوا ہے جس میں آواز ہو ؟

۹۸۔ وضو کی نفیست (ادان لوگوں کی نفیست) جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہونگے (قیامت کے دن)

۱۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے خالد کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعید بن ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں، وہ نعیم المجر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ابو ہریرہؓ کے ساتھ مسجد کی حجت پر چڑھا تو انھوں نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما ہے مجھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھائے (یعنی وضو اچھی طرح کرے) ۹۹۔ جب تک بے وضو ہونے کا یقین نہ ہو محض شک کی بنا پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

۱۳۷۔ ہم سے علی بن سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے سعید ابن السیب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے چچا (عبد اللہ بن زید) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی) محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھرے یا نہ مڑے جب تک آواز نہ سنے یا بوترہ پائے یہ ۱۰۰۔ معمولی طور پر وضو کرنا۔

۱۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے بیان کیا، انھیں کریم نے ابن عباسؓ سے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے۔ پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی۔ پھر سفیان نے ہم سے دوسری مرتبہ حدیث بیان کی کہ عمرو سے، انھوں نے کریم سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ

باب فضل الوضوء والغسل  
المحجلون من آثار الوضوء :

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ ثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ  
عَنْ نَعِيمِ الْمَجَرِيِّ قَالَ رَفِيقٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ قَتَمًا فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي  
يُذْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُتَجَبِّلِينَ مِنْ  
آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ  
غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ :

باب لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى  
يَسْتَيْقِنَ :

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا  
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَادِ  
ابْنِ مَعِينٍ عَنْ عِيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ  
أَنَّهُ يَجِدُ شَيْءًا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا  
يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا :

باب التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ :

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتَّى لَفَخَ نَمُّ  
صَلِّي وَرَجَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتَّى لَفَخَ ثُمَّ قَامَ  
فَصَلَّى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ  
عَنْ عَمْرِو عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
يُتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيِّمُوتَةً كَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ

لہ جو اعضا وضمیم دھوئے جلے میں قیامت میں وہ سفید اور روشن ہونگے ان ہی کو غرّاء مَجَلِّیں کہا گیا ہے۔ مگر اگر نماز پڑھتے ہوئے ریح خارج ہونے کا شک ہو تو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا اس کی بدبو محسوس نہ کرے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ مَعَلَيْنِ وَضُوءًا حَنِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمُّهُ وَيَقْلِلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي كَتَوَضَّأَتْ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَصَلَّيْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شَيْبَةَ لِيهِ قَحَّوَلَيْتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا هَاءُ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَأَذَنَ لَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ قُلْنَا لِيَعْبُدَ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمُّهُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ لَمْ نَرَأِ فِي آرِي فِي الْمَنَامِ آتَى أَذْبَحُكَ ۝

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْفَاءُ

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ نَزَلَ قَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَى فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِيَّةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَحَ

(ام المؤمنین) حضرت میمونہ کے گھر رات گزار رہی تھیں تو (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے۔ جب تھوڑی رات رہ گئی تو آپ نے اٹھ کر ایک لنگے ہوئے مشینے سے معمولی طور پر وضو کیا، عمرو اس کا ہلکا پن اور معمولی ہونا بیان کرتے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں نے بھی اس طرح وضو کیا جس طرح آپ نے کیا تھا۔ پھر اگر آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا اور کبھی سفیان نے عن یسارہ کی بجائے عن شمالہ کا لفظ کہا (مطلب دونوں کا ایک ہے) پھر آپ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کر لیا پھر نماز پڑھی جتنی اللہ کا حکم تھا۔ پھر بیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (سفیان کہتے ہیں کہ) ہم نے عمرو سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی "میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں" (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب)

۱۴۰۔ اچھی طرح وضو کرنا۔ ابن عمر کا قول ہے کہ وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے۔

۱۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کریم مولیٰ ابن عباس سے نقل کیا، انھوں نے اسامہ بن زید سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے، جب گھالی میں پہنچے تو اتر گئے آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کا وقت (آگیا) آپ نے فرمایا نماز تمھارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) تو جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جماعت کھڑی کی گئی۔

لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو وضو فرمایا تو یہ تو تین مرتبہ ہر وضو کو نہیں دھویا، یا وضو یا تو اچھی طرح ملا نہیں، بس پانی تڑا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے۔ باقی یہ بات صرف رسول اللہ کے ساتھ خاص ہے کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو اگر یوں غفلت کی نیند آجائے تو اس کا وضو نہیں رہتا ۝

آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۲۔ چہرے کا صرف ایک چٹوڑ پانی سے دھونا

۱۴۰۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ الخزاعی منصور بن سلمہ نے خبر دی، انھیں ابن ہلال یعنی سلیمان نے زید بن اسلم کے واسطے سے خبر دی، انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ، انھوں نے (یعنی ابن عباسؓ نے) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کی ایک چٹوڑ سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کی ایک چٹوڑی۔ پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو لایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کی دوسری چٹوڑی اس سے اپنا دایا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چٹوڑی لے کر بائیں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کی چٹوڑی لے کر داہنے پاؤں پر ڈال اور اسے دھویا، پھر دوسری چٹوڑی بائیں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۳۔ ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا، یہاں تک کہ جمار کے وقت بھی۔

۱۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے نقل کیا وہ کریم سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرنا ہوں، اے اللہ میں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جمار کے

۱۔ پہلی مرتبہ آپ نے وضو صرف پاکی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، دوسری مرتبہ نماز کے لیے کیا تو ایک مرتبہ معمولی طور پر کر لیا اور دوسری دفعہ خوب اچھی طرح کیا۔

الْوُضُوءَ ثُمَّ أُتِمَّتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَا حُلَّ النَّاسِ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُتِمَّتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۖ

بَابُ غَسْلِ الْوُجْهِ بِالْمِدْيَانِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ۖ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ يَهَا هَكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَفَرَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَتْبَنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ۖ عِنْدَ الْوُقُوعِ ۖ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ أَهْلَهُ قَالَ يَسُو اللَّهُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَصَلَّى بَيْنَهُمَا دَلُّ لَمْ

يُضَوُّ ۝

متحجے میں) ہمیں عطا فرمائے (یہ دعا پڑھنے کے بعد جماع کرنے سے میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا)۔

۱۰۴۔ پاخانہ جلنے کے وقت کیا دعا پڑھے؟

۱۰۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے عبدالعزیز بن مصیب کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (تفصلاً حاجت کے لیے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو یہ دعا (پڑھتے) (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اے اللہ! میں ناپاکی سے اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں؟

۱۰۵۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا؟

۱۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ہاشم بن القاسم نے ان سے ورقاء نے عبد اللہ بن یزید کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے (پاخانہ کے قریب) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا (کہ کس نے رکھا ہے) تو آپ نے (میرے لیے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

۱۰۶۔ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف متہ نہیں کرنا چاہیے، لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ ہرج نہیں۔

۱۰۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے ان سے زہری نے عطار بن یزید البیہقی کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جائے تو قبلہ کی طرف متہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف متہ کر لیا یا مغرب کی طرف سچا۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۝

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ ۝

بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۝

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأَخْبَرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ۝

بَابُ لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ إِلَّا عِنْدَ الْمَاءِ جَدَارٍ أَوْ نُحْوِهِ ۝

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ الْكِنَازِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يُؤَلِّمُهَا ظَهْرًا وَلَا شِرْكًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ ۝

لے مرد عورت کے تعلقات کو نہ رعیت بظاہر تنہی ہی حیا اور شرم کی بات ہو مگر ہر حال فطرت کا ایک قاعدہ اور انسانی طبیعت کا ایک تقاضا ہے اس لیے اپنی ہر انسانی ذمہ داری کو پورا کرنے سے پہلے آدمی کو اپنی بندگی و بیچارگی اور خدا کی قدرت و برتری کا احساس ہونا چاہیئے۔ اس کی آسان صورت یہی ہے کہ آدمی ہر کام کے آغاز میں اللہ کا نام لے۔ جب جماع جیسے خالص مادی اور نفسانی کام میں بسم اللہ کا حکم ہے تو پھر وضو جو عبادت ہے اس میں تو بسم اللہ کہنا زیادہ اولیٰ ہے بلکہ آپ پاخانہ جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور دوسری حدیثوں میں افسوس کو بھی یہی دعا پڑھنے کا آپ نے حکم دیا ہے بلکہ یہ حکم مدینہ والوں کے لیے مخصوص ہے کیونکہ مدینہ کے سے جانب شمال میں واقع ہے اس لیے آپ نے تفصلاً حاجت کے وقت پیچھ یا پورب کی طرف متہ کرنے کا حکم دیا (بقیہ...)



بَابُ مَنْ تَبَزَّ عَلَى يَبْتَيْنِ ۝

۱۰۷۔ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے تو کیا حکم ہے؟

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَيْبَةَ وَاسِيعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدْ ارْتَفَعْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَبْتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ يَحْتَاجِيهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَدْوَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ مَا لَكَ يَحْيَى الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْكَعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَا صِقُّ بِالْأَرْضِ ۝

۱۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے، وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں، وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف نہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (تو یہ سنکر عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چمت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لیے بیٹھے ہیں، پھر ابن عمر نے (واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے گھٹنوں پر (سر رکھ کر) نماز پڑھتے ہیں، تب میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ آپ کا کیا مطلب ہے، امام مالک نے کہا کہ گھٹنوں پر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ زمین سے اونچے نہیں اٹھتے، سجدہ (اس طرح) کرتے ہیں کہ زمین سے ملے رہتے ہیں بلکہ

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَائِدِ ۝

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَدَوَّاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِالْكَلْبِ إِذَا تَبَزَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِيعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَقْيَمٌ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْبُ نِسَاءُ لَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ

۱۰۸۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنا ۝  
۱۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عروہ سے، عسودہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس پر عمل نہیں کیا تو ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہ بنت زمعہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ بیت اللہ کا ادب ہے۔ امام بخاری نے حدیث کے عنوان سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کوئی آڑ سا منہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ پائشت کر سکتا ہے لیکن جہور کا مسلک یہ ہی ہے کہ آڑ ہو یا نہ ہو، پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پائشت کرنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے ۝ (حاشیہ صفحہ ہذا) عبد اللہ بن عمرؓ اپنی کسی ضرورت سے کوٹے پر چڑھے اور اتفاقاً ان کی نگاہ رسول اللہؐ پر پڑ گئی، ابن عمرؓ کے اس قول کا منشا کہ لوگ اپنے گھٹنوں پر نماز پڑھتے ہیں، یہ ہے کہ قبلہ کی طرف شرمگاہ کا رخ اس حال میں نہ ہے کہ جب آدمی رفع حاجت وغیرہ کے لیے برہنہ ہو، لباس پہن کر پھر یہ تکلف کرنا کہ کسی طرح قبلہ کی طرف سامنا یا پائشت نہ ہو، یہ نہ تو تکلف ہے جیسا کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سجدہ اس طرح کرتے کہ اپنا پیٹ رانوں سے باہر نکال دیتے تاکہ شرمگاہ کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو ۝

سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَلِمَةً مَعَ النَّبِيِّ عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً حَلَوِيَّةً  
فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ هَذَا عَلَى  
أَنْ يُنْزَلَ الْحَبَابُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْحَبَابَ ۝

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ كُنَّا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُدِنَ  
لَكُمْ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامُ  
يَعْنِي الْبَرَائَ ۝

باب التَّخْرِجِ فِي الْبُرَاةِ ۝

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثنا  
أَسَدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عُثَيْبٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ قَاسِمِ بْنِ حَبَّانَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَلْقَيْتُ عَلَى ظَهْرِي  
بَيْتَ حَفْصَةَ لِيَقْبِضَ حَاجَتِي قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ  
الْبَيْتِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۝

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثنا يَزِيدُ  
ابْنُ هَارْدَنَ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى  
حَبَّانَ أَنَّ عُمَرَ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِي  
بَيْتًا قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا  
عَلَى لَيْتَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ۝

باب الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ قَرَأْتُ عَطَاءَ  
ابْنَ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ جو مدارق دعوت تھیں، (باہر گئیں حضرت  
عمرؓ نے انھیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کی خواہش  
یہ تھی کہ ہمہ دم کا حکم نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے  
ہمہ دم کا حکم نازل فرمادیا ۝

۱۴۷۔ ہم سے زکریا نے بیان کیا ان سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ کے  
واسطے سے بیان کیا، وہ اپنے باپ سے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے  
نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ  
نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا کہ تمہیں قضا حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت  
ہشام کہتے ہیں کہ حاجت سے مراد پاخانے کے لیے (باہر) جانا ہے ۝

۱۴۹۔ گھروں میں قضا حاجت کرنا ۝

۱۴۸۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے اس بن عیاض  
نے عبد اللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان  
نقل کرتے ہیں، وہ واسع بن حبان سے، وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت  
کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن ابوسلمہ رسول اللہ کی اہلیہ محترمہ حضرت  
حَفْصہ کے مکان کی چھت پر اپنی کسی مزدبست سے چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کرتے وقت قبل کی طرف منہ اہشام کی طرف  
پشت کیے ہوئے نظر آئے ۝

۱۴۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے یزید بن ہارون نے  
انھیں یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی، انھیں ان کے چچا  
واسع بن حبان نے بتلایا انھیں عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ  
ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم دو اینٹوں پر (قضا حاجت کے وقت) بیت المقدس کی طرف  
منہ کیے ہوئے نظر آئے ۝

۱۱۰۔ پانی سے طہارت کرنا ۝

۱۵۰۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا، ان سے شعبہ  
نے ابوسامہ سے جن کا نام عطار بن ابی میمونہ تھا، نقل کیا، انھوں نے  
انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کبھی اپنے گھر کی چھت اور کبھی حضرت حفصہؓ کے گھر کی چھت کا ذکر کیا، تو حقیقت یہ ہے کہ گھر تو حضرت حفصہؓ ہی کا تھا مگر حضرت حفصہؓ کے انتقال  
کے بعد ورثہ میں ان ہی کے پاس آگیا تھا۔ اس باب کی احادیث کا مفہور یہ ہے کہ گھروں میں پاخانہ بنانے کی اجازت ہے ۝

رفع حاجت کے لیے نیکے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہؐ طہارت کیا کرتے تھے یہ

۱۱۱۔ کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لیے پانی لے جانا حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ کیا تم میں جو توں والے، پاک پانی والے، اور تمکیر والے نہیں ہیں؟

۱۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، وہ عطاء بن ابی میمونہ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے انس سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلتے۔ میں اور ایک لڑکا دونوں آپ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

۱۱۲۔ استنجاء کے لیے پانی کے ساتھ نیسنہ دھبی لے جانا۔

۱۵۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے انس بن مالک سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے (دوسری سند سے) تھراور شاذان نے اس حدیث کی شعبہ سے متابعت کی ہے۔ عنترہ لاطی کو کہتے ہیں جس پر مچھلا لگا ہوا ہو۔

۱۱۳۔ اپنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت +

۱۵۳۔ ہم سے حماد بن فضالہ نے بیان کیا، ان سے ہشام و ستوائی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبد اللہ بن قتادہ سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَحْيَىٰ أَنَا وَعُلَامٌ وَمَعَنَا إِذَا دَفَعْنَا مَاءً يَخْتِجِي يَسْتَنْجِي بِهِ +

بَابُ مَنْ حَمَلَ مَعَهُ الْمَاءَ يَطْهُرُ بِهِ  
وَقَالَ أَبُو الدُّدَاءِ أَلَيْسَ فَيَكُونُ صَاحِبُ  
التَّعْلِيلِ وَالطَّهْرِ وَالْوَسَادَةِ +

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ تِمَعْتُ أَنَا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَعُلَامٌ مَعَنَا إِذَا دَفَعْنَا مَاءً يَخْتِجِي +

بَابُ حَمْلِ الْعِزَّةِ مَعَ الْمَاءِ  
فِي الْإِسْتِنْجَاءِ +

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاحْمِلُ أَنَا وَعُلَامٌ إِذَا دَفَعْنَا مَاءً وَعِزَّةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّظَرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعِزَّةِ عَصَا عَلَيْهِ زُجْجٌ +

بَابُ التَّمْيِ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ +

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ قَالَ قَتْنَا هِشَامُ هُوَ النَّسَائِيُّ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

لہ مٹی سے بھی پیشاب پاخانے کی گندگ صاف ہو جاتی ہے مگر مکمل صفائی اور پوری طہارت پانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اس لیے پہلے مٹی سے صفائی کا حکم ہے۔ پھر پانی سے۔

۱۔ یہ اشادہ عبد اللہ بن مسعود کی طرف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تمکیر اور وضو کا پانی لیے رہتے تھے اسی مناسبت سے آپ کا یہ خطاب پڑ گیا۔ ۲۔ نیزہ ساتھ میں اس لیے رکھتے کہ موزی جانوروں سے حفاظت کے لیے اگر کبھی ضرورت پڑے تو اس سے کام لیا جائے یا استنجے کے لیے زمین سے ڈھیلے ٹوڑنے کے لیے اس کو کام میں لایا جائے +

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے اپنی شرمگاہ کو دابنہ لٹھ سے دھوئے اور نہ دابنہ لٹھ سے استنجا کرے۔

۱۱۴۔ پیشاب کے وقت اپنے عضو کو اپنے دابنہ لٹھ سے

نہ پکڑے۔

۱۵۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوراعی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے دابنہ لٹھ میں نہ پکڑے دابنہ لٹھ سے طہارت کرے، نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔

۱۱۵۔ پتھروں سے استنجا کرنا۔

۱۵۵۔ ہم سے احمد بن محمد المکی نے بیان کیا ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو المکی نے اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لیے تشریف لے چلے، آپ کی عادت تھی کہ آپ (پچھلے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے پتھر ڈھونڈ دو تاکہ میں اس سے پاکی حاصل کروں یا اسی جیسا کوئی غطف فرمایا اور کہا کہ بڑی اور گوبرن لانا، چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا جب آپ (رفع حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجا کیا۔

۱۱۶۔ گوبر سے استنجا نہ کرے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اشرب احدکم فلا یتنفس فی الیناء واذ اقی الخافق فلا یمس ذکرہ یمینہ ولا یتمسح یمینہ

باب ۱۱۵ لا یمس ذکرہ یمینہ اذ ابال

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذِكْرَهُ يَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحَ يَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسَ فِي الْيَنْبَاءِ

باب ۱۱۵ لَا يَسْتَجَاوِي الْجَارِقَةَ ۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَائِيُّ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو النَّسَائِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ قَدْ تَوُتَ مِنْهُ فَقَالَ الْبُخَارِيُّ أَنْجَارًا اسْتَنْفِضَ بِهَا أَدْنَوْكًا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَدَنَ كَأَنَّيْئَهُ يَا حُجَابٍ يَطْرُقُ ثِيَابِي فَوَضَعَهَا إِلَى جَنْبِهِ دَا عَوْضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ يَهَنَ

باب ۱۱۶ لَا يَسْتَنْجِي بِرَدَنٍ ۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ قَالَ تَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي لَسْحٍ قَالَ لَبِيسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَكَ وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

لٹھ دابنہ لٹھ کو کھانے پینے کے کاموں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور گوبرے کاموں کے لیے بایاں لٹھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح جس برتن میں پانی پیئے اس میں پانی پیتے وقت سانس لینے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس صورت میں پانی کے حلق کے اندھا ملک جانے یا ناک میں چرچہ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لٹھ بڑی اور گوبر سے استنجا کرنا جائز نہیں، اس کے ڈھیلے نہ لیں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں۔

عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْغَائِطُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَهُ بِكَلَاثَةِ أَحْجَارٍ  
فَوَجَدْتُ جَعْرَيْنِ وَالْأُثْمُ الثَّالِثُ فَلَهُ  
أَجْدٌ فَأَخَذْتُ رُوْتَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ  
الْجَعْرَيْنِ وَالْقِيَّ الرَّوْتَةَ وَقَالَ هَذَا رُكْنٌ وَ  
قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي لَاحِقٍ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ :

### بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً :

۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَّةً مَرَّةً :

### بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ :

۱۵۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا يُونُسُ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ آتَانِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ عُبَادِ  
ابْنِ حُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ :

### بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا :

۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَوْنِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا أَنَّ حُرَيْرَ بْنَ مَوْطٍ  
عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا  
بِأَنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا  
ثُمَّ ادْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْأَنَاءِ فَمَضَمَضَ وَاسْتَنْشَرَ  
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا فَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ  
ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

انہوں نے عبد اللہ (ابن مسعود) سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم رُغ حاجت کے لیے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں تین  
پتھر تلاش کر کے لاؤں، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہیں سکا  
تو میں نے خشک گوبر اٹھایا اس کو لے کر آپ کے پاس گیا آپ نے  
پتھر دتی لے لیے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک شے ہے (اور  
یہ حدیث) ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ سے بیان کی انہوں نے  
ابو اسحاق سے سنا، ان سے عبد الرحمن نے بیان کی۔

۱۱۷- وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا :

۱۵۷- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے زید بن  
اسلم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عطارد بن یسار سے، وہ ابن عباس  
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضا کو  
ایک ایک مرتبہ دھویا۔

۱۱۸- وضو میں ہر عضو کو دو دو بار دھونا :

۱۵۸- ہم سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد  
نے، انھیں فلیح بن سلیمان نے عبد اللہ بن بکر بن محمد بن عمرو بن  
حزم کے واسطے سے خبر دی۔ وہ عباد بن تمیم سے نقل کرتے ہیں۔ وہ  
عبد اللہ بن زید کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے وضو میں اعضا کو دو دو بار دھویا۔

۱۱۹- وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا :

۱۵۹- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ الاودنی نے بیان کیا، ان سے  
ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں انھیں  
عطاء بن یزید نے خبر دی۔ انھیں حران حضرت عثمان کے موی نے خبر دی کہ  
انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا ہے کہ انہوں نے (حران سے)  
پانی کا برتن مانگا (اور لے کر) پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا  
پھر انھیں دھویا، اس کے بعد پناہ دینا تھرتن میں ڈالا اور (پانی لیکر)  
کھلی کی اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک  
تین بار تھرتن دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں

ملہ یہ بیان جواز سے یعنی اگر ایک ایک بار اعضا کو دھویا جائے تو وضو پورا ہو جاتا ہے اگرچہ سنت پر عمل کرنے کا ثواب نہیں ہوا جو تین تین دفعہ دھونے سے  
ہوتا ہے : لہ دو دو بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے اگرچہ سنت ادا نہیں ہوتی :

قَالَ مِمَّا رَأَيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ دُضُوغِي هَذَا  
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُعَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ  
غُفِرَ لَهُ مَا لَقَدْ مِيزَ ذَنْبُهُ - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ  
مُروءةٌ يُعَدِّثُ عَنْ حُمَرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ  
قَالَ لأَحَدِ ثَنَكُ حَدِيثًا كَوْرًا آيَةً مَا  
حَدَّثْتُكُمْوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَوَضَّأَ رَجُلٌ يَتَحَسَّنُ دُضُوغَهُ وَيُصَلِّي  
الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ  
حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ أَلَا يَكُنْ إِنْ أَلْزَمَ  
يَكْتُمُونَ الْحَمْدَ .

یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی اس نازل کی ہوئی ہدایت کو چھپا ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

بَابُ ۱۲۰ اِلسُّنَنَاتِ فِي الْوُضُوءِ

ذَكَرَكَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ  
وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

١٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَالٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو دُرَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ  
فَلْيَسْتَعِزُّ وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوَيِّزْ

باب ۱۲۱ الاستیجاء و وثاقہ

١٦١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ قَالَ آتَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ

۱۰ اعضاء وضو کا تین بار دھونا سنت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی معمول تھا :

دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنا آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خشوع و خضوع سے نماز پڑھے) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور روایت کی عبدالعزیز نے ابراہیم سے، انھوں نے صالح بن کیسان سے، انھوں نے ابن شہاب سے، لیکن عروہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نے وضو کیا تو فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان کروں؟ اگر اس سلسلہ میں آیت (نازل) نہ ہوتی تو میں حدیث تم کو سناتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور (خلوص کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے (جس کا مطلب

خود اس نے لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، ان پر اللہ کی لعنت

۱۲۰۔ وضو میں ناک صاف کرنا۔

اس کو عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۔ ہم سے عہدِ نئے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں بونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انھیں ابوالداریس نے بتایا انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص دھوکے سے اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے (یا ڈھیلے سے) استنجا کرے اسے چاہیے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات) ہی سے کرے ۛ

۱۲۱۔ طاق (یعنی بے جوڑ، عدد سے استنجا رکنا)

۱۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، اُنھیں مالک نے  
 لہذا لڑنا دے واسطے سے خبری، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہؓ سے  
 نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

أَحَدُكُم فَلْيَجْعَلْ فِيْ أَيْدِيهِ مَاءً ثُمَّ لْيَسْتَنْزِلْ  
وَمِنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُؤَيِّرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ  
مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا  
فِيْ وُضُوئِهِ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَدِيْ أَيْنَ  
بَاتَتْ يَدُهُ ۝

باب ۱۲۲ سَلِّ ارْتَحِلِيْ وَلَا يَمْسَحْ  
عَلَى الْقَدَمَيْنِ ۝

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ  
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَمْرِو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفَرٍ فَأَذَرْنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا  
الْعَصْرَ فَبَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَجُلٌ  
فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّذَوِّ عَذَابٍ مِنَ النَّارِ  
مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۝

باب ۱۲۳ الْمَضْمُوعَةُ فِي الْوُضُوءِ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ  
مُحَمَّدَ بْنِ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ أَنَّ رَأْيَ عُثْمَانَ  
دَهَابُ مَضْمُوعٍ قَاتِرٍ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ لَنَايِهِ  
فَنَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ  
فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ تَمَضَّعَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَ  
ثُمَّ هَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ  
ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رَجُلٍ  
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ

کوئی وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی نہ پھر دے (اسے)  
صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجا کرے اسے چاہیئے کہ  
بے جوڑ عدد یعنی ایک یا تین یا پانچ سے استنجا کرے اور جب تم  
میں سے کوئی سوکراٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے  
دھولے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے

۱۲۲۔ دونوں پاؤں دھونا اور قدموں پر مسح نہ  
کرنا ۝

۱۲۲۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا ان سے ابو عوانہ نے، وہ ابو بشر سے  
وہ یوسف بن ماک سے، وہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے  
ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں  
ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے ہمیں پالیا اور عصر کا  
وقت آ پہنچا تو ہم وضو کرنے لگے اور اچھی طرح پاؤں دھونے کی  
بجائے ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے (یہ دیکھ کر دوسرے) آپ نے فرمایا  
ایڑھوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پلٹے

۱۲۳۔ وضو میں کلی کرنا۔

اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن زید نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۲۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعبہ نے زہری کے  
واسطے سے خبر دی، انھیں عطاء بن یزید نے حران مولی عثمان بن عفان  
کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے  
وضو کا پانی منگوا یا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی (لے کر) ڈالا  
پھر دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا دایا ہاتھ وضو کے پانی  
میں ڈالا۔ پھر کلی کی، پھر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین دفعہ ہاتھ  
دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر ایک پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے اس وضو جیسا وضو  
فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو  
کرے (اور خلوص دل سے) دو رکعت پڑھے (جس میں اپنے دل سے باتیں

لے اسلام جس بھارت اور پاکستان کا طالب ہے اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر گوشے میں آدمی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کرے ۝

لے اس صیغے سے معلوم ہوا کہ پاؤں پر مسح کرنا ٹھیک نہیں جیسا کہ شیعوں کا مسلک ہے بلکہ انھیں بھی دوسرے اعضاء کی طرح دھونا چاہیئے ۝

نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

۱۲۴۔ ایڑیوں کا دھونا۔ ابن سیرین دھونے کے وقت

انگوٹھی کے نیچے کی جگہ (بھی) دھویا کرتے تھے۔

۱۲۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے ذکر کیا، ان سے شعبہ نے ان سے محمد بن زیاد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے دھونے لگے تھے آپ نے کہا اچھی طرح دھونو کیونکہ ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔

۱۲۵۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا۔

۱۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے سعید المقبری کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا جنہیں تمہارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کہنے لگے اے ابن جریج وہ (چار کام) کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا تم در بیان رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے (دوسرے) میں نے آپ کو سستی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ تم زرد رنگ استعمال کرتے ہو (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب تم مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمانی رکنوں کے علاوہ کوئی رکن چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ سستی جوتے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چرٹے بہاں نہیں تھے اور آپ ان ہی کو پہنے پہنتے وضو فرمایا کہ نہ تھے، تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں، اور زید

تَحْوِ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَفَتَّمْ مِنْ دُنْيِهِ ۖ

باب ۱۲۴ غَسَلَ الْأَحْقَابَ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْتَسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ۖ

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَكُونُ بَنِي كَاللَّثَامِ يَتَوَضَّؤْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اسْبَحُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَحْقَابِ مِنَ النَّارِ ۖ

باب ۱۲۵ غَسَلَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي التَّلْعِينِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى التَّلْعِينِ ۖ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَأْتِيكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَهْلِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنْ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْبَيِّنَاتَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ الْتَعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْنَعُ بِالضَّفَرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَ النَّاسَ إِذَا دَاوُوا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْمَلْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ إِلَّا الْبَيِّنَاتَيْنِ وَأَمَّا الْتَعَالَ السَّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الْتَعَالَ الَّتِي لَبَسَ فِيهَا شَعْرًا وَيَوْمًا فِيهَا قَانَا أَحَبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الضَّفَرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِهَا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَصْنَعُ بِهَا وَأَمَّا

لہ نفا یہ کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے خواہ وہ پاؤں ہوں یا کوئی دوسرا حصہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہوگی۔



رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور حرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی پلہ

**باب ۲۶۶ التَّيْمُنُ فِي الْوُضُوءِ وَ الْغُسْلِ**

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْنَا شُعْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْرٌ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأُ أَنْ يَمِيَا مِنْهَا وَمَا زَيْعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا

۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے اسمیل نے، ان سے خالد نے حفصہ بنت سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے کے وقت فرمایا کہ غسل داہنی طرف سے دواور اعضا، وضو سے غسل کی ابتدا کرو گے

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِلُ التَّيْمُنَ فِي تَغْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ وَطُهُورِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

۱۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں اشعث بن سلیم نے خبر دی، ان کے باپ نے مسروق سے سنا۔ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، لنگھی کرنے، وضو کرنے، اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتدا کو پسند فرماتے تھے۔

**باب ۲۶۷ التَّمَسُّسُ الْوُضُوءِ إِذَا حَانَ صَلَوةُ قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتْ الْعُجْبُ قَالَتْ تَمَسَّ الْمَاءُ فَلَمْ يَجِدْ تَنَزَلَ التَّيْمُنُ**

۱۶۷۔ نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ (ایک سفر میں) صبح ہو گئی۔ پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا، تو آیت تیمم نازل ہوئی

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَكْبَسَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحَانَ صَلَوةُ الْعَصْرِ قَالَتْ تَمَسَّ النَّاسُ الْوُضُوءَ كُلَّهُمْ يَجِدُوا خَافِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْضُوءٍ قَوْضَعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ

۱۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے خبر دی۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے

۱۶۸۔ حدیث میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد مسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ بھی سمجھتے کہ آپ کے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

۱۶۸۔ حدیث میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد مسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ بھی سمجھتے کہ آپ کے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

۱۶۸۔ حدیث میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد مسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ بھی سمجھتے کہ آپ کے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

يَدَهُ وَامَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ  
كَذَّابٌ الْمَاءُ يَنْبَغُ مِنِّي تَحْتَ أَمَائِهِ حَتَّى  
تَوَضَّأُوا مِنِّي عِنْدَ أَخِيهِ

بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ شَعْرُ  
الْإِنْسَانِ وَكَانَ عَطَاءٌ كَذَّابِي بِهِ  
بِأَمْرٍ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْعِيَالُ  
وَسُوْرُ الْكَلْبِ وَمَسْرَهَاتُ الْمَسْجِدِ  
وَقَالَ الرَّهْمِيُّ إِذَا دَلَّغَ فِي إِمَائِهِ  
لَيْسَ لَهُ وَهُوَ عَيْبٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَ  
قَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفَقْهُ بِعَيْنِهِ  
لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدْ فَا  
مَاءً فَتَيَمَّمُوا وَهَذَا مَاءٌ فِي  
النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا  
إِسْرَائِيلُ عَنْ عَصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ  
لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَنَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ آدَمُ مِنْ  
قَبْلِ أَهْلِ آدَمَ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةً  
مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ  
أَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ  
عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ خَلْقَ نَاسِهِ كَانَ  
أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرَةٍ

پانی پھوٹ رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی  
وضو کر لیا یعنی سب لوگوں کے لیے یہ پانی کافی ہو گیا ہے

۱۶۸۔ دو پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے بائیں وپاں  
ہے، عطاء بن ابی رباح کے نزدیک آدمیوں کے بالوں سے  
رسیاں اور دُررِ یان بنائے میں کچھ ہرج نہیں اور کتوں کے  
جوٹھے اور ان کے مسجد سے گزرنے کا بیان نہ ہری کہتے ہیں  
کہ جب کتا کسی بزن میں منہ ڈالے اور اس سے دُور و دُور  
کے لیے اور پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو کیا جائے  
ابو سفیان کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے سمجھ  
میں آتا ہے کہ جب پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو۔ اور کتے کا جوٹھا  
پانی (تو) بھی (مگر) طبعیت فلاں سے ترقی سے (بہر حال)  
اس سے وضو کر لے اور احتیاطاً تیمم بھی کر لے

۱۶۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا ان سے اسرائیل نے  
عاصم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں۔  
وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بچہ بال دسباک، میں جو ہمیں حضرت انسؓ سے پہنچے  
ہیں۔ یا انسؓ کے گھر والوں کی طرف سے (دیہ سن کر) عبیدہ نے کہا  
کہ اگر میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال بھی ہو تو وہ میرے لیے  
ساری دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے

۱۷۰۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں سعید بن سلیمان  
نے خبر دی، ان سے عباد نے ابن عون کے واسطے سے بیان کیا  
وہ ابن سیرین سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ اوداع میں جب سر کے بال اتروائے تو سب  
پہلے ابو طلحہ نے آپ کے بال لیے تھے

۱۔ رسول اللہ کا معجزہ تھا کہ ایک پیارے پانی سے کتنے ہی لوگوں نے وضو کر لیا ہے

۲۔ امام بخاری نے جملے ائمہ کا اختلاف مسک نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے جس کی تائید میں متعدد حدیثیں موجود ہیں اور آگے  
آئیں گے، ایسے پانی سے ان کے نزدیک وضو نہ کرے بلکہ صرف تیمم کرے۔ ۳۔ اس حدیث سے انسان کے بالوں کی پاکی اور طہارت بیان کرنا مستحسن ہے  
ان احادیث سے یہ عجوبہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے تبرکات لوگوں میں تقسیم فرمائے اس لیے اگر آج بھی کبھی غمناک ہو جائے تو مبارک بے وضو ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے

باب ۱۲، اِذَا شَرِبَ الْكَذِبُ فِي الدُّنْيَا :

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الزَّيْنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكُذِبُ فِي الدُّنْيَا أَحْبَبَهُ قَلْبُهُ لِقَابِ سَبْعَةٍ :

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ حُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ بِهِ حَتَّى أَرَادَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنُوا يَرِثُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ :

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي الشَّهْرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ الْمَعْلَمَ فَفَتَلَ كُلُّ وَادٍّ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ مَا مَسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كُلِّي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِيتَ عَلَى كَلْبِكَ دَلَمَ تُسَوِّ عَلَى كُلِّ آخَرَ :

۱۷۹۔ کتاب برتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا حکم ہے)

۱۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابو الزناد سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سے کچھ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو (تو پاک ہو جائیگا) ۱۷۲۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا انھیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا، انھوں نے اپنے باپ سے سنا، وہ ابو صالح سے، وہ ابو ہریرہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس سے (اس کتے کے لیے) پانی بھرنے لگا۔ حتیٰ کہ خوب پانی پلا کر اس کو سیراب کر دیا، اللہ نے اس شخص کو اس فعل کا اجر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا، احمد بن شعیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے یونس کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، ان سے حمزہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ (یعنی عبد اللہ بن عمر) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر پانی نہیں چھڑکتے تھے لہذا

۱۷۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ابن ابی اسفر کے واسطے سے بیان کیا، وہ شعبی سے، وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار کر لے تو تم اس (شکار) کو کھا لو۔ اور اگر وہ کتا اس شکار میں سے خود (کچھ) کھالے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لیے پکڑا (متکھا لے لیے نہیں پکڑا) میں نے کہا میں (شکار کے لیے) اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں، پھر اس کے ساتھ دوسرے

سلہ یہ ابتدائی عہد کی بات تھی اس کے بعد جب مساجد کے بارے میں احترام و اہتمام کا حکم نازل ہوا تو اس طرح کی سب باتوں سے منع کر دیا گیا اسی لیے اس سے پہلی حدیث سے کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ پاک کرنے کا حکم آیا ہے، اب وہی حکم باقی ہے جس کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے بلکہ بعض روایات میں کتے کے جھوٹے برتن کے بارے میں اتنی تاکید آئی ہے کہ اسے پانی کے علاوہ مٹی سے صاف کرنے کا بھی حکم ہے :

کتے کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر تم کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی لہ

۱۳۰۔ بعض لوگوں کے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی

راہ سے وضو ٹھیک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب

تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آئے۔

اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو، عطا کہتے ہیں کہ جس شخص کے

پچھلے حصہ سے یا اگلے حصہ سے کوئی کڑا یا جوں کی طرح کا

کوئی جاتور نکلے اسے چاہیے کہ وضو لوٹائے اور جابر بن

عبد اللہ کہتے ہیں کہ جب رادی نماز میں ہنس دے تو نماز

لوٹائے، وضو نہ لوٹائے اور حسن (بصری) کہتے ہیں کہ جس

شخص نے (وضو کے بعد) اپنے بال اتر پڑے یا ناخن کٹوائے

یا مونہ سے آنا ٹٹلے اس پر (دوبارہ) وضو فرض نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ وضو حدث کے سوا کسی اور چیز

سے فرض نہیں ہوتا، اور حضرت جابرؓ سے نقل کیا جاتا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات الرقاع کی ٹٹائی میں (تشریف

فرما) تھے۔ ایک شخص کے تیرا ماریا اور اس (کے جسم) سے

بہت خون بہا (مگر) پھر بھی رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پوری

کر لی جس بصری کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں کے

باوجود نماز پڑھا کرتے تھے۔ یعنی (زخموں سے خون بہنے کے

باوجود) اور طاؤس، محمد بن علی اور اہل حجاز کے نزدیک غن

(نکلنے) سے وضو (واجب) نہیں ہوتا۔ عبد اللہ بن عمرؓ

نے (اپنی) ایک پھنسی کو دبا دیا تو اس سے خون نکلا۔ مگر

آپ نے (دوبارہ) وضو نہیں کیا اور ابن ابی اوفیٰ نے خون

مٹھو کا مگر وہ اپنی ناز پڑھتے رہے اور ابن عمرؓ اور حسنؓ

پچھنے لگانے والے کے بائے میں یہ کہتے ہیں کہ جس جگہ پچھنے لگے

ہوں اس کو دھو لے، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا صَلَّيْتُمْ

الْمُخْرَجِينَ الْقُبُلِ وَالْأَنْدَالِ يَقُولُ

تَعَالَى أَوْ جَاءَ أَحَدًا مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

وَقَالَ عَطَاءٌ فِي مَنْ يَخْرُجُ مِنْ

مُبْرَةٍ الشَّوْرُ أَوْ مِنْ ذِكْرَةٍ غَوَّ الْقَسْلَةَ

يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

إِذَا صَبَحَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

وَتَهْرَعِدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ

أَخَذَ مِنْ شَعْرَةٍ أَوْ أَظْفَارَةٍ أَوْ خَلَعَ

خُفَّيْهِ فَلَا وَضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيَذْكُرُ عَنِ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ فِي عَزَّةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ

رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَزَقَهُ الدَّمُ فَزَكَّعَ

وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ

مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يَصُتُّونَ فِي جَوَاهِرِهِمْ

وَقَالَ طَاوُسٌ وَفُحَّيْدُ بْنُ عُلَيجٍ وَ

عَطَاءٌ وَاهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ

وُضُوءٌ وَعَصْمُ بْنُ عُمَرَ بِثُرَّةٍ

فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَرَقَ ابْنُ

أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِي مَنْ اجْتَحَحَ

لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غُسْلُ حَا جِهَةٍ

✽

✽

✽

۱۳۱۔ اس حدیث کی اصل بحث کتاب الصید میں ہے۔ یہاں امام بخاری اس لیے لائے ہیں کہ کتے کا شکار پاک اور حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا چھوٹا پاک ہے مگر یہ بات اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس پر اصل گفتگو اپنے مقام پر ہوگی ۱۳۲ امام بخاریؒ نے جو عنوان قائم کیا ہے یہ ان کا اور شوافع کا مسلک ہے۔ احناف کے نزدیک خون بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں جن میں خون نکلنے اور کبیرہ پھوٹنے سے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے :

۱۴۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید المقبری نے۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں گنا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تا وقتیکہ اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! حدیث کیا چیز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہوا جو پیچھے سے خارج ہوا کرتی ہے۔

۱۴۵۔ ہم سے ابو الوہید نے بیان کیا، ان سے ابن عیینہ نے، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں وہ عباد بن تیم سے، وہ اپنے چچا سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نماز نماز سے، اس وقت تک نہ پھرے جیہ تک (سجہ کی) آواز نہ سن لے یا اس کی بونہ پالے۔

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، وہ منذر سے، وہ ابو یعلیٰ ثوری سے۔ وہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان ندی کی شکایت تھی۔ مگر اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا تو میں نے قعدا ابن الاسود سے کہا، انھوں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس روایت کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۱۴۷۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا ان سے شبیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا وہ عطارد بن لیسا سے نقل کرتے ہیں انھیں زبیر بن خالد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور اخراج مٹی نہ ہو (تو کیا حکم ہے) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ وضو کرے جس طرح ناخن کے لیے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھوے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (زبیر بن خالد کہتے ہیں کہ) پھر میں نے اس کے بارہ میں علیؓ، زبیرؓ، طلحہؓ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا سب نے اس شخص کے بارہ میں یہی حکم دیا۔

لے مطلب یہ ہے کہ جب تک وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک آدمی جس کسی شعبہ کی بنا پر نماز کی نیت نہ ٹوٹے؛

لے یہ ابتدائی حکم تھا اس کے بعد دوسری احادیث سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اب صحبت کرنے پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو؛

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَكَوَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ تَجَاوَزَ رَأْسَهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا أَحْبَدْنَاكَ فَقَالَ لَعَنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُحْبِدْتَ أَوْ تُحْبِطُ فَتَعْلِيكَ الْوُضُوءُ ۝

باب ۱۳۱ الرجل يوحى صاحبه ۝

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَوْسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَامَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشُّعْبِ فَقَعَى حَاجَتَهُ قَالَ سَامَةُ كَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي قَالَ الْمُصَلِّي إِمَامُكَ ۝

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْجٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ مِّنْ مُّطَحِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ الْمُغْبِرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ فَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَخَسَلَ وَجْهَهُ وَدَيَّ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَافِ ۝

بَابُ ۱۳۲ تَرَائِةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدِيثِ

۱۷۸۔ ہم سے اسْحَنُ بنِ مَنْصُور نے بیان کیا، انھیں نَضَر نے خبر دی۔ انھیں شُعْبَةُ نے حکم کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ذَكَوَانَ سے وہ ابوصالح سے، وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلایا، وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (انھیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم نے تمہیں جلدی میں بلوایا، انھوں نے کہا جی ہاں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی کا کام، آپ سے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے (غسل ضروری نہیں)

۱۳۱۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرانے ۝

۱۷۹۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں یزید بن ہارون نے یحییٰ سے خبر دی، وہ موسیٰ بن عبثہ سے، وہ کریب ابن عباس کے آقا و کردہ غلام سے۔ وہ سامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے چلے تو درپار کی (گھاٹی کی جانب مڑ گئے اور وہاں) رفع حاجت کی، سامہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے وضو کیا، اور میں آپ کے (اعضاء شریفہ) پر پانی ڈالنے لگا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ (اب) نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا، نماز کا موقع تمہارے سامنے (مزدلفہ میں) ہے ۝

۱۸۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے عبد الوہاب نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، انھیں نافع بن جابر بن مطعم نے بتلایا، انھوں نے عروہ بن المغیرہ بن شعبہ سے سنا، وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (وہاں ایک موقع پر) آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے (جب آپ واپس تشریف لے آئے) آپ نے وضو شروع کیا تو میں آپ کے (اعضاء وضو) پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا ۝

۱۳۲۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کرنا۔

۱۔ یہ سب روایات ابتدائی عہد کی ہیں، اب محبت کے بعد غسل فرض ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔  
۲۔ یہ حدیث لانے کا مشایہ ہے کہ وضو میں دوسرے آدمی کی مدد لینا جائز ہے ۝

وَأَعْرَبِي وَقَالَ مَسْنُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا  
بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَتَمِ وَبِكُتُبِ  
الرِّسَالَةِ عَلَى خَيْرِ صُورٍ وَقَالَ حَتَّادٌ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِسْرَارٌ  
تَسْلِمُوا إِلَيْهِ فَلَا تُسْلِمُوا ۝

١٨١- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهَى خَالَتَهُ فَاصْطَبَحَتْ فِي  
عَرْضِ الْوُسَادَةِ وَاصْطَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلُهُ فِي طَوْلِيهَا فَنَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ  
الَلَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ يَقْبَلُ أَدْبَعَدَا بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسُحُ  
النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْغُشْرَ  
الْأَيَّاتِ الْخَوَالِجِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ  
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّكَةٍ تَتَوَمَّنَا مِنْهَا فَأَحْسَنَ  
وَضُوعَةً ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ  
فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَكُنْتُ  
إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَآخَذَ  
بِأُذُنِي الْيُسْرَى يَفِيلُهَا فَقَصَلَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَدْرَكَ ثُمَّ اصْطَبَحَ  
حَتَّى أَتَاهُ الْمَوَدُّنُ فَنَامَ فَقَصَلَى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ  
ثُمَّ خَرَجَ فَقَصَلَى الصُّبْحَ :

متصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام (مسل خانے) میں تلاوت قرآن میں کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح بغیر و منوط کہنے میں (بھی) کچھ حرج نہیں اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر اس (حمام والے آدمی کے بدن) پر نہتہ بند ہو تو اس کے سلام کرو، ورنہ مت کرو ۛ

۱۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے مخرج میں  
سلیمان کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ کہہ کر یہ، ابن عباس کے آنند کو  
غلام سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے انھیں بتلایا کہ  
اصول نے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوہرہ مطہرہ اور  
اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکبیر  
کے عزم (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکبیر کی لمبائی پر (سر رکھ کر)  
آرام فرمایا۔ رسول اللہؐ (کچھ دیر کے لیے) سوئے اور جب ادھی رات  
ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے  
ہاتھوں سے اپنی نیند کو صاف کرنے لگے (یعنی نیند دور کرنے کے لیے)  
آنکھیں ملنے لگے) پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں  
پھر ایک مشکیزم کے پاس جو درجہت میں، ٹٹکا ہوا تھا، آپ کھڑے  
ہو گئے اور اس سے وضو کیا خوب اچھی طرح۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے  
لگے، ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں نے بھی کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس  
طرح آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تب آپ  
نے اپنا دامن اٹھ کر میرے سر پر رکھا اور میرا بائیں کان پکڑ کر اسے  
مردنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں  
پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں،  
پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھے اور لیٹ گئے، پھر جب تہذیب  
آپ کے پاس آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طوری) پڑھیں۔ پھر  
ماہر تشریف لاکھ صبح کی نماز پڑھی۔

لہٰذا نیند سے اٹھنے کے بعد آپ نے بغیر وضو آیات قرآنی پڑھیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بغیر وضو تلاوت جائز ہے۔ پھر وضو کر کے تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور اسی وقت عشاء کے وتر بھی ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے، صبح کی افان کے بعد جب مؤذن آپ کو اٹھانے کے لیے پہنچا تو آپ نے فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے ۛ

بَابُ مَنْ كَتَبَتْهُ أَلَامَاتُ الْغُشِيِّ  
الْمُقْبِلُ ۝

۸۲۔ اِحْدَثَنَا السُّبُعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فاطمة عَنْ  
حَدَّثَهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ  
عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ  
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ  
فَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَصَلِّي فَقُلْتُ مَا لَيْسَ  
فَاَشَارَتْ يَدَيَّاهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ  
فَقُلْتُ اَيُّهُ فَاَشَارَتْ اَنْ تَعْمَ فَقُمْتُ حَتَّى  
تَجْعَلَنِي الْغُشِيِّ وَجَعَلْتُ اَصْبْتُ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً  
فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْمِيْدَ اللَّهِ وَارْتَفَعِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ  
كُنْتُ لَمْ اَرَكَ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَعَارِجِ هَذَا  
حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفَعَدْتُ اَوْ حَتَّى اَلْحِ اَتَكُحُّ  
تُعْتَمِدُ فِي النَّوْرِ مِثْلُ اَوْ قَرِيْبًا قِيَمَ فَنَسَنَ  
اللَّهُ جَالٍ لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ  
اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ  
فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ الْمُؤْمِنَةُ لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ  
اَسْمَاءُ فَيَعْمَلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ حَبَاءُ نَا  
بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاَجَبْنَا فَاَمَّا مَا تَبَعْنَا فَيُقَالُ لَمْ  
صَلَّى قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتُ مُؤْمِنًا فَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوْ  
الْمُنَافِقَةُ لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَعْمَلُ لَمْ  
اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُوْنَ شَيْئًا فَعَلْتُهُ ۝

ہے اور ہر حال منافق یا فاسق آدمی، اسامی نے کونسا لفظ کہا مجھے یاد نہیں۔ جب اس سے پوچھا جائے گا، کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا دیا۔

۱۳۳۔ کچھ علماء کے نزدیک صرف بیہوشی کے شدید دورہ ہی وضو ٹوٹتا ہے (معمول بیہوشی سے نہیں ٹوٹتا)

۱۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ اپنی بیوی فاطمہ سے، وہ اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے روایت کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ کے پاس ایسے وقت آئی جب سورج گہن ہو رہا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کیا دیکھتی ہوں کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی ہیں (یہ دیکھ کر) میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا (کیا یہ) کوئی خاص نشانہ ہے، تو انہوں نے اشارے سے کہا کہ ہاں تو میں کھڑی ہو گئی (اور نماز پڑھنے لگی) حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی (نماز پڑھ کر) جب رسول اللہ لوٹے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا آج کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس کو میں نے اپنی اسی جگہ نہ دیکھ لیا ہو۔ حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم لوگوں کی قبروں میں آزمائش ہوگی وہاں جیسی یا اس کے قریب قریب (راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتی کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس (اللہ کے فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا خیال ہے، پھر اسماء نے ایمان لے لیا کہ یہ یقین رکھنے والا کہا مجھے یاد نہیں (دہر حال وہ شخص کہے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی روشنی لے کر آئے ہیں (میں نے) قبول کیا (اس پر، ایمان لائے (اور ران کا) اتباع کیا پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ تو نیک بختی کے ساتھ اسلام لے کر آئے ہو جانتے تھے کہ تو مؤمن

ہے اور ہر حال منافق یا فاسق آدمی، اسامی نے کونسا لفظ کہا مجھے یاد نہیں۔ جب اس سے پوچھا جائے گا، کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا دیا۔

پہلا مسئلہ تو اس حدیث سے یہ ہی ثابت کیا کہ معمولی غشی کے دورہ سے وضو نہیں ٹوٹتا کہ حضرت اسماء اپنے سر پر پانی ڈالتی رہیں اور پھر بھی نماز پڑھتی رہیں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ایمان اور اسلام بغیر سوچے سمجھے لانا بیکار ہے۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسلام کیا ہے (اور ایمان کیا ہے) اس وقت تک آدمی بیکار نہیں بن سکتا۔ منافقوں پر قبر میں گرفت اسی بنا پر تو ہوگی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے (بقیہ صفحہ ۱۸۳)



بِأَنكَالٍ مِّنَ السَّائِبِ عَلَيْهِ لَقَوْلُهُ تَعَالَى  
وَأَمْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
الْمَرْأَةُ وَمَنْزِلَةُ الرَّجُلِ تَسْمُهُ عَلَى  
رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُّ جُنَى أَنْ  
يَمْسَحَ بَعْضُ رَأْسِهِ فَأُجِبَ بِحَدِيثِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ :

۱۳۴۔ پوسے سر کا مسح کرنا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اپنے سروں  
کا مسح کرو۔ اور ابن مسیب نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرنے  
میں عورت مرد کی طرح ہے۔ وہ (بھی) اپنے سر کا مسح کرے  
اдам مالک سے پوچھا گیا کہ کیا کچھ حصہ سر کا مسح کرنا کافی ہے  
تو انھوں نے دلیل میں عبد اللہ بن زید کی (یہ) حدیث پیش کی  
یعنی پورے سر کا مسح کرنا چاہیئے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ دَهْوُ جَدِّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى  
أَسْتَطِيعُ أَنْ تُبَيِّنَ كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَى  
عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَعٌ وَاسْتَنْقَرُ  
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ  
مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ  
فَأَقْبَلَ بِرِيسَاوٍ أَدْبَرَ بَدَأَ وَمُقَدِّمَ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ  
بِهِمَا إِلَى قَتَاةٍ ثُمَّ رَدَّهِنَّ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي  
بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ :

۱۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے  
عمر بن یحییٰ المادنی سے خبر دی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں  
کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن زید سے جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں، پوچھا  
کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح  
وضو کیا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ ہاں، تو انھوں نے پانی کا  
برتن منگوا لیا۔ (پانی پہلے، اپنے ہاتھوں پر ڈالا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔  
پھر تین مرتبہ ہاتھ کی، تین بار ناک صاف کی، پھر تین دفعہ چہرہ دھویا، پھر  
کہنیوں تک دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے  
سر کا مسح کیا یعنی اپنے ہاتھ (پہلے) آگے پھر پیچھے لے گئے (مسح)  
سر کے ابتدائی حصے سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدھا تک لے جا کر  
وہیں واپس لائے جہاں سے (مسح) شروع کیا تھا پھر اپنے سر پر دھوئے۔  
۱۳۵۔ ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

یاد ۳۵ غسل الرجلین إلى الكعبين :

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ نَا وَهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ دُؤُنُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ دُؤُونًا  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْ  
الْقَوْرِ كَغَسَلَ بَدَأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ يَدَهُ فِي الْقَوْرِ

۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا انھیں وہیب نے عمرو سے انھوں  
نے اپنے باپ (یعنی) سے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میری موجودگی میں  
عمر بن حسن نے عبد اللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
وضو کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے پانی کا طشت منگوا لیا اور ان  
دو چھنے والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کیا۔  
د پہلے، طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرا یا پھر تین بار ہاتھ دھوئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور محض دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کو اپنی زبان سے دہرا دینا کافی سمجھیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس چیز کا ثبوت شریعت  
سے نہ ہو، محض رواج اور رسم کے طور پر چلی آ رہی ہو۔ اس کو شریعت نہ سمجھے اور ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔

(حاشیہ صفحہ ۱۴۱) یہ امام بخاری اور مالک کا مسلک ہے کہ پوسے سر کا مسح کرنا ضروری ہے، احناف اور شوافع کے نزدیک سر کے ایک حصہ کا مسح فرض  
ہے اور پوسے سر کا سنت، البتہ حنفیہ جو حنفی سر کے مسح کو ضروری کہتے ہیں جس کی تائید ایک دوسرے صحابی ابو مفضل کی روایت سے ہوتی ہے جس میں آپ  
نے صرف پیشانی پر مسح کیا اور باقی سر پر نہیں کیا اس لیے اس حدیث سے پوسے سر کے مسح کا فرض ہونا ثابت نہیں ہوتا البتہ سنت ضرور ہے۔

پھر اپنا ہاتھ طشت پر ڈالا اور پانی لیا پھر منی، ناک میں پانی ڈالا۔  
ناک صاف کی تین چلوں سے، پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور تین  
مرتبہ منہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دوبارہ دھوئے پھر اپنا  
ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لگے  
ایک بار پھر ٹخنوں پر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۳۶۔ رگوں کے وضو کا پانی استعمال کرنا جزیہ  
(ابن عبد اللہ نے اپنے گھردلوں کو یہ رسم ریافت کہ وہ ان کے  
مسواک کے پتے پانی سے وضو کریں یعنی مسواک میں پانی میں  
دوبی رہتی تھی اس پانی سے گھر کے کون کون کر کے کیلے تھے غرض

۱۸۵۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے،  
انہوں نے ابو جحیفہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم مجھے پاس دوپہر میں تشریف لائے تو آپ کے لیے وضو کا  
پانی لایا گیا، آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا بقیہ پانی پینے  
لگے اور اسے اپنے بدن پر پھیر لگے۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں  
پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے (آٹھ کے لیے)،  
ایک نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔ (اور ایک دوسری حدیث میں) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ  
آپ نے ایک پیالہ منگوا یا جس میں پانی تھا اس سے آپ نے اپنے ہاتھ  
دھوئے اور اس پیالہ میں منہ دھویا اور اس میں کلی فرمائی پھر فرمایا تم لوگ  
اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

۱۸۶۔ ہم سے عثمان بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد  
ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انہوں نے صالح سے سنا، انہوں نے  
ابن شہاب سے انہیں محمود بن الزبیر نے خبر دی، ابن شہاب کہتے ہیں کہ محمود  
میں کہ جب وہ چھوٹے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں  
دکے پانی سے ان کے منہ میں کلی تھی اور عروہ نے اسی حدیث کو مسود وغیرہ  
سے روایت کیا ہے اور ہر ایک (راوی) ان دونوں میں سے ایک دوسرے  
کی تصدیق کرتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا کرتے تھے

فَضَمَنْ وَاسْتَنْشَقَّ وَاسْتَنْشَرَتْ عُرْقَاتِ  
تَمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ  
يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْقَتَيْنِ ثُمَّ  
ادْخَلَ يَدَهُ فَسَحَّ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَادْبَرَ  
مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۝

۱۳۷۔ اِسْتَعْمَالَ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ  
وَأَمْرَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحَدَهُ أَنْ  
يَعُوْصَا ذَا بِفَضْلِ سِوَاكَ ۝

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا  
الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَجِيْفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْهَاجِرَةِ فَأَقْبَلَ يَدَيْهِ  
فَتَوَضَّأَ فَعَمِلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ  
فَيَتَسَحَّوْنَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَدَبَّنَ يَدَيْهِ عَنْزَةً  
وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْدَحَ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَبَعِثَ  
فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَعَا عَنِّي  
وَجُودِي لَهَا وَنَحْوُ كَمَا ۝

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ  
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي هَانٍ  
هَكَذَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
قَالَ هُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَجُلِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بَنِي هِزْمٍ وَقَالَ  
مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُسَوِّدِ وَغَيْرِهِ يَصُوتُونَ كُلُّ وَاحِدٍ  
بَيْنَهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لے یہ جگہ کا موقع تھا جہاں آپ نے نماز پڑھی اور اپنا مستعمل پانی ان حضرات کو بطور تبرک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا ناپاک نہیں جیکے  
آپ کی کلی کا پانی اور اس کو آپ نے انہیں پینے کا حکم فرمایا ۝

وَسَلَّمَ مَا دُرُوا بِقُتُونٍ عَلَى وَضُوْعِهِ ۝

باب ۱۲۷

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَدِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبْتُ بِحَاكِيَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرُكَةِ ثُمَّ تَوَمَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْعِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْتُ ظَهْرَهُ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوءَةِ بَيْنَ كَيْفَيْهِ وَمِثْلَ ذَرِّ الْحَجَلَةِ ۝

باب ۱۲۸ مِنْ مَضْمُونِ اسْتَنْشَقٍ مِنْ غُزَّةٍ قَدْ جَدَّةٌ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الرَّأْيِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَّكُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمُونِ اسْتَنْشَقٍ مِنْ كَفَّةٍ وَاجِدَةٍ فَمَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا دُئِىَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۹ مَسْحُ الرَّاسِ مَرَّةً ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ تَنَا وَهَيْبٌ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرُو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وَضُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَايَنَتُ

تو آپ کے بچے موئے وضو کے پانی پر سجا رہے تھے کہ قرب ہو جاتے تھے ۝

۱۳۷۔

۱۸۷۔ ہم سے عبد الرحمن بن یونس نے بیان کیا، ان سے حاتم بن اسماعیل نے جعد کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے سائب بن یزید سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے، تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیالہ یعنی جو پانی آپ نے وضو کے لیے استعمال فرمایا میں نے وہ پی لیا، پھر میں آپ کی پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نموت دیکھی جو آپ کے موٹھوں کے درمیان تھی، وہ ایسی تھی جیسی چھپرے کی گھڑی یا کوتر کا اٹکا ۝

۱۳۸۔ ایک ہی چٹو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا ۝

۱۸۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے خالد بن عبد اللہ نے ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ وضو کرتے وقت انھوں نے تین سے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر انھیں دھویا پھر منہ دھویا (یا ان کو کہا کہ) کلی کی اور ناک میں ایک چٹو سے پانی ڈالا تین بار ایسا ہی کیا۔ پھر کہیں تک اپنے دونوں ہاتھوں کو دبا رکھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور اسی جانب اور پچھلی جانب کا) اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔

۱۳۹۔ سر کا مسح ایک بار کرنا۔

۱۸۹۔ ہم سے سیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جس وقت عمرو بن حسن نے عبد اللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارہ میں دریافت کیا تو عبد اللہ بن زید نے پانی کا

لے صحابہ اپنی داہنا ہاتھ کیٹت اور رسول اللہ سے نذر دیا نہ تعین کر بنا پر آپ کے وضو کے ہتھ پانی کو حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کو شش میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے تاکہ اس تبرک سے وہ فیضیاب ہو سکیں ۝ لے حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق وضو کا مستقل پانی بجائے خود پاک ہے لیکن اس سے کسی دوسرے پاک جسم یا کپڑے کو پاک نہیں کر سکتے ۝

فَمِنْ مَاءٍ نَتَوَضَّأُ لِهَذَا كَلَّاهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَّكُمَا  
ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضَّصَتْ وَ  
اسْتَنْقَضَتْ دَامَتْكَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرَفَاتٍ مِمَّنْ مَاءٍ  
ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ  
مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ  
بِرَأْسِهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَادْبَرَهَا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ  
فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ وَقَالَ مَسْرُوعٌ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ۝

**باب ۱۳۰** وَمَنْعُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ  
وَقَضَىٰ وَمَنْعُ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحِمِيمِ  
وَمِنْ بَيِّنَاتِ نَهْيِ نَبِيِّهِ ۝

۱۹۰۔ **بِحَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ ثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَارِغِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ  
وَالْمَرْأَةُ يَتَوَضَّأُونَ فِي رَمَازٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ۝

**باب ۱۳۱** صَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَنْعُهُ عَلَى الْمَغْنَمِ عَلَيْهِ

۱۹۱۔ **بِحَدَّثَنَا** أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
أَبِي الْمُنْكَدِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَقْوِلُ  
فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَىَّ مِنْ مَضْمُونِهِ فَغَسَلْتُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْمِرْكَاتُ أَمْ لِي رِشْتِي كَلَامَةً  
فَقُلْتُ (آيَةُ الْفَرَاغِ) ۝

**باب ۱۳۲** الْغُسْلُ وَالْوُضُوءُ فِي الْغَضَبِ  
وَالْقُدْحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۝

ایک لمٹت منگوایا پھراں دلوگوں کے لیے وضو شروع کیا (پہلے طشت  
سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا، پھر انھیں تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن کے  
اندر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، ناک صاف کی تین چلوؤں سے  
تین دفعہ، پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے  
پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے  
دھیر، سر پر مسح کیا (پہلے آگے کی طرف اپنا ہاتھ لائے پھر پیچھے کی طرف لے  
گئے) پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے (دوسری  
روایت میں) ہم سے موسیٰ نے، ان سے دیکھ بیان کیا آپؐ مسیح ایک مرتبہ کیا  
۱۳۰۔ خاندن کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کا  
بچا ہوا پانی استعمال کرنا حضرت عمرؓ نے گرم پانی سے اور  
عیسائی عورت کے گھر کے پانی سے وضو کیا ۝

۱۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ناغ  
سے بخبری، وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ وضو  
کیا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے) ۝

۱۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار ہوش آدمی پر اپنے  
وضو کا پانی چھڑکنا ۝

۱۹۱۔ ہم سے ابو الوئید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے  
محمد بن المنکدر نے، انھوں نے حضرت جابرؓ سے سنا۔ وہ کہتے  
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پڑی کے لیے تشریف  
لائے۔ میں راہیلا بیمار تھا کہ مجھے ہوش نہیں تھا آپ نے اپنے وضو کا  
پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا وارث  
کون ہوگا؟ میرا تو صرف ایک کلامہ وارث ہے اس پر آیت میراث نازل ہوئی

۱۳۲۔ گن، پیالے، کڑی اور چھر کے برتن سے  
غسل اور وضو کرنا ۝

۱۔ وضو کی جملہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایک بار وضو میں دھوئے جانے والے ہر وضو کا وضو نافذ ہے، دہ مرتبہ دھونا کافی ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت  
ہے۔ اسی طرح کلی اور ناک میں پانی ایک چلو سے بھی دیکھا جاتا ہے اور الگ الگ چلو سے بھی، مسح ایک بار کرنا چاہیے، پورے مسح کرنا افضل ہے اور  
جو فضائل سر پر اگر کرے تو خفیہ کے نزدیک فرض ادا ہو جائے گا ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ أَبِي قَالَ حَقَّقَ الْقَوْلُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُطْبٍ مِنْ جِبَاةٍ فِيهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْيُخْتَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ صَفْهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَلَمَّا كُنْتُمْ قَالَ لَمَّا بَيْنَ وَرِيَادَةٍ ۝

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ تَنَاوَأَ أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدِيرٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ۝

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَأَ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَنَاوَعُوا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءً فِي كُؤُومٍ مِنْ صُغَيْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَزَيْدٌ يَوْمَئِذٍ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِأَمٍ وَادَّبَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ۝

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَغَسَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ رَجْعُهُ اسْتَأْذَنَ أَنْزَلَ جِدَّ فِي أَنْ يُمَرَّصَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخْطُرُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ أُخْرَى قَالَ عُمَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عُمَيْدَ اللَّهِ بْنَ

۱۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ انھوں نے حمید سے، انھوں نے انس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت آگیا تو ایک شخص جس کا مکان قریب ہی تھا۔ اپنے گھر چلا گیا اور (کچھ) لوگ رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھڑکا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے دگر سب نے اس برتن سے وضو کر لیا۔ ہم نے حضرت انس رضی سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہنے لگے انہی سے کچھ زیادہ تھے پلے

۱۹۳۔ ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے بروایت واسطے سے بیان کیا، وہ ابوبردہ سے، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیالہ منگلیا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

۱۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے یہاں) تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی نکالا (اسی) آپ نے وضو کیا، تین بار چہرہ دھویا، دو بار ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف (دھو) لائے۔ پھر پیچھے کی جانب لے گئے اور پیر دھوئے پلے

۱۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعب نے زہری سے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی لے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدید ہوگئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انھوں نے آپ کو اس کی اجازت دیدی تو (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان (سہار لے کر) باہر نکلے۔ آپ کے پاؤں دکروری کی وجہ سے زمین میں گھسکتے جاتے تھے، حضرت عباسؓ اور ایک اور آدمی کے درمیان

سہارے رسول اللہ کا ایک معجزہ تھا کہ اتنی قلیل مقلد سے اتنے لوگوں نے وضو کر لیا۔

سہ تانبے کے برتن میں پانی لے کر اس سے رسول اللہ کا وضو کرنا ثابت ہوا۔

آپ باہر نکلے تھے۔ عبد اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو وہ بولے تم جانتے ہو، وہ دوسرا آدمی کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کہنے لگے وہ علی تھے (پھر سلسلہ حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں) داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا، میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بندہ کھلے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کر دوں (چنانچہ) آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دوسری) بیوی کے کونڈے میں بٹھلا دیے گئے پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشد سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تفصیل حکم) کر دی تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

### ۱۴۳۔ طشت سے پانی لے کر وضو کرنا

۱۹۶۔ ہم سے خالد بن خالد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ (یحییٰ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا بہت زیادہ وضو کیا کرتے تھے تو ایک دن انھوں نے عبد اللہ ابن زید سے کہا کہ مجھے بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے تب انھوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا۔ اس کو (پہلے) اپنے ہاتھوں پر جھکایا پھر دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال کر (پانی لیا اور) ایک (دھوپ) سے کلی کی اور ناک صاف کی تین مرتبہ (تین دھوپ) پھر اپنے ہاتھوں سے ایک چلو پانی لیا، اور تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنہوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا تو (پہلے اپنے ہاتھ) پہنچے لے گئے پھر آگے کی طرف لائے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۷۔ ہم سے سعد نے بیان کیا ان سے حماد نے، ان سے ثابت نے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لیے ایک چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس پیالے

عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْأَخْرَجْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَأَنْتَ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدًا مَا دَخَلَ بَيْتَهُ دَأَسْتَهُ وَجَعَلَهُ هَدِيْفًا عَلَيَّ مِنْ سَبْعٍ قَرِيبَ كَمْ تَحْلُلُ أَذْكِيْتُهُنَّ لَعَلَّيْ أَنْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسُ فِي مَجْتَمِعٍ يَحْفَظُكُمْ دَوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَفَيْتُمْ تَصَبُّتِ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى كَلِيفُ يَشِيرُ إِلَيْكَ أَنْ قَدْ قَعَلْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ

ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشد سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تفصیل حکم) کر دی تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

### باب ۱۴۳ الوضوء من التور

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَكُونُ مِنَ الْوُضُوءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْخَبَرُ فِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ فَكَلَّمَا عَلِيَّ بَدَأَ بِهِ فَعَسَلَهُمَا قُلْتُ مَرَّاتٍ ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي التُّورِ فَصَمَّضَ دَأَسْتَهُ تِلْكَ مَرَّاتٍ مِمَّنْ عُرِفَ وَاجِدَةً ثُمَّ ادْخَلَ يَدَيْهِ فَاخْتَرَفَ بِمَا فَعَسَلَ قُلْتُ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اخَذَ يَدَيْهِ مَاءً فَسَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ يَدَيْهِ وَاتَّبَلَ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ حَمَادَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُ مِنْ مَاءٍ فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْوًا فِيهِ مِثْقَلٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ

لے یہ حدیث پہلے ہی آچکی ہے یہاں طشت سے براہ راست پانی لے کر وضو کرنے کا مجاز ثابت کیا ہے۔

میں طوالت دیں، انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا، ان کی مقصد سفر سے انشی تک تھی۔

۱۴۴۔ ایک مہر پانی سے وضو کرنا۔

۱۹۸۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے سمر نے، ان سے ابن جریر نے انہوں نے حضرت انسؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے یا دیکھا کہ جب نہاتے تھے تو ایک مہر سے لے کر پانچ ہڈ تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تھے تو ایک ہڈ پانی سے تھے۔

۱۴۵۔ موزوں پر مسح کرنا۔

۱۹۹۔ ہم سے ابی بن الفرج نے بیان کیا، وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں، ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے ابوالنضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبداللہ بن عمر سے، وہ سعد بن ابی وقاص سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آپ نے مسح کیا ہے) جب تم سے صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے متعلق ان کے سوا کسی دوسرے آدمی سے مت پوچھو۔ اور موسیٰ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالنضر نے بتلایا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص نے ان سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ) حدیث بیان کی۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے

فَجَلَّتْ أَنْظَرُ إِلَى الْمَاءِ فَنِدِعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ  
قَالَ أَلَسْ تَخْشَى أَنْ تَكُونَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ  
إِلَى الثَّمَانِيْنَ :

۱۴۴۔ اَلْوُضُوْءُ بِالْمُتَّهِ :

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدٌ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ اَوْ  
كَانَ يَنْتَسِلُ بِالسَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَ  
يَتَوَضَّأُ بِالْمُتَّهِ :

۱۴۵۔ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ :

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَصْبَعُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنِي  
اَبُو النَّظْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ  
عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ  
عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَعَمْرُؤَا حَدَّثَنِي  
شَيْخًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَسْأَلُ عَنْهُ غَيْرُهُ وَقَالَ مُوسَى ابْنُ  
عُقَبَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّظْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ  
اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

۱۔ حدیث تفصیل کے ساتھ پہلے آچکی ہے۔ یہاں اس برتن کی ایک خصوصیت یہ ذکر کی ہے کہ وہ چوڑے منہ کا تھا۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ پھیلا ہوا برتن تھا، جس میں پانی کی مقدار کم آتی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار سے اتنی آدمیوں نے وضو کر لیا۔ لہٰذا ایک پیمانہ ہے جو عرب میں رائج تھا۔ جس میں کم از کم سوا سیر پانی آتا ہے۔

۲۔ مقداریں اس وقت کے لحاظ سے تھیں جس وقت یہ پیمانہ عرب میں رائج تھے۔ کسی خاص مقدار سے وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں۔ ایک شخص کی جسمانی قد و قامت کے لحاظ سے پانی کی جتنی مقدار وضو و غسل کے لیے کفایت کرے، اتنی مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہیے۔ باقی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے اس کو علماء نے مستحب کہا ہے۔

ایسا ہی کہا جیسا اوپر کی روایت میں ہے)

۲۰۰۔ ہم سے عمرو بن خالد اعرابی نے بیان کیا ان سے یث لے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعد بن براہیم سے، وہ نافع بن جبر سے، وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (ایک بار) آپ ربیع حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے، جب تضار حاجت سے ناراض ہو گئے تو مغیرہ نے (آپ کو وضو کرایا اور) آپ کے اعضاء وضو پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۲۰۱۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو سلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو بن امیر الغیری سے نقل کیا انھیں ان کے باپ نے خبر دی کہ انھیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث کی متابعت حبیب اور ابان نے یحییٰ سے کی ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اوزاعی نے یحییٰ کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ابو سلمہ سے، وہ جعفر بن عمر سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے علمے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے، اس کی روایت کیا عمر نے یحییٰ سے، انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے عمرو سے متابعت کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یہ

نَحْوَهُ ۖ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ ثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ بَرَاهِيمَ عَنْ  
نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمَغِيرَةِ  
ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاةٍ فِيهَا مَاءٌ  
فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَمَوَّاهُ وَنَسَمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۖ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
الْقُمَيْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابِعَهُ  
حَزْرِي وَرَبَّانٌ عَنْ يَحْيَى ۖ

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عَمَامَتِهِ  
وَالْخُفَّيْنِ وَتَابِعَهُ مَحْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

سلہ اصل بات یہ تھی کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پہلے سے معلوم نہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوثر میں آئے اور انھیں موزوں پر مسح کرنے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا حوالہ دیا کہ آپؐ بھی مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کہ تم اس کے متعلق اپنے والد حضرت عمرؓ سے تصدیق کر لو۔ چنانچہ انھوں نے جب حضرت سے مسئلہ کی تحقیق کی اور حضرت سعد کا حوالہ دیا تب انھوں نے فرمایا کہ سعد کی روایت قابل اعتماد ہے۔ رسول اللہؐ سے جو حدیث وہ نقل کرتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے۔ اس کو کئی بار سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بظاہر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کا مسئلہ تو معلوم ہوگا لیکن وہ غالباً یہ سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق سفر سے ہے۔ شریعت نے سفر کے لیے یہ سہولت دی ہے کہ آدمی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پہنے پہنے ان پر پانی کا لٹہ پھیر لے لیکن جب حضرت سعد سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالت قیام میں بھی ہے تب انھوں نے اپنی سابقہ رائے سے رجوع فرمایا۔

۳۔ حال عام سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالت قیام میں بھی ہے تب انھوں نے اپنی سابقہ رائے سے رجوع فرمایا اور باقی سر پر جو کہ عامہ تھا اس لیے پردے سر کا مسح کرنے کی بجائے آپؐ نے عامے پر لٹہ پھیر لیا۔ یہ ہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔



## باب ۱۲۶ اِذَا ادَّخَلَ رَجُلٌ رِجْلَيْهِ وَهُمَا

طَاهِرَتَانِ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو لُعَيْبٍ قَالَ كُنَّا زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْدَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِإِذْنِ خُفْيَاءٍ فَقَالَ دَعْهُمَا قَارِيٌّ ادْخُلْهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ۝

## باب ۱۲۷ مَنْ تَوَيَّعَ مَا مِنْ لَحْمٍ

النَّشَاءِ وَالسُّوْيِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَيَّعَا ۝

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَيَّعَا ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرِمُ كَيْفَ شَاءَ فَنَدَّيْنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْفَيْ السَّيِّئِينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَيَّعَا ۝

## باب ۱۲۸ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السُّوْيِ وَلَمْ يَتَوَيَّعَا ۝

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الثَّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

## ۱۲۶۔ وضو کے بعد مونہ پہننا ۝

۲۰۳۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ان سے زکریا نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ عامر سے وہ عردہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ (مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو میرا ارادہ ہوا کہ (وضو کرتے وقت) آپ کے مونہ سے آٹا ڈالوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ انھیں ہٹانے سے۔ چونکہ جب میں نے انھیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے (یعنی میں با وضو تھا)، لہذا آپ نے ان پر مسح کر لیا ۝

۱۲۷۔ بکری کا گوشت اور ستوکھا کروندہ کرنا۔ اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (گوشت) کھایا۔ اور وضو نہیں کیا ۝

۲۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے زید بن اسلم سے خبر دی۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاة نوش فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا، انھیں لیث نے عقیل سے خبر دی۔ وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے باپ عمرو سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کا شاة کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لیے بلانے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔

۱۲۸۔ کوئی شخص ستوکھا کر کلی کر لے اور وضو نہ کرے (تو جائز ہے)

۲۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے یحییٰ ابن سعید کے واسطے سے خبر دی وہ بشیر بن موسیٰ بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ سويد بن الثعمان نے انھیں بتلایا کہ نفع خیر دے

لے موزوں پر کھانے کی روایت کم از کم چالیس صحابہ سے کی ہے بقیم کے لیے ایک دن ایک دن اور ساتھ کے لیے تین دن تین دن رات کے لیے مسلسل مونہ پر مسح کرنے کی اجازت ہے ۝ لکھ ابتلائی زمانہ میں آگ پر چربی گرم ہوئی ہوا اور پکی ہو اس کو کھانے سے دستور ٹوٹ جاتا تھا اور دنیا وضو کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب کسی بھی جائز اور مباح چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۝

سال میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مہربا کی طرف جو خیبر کے نشیب میں ہے، پہنچے۔ آپ نے صحر کی ناز پڑھی، پھر ترشے منگوائے گئے تو سوائے ستوکے کچھ اور نہیں آیا، پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بجگو دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر مزب دکی ناز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کھلی کی اور ہم نے بھی کھلی کی۔ پھر آپ نے ناز پڑھی اور وضو نہیں کیا:

۲۰۷۔ ہم سے اصبنہ نے بیان کیا، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں عمر نے بکیر سے، انھوں نے کریم سے، انھوں نے حضرت میمونہؓ سے روجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے یہاں (بکیر کا) شانہ کھایا، پھر ناز پڑھی اور وضو نہیں کیا:

۱۴۹۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہیے؟

۲۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے اور قتیبہ نے بیان کیا، ان دونوں سے لیث نے بیان کیا، وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اسی لیے کلی کی) اس حدیث کی پونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے متابعت کی ہے۔

۱۵۰۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک

ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ سے یا دیند کا ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

۲۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو اسے چاہیے کہ سو رہے۔ تاکہ نیند کا اثر اس پر سے ختم ہو جائے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے لیے (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بد عادی رہا ہے:

خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمُهَبَّاءِ وَهِيَ أَذْيُ خَيْبَرَ قَصَصَ النَّعْصَرُ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْدَادِ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالسَّوْنِيِّ فَأَمَرَ بِهِ فَتُرِي نَأْكُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاكِلَنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْغُرَبِ فَمَضْمَعَيْنِ وَمَضْمَعَيْنِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَنَا ابْنُ دَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بَكْرِ عَنْ مُرَيْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ هُنَا مَا كَتَبْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب ۱۴۹ هَلْ يُفَضُّ مِنَ اللَّبَنِ؟

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا تَابَعَهُ يُونُسُ دَمَالِحٍ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب ۱۵۰ الْوُضُوءُ مِنَ التَّوَمُّ وَمَنْ لَمْ

يَزِمَنَّ النَّفْسَةَ وَالنَّعْصَتَيْنِ أَوْ الْخَفَقَةَ وَضُوعًا

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ التَّوَمُّ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ تَا عِشٌّ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَخْفِرُ قَيْسُ نَفْسَهُ

۱۵۰۔ نیند کے جواقات ہیں ان میں عام طور پر آدمی نفل نماز میں پڑھتا ہے۔ جیسے نیند کی ناز۔ اس لیے یہ حکم نوافل کے لیے ہے۔ غرض نمازوں کو نیند کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں ہے

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَمْسُ حَتَّى يَتَلَمَّعَ مَا يَقْرَأُ ۚ

**باب ۱۵۱** الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَلَسَّاهُ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ يُجْزِي أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُجِدِثْ ۚ

وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آجائے (یعنی پیشاب، پاخانہ وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ الثُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَهْبَاءِ صَلَّى تَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْقَمَ فَلَمَّا مَلَى دَعَا يَا لَطْعَمَةَ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالشَّوْبِقِ فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى تَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۚ

**باب ۱۵۲** مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ

مِنْ بَوْلِهِ ۚ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ

۲۱۰۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم نمازیں اٹکنے لگو تو سوجاؤ جب تک (آدمی کو) یہ نہ معلوم ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے۔

۱۵۱۔ بغیر حدیث کے وضو کرنا۔ یعنی وضو باقی ہوتے ہوئے

بھی نیا وضو کرنا ۚ

۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا (دوسری سند سے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا تم لوگ کس طرح کرتے تھے، کہنے لگے کہ ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی

وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آجائے (یعنی پیشاب، پاخانہ وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

۲۱۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھیں بشر بن یسار نے خبر دی، انھیں سدید بن عثمان نے بتلایا کہ ہم فتح خیبر والے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب مہاجر میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے کھانے منگوائے (کھانے میں) ستو کے علاوہ کچھ اور نہ آیا۔ سو ہم نے (اسی کی کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو آپ نے کلی کی پھر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور (تیل) وضو نہیں کیا بلکہ

۱۵۲۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ

ہے۔

۲۱۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ مجاہد سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یلکے کے ایک باغ میں تشریف

لے ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا مستحب ہے مگر ایک ہی وضو سے آدمی کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے ۚ

لے گئے (رہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرے شخص میں چنل خوری کی عادت تھی۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ٹکڑی الٹنگوانی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا، آپ نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ ٹکڑیاں خشک ہوں اس وقت تک ان پر عذاب کم ہوگا۔

۱۵۳۔ پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے پیشاب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تھا، آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ کسی اور کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں انیس بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں روح بن القاسم نے بتلایا، ان سے عطارد بن ابی میمون نے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا تھا آپ اس سے استنجہ فرماتے۔

۱۵۴۔

۲۱۵۔ ہم سے محمد بن المنشی نے بیان کیا، ان سے محمد بن حازم نے،

۱۵۵۔ یہ خبریں مسلمانوں کی خبیث یا کفار کی؛ اس میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ لیکن ترین قیاس یہ ہی ہے کہ مسلمانوں کی ہی ہوں گی اسی لیے آپ نے تخفیف عذاب کے لیے کھجور کی ٹہنیوں کی قبروں پر لگا دیں۔ لیکن اس کی مصلحت کیا تھی، ان ٹہنیوں کی وجہ سے عذاب کم کیوں ہوا، یہ اشکی مصلحت ہے۔ غالباً رسول اللہ نے بھی وحی کی بنا پر یہ فعل کیا۔

پیشاب ایک ناپاک چیز ہے۔ اس سے احتیاط کا شریعت میں تاکید کی گئی ہے۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو۔ کیونکہ قبر کا مذہب اکثر اس کی وجہ سے (مجی) ہوتا ہے۔ خود پیشاب میں ایک قسم کی سمیت اور زہر ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی پیشاب کی آلودگی مضر ہے۔ پھر خود اس کی بدبو ہر سیم الطبع اور پاکیزہ مزاج آدمی کے لیے ناگوار ہے۔

چنل خوری بھی صحت نامرد قسم کا اخلاقی مرض ہے جس سے آدمی کی خود اپنی شخصیت کو گھن گت ہے اور دوسرے افراد بھی اس کے س مرض کی وجہ سے زبردست نقصان اٹھاتے ہیں، اسی لیے اس کو بھی مذہب قبر کا سبب بتایا گیا ہے۔

۱۵۶۔ خفیہ کے نزدیک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ ہو۔

ان سے اعش نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ طاؤس سے ہے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قبروں پر گزرتے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو خذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بہت بڑی بات پر نہیں، ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چنل خوری میں مبتلا تھا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لے کر بچ سے اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر میں ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے (ایسا) کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا تاکہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف ہے۔ ابن المغنی نے کہا کہ ہم سے دیکھنے سے بیان کیا ان سے اعش نے، انھوں نے مجاہد سے اسی طرح سنا ہے

۱۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا دیا گیا کہ

مہلت دینا۔ جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ نہ ہو گیا ہے

۲۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے جام نے، ان سے اسحق نے انس بن مالک کے واسطے سے نقل کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب وہ (پیشاب سے) فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر آپ نے اس کو بہا دیا ہے

۱۵۶۔ مسجد میں پیشاب پر پانی

بہا دینا ہے

۲۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبری انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے پیچھے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں ملے

لے پیشاب کرتے وقت آپ نے اس کو روکا نہیں بلکہ صحابہ کو بھی منع فرما دیا کہ اسے پیشاب سے فارغ ہونے دو۔ درمیان میں اسے روکنے سے ممکن ہے کہ اس کا پیشاب بند ہو جائے اس لیے کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی، یہ آپ کی شفقت و بصیرت کی بات تھی، البتہ پیشاب کے بعد اس جگہ جہاں اس نے پیشاب کیا تھا ٹال آپ نے پانی بہانے کا حکم دیا ہے

حَازِمٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ثَجَابِيدَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ مَرَاتِيحِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَرَيْنِ فَقَالَ لَكُمْ مَا لِيَعْتَبَانِ وَمَا لِيَعْتَبَانِ فِي كَيْسِيرٍ مَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ دَامَا الْأَخَرُ فَكَانَ يَمْسِي بِالْيَمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَوِيدَةً وَرَطَبَةً فَشَقَّهَا يَصْفِيْنِ فَقَرَّرَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا لَمْ يَنْبَسِ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَثَرِ وَحَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِحَدِّثٍ مُجَاهِدًا وَتَفَلَّدَ

۱۵۵۔ تَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا النَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى قَرَعَ مِنْ تَوَلَّيْهِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا هَمَامٌ قَالَ ثَنَا اسْحَقُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوهُ حَتَّى إِذَا مَرَّ دَعَا بِنَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ

۱۵۶۔ صَبَّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَقَامَ أَعْرَابِيٌّ قَبْلَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَّا وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ بَحْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دُونِهَا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا يَبْعَثُهُمْ مَيْسِرِينَ وَلَهُ تَبَعُهُمْ مَحْسِرِينَ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحُلَيْفِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ أَعرَاجِي كَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ نَزَجَهُ النَّاسُ كَتَرَهَا هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوَكَةَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُنُوبٍ مِثْلٍ مَاءٍ فَأَهْرَيْتُ عَلَيْهِ ۝

باب ۱۵۶ بَوَلِ الصَّبِيَّانِ ۝

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ نَبَالَ عَلَى ثَوْبٍ فَقَدَا مَاءً مَا تَبَعَهُ إِلَّا يَهُ ۝

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ أَنَّهَا آتَتْ يَابْنَ كَرَهَا مَغْبِرَةً يَأْكُلُ الْغُلَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِهِ نَبَالَ عَلَى ثَوْبٍ فَقَدَا مَاءً فَتَضَحَّهُ دَلَمَ يَغْسِلُهُ ۝

باب ۱۵۷ الْبَوْلُ قَائِمًا وَقَاعِدًا ۝

۲۱۸۔ ہم سے عبد بن نے بیان کیا: انھیں مسجد کے خیروی، سید بن خیروی، انھوں نے انس بن مالک سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: دوسری سند یہ ہے: ہم سے خالد بن خالد نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن یحییٰ بن سید کے واسطے سے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روک دیا، جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ نے اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا، چنانچہ بہا دیا گیا۔

۱۵۶۔ بچوں کا پیشاب ۝

۲۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا ۝

۲۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن مقبہ (بن مسود) سے روایت کرتے ہیں، وہ ام قیس بنت مخضن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی شیر خور تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے (خوب اچھو طرح) نہیں دھویا ۝

۱۵۸۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔

۱۔ پیشاب ہر حال میں ناپاک ہے۔ مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پیشاب والے کپڑے کو پاک کرنے کے لیے پانی استعمال کیا۔ لیکن دوسری حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ آپ نے کپڑے کو نہیں دھویا، اس کا مطلب یہ ہے کہ خوب مل کر نہیں دھویا۔ اس کے علاوہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ آخر کا فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، بلکہ ابن شہاب نے آپ کے فعل کی تصریح کی ہے۔ لفظ نفع جو حدیث میں آیا ہے یعنی احادیث میں دھونے کے معنی میں بھی آیا ہے اس لیے اس لفظ سے یہ سمجھنا کہ معمول طور پر آپ نے پانی چھڑک کر پاک کر لیا ہوگا، درست نہیں بلکہ جس قدر ضروری تھا اتنا دھویا ممکن ہے وہ پیشاب سمول مقدار میں ہو کہ خوب اچھی طرح رگڑ کر دھونے کی ضرورت نہ محسوس فرمائی ہو ۝

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدَّثَنَا يَنْفَعَةَ قَالَ  
أَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ  
قَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَا فِي بَيْتِهِ يَسَاءً  
فَقَتَمَ ۝

باب ۱۵۹ البؤلول عند صاحبه واللسير  
بالحائط ۝

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
قَتَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
عَنْ حَدَّثَنَا يَنْفَعَةَ قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَمَا شَيْ فَلَئِي سَبَاطَةُ  
قَوْمٍ خَلَفَتْ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَعُومُ  
أَحَدُكُمْ قَبَالَ فَأَنْتَيْدْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ لِي  
فِي بَيْتِهِ فَقَتَمْتُ عَنْهُ عَقَبِيهِ حَتَّى قَرَعَ ۝

باب ۱۶۰ البؤلول عند سباطة قوم ۝

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ  
الْبُؤْلُوسُ الْأَشْعَرِيُّ يُشِيدُ فِي الْبُؤْلُولِ وَيَقُولُ  
لَا بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثُوبٌ  
أَحْوَاهُ قَرَمَهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا يَنْفَعَةَ لَيْتَهُ  
أَسْلَمَكَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَبَاطَةَ قَوْمٍ قَبَالَ قَائِمًا ۝

۲۲۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اعمش کے واسطے  
سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ  
کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (وہاں) آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب  
کیا۔ پھر بانی کا برتن ملگایا۔ میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ  
نے دھو کر فرمایا ۝

۱۵۹۔ اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور بھول  
کی آڑ لینا ۝

۲۲۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور  
کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت  
کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی پر (جہاں ایک دیوار  
کے نیچے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں  
سے کوئی رشتہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک  
طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس گیا اور  
(پردہ کی غرض سے) آپ کی اڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ  
پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

۱۶۰۔ کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا ۝

۲۲۳۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے منصور کے  
واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ  
ابو موسیٰ اشعری پیشاب دے کے بارہ میں سختی سے کما لیتے تھے اور کہتے  
تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا، تو اسے  
کاٹ ڈالتے۔ ابو حذیفہ کہتے ہیں کہ کاش وہ اپنے اس تشدد سے باز آجاتے  
دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے، اور  
آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا ۝

۱۔ پیشاب بیٹھ کر کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ وہ گندہ مقام تھا، بیٹھ کر پیشاب کرنے میں نجاست سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے آپ نے کھڑے  
ہو کر پیشاب فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے اور جب ضرورت نہ ہو تو بیٹھ کر پیشاب کرنا جائز  
ہو تو بیٹھ کر تو یقیناً جائز ہوگا۔ ۲۔ حضرت حذیفہ کا منشا یہ تھا کہ پیشاب سے بچنے میں احتیاط تو ضروری ہے لیکن خواہ مخواہ کا تشدد اور  
زیادتی سے وہ ہم اور سوسہ پیدا ہوتا ہے اس لیے عمل میں اتنی ہی احتیاط چاہیئے جتنی آدمی اپنی روزمرہ کی زندگی میں کر سکتا ہے اس لیے علامہ نے کہا ہے  
کہ بالکل باریک اور غیر محسوس دنا معلوم چھٹیئیں معاف ہیں ۝

## باب ۱۶۱ غسل الدّم :

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِشَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَاطِمَةُ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَعَيْتَ لِحَدَاثَا يَحْيَى فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحْتَهُ ثَوْبٌ تَقْرُضُهُ بِالنَّسَاءِ وَتَنْصَعُهُ بِالنَّسَاءِ وَتَصْلِي فِيهِ :

## ۱۶۱۔ حیض کا خون دھونا :

۲۲۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے مِشّام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے قاطمہ نے اسماء کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں کسی عورت کو کپڑے میں حیض آتا ہے (تو) وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا کہ پہلے ہلے پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے صاف کر لے۔ اور اس کے بعد اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

۲۲۵۔ ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے ابو معاویہ نے، ان سے مِشّام بن عروہ نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ابو جحیش کی لڑکی قاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے (یعنی حیض کا خون میعاد اور مقدار سے زیادہ آتا ہے) اس لیے میں پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے۔ توجہ! تجھے حیض آئے (یعنی حیض کے مقررہ دن شروع ہوں) تو نماز چھوڑے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال۔ پھر نماز پڑھ، مِشّام کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ حضور نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر نماز کے لیے وضو کر جی کہ وہی (حیض کا) وقت پھر لوٹ آئے پہلے

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَنَا مَعْرُوفٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ قَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيبٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَسَا ذَلِكَ مَرَّةً وَكَانَ يَحْيَى قَالَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ حَيْضَتِي فَدَعِي الصَّلَاةَ وَلَا تَأْخُذِي بِهَا فَإِذَا بَرَأْتَ فَاعْبُدِي عَنكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي قَالَ وَقَالَ أَبِي لَمَّا تَوَضَّأِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ :

لے کپڑا اگر حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے :

۱۔ جو عورت سیلانِ خون کی بیماری میں مبتلا ہے اس کے لیے حکم ہے کہ ہر نماز کے لیے مستقل وضو کرے اور حیض کے جتنے دن اس کی عادت کے موافق ہوتے ہیں ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔ اس لیے ان ایام کا نماز معاف ہے۔ شریعت کا یہ حکم اگرچہ عورت کی زندگی کے ایک ایسے گوشے سے تعلق رکھتا ہے جو نہایت ہی پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کے بارہ میں اگر عورتوں کو کوئی راہ نمائی نہ ملے تو وہ اس گوشے سے متعلق ایسی ہدایات سے محروم رہ جاتی جن سے ان کا دین اور دنیا، روح اور جسم صاف اور پاک ہو سکتا تھا اور جس سے ان کی نفسیاتی اور اخلاقی لمبی اور روحانی اصلاح ہو سکتی تھی۔ اس بنا پر ایسی تمام احادیث کے بارہ میں یہ ہی نقطہ نظر رکھنا چاہیے کہ دین لوگوں کی زندگی کے لیے ایک مکمل تعمیری نقشے کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو و بخدا راہ نمائی کے بغیر اپنے صحیح مقام پر نہ نہیں ہو سکتا، پھر کج کے درمیں اس قسم کی جملہ احادیث کو جن میں عورت مرد کے پوشیدہ معاملات یا تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے بارہ میں ہدایت دی گئی ہیں، بیان کرنے میں کسی شرم کی ضرورت نہیں جبکہ جنسی لڑا پچر عام ہو چکا ہے اور جدید تقسیم کے سربراہ مرد عورت کے پوشیدہ سے پوشیدہ تعلقات کی تعلیم کو اپنے نزدیک ضروری قرار دینے لگے ہیں جس کی فی الحقیقت کوئی ضرورت نہیں :



۱۶۲۔ غَسِلَ الْيَمِيْنِ وَفَرَّجَهُ وَغَسَلَ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ۖ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنَ تَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ فِي تَوْبِهِ ۖ

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ تَنَايَرِيْدُ قَالَ تَنَا عَمْرُو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَتَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ يُصِيبُ الْقَوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ مِنَ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَقْرُبُ الْغَسْلَ فِي تَوْبِهِ يُغْفُ الْمَاءُ ۖ

۱۶۳۔ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْغْبَحَهَا قَلَمٌ يَذْهَبُ أَثَرُهَا ۖ

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الْقَوْبِ يُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنَ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَقْرُبُ الْغَسْلَ فِيهِ بَقِيَ الْمَاءُ ۖ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ تَنَا زُهَيْرٌ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ

۱۶۲۔ منی کا دھونا اور اس کا گرلنا اور جو تری صورت دکے پاس جانے سے لگ جائے اس کا دھونا ۖ

۲۲۶۔ ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا انھیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں عمرو بن ميمون الجوزی نے بتلایا، وہ سلیمان بن یسار سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کے دھبے) کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے یہ

۲۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے یزید نے، ان سے عمرو بن سلیمان سے نقل کیا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا (دوسری سند یہ ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے، ان سے عمرو بن ميمون نے سلیمان بن یسار کے واسطے سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے بارہ میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو انھوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو لاتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی، پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے)

۱۶۳۔ اگر منی یا کوئی اور نجاست دھوئے اور دھیرا اس کا اثر زائل نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)

۲۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے ان سے عمرو بن ميمون نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کے متعلق جس میں جنابت (نا پاکی) کا اثر آگیا ہو، سلیمان بن یسار سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو لاتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی پانی کے دھبے کپڑے میں ہوتے تھے)

۲۲۹۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے زہیر نے، ان سے عمرو بن ميمون بن مهران نے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے نقل کیا

لے مطلب یہ ہے کہ کپڑا پاک کرنے کے بعد اس قابل ہو جائے کہ اس سے نماز پڑھ لی جائے اگرچہ وہ خشک نہ بھرا ہو ۖ

سہ منی بھی پیشاب کی طرح نجس ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نجاستوں کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک کرنے کے بعد پانی کے دھبے اگر کپڑے پر باقی رہیں تو کچھ حرج نہیں ۖ

وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھیں (وہ فراق میں کہ) پھر رکھی، ہیں ایک دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی بلکہ

۱۶۴- اونٹ، بکری اور چھ پائیوں کا پیشاب اور ان کے پھتے کی جگہ (کا حکم کیا ہے؟)۔ حضرت ابو موسیٰ نے دار برید میں تازہ پڑھی دھالاکہ وہاں گرہ پڑھا اور ایک پہلو میں جنگل تھا پھر انھوں نے کہا یہ جگہ اور وہ جگہ یعنی جنگل (دونوں)

برابر ہیں +

۲۳۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے حادین رید سے وہ ایوب سے، وہ ابو قلابہ سے۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عکلم یا عرینہ (قبیلوں) کے آئے اور مدینہ پہنچ کر وہ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیئیں چنانچہ وہ (لقاح کی طرف جہاں اونٹ رہتے تھے) چلے گئے اور جب اچھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک لے گئے، ان کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس واقعہ کی خبر آئی، تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب وہ ہن پڑھ گیا تو دلتاش کے بعد وہ دمنہ میں، حصوں کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق (شدید جرم کی بنا پر) ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے۔ اور آنکھوں میں گرم سناخیں پھیر دی گئیں اور مدینہ کی پتھر بلی زمین میں ڈال دیے گئے (یہاں کی شدت سے) پانی اچھلتے تھے مگر انھیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔۔۔ ابو قلابہ نے (ان کے جرم کی سنگینی ظاہر کرتے ہوئے) کہا کہ ان لوگوں نے داول چوری کی دھم پھیلایا اور ایمان سے پھر گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی نیت

ابن یسار عن عائشہؓ أنها كانت تغسل المسكين من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم آراه في بئحة أو بئحة +

۱۶۴- ابوالایلی والدہ آب و العتیر و مریضہا۔ وصلى أبو موسى في دار البرید و السرقین و انبریہ الى جنہم فقال لھما أو ثم سوا +

۲۳۰- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ أَنَا مَكِّيَّ مِنْ عُمَيْيَّةَ فَأَجَعُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَن يَشْرَبُوا مِنْ آبِ الْإِبِلِ وَالْبَعَاثِ فَالْطَّلَحُ فَلَمَّا صَحَّحُوا قَتَلُوا رَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْضَوْا النَّعْمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَذُنِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي أَثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ فَطُحَّ أَئِيدُ فِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَصُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقَوَا فِي الْحَذَرِ لَا يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَمَلُّوا وَسَرَقُوا فَكُتِلُوا وَكُفِّرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ +

لے کسی بھی نجاست کا، پناصل افرنا مل ہو جانا چاہیے۔ اس کے بعد اگر اس کا نشان یا رنگ وغیرہ کچھ رہ جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ ملہ حنابل کے تحت حضرت موسیٰ کے گوبر کی جگہ جو ناز پڑھنے کا ذکر ہے وہ صرف ان کی رائے ہے۔ دوسرے عام صحابہ اور جہد کے نزدیک گوبر ناپاک ہے۔ بظاہر گوبر کے اوپر ناز نہیں پڑھی، ناز کی جگہ کے متصل گر پڑا ہوا تھا۔ اخاف کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیہ کا حکم لکھتا ہے یعنی چھٹائی کر کے یا بعد رعات ہے۔

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹ کے پیشاب پینے کا جو حکم دیا وہ وقتی علاج تھا حدیث پیشاب کا استعمال حرام ہے۔ اگرچہ شافعیہ، مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر اونٹ کا پیشاب پاک ہے مگر جہود علماء کے نزدیک پیشاب کے بارہ میں چونکہ دوسری احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اس لیے اس کو اس حدیث کی بنا پر پاک نہیں کہا جائے گا یہ ایک وقتی اجازت تھی .... (بقیہ آئندہ صفحہ پر ....)

۲۳۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے، انھیں ابوالتیاح نے حضرت اسیرت حردی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر سے پہلے بکر بوسے بڑے میں جڑواں کرتے تھے یہ

۱۶۵۔ وہ عباسی جوہی اور پانی میں گر جائیں۔ زہری نے کہا کہ جب تک پانی کی بواہ نہ آئے اور رنگ نہ بدلے (نہایت پڑ جانے کے باوجود) اس میں کچھ حرج نہیں اور حماد کہتے ہیں کہ (پانی میں) مردار پرندوں کے پر (پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں (واقع ہوتا) مردوں کی جیسے ماحی و غیرہ کی لہریاں اس کے بارہ میں زہری کہتے ہیں کہ میں نے پہلے لوگوں کو ان کی نگھیاں کرتے اور ان (بلاویں کے برتنوں) میں تیل رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ماحی و دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں ہے

۲۳۲۔ ہم سے اخیلی نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے، وہ ابن عباس سے وہ حضرت میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوبے کے بارہ میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، آپ نے فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس دے گئی، کو نکال چھینو اور اپنا دبقیم گھی استعمال کرو۔

۲۳۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے معن نے، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ بن مسعود سے، وہ ابن عباس سے، وہ حضرت میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوبے کے بارہ میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اس چوبے کو

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَةُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَنْ يُصْبِيَ الْمَسْجِدُ فِي مَرَايِعِ الْغَلَوْدِ

۱۶۵۔ مَا يَقَعُ مِنَ التَّجَسَّاتِ فِي السَّنَنِ وَالْمَاءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُنْكَبْهُ كَعَصَا أَوْ رِيحٌ أَوْ نَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأْسَ بِسَرِيشٍ أَلْيَعُوذُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي عِظَامِ السَّوْغِيِّ نَحْوَ الْفِيلِ وَغَيْرِهِ أَوْ زَكْنٍ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يُمْتَسِطُونَ بِهَا وَ يَدَّ هَتُونَ فِيهَا لَا يَرَوْنَ فِيهَا بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَابْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِتَجَارَةِ الْعَاجِ

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ قَارِءٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْفُهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا مِنْكُمْ

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَنَا مَعْنٌ قَالَ تَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ قَارِءٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ

(بقیہ از صفحہ سابقہ) ان لوگوں نے ایک ساتھ چار شدہ جرم کیے تھے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان و درود کا جواب پر عبیدی و بھروٹی سے دیا، چھری کی، قتل کیا، مرتد ہوئے، انھوں نے اس کے رسول سے مقابلہ کیا ان جرائم کی یہ ہی سزا ہو سکتی تھی جو انھیں دی گئی اور اس وقت کے لحاظ سے یہ سزا کوئی وحشانہ سزا نہیں کہلائی جاسکتی۔ رسول اللہ کی حیثیت صرف ایک معلم اور مرشد کی نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی منتظم اور ملکی مدبر کی بھی تھی اس لیے آپ کو مصالح کے پیش نظر اپنے عام جذبہ ذات و شفقت کے برخلاف اس طرح کی سیاسی اور انتظامی تدبیروں سے بھی کام لینا پڑتا تھا۔ (حاشیہ صفحہ ۱۵۱) یا مطلب یہ ہے کہ بارے میں کپڑا وغیرہ کچھ کر اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

فَقَالَ خُذْهَا وَمَا خَرَّبَهَا فَأَطْرَحُوهُ قَالَ مَعْنَى ثَنَا  
مَالِكٌ مَا لَا أَحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
مُيُوتَةَ ۝

۲۳۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
كُلُّكُمْ يُكَلِّمُهُ الْمَلَكُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ إِذَا طُعِنْتَ كَفَجَّرُ دَمًا  
الْكُونُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْتُ عَرْتُ الْمَسْلُوكِ ۝

۱۶۶

۲۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ  
أَنَا أَبُو الزَّوْدِ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ  
ثَنَا الْأَعْوَجُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرَةَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَحْتَ الْأَخِرُونَ الشَّابِقُونَ  
يَا سُنَادِيه قَالَ لَا يُبْزَلْنَ أَحَدٌ حُمْرِ الْمَاءِ  
إِلَّا إِذَا بَلَغَ الْبُحْرَى لَا يَجْرِي ثُمَّ يَفْتَسِلُ بِهِ ۝

۱۶۷. إِذَا أُلْتِ عَلَى طَهْرِ الْمَصَلَّى  
قَدَّرَ أَوْ جِئَتْهُ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ  
صَلَاتُهُ وَكَانَ رُبَّنْ عُمَرَاؤُا دَارَى فِي ثَوْبِهِ  
كَمَا دَهَوُ بِصَلَّى وَصَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ  
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلَّى  
وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ يَغِيْرُ  
الْقُبْلَةِ أَوْ تَمَسَّهَ فَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ  
فِي دَقَّتِهِ لَا يُعِيدُ ۝

اور اس کے آس پاس کے گھم کو نکال کر پھینک دو، بعض کہتے ہیں کہ مالک نے  
کتنی ہی بار یہ حدیث، ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت میمونہؓ  
سے روایت کی ہے

۲۳۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں  
معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے  
ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں  
مسلمان کو جو زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس  
طرح وہ لگا تھا اس میں سے خون بہتا ہوگا جس کا رنگ (قر) خون کا  
سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی ۝

۱۶۶۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ۝

۲۳۵۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں  
ابو الزاد نے خبر دی کہ ان سے عبدالرحمن بن ہریرہ الاعرج نے بیان کیا  
انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم (لوگ) دنیا میں پچھلے (گمہ  
آخرت میں) سب سے آگے ہیں اور اسی سند سے (یہ بھی) فرمایا کہ تم میں  
سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو۔ پیشاب نہ کرے کہ (اس کے  
بعد) پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

۱۶۷۔ جب نماز کی پشت پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا  
جلے تو اس کی نماز ناسد نہیں ہوتی اور ابن عمر جب نماز  
پڑھتے وقت کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھتے تو اس کو اتار ڈالتے  
اور نماز پڑھتے رہتے، ابن مسیب اور شعبی کہتے ہیں کہ جب  
کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے پر نجاست یا جنابت  
دخی لگی ہو، یا قبیلے کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھی ہو  
یا تیمم کر کے نماز پڑھی ہو پھر نماز ہی کے وقت میں پانی مل گیا ہو  
تو (اب) نماز نہ دہرائے (اس کی نماز صحیح ہوگئی)

۱۔ مذکورہ ہر دو احادیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گہی یا تیل کے متعلق ہے جو سخت اور جا ہوا ہو لیکن جو گہی یا تیل جا ہوا نہ ہو پگھلا ہوا ہو، وہ کھانے کے  
قابل نہیں رہے گا البتہ اسے کھانے کے علاوہ غارغ میں استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

۲۔ بظاہر اس حدیث کو عنوان سے کوئی مناسبت نہیں، علماء نے اس کی مختلف مناسبتیں لپنے طور پر بیان کی ہیں، شاد ولی اللہ صاحب کے  
نزدیک اس حدیث سے یہ ثابت کرنا ہے کہ مشک، پاک ہے ۝

۲۳۶۔ ہم سے عیال نے بیان کیا انھیں ان کے باپ (عثمان) نے شعبہ سے خبر دی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت سجدہ میں تھے (ایک دوسری سند سے) ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا ان سے شریح بن مسلم نے ان سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی (دھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص قیس کی (دھی) اذہنی دوزخ ہوئی ہے اس کی اوجھڑی اٹھانے اور دلا کر جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھے، ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت (آدمی) اٹھا اور اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔

(عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش (اس وقت، مجھے کچھ زور ہوتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ) (اس حال میں آپ کو دیکھ کر وہ لوگ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے واسطے) لوٹ پوٹ ہوئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے (ابوجہل کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ ابوجہل کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھایا۔ پھر تین بار فرمایا، یا اللہ! تو قریش کی تباہی کو لازم کر دے (یہ بات، ان کا فرد کو ناکوار ہوئی کہ آپ نے انھیں بددعا دی، عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر کو) میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے ان میں سے ہر ایک کا (عبداللہ) نام لیا کہ اے اللہ! ان کو ضرور ہلاک کر دے، ابوجہل کو، عقبہ بن ربیعہ کو، شبیبہ ابن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ، امیر بن خلف (اور عقبہ بن ابی معیط کو، ساتویں (آدمی) کا نام (دھی) یا گوجھ یا دھیں را، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَقَّ قَوْلَ وَحْدَةِ شَيْئٍ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْبُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَنَّ شَيْئًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَالْأَوْجُهَلُ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ رُذُ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَيْكُمُ يُجِيءُ بِسَلَا جَزُورٍ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَا بُنِعَتْ أَشْقَى الْقَوْمِ فَهَآءِ بِهِ فَتَنْظُرُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ كَأَنَّ شَيْئًا تَوَكَّأَتْ فِي مَنَعَةٍ قَالَ فَجَعَلُوا يَفْسَحُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا لَا يُرْفَعُ رَأْسُهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَدَفَعَهُ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَأَنَّهُ يَرْدُنَ أَنَّ الدَّعَا فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَلَى اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا أَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ يَا عُتْبَةَ بْنَ أَبِي رَيْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَيْحَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُقَيْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَهَذَا السَّارِعَ كُلَّهُ تَحْفَظُهُ فَإِنَّ لِي فِي يَدِي لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَخُوا فِي الْفَلْيَبِ كَلَيْبِ بَدْرًا ۝

جان ہے کہ میں لوگوں کا (بددعا دیتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا تھا میں نے ان کی لاشوں کو بدر کے کوئیں میں پڑا ہوا دیکھا یہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کہہ کی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صبر کا ماحصل نہیں برداشت کرنی پڑی تھیں، اس حدیث سے اے امام بخاری یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست پھٹ پر آ پڑے تو نماز ہرجلے کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

**باب ۱۶۸** اَبَا قِي وَاصْطَبَّ وَرَسُوهُ فِي  
الْقُبَّ - وَقَالَ سَدَّوَهُ عَنِ الْمُسَوِّدِ وَمَرْوَانَ  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَمَا  
تَنَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُخَامَةً إِلَّا وَدَعْتُ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
قَدْ لَكَ بِهَا وَحْهَةٌ وَجَدَّةٌ ۝

۱۶۸۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم  
ہے۔ عروہ نے مسود اور مروان سے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کے زمانے میں ننگے (اس سلسلہ  
میں) انھوں نے پورے حدیث نقل کی (اور پھر کہا کہ) نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جتنی مرتبہ بھی تھوکا وہ (زمین پر گرنے کی بجائے)  
لوگوں کی ہتھیلی پر پڑا (کیونکہ لوگوں نے غایت حق کی وجہ سے  
ہاتھ سامنے کر دیے) پھر وہ لوگوں سے اپنے چہروں اور بدن  
پر مل لیا ۝

۲۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حمید کے  
واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا ۝

۱۶۹۔ نبیذ سے اور کسی نشہ والی چیز سے وضو جائز نہیں  
حسن بصری اور ابوالاعلیٰ نے اسے مکروہ کہا ہے اور عطاء کہتے  
ہیں کہ نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے مقابلے میں مجھے  
تیمم کرنا زیادہ پسند ہے ۝

۲۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْبِهِ ۝

**باب ۱۶۹** لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ  
وَرِثَانِ الْمُسْرِ - سَرَّهَهُ الْحَسَنُ وَ  
أَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءُ التَّيْمِيُّ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ  
وَاللَّبَنِ ۝

۲۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان  
سے زہری نے ابوسلمہ کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت عائشہؓ سے  
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ پینے  
کی برود چیز جس سے نشہ (پیدا) ہو، حرام ہے ۝

۱۷۰۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔  
ابوالاعلیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو  
کیونکہ وہ (تکلیف کی وجہ سے) مرہض ہو گئے ہیں ۝

۲۳۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
سُفْيَانَ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلَى  
شَرَابٌ أَشْرَكَ فَهُوَ حَرَامٌ ۝

**باب ۱۷۱** غَسَلَ الْمَرْأَةُ أَبَاهَا الدَّمَ عَنِ  
وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى  
رِجْلَيْ فَكِتَحًا مَرَّةً ۝

۱۷۱۔ جب تعصیب احکام طہارت وضو کے نازل ہوئے تھے، نماز کے لیے بدن کا کپڑوں کا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا جہور کے نزدیک ضروری ہے۔  
دوسری صفحہ پر اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کس درجہ فدویانہ تعین تھا، البتہ یہ صحابہ کا عام معمول نہیں تھا مگر صلح حدیبیہ کے وقت  
کسی جذبہ اور کسی مصلحت کی بنا پر یہ طرز عمل اختیار کیا۔ نماز پڑھتے وقت اگر تھوک آئے اور تھوکنے کی قریب میں کوئی جگہ نہیں تو کسی کپڑے میں تھوک لے تاکہ  
نماز میں خلل بھی نہ واقع ہو اور قریب کی جگہ ہی خراب نہ ہو۔ سگہ خاص دودھ سے وضو جائز نہیں، احناف کے نزدیک ایسا دودھ جس میں پانی کافی مقدار  
میں مل گیا ہو، وضو جائز ہے اسی طرح ہرنشہ کرنے والی چیز حرام کر دی گئی خواہ اس کی اتنی قلیل مقدار استعمال کی جائے جس سے فوری نشہ نہ ہو لیکن چونکہ اس  
میں نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس لیے وہ بھی مطلقاً حرام ہے ۝

٧٢٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَيْنَةَ عَنْ  
 فِي حَزِيمٍ سَمِعَ مِنْ بَنِي سَعْدِ السَّاعِدِيِّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ  
 صَاحِبِي وَبَيْنَهُ أَحَدُ بَنِي شَيْبَةَ دُورِ جُرُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلَيَّ  
 عِجَى بِرُتْبِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَالِطَةٌ لُفْطِلَ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ  
 فَجَدَّ حَصِيرًا فَاجْرُوحَ فُحْشِي بِهِ فِيهِ جُرُوحٌ  
 بِرَبِّكَ السُّؤَالُ وَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ يَتُ  
 عِنْدَ أُمِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَاسْتَقِ

٢٢٠ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْنَا حَسَنَ  
بْنَ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَوَيْرٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنْ سُبُلَ يَمِينِهِ  
بِقُرُونٍ أَوْ أَعْدَادِ السُّبُلِ فِي يَمِينِهِ كَأَنَّهُ  
يَسْتَمُوعُ ۝

٢٢١. حَدَّثَنَا عَلْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ  
يَسْتَوِرُ قَاهُ بِالسَّوَالِ :

باب دَعِيَ السَّوَالُ إِلَى الْكَبِيرِ  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ  
 عَنْ ثَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ  
 أَتَىكَ سَوَالٌ فَبَاءَ فِي رَجُلَانِ

۲۳۹۔ ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے عقیان بن عیینہ نے بن حازم کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے سہل بن سعد الساعدی سے سنا کہ انہوں نے ان سے پوچھا اور میں اس وقت سہل کے اتنا قریب تھا کہ میرے اور ان کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا۔ علیؓ اپنی طحال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون کو دھوتیں۔ پھر ایک دویہ لے کر بجایا گیا اور آپ کے زخم میں بھروا گیا۔

۱۶۱۔ مسوک کا بیان۔

ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے مسواک کی :

۲۴۰- ہم سے اور انعامان نے بیان کیا ان سے حماد بن زید نے عیسیٰ بن جرییر کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ کے منہ سے اُح کے آواز نکلی رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں داخل ہو رہی تھی جس طرح آپ تھے کہ رہتے ہوں گے۔

۲۲۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منقولہ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو داؤد سے، وہ حضرت عوفیہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے

۱۷۲۔ بڑے آدمی کو مسواک دینا۔

عنان کہتے ہیں کہ ہم سے صحیح بن جویریہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں، تو

۱۔ دانیل کی خدمت کا بہت بڑا اجر ہے میرا اگر باپ پیغمبر بھی ہو تو اس کا درجہ تو بہت بڑا جاتا ہے۔

تھے جب مساک ذیل پر اندر کی طرف کی جاتی ہے تو بجائی سی آتی ہے اور ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہے غالباً آپ کی یہ ہی کیفیت تھی جو راوی نے بیان کیا۔

تھے مساک کہنے کی بڑی غصیتیں متعدد احادیث میں آئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کا اتنا استہام فرماتے کہ انتقال فرمانے سے پہلے تک آپ نے مساک کی سے، شرعی اور طبی دونوں لحاظ سے اس کی خاص اہمیت ہے ۛ

میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو سواک دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔ ابو عبد اللہ بخاری کہتے ہیں کہ اس حدیث کو نعیم نے ابن المبارک سے، انھوں نے اسامہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔

۱۷۳۔ باد صورات کو سونے والے کی فضیلت

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے منصور کے واسطے سے خبر دی، وہ سعد بن عبیدہ سے، وہ براہین مازب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹے آؤ، اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہو۔ اور یوں کہو اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ ہی اپنا پشت پناہ بنایا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے (مخلوق کی ہدایت کے لیے) بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت (یعنی دین) پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھو براہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں امنت بکتابک الذی انزلت پر پہنچا، تو میں نے ورسولک (کا لفظ) کہا، آپ نے فرمایا نہیں دیوں کہو ونبیک الذی ارسلت پلے

أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ  
فَنَادَتْ السَّيَّوَاتُ الْأَصْغَرَ  
مِنْهُمَا فَتَقِيلُ لِیْ كَيْدًا قَدْ قَعَّتْهُ  
إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ نَعِيمٌ عَنْ  
ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ  
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَہ  
بَابُ نَفْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ آتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ آتَانَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَزِيزٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَتَوَضَّأَتْ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسَلْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَانْجَاةُ ظَهْرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَرَحْمَةُ إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ بَيْنَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ أَحْسَرَ مَا مِمَّا تَكُونُ بِهِ قَالَ قَدْ دَرَسْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ۝

## الحمد للہ کہ تفہیم البخاری کا پارہ اول ختم ہوا

لے معلوم ہوا کہ دوسرے شخص کی سواک استعمال کی جاسکتی ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کرے ۝  
لے دعا کے الفاظ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنا نہ مناسب ہے نہ اس کے پرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ کے فرمودات اپنی جگہ باطل ہیں اور درست ہیں، ان کے الفاظ میں جو تاثر ہے وہ دوسرے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی ۝



## دوسرا پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### غسل کا بیان

خدا تعالیٰ کا قول ہے: ”اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرور سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے، پھر نہ پاؤ تم پانی، تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے اپنا احسان تم پر تاکہ تم احسان مانو“ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ”اے ایمان والو! زودیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشین ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کر لو، اور اگر تم مرین ہو، یا سفر میں، یا آیا ہے تم میں سے کوئی جانے ضرور سے، یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو ابے شک اللہ مسامح کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔“

### غسل سے پہلے وضو (باب ۱)

۲۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ہشام سے روایت کر کے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لیے آپ کی عادت تھی۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈبو تے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا غلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین جگہ سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

۲۴۴۔ ہم محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا، اعش سے روایت کر کے وہ سالم بن ابی الجعد

لے ان آیتوں سے مقصود یہ بتانا ہے کہ غسل کا وجوب کتاب اللہ سے ثابت ہے اور قطعی ہے پہلی آیت سورہ ما مدہ کی ہے اور دوسری سورہ نسا کی۔ دونوں میں وجوب غسل کی کسی قدر تفصیلات بیان ہوئی ہیں ۲۴۵۔ غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے ۱۲۔

### کتاب الغسل

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَاءً فَامْسَحُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الْكُمُورِ أَمْوَإِلَى قَوْلِهِ مَعْمُورًا

### بابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَمَّا مَا بَلَغَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غُتِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ امْتَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيَغْتَسِلُ بِهَا أَصْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُرْفٍ بِيَدِهِ ثُمَّ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا سُمَيَّانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

عَنْ كُوَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَوْصَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَوْءًا لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ قَرْبَعَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَوَضَّعَ رِجْلَيْهِ فَقَسَمَهُمَا هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ۝

**باب ۲۴۵ غُسْلُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ**

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ ۝

**باب ۲۴۶ الْغُسْلُ بِالْمَصَاعِ وَغَوَّه**

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُبَرُّوَيْنٍ صَعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَا لَهَا أَخُو هَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَثَ بِأَنَاءٍ لَخُوٍ مِنْ مَصَاعٍ فَانْغَسَلْتُ وَأَقَامْتُ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ وَبُهَيْرُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ شُعْبَةَ قَدْ رَصَاعٌ ۝

بن ہریر اور حمادی نے شعبہ سے قدر صاع کے الفاظ کی روایت کی ہے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ وَنَدَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَا لَوْهَ عَنْ الْغُسْلِ فَقَالَ

لہ ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے۔ غسل کے لیے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام نے اس حدیث کے معنوں پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لیے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کر دینا نہیں ہے۔

سے ود کرب سے وہ ابی عباس سے وہ میمونہ زویہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے۔ چنانچہ شرمگاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی سست لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا۔ پھر سابقہ جگہ سے بہت کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔ یہ تھا آپ کا غسل جنابت۔

**۲۴۵۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل**

۲۴۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی ذر نے حدیث بیان کی انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا (فرق میں تقریباً ساڑھے دس سیر پانی آتا تھا)۔

**۲۴۶۔ صاع یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل**

۲۴۶۔ عبد اللہ بن محمد نے ہم سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ عبد الصمد نے ہم سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سے ابو جریج جنص نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے یہ حدیث سنی کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے۔ ان کے بھائی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگا یا پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ عائل تھا۔ ابو عبد اللہ (بخاری) کہتا ہے کہ میں یہ

۲۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے زہری نے ابوالحق کے واسطے سے روایت بیان کی انھوں نے کہا ہم سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ وہ اذان کے والد جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت

لہ ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے۔ غسل کے لیے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام نے اس حدیث کے معنوں پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لیے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کر دینا نہیں ہے۔

يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا يَكْفِيْنِي فَقَالَ  
جَابِرٌ كَانَتْ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا  
وَحَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ اَمَّا فِي ثَوْبٍ ۝

۝ ۝ ۝

حضرت جابر کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے  
فس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کا نوبہ اس  
پر ایک شخص برس لگے گا نہ ہی ہموگا۔ جابر رضی نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے  
کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پھر حضرت جابر رضی نے صرف ایک کپڑا پہن کر یہی غانہ پڑھا ۝

۲۴۸۔ ابو نعیم نے ہم سے روایت کی۔ کہا کہ ہم سے عیینہ نے بیان کیا  
عمرہ کے واسطے سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم اور سیمونہ رضی اللہ عنہا ایک برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ ابو  
عبد اللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن عیینہ اخیر میں اسی روایت کو ابن  
عباس کے توسط سے سیمونہ رضی سے روایت کرتے تھے اور صحیح وہی ہے  
جس طرح ابو نعیم نے روایت کی۔

۱۷۷۔ جرحض اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے

۲۴۹۔ ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے روایت کی،  
ابو اسحق سے۔ کہا کہ ہم سے جبرین مطعم نے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو پانی اپنے سر پر تین مرتبہ بہاتا  
ہوں اور آپ نے اپنے دونوں انگوٹوں سے اشارہ کیا۔

۲۵۰۔ محمد بن ابی ہریرہ نے ہم سے روایت بیان کی کہا، ہم سے  
غندر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی مخول ابن  
راشد کے واسطے سے وہ محمد بن علی سے وہ جابر بن عبد اللہ سے انہوں  
نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔

۲۵۱۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عمر بن یحییٰ  
بن سام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو جعفر نے بیان کیا انہوں نے  
کہا کہ ہم سے جابر رضی نے بیان کیا کہ میرے پاس تمھارے بھائی آئے  
ان کا اشارہ حسن بن محمد بن حنفیہ کی طرف تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ جنابت  
کے غسل کا کیا طریقہ ہے۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین چلو لیتے  
تھے اور ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے  
تھے۔ حسن نے اس پر کہا کہ میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے  
جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سے زیادہ بال تھے۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِيْنَةَ  
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي عُبَّاسٍ اَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِمْوْنَةً كَمَا يَفْسِلُ  
مَنْ اِنَابَ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَمَا كَانَ  
ابْنُ عِيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
مَيْمُونَةَ وَالْقَحِيْمِ مَا رَأَى اَبُو نَعِيْمٍ ۝

باب كل من افاح على راسه ثلاثا  
۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ  
عَنْ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا فَرِيْعٌ عَلَى رَاسِي ثَلَاثًا وَاَشَارَ

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَنْدُ رَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخُوْلٍ  
بْنِ رَاسِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرِغُ عَلَى رَاسِهِ

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
بْنُ يَحْيَى عَنْ سَامِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرُ  
اَنَّا فِي ابْنِ عَتِيْقٍ يُعْرَضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ النُّعْمَانِ  
قَالَ كَيْفَ اَنْغَسَلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ اَكْفِثٍ فَيَقْبِضُهَا عَلَى رَاسِهِ  
ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ  
اِنَّ رَجُلًا كَثُرَ لَشَعْرُهُ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَكْفَثَ مِنْكَ شَعْرًا ۝

۝ ۝ ۝

## باب الغسل مرة واحدة

منہ منہ

۱۷۸۔ صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر اگر غسل کیا جائے؟

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لَتُ مَيْمُونَةُ وَهَمْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِلْغُسْلِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَخْرُغَ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ مَذَازِيْرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَدَنَهُ ثُمَّ أَفَاحَهُ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَوَلَّى مِنْ تَمَكُّلِهِمْ فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ

۲۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا۔ اعمش کے واسطے سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کرب سے وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ مہمونیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ دوسرے یا تین مرتبہ دھویا پھر پانی اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر اپنی شترگاہ کو دھویا۔ پھر زمین پر ہاتھ رگڑا اور دھویا، اس کے بعد کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہالیا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۷۹۔ جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا۔

۲۵۳۔ محمد بن منشی نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر نے بیان کیا حنظلہ کے واسطے سے وہ قاسم سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح ایک چیز منگاتے تھے (بہت سی دوسری روایتوں میں بعینہ حلاب منگاتے کا ذکر ہے) پھر پانی اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور سر کے واسطے حصے غسل کی ابتدا کرتے تھے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے تھے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکے بیچ میں لگاتے تھے۔

باب الغسل مرة واحدة  
۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَنْظَلَةَ وَعَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ يَنْحُو الْحِلَابَ فَآخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشَيْءٍ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ يَهْمًا عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ

۱۔ اگر ہلکی شک و جود کے صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال لینے سے بدن کے تمام حصوں کا پوری طرح غسل ہو جائے تو اخاف کے نزدیک بھی یہ غسل جائز ہے اور ایسے غسل سے جنابت کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اونٹنی کا دودھ اہل عرب دوتے تھے۔ یہاں امام بخاری رحمہ اللہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حلاب میں دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے اگر کوئی شخص اس برتن میں پانی لے کر نہانا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دودھ بہر حال ایک پاک مشروب ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ معمولی مقدار میں اگر پانی کے اندر پر دھجائے یا اس کا کچھ اثر پانی میں محسوس ہو تو اس سے پانی کے پاک کرنے کی صلاحیت میں کچھ فرق آجائے۔ اسی طرح غسل سے پہلے کوئی خوشبودار چیز بدن پر لگی جائے اور غسل کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہمارے یہاں خوشبودار چیز عطر وغیرہ عام طور پر غسل کے بعد استعمال کرنا رواج ہے لیکن بعض جگہوں میں غسل سے پہلے تیل وغیرہ لگی کر غسل کرتے ہیں۔ اس باب میں اس طرح کی تمام چیزوں کا حکم بتایا گیا ہے خود امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے بعد ایک باب قائم کیا ہے ”باب من تطيب ثم اغتسل وبعث اشرا الطيب“ ”باب جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور غسل کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہا“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پاک چیز کو بدن پر لگی کر غسل کرنے کے متعلق جو احکامات شریعت کے ہیں اس کو امام صاحب وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں۔

## باب المضمضة والاستنشاق فی الجنابة

۱۸۰۔ غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بَيْنِي عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ قَوْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَسَجَّهَا لِرَأْسِ الْوَأْبِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضَمْنِي وَاسْتَنْشَقْتُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَقَامَنِي عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَجَّحَنِي فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَرَانِي مُنْدِيلٌ فَلَمْ يَفْضِنْ بِيهَا

آپ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا (تولید وغیرہ سے بدن خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ خلاف مستحب ہے۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت نہیں خشک کیا ہوگا)۔

## باب منحه اليد بالتراب ليكون النقي

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ قَوْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْخَارِيطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَوَّأَ لِلصَّلَاةِ فَلَمْ يَفْرَعْ مِنْ غُسْلِهِ غَسْلَ رَجُلِيهِ

۱۸۲۔ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنْبُ يَدَكَ فِي الْأَنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَدْ رَغِبَ إِلَى الْجَنَابَةِ وَادْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَكَ فِي الْقَمُورِ وَلَمْ يَغْسِلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَأِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِأَسَاسِهَا يَنْتَضِعُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۲۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سالم نے بیان کیا کہ ابوبکر بن عباس سے۔ کہا کہ ہم سے میمونہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا۔ اس طرح دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں بدن خشک کرنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا لیکن آپ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا (تولید وغیرہ سے بدن خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ خلاف مستحب ہے۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت نہیں خشک کیا ہوگا)۔

۱۸۱۔ ہاتھ پر مٹی ملنا تاکہ خوب پاک ہو جائے۔

۲۵۵۔ ہم سے حمید بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے وہ کہیں سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر ہاتھ کو دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نازکی طرح دھو کیا اور جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۸۲۔ کیا جنبی اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈال سکتا ہے؟ جب کہ جنابت کے سوا ہاتھ میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ ابن عمر اور برابر ابن عازب نے ہاتھ دھونے سے پہلے غسل کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا اور ابن عمر اور ابن عباس اس پانی سے غسل میں کوئی مصالحتہ نہیں سمجھتے تھے جس میں غسل جنابت کا پانی ٹپک کر گر گیا ہو۔

بقیہ حاشیہ :- اور بعض دوسرے محدثین نے غلاب کو ایک ایسا برتن بتایا ہے جس میں خوشبو رکھی رہتی تھی یعنی آپ کبھی غسل سے پہلے خوشبو کے برتن کو طلب فرماتے اور کبھی خوشبو کو لیکن لذت اور کلام عرب کی روشنی میں غلاب کا وہی ترجمہ درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَغْتَلِفُ أَيْدِيُنَا فِيهِ ۚ

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ  
غَسَلَ يَدَيْهِ ۚ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ۚ

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبْرِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمَرَاةُ مِنْ نِسَاءِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ  
زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ  
الْجَنَابَةِ ۚ

بَابُ ۱۸۳ مَنْ أَمْرَغَ يَمِينَهُ عَلَى

شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ ۚ

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ قَالَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ  
عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَصَّغْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَرَّوَهُ حَصْبًا عَلَى  
يَدَيْهِ فَعَسَلَمَا مَوَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سَلِمَانُ لَا  
أَدْرِي أَذْكَرُ الشَّائِئَةَ أَمْ لَا ثُمَّ أَمْرَغَ يَمِينَهُ عَلَى  
شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرَجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَيْمَنِ وَأَوْبَ الْإِثْمِ

۲۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے انطون حمید  
نے بیان کیا قاسم سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں اس طرح غسل کرتے تھے کہ ہمارے ہاتھ بار  
بار اس میں پڑتے تھے۔

۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے ہشام کے واسطے  
سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو پسپا اپنا ہاتھ دھو لیتے  
تھے۔

۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ابو بکر بن  
حفص کے واسطے سے بیان کیا وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ  
نے فرمایا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل جنابت کرتے  
تھے۔ عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت  
کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر کے واسطے سے کہا کہ میں نے انس بن  
مالک کو یہ کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کوئی زوجہ مطہرہ ایک  
برتن میں غسل کرتے تھے اس حدیث میں مسلم نے یہ زیادتی کی ہے "اور شعبہ  
سے دہب کی روایت میں من الجنابة (جنابت سے) کا لفظ ہے یعنی  
یہ غسل جنابت ہوتا تھا۔

۱۸۳۔ جس نے غسل میں اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں

پر پانی گرایا۔

۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ ان سے ابو عوانہ نے بیان  
کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ  
ابن عباس کے مولیٰ کریم سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ بنت حارث  
سے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے غسل کا پانی  
رکھا اور پردہ کر دیا آپ نے غسل میں اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے  
ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں راوی نے تم کو  
بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور شرکاء  
دھوئی۔ پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا۔ پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا

ثُمَّ تَمَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ سَكَتَ فَقَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَازَلَتْهُ خُرْقَةٌ فَقَالَ بَيِّدَهُ هَكَذَا أَوْلَمُ يُرَدُّ هَا ۖ

**باب ۱۸۳** تَفْرِيقُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ وَيُذَكِّرُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَعَلَ وَضُوءَهُ ۖ

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَّغْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لَيَغْتَسِلَ بِهِ فَأَنَزَعَ عَلَى يَدَيْهِ فغَسَلَ مَسَامَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَزَعَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَقَسَلَ مَذَاكِيزَهُ ثُمَّ دَكَكَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ سَكَتَ مِنْ مَقَامِهِ فَقَسَلَ قَدَمَيْهِ ۖ

**باب ۱۸۵** إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمِنْ دَارٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَدْيَنٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَوْحَنَّا اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُطَوُّ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْتَضِحُ طَيِّبًا ۖ

چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا اور ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد میں میں نے ایک کپڑا دیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑ لیا اور کپڑا انہیں لیا۔

۱۸۳۔ غسل اور وضو کے درمیان فصل کرنا۔ ابن عمر سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے قدموں کو وضو کو دھوا اعضاء کے خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

۲۶۱۔ ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ کریم مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ميمونہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی اپنے ہاتھوں پر گر کر انھیں دو دو یا تین تین مرتبہ دھویا پھر وہ اپنے ہاتھ سے بائیں پر گر کر اپنی شتر مگاہ دھوئی اور ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر مکلی کی ناک میں پانی ڈالا اور چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، پھر سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر قدموں کو دھویا۔

❖ ❖ ❖

۱۸۵۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اور جس نے اپنی کئی بیبیوں سے ہم بستر ہو کر ایک غسل کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن ابی عدی ازریخی بن سعید نے بیان کیا شعبہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن تشر سے وہ اپنے والد سے انھوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اللہ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے (انھیں غلام فہمی ہوئی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

۱۔ احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص خوشبو استعمال کرے تو یہ جنابت ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن ابن عمر فرمایا کرتے تھے کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو استعمال کی گئی اور احرام کے بعد اس کا اثر بھی باقی رہا تو یہ بھی جنابت ہے حضرت عائشہ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور ثبوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش فرمایا۔ ابوعبدالرحمن ابن عمر کی کفایت ہے۔ امام مالک ابن عمر کے مسلک پر ہیں اور چہرہ امت احرام سے پہلے کی خوشبو میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے خواہ اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

۲۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معا بن ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں (نوکمر اور دو باندیاں) راوی نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قوت رکھتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے اور سعید نے کہا قتادہ کے واسطے سے کہ ہم کہتے تھے کہ انس نے ان سے نواز واج کا ذکر کیا۔ ۱۸۶۔ مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

۲۶۴۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ نے ابو حنین کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے ابو عبد الرحمن سے انھوں نے حضرت علی رضی سے آپ نے فرمایا کہ مجھے مذی بکثرت آتی تھی چونکہ میرے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اس لیے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کریں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لو۔

۱۸۷۔ جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا۔

۲۶۵۔ ہم سے ابو نمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے عائشہ سے پوچھا اور ان سے ابن عمر کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ میں احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو عائشہ نے فرمایا میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی ہے، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لَا نَسِ أَوْ كَانَ يُطِيقُهُ قَالَ لَنَا نَحْنُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةٌ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَحْدُثُ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثَهُمْ تِسْعَ نِسْوَةٍ ۝

باب ۱۸۶ غَسْلُ الْمَنِيِّ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ ۝ ۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذْمُومًا مَرَّتْ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَانٍ ابْتَلَيْتَهُ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكْرَكَ ۝

منہ جہ

باب ۱۸۷ مَنْ يَطِيبُ ثَوْبَهُ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَشْرُ الطَّيِّبِ ۝

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْمَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مَجْرُومًا أَنْفَعُ طَيِّبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيِّبَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مَجْرُومًا ۝

لے راویوں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں عام حالات میں بھی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہمبستری کے لیے جایا کرتے تھے لیکن ایسا وقت صرف ایک مرتبہ اس وقت پیش آیا ہے جب آپ تمام ازواج کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور کسی موقع پر کسی ایسے واقعہ کا ثبوت نہیں۔ اس لیے ترجمیں بھی اسی کا لحاظ کیا گیا ہے اور اس موقع پر عربی کے بعینہ الفاظ کی رعایت نہیں کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن حج کے بعض مصالح کی بنا پر کیا تھا۔

لے ابن بطلان نے کہا ہے کہ ہمبستری کے اوقات میں مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو استعمال کرنا سنت ہے (فتح الباری جلد اول)



۲۶۶۔ آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة عن ابن عباس عن عبد الله بن مسعود عن عائشة قالت كاتي انظر الى ونبص الطيب في مفرق النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم **باب ۱۸۸** تخليل الشعر حتى اذا اظن انه قد ازوى بشرته افاض عليه

۲۶۷۔ آدم بن ابی ایاس سے روایت ہے کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے حکم نے حدیث بیان کی ابراہیم کے واسطے سے وہ اسو سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں ۱۸۸۔ بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہو جائے کہ کھال تر ہو گئی تو اس پر پانی بہا دیا۔

۲۶۷۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا۔ ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ کہ عائشہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نازکی طرح دھو کر پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے۔ پھر تمام بدن کا غسل کرتے اور عائشہ رض نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔ ہم دونوں اس سے چلو بہرہ کر پانی لیتے تھے۔

۱۸۹۔ جس نے جنابت کی حالت میں دھو لیا پھر اپنے تمام بدن کا غسل کیا لیکن دھو کئے ہوئے حصے کو دوبارہ نہیں دھویا۔

۲۶۸۔ ہم سے یوسف بن میسب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فضل بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امش نے سالم کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے کرب مولیٰ ابن عباس سے انھوں نے ابی عباس سے کہ میمون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا۔ آپ نے پانی دو یا تین مرتبہ اپنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالا۔ پھر شرکاء کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مار کر دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر سر پر پانی ڈالا اور سارے بدن کا غسل کیا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر بالوں کو دھوئے میمون نے فرمایا کہ میں ایک کپڑا لائی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔

۱۹۰۔ جب مسجد میں اپنے منیٰ ہونے کو یاد کرے تو اسی حالت میں باہر آجائے اور تمیم نہ کرے۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاتِي أَنْظُرُ إِلَى وَنَبْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **بَابُ ۱۸۸** تَخْلِيلُ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا أَظْنَأَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَزْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وَصَوَّاهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِبَيِّدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَزْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَعْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا **بَابُ ۱۸۹** مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرَى

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنَا أَبُو مُصَلٍّ قَالَ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ بَدَنًا قَفَا بِيَمِينِهِ عَلَى يَمَانِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ قَرْنَهُ ثُمَّ مَضَى بِدَا يَدَيْهِ أَوْ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَضَمَّنَ وَاسْتَنْشَقَ غَسْلَ وَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحَّى فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِغُرْقَةٍ فَلَمَّ بِرُجُلَيْهَا فَعَجَلَ يَنْقُضُ بِيَدِهِ

**بَابُ ۱۹۰** إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ حُجْبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَسْتَيْمِمُ

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ قَالَ أَنَا يُوسُفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةَ وَعُدَلَتِ  
الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مَسَلَّةٍ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنِبَ فَقَالَ  
لَنَا مَكَانُكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاتَّغَسَّلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ  
يَقْطُرُ مَكْبَرًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ وَغُلِي  
عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ ۝

اور وہ زہری سے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۹۱۔ تَقْضِي الْمَدِينِ مِنْ غَسْلِ الْجَنَابَةِ  
۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ  
كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَفْتُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسْلًا فَسَرَّتْهُ يَتُوبُ وَفَاتِحَةً  
صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ يَمِينَهُ عَلَى  
شِمَالِهِ فَغَسَلَ كَرَجَهُ فَصَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَسَحَّهَا  
ثُمَّ غَسَلَهَا مَغْسَلًا وَاسْتَمَشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ  
وَرَوَاهُ عُمَيْرُ بْنُ رَاسِمٍ وَأَقَامَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ شَقَى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ  
۱۹۲۔ مَنْ بَدَأَ بِطَرَفٍ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ  
فِي الْغُسْلِ ۝

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلَادُ بْنُ يُحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ  
بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا إِذَا أَصَابَ أَحَدُنَا  
جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدِهَا ثَلَاثًا فَوَقَّ رَأْسَهَا ثُمَّ  
تَأَخَّدَ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى  
عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ ۝

۱۹۳۔ مَنْ اغْتَسَلَ عَزِيًّا تَوَخَّاهُ فِي  
الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَوَّاهُ لَسْتَرَا فَغُسْلُ كَرْنَا انْفِضَاءُ ۝

۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان  
کیا، کہا ہم سے یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ ابومسلمہ  
سے وہ ابومریرہ سے کہ نازکی تیاری جو رہی تھی اور صفیں درست کی  
جا رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب آپ  
مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس  
وقت آپ نے ہم سے فرمایا، اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے  
پھر آپ نے غسل کیا اور واپس تشریف لائے تو سر سے قطبے تک سہ  
تھے۔ آپ نے نازکے سے نکمہ بھی اور ہم نے آپ کے ساتھ نازا دا  
کی اس روایت کی متابعت کی ہے عبد اللہ اعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے

۱۹۱۔ غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا

۲۷۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم سے ابوجزہ نے بیان کیا، کہا  
میں نے عائشہ سے سنا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے۔ انھوں نے  
کریم سے۔ انھوں نے ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میمونہ نے فرمایا کہ  
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کبر سے  
پودہ کر دیا۔ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور انھیں دھوئے  
پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھیں پانی لیا اور شرمگاہ دھوئی پھر کوزین پر گر ڈالا  
دھویا پھر کئی کی اور تاک میں پانی ڈالا۔ پھر چہرے اور بازو دھوئے پھر سر پر پانی بہلایا  
اور سارے بدن کا غسل کیا اس کے بعد ایک طرف ہو گئے اور دونوں پاؤں دھوئے اس کے بعد

۱۹۲۔ جس نے اپنے سر کے دائیں حصے سے غسل

شروع کیا۔

۲۷۱۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع  
نے بیان کیا حسن بن مسلم سے روایت کر کے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ  
عائشہ بنتے آپ نے فرمایا کہ ہم ازواج و مطہرات میں سے کسی کو اگر جنابت  
لاحق موقت تو وہ پانی ہاتھوں میں لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالیں پھر ہاتھ میں پانی  
لے کر سر کے دائیں حصے کا غسل کریں اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے  
کا غسل کریں۔

۱۹۳۔ جس نے غلوت میں تہہاٹنگے ہو کر غسل کیا اور جس نے

کپڑا باندھ کر کیا، اور کپڑا باندھ کر غسل کرنا انفضاء ہے

بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَجْبَى مِنْهُ

مَنْ نَسَّاهُ

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْرِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ  
عُرَّةً يَنْفَعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَخَدَّاهُ فَقَالَ اللَّهُ مَا يَنْفَعُ مُوسَى أَنْ  
يَغْتَسِلَ مَعَ إِيَّاهُ أَدْرُكَ ذَلِكَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوْصَهُمْ  
ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَقَالَ حَجَرٌ يُؤَيِّدُ جَمْعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ  
يَقُولُ تَوْبِي يَا حَجَرُ تَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَلْزَمَ بَنُو إِسْرَائِيلَ  
إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمُوسَى مِنْ بَابٍ وَآخَذَ ثَوْبَهُ  
وَلَفَّقَ بِهِ خِصْرِيًّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَسَدٌ  
بِالْحَجَرِ شَيْءٌ أَوْ سَبْعَةٌ مَرَّيًّا بِالْحَجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ  
مُرَّيًّا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَوَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْعَلُ أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ  
فِي ثَوْبِهِ فَمَا ذَاكَ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ  
عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعَزَّتْكَ وَلَكِنْ رَاغِبِي فِي عَن بَرَكَتِكَ وَ  
رَوَاهُ بَرَكَتُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَيْهٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا  
أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرِّيًّا

کی قسم سن تیری برکت سے میرے لیے بے نیازی کیونکر ممکن ہے اور اس حدیث کی روایت ابراہیم نے موسیٰ بن عتبہ سے وہ صفوان سے  
وہ عبد بن یسار سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کرتے ہیں ”جب کہ حضرت ایوب علیہ السلام خشک ہو کر غسل کر رہے تھے“  
باب ۱۹۱ الشتر فی الغسل عند الناس

۱۹۲۔ لوگوں میں نہلتے وقت پردہ کرنا

۱۔ نبی میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا کہ جس سے عام طور پر لوگ نفرت کرتے ہوں۔ چنانکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے  
تھے۔ اس لیے خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی برادرت کو دی جائے اور اس کے لیے یہ صورت پیدا کر دی گئی۔ اگرچہ اس میں بھی ایک ایسی صورت سے  
گذرنا پورا اجترائیت کی نظر میں ناپسندیدہ تھی لیکن بہر حال برادرت مقدم تھی۔ پھر کے بھاگنے سے اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے  
کہ اس میں بھی جان ہے اور اس کا یہ بھاگنا خدا کے حکم کے مطابق ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قسم کے مباحث کے لیے مناسب  
موقوفہ کتاب الانبیاء ہے اور وہیں پر یہ مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کیے جائیں گے۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ الْقَصْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَارِثٍ وَبَنَتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمِّ هَارِثٍ وَبَنَتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجِدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَكَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَارِثٍ

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ..... قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَسَلَ يَدِي بِهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِمْبِهِ عَلَى شَاوِلِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْخَاطِطِ وَالْأُذُنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَوَّءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رَجُلِيهِ ثُمَّ أَغَامَسَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ شَمَخِي فَقَسَلَ قَدَمِيهِ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فَضِيلٍ فِي السَّيْرِ

کے ساتھ کی ہے اگر زمین پختہ نہ ہو اور نہ ہاتے وقت مٹی کے ساتھ پانی کے چھینٹے پاؤں پر آجاستے ہوں تو پاؤں غسل کے بعد دھونا چاہیے لیکن پختہ فرش پر اس کی ضرورت نہیں۔

باب ۱۹۵۔ إِذَا اخْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَرْأَةُ أَبِي حَلِيفَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنِّي إِلَّا هَتِّي عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا هِيَ اخْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

باب ۱۹۶۔ عَرَقَ الْجَنْبَوَانِ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْجِسُ

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

۲۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے روایت کی۔ انھوں نے مالک سے انھوں نے عمر بن عبید اللہ کے مولى ابو نصر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولى ابو مرہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب کو یہ کہتے سنا کہیں فتح کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور کاظمہ نے پردہ کر رکھا ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

۲۷۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ انھوں نے اعمش سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کرب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر رہے تھے آپ کا پردہ کیا تھا، تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر اپنے ہاتھ سے بائیں پر پانی بہایا اور شرکاء دھوئی اور جو کچھ اس میں لگ گیا تھا اسے دھویا پھر ہاتھ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نازکی طرح دھو کر پاؤں کے علاوہ پھر پانی اپنے بدن پر بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر دونوں قدموں کو دھویا۔ اس حدیث کی متابعت ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ستر کے ذکر کے ساتھ کی ہے اگر زمین پختہ نہ ہو اور نہ ہاتے وقت مٹی کے ساتھ پانی کے چھینٹے پاؤں پر آجاستے ہوں تو پاؤں غسل کے بعد دھونا چاہیے لیکن پختہ فرش پر اس کی ضرورت نہیں۔

۱۹۵۔ جب عورت کو اختلام ہو

۲۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام بن عروہ کی واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ وہ ام المومنین ام سلمہ سے آپ نے فرمایا کہ ام سلیم ابوطی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا۔ کیا عورت پر بھی جب کہ اسے اختلام ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر پانی دیکھے۔

بسم اللہ

۱۹۶۔ جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا

۲۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ ہم سے بکر نے ابو رافع کے واسطہ سے بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ نَافِخُ مِثْقَلِ هَبْطِ فَاعْتَسَلَتْ لَمَجَّاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَنْجُسُونَ

کیا۔ انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت ابو ہریرہ جہالت کی حالت میں تھے۔ اس لیے آہستہ سے نظر بچا کر وہ چلے گئے اور غسل کر کے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابو ہریرہ کہاں چلے گئے تھے انھوں نے جواب دیا کہ میں جہالت کی حالت میں تھا

اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل بیٹھا مناسب سمجھا اور آپ ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ، مومن ہرگز نجس نہیں ہو سکتا

۱۹۷۔ جنبی باہر نکل سکتا ہے اور بازو وغیرہ جاسکتا ہے اور معارف نے کہا ہے کہ جنبی پچھنا گواہ سکتا ہے ناخن ترشوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

بَابُ الْجُنُبِ يَخْرُجُ وَيَسْتِغِي فِي السُّوقِ وَعَلَيْهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْتَنِبُ الْجُنُبَ وَيَقْلَعُ أَظْفَارَهُ وَيَخْلُقُ رَأْسَهُ وَإِنْ كَدَّ يَتَوَضَّأُ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ثَمَمَةَ بْنَ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ عَلَى نِسَاءِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ بَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَسَبَّحْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَأَسْأَلْتُ قَاتِلَتِ الرَّحْلَ فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَنْجُسُونَ

۲۷۷۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ہم سے سعید نے قنادہ سے بیان کیا کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام اڑیوں کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے اڑیوں میں نو بہنیاں تھیں۔

۲۷۸۔ ہم سے عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہ بکر کے واسطے وہ ابو رافع سے اور وہ ابو ہریرہ رضی سے کہا کہ میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھڑا یا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

۱۹۸۔ غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جبکہ وضو کرے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے منہام اور شبیان نے بیان کیا یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے کہا میں نے عائشہ رضی سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہالت کی حالت میں گھر میں سوتے تھے۔ کہا ہاں لیکن وضو کر لیتے تھے۔

۱۹۹۔ جنبی کا سونا

بَابُ كَيْفَ تَوَضَّأَ الْجُنُبُ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ

بَابُ تَوَضُّعِ الْجُنُبِ

یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بچا بھی نہ جاسکے۔ اس کی نجاست صرف عارضی ہے جو غسل سے ختم ہوجاتی ہے۔

۲۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا نافع سے وہ ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں فرمایا: وہ جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہیں۔

بَابُ بَنَجَةٍ

۲۰۰۔ جنبی وضو کر کے پھر سوئے۔

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، عبید اللہ بن ابی الجعد سے وہ محمد بن عبد الرحمن سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔

۲۸۲۔ ہم سے یونس بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن عمار نے بیان کیا نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن وضو کر کے۔

۲۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے خبر دی عبد اللہ بن دینار سے وہ عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ رات میں انھیں غسل کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لیا کرو اور شرمگاہ کو دھو کر سو جایا کرو۔

۲۰۱۔ جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں۔

۲۸۴۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ ج۔ اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہشام سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہرہ زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کہ سٹشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔ اس کی حدیث کی متابعت عمرؓ نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے اور یونس نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حسن نے بیان کیا اسی حدیث کی طرح ابو عبد اللہ (بخاری) نے اس کا اس مسئلہ پر اختلاف ہے کہ اگر میاں بیوی ہم بستر ہوئے اور کسی وجہ سے انزال نہ ہوئے پہلے ہی دونوں ایک دوسرے سے مل گئے ہوں گے۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْرَقْدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَيُرْقِدُ وَهُوَ جُنُبٌ ۝

بَابُ الْجَنَبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ ۝

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ قَرْحَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ۝

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ ۝

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَصِبُهُ الْجَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نِمَ ۝

بَابُ إِذَا التَقَى الْخَتَانَانِ ۝

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَلَسَ بَيْنَ شَيْعِمَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَمَعَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عُمَرُ وَعَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيْنَنَا

الحَبَائِثُ الْأَخْرَجَ فِيهِمْ وَأَنْعَسَلُ أَحْوَطُ ۝  
ہم نے دوسری حدیث فقہاء کے اشتدات کے پیش نظر بیان کی اور غسل میں احتیاط زیادہ ہے۔

۲۰۲۔ اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرکاء سے لگ جائے۔

۲۸۵۔ ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا عیسیٰ معلم کے واسطے سے یحییٰ نے کہا محمد کو ابوسلمہ نے خبر دی ان سے عمار بن یسار نے بیان کیا انھیں زید بن خالد جہنی نے بتایا کہ انھوں نے عثمان بن عفان سے سوال کیا کہ اس مسئلہ کا حکم تو جاسیے کہ مرد اپنی بیوی سے مہسرت ہو لیکن انزال نہیں ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ غازی طرح دھو کر لے اور ذکر کہو دھو لے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے میں نے اس کے متعلق علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا۔ اور ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انیس، عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں ابو ایوبؓ نے خبر دی کہ یہ بات انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

۲۸۶۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے مہام بن عروہ سے بیان کیا کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد نے کہا مجھے خبر دی ابو ایوبؓ نے کہا مجھے خبر دی ابی بن کعب نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا عورت

بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ ذَرْجِ الْمَرْأَةِ  
۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْنَا عَبْدَ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُخَلِمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى وَآخِبَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجَهَنِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَمَانَ فَقَالَ أَوْ آيَتْ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يَمُتْ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْتَسِلُ ذِكْرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَالْكَبِيرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ فَأَمْرُوهُ بِذَلِكَ وَآخِبَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْنَا يَحْيَى عَنْ مَهَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يَنْزِلْ قَالَ يَغْتَسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ

بقیہ حاشیہ :- تو کیا اس صورت میں ان پر غسل واجب ہو گا یا نہیں۔ احداث کا اس صورت میں مسلک یہ ہے کہ مرد کی شرکاء جب عورت کی شرکاء میں داخل ہو جائے تو صرف اس دخول سے غسل دونوں پر ضروری ہو جاتا ہے۔ انزال بھی ہو یا نہ ہو اس کی دلیل ہے صحابہ کا اجماع امام طحاوی نے اس مسئلہ پر طویل بحث کرتے ہوئے صحابہ کے اجماع کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں یہ مسئلہ اٹھا تو صحابہ نے پہلے مختلف رائیں ظاہر کیں کسی نے کہا انزال بھی کہے بدی غسل واجب ہو گا کیونکہ حدیث ہے انسا الماء من الماء کسی نے کہا یہ حدیث احکام کے باب کی ہے مسئلہ یوں ہے کہ انزال ہو یا نہ ہو صرف دخول ذکر سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ لوگ اہل بدر اختیار ہیں جب آپ ہی لوگوں میں مسائل سے متعلق اختلاف ہے تو پھر آپ کے بعد کیا ہو گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس مسئلہ کو معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات کی خدمت میں کسی کو بھیج کر پوچھا جائے۔ سب نے اس کی تائید کی اور ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب عثمان بن عفان سے تجاؤ ذکر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے یعنی آپ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ غسل کے لیے صرف دخول ذکر کافی ہے انزال بھی کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں اکابر صحابہ کی موجودگی میں طے ہوا اور حضرت عائشہ کے فیصلہ پر جو اس طرح کے مسائل کی سب سے زیادہ صحابہ میں جانتے والی تھیں کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا اور بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے اب کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لیے عروت بنا دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ امام و حنفیہ کا مذہب اس مسئلہ میں بہت قوی ہے۔

ہے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو دے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہ آخری احادیث ہم نے اس لیے بیان کر دیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اور پانی (غسل) زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

بسم بسم بسم

## کتاب الحيض

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَطِيرِينَ ۝

بسم بسم بسم

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدَأُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ۝

۲۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سَفِينُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا لَا تُرَادُّ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ حَضَّتْ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْبَضِي مَا يَقْبِضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوفِي بِالنِّبْتِ قَالَتْ وَصَحَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالنَّبْرِ ۝

۲۸۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا، کہا میں نے قاسم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ اس بات پر ہی رد رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا، کیا حائضہ ہو گئی ہو میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس لیے تم بھی حج کے افعال پر سے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا حواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۱۔ یعنی ”آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے“ معلوم ہوتا ہے کہ نبی اسرائیل سے پہلے ابتداء خلقت سے عورتوں کو حیض آتا تھا اس لیے حیض کی ابتداء کے متعلق یہ کہنا کہ نبی اسرائیل سے اس کی ابتداء ہوئی مناسب نہیں معلوم ہوتا۔



۲۰۴۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا۔

۲۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں خبر دی ماک نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ آپؓ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو عائشہؓ ہونے کی حالت میں بھی کنگھا کرتی تھی۔

۲۸۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ ابن جریر نے انھیں اطلاع دی کہا مجھے ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطے بتایا کہ ان سے کسی نے سوال کیا۔ کیا عائشہؓ میری خدمت کر سکتی ہے یا ناپاکی کی حالت میں عدت محمدؐ سے قریب ہو سکتی ہے۔ عروہ نے فرمایا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح کی عورتیں میری بھی خدمت کرتی ہیں اور اس میں کسی کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ مجھے عائشہؓ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عائشہؓ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہؓ ہاتھ ہونے کے باوجود اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتی۔

۲۰۵۔ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں ہاتھ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا اور اوائل اپنی خادمہ کے حین کی حالت میں ابو ذرین کے پاس بھیجتے تھے اور خادمہ قرآن مجید اُن کے یہاں سے جزو ان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی۔

بزم منہج

۲۹۰۔ ہم سے ابو نعیم فضل بن وکین نے بیان کیا۔ انھوں نے زہیر سے سنا۔ وہ منصور ابن صفیہ سے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں اس وقت عائشہؓ ہوتی تھی۔

۲۰۶۔ جس نے نفاس کا نام حین رکھا۔

۲۹۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی

باب ۲۰۴ غَسَلَ الْحَائِضُ رَأْسَ زَوْجِهَا وَ تَرَجَّلَ بِهِ :

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ قَالَ أَخْبَدَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَدَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَيْلَ بْنَ أَخْذَمَةَ أَخْبَرَهُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ يَدْفِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتَرْجِلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ :

بزم منہج

باب ۲۰۵ قَرَأَ الرَّجُلُ فِي حُجْرَةِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يُرْسِلُ خَادِمَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى ابْنِ زُرَّارٍ فَنَاتِيَهُ بِالْمُحْفَتِ فَنَسُكُمَا بَعْدَ قَتَبٍ :

بزم منہج

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ وَكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ :

باب ۲۰۶ مَنْ سَمِيَ الْنَفَاسَ حَيْضًا :

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا الْكَسْبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ

ان سے بیان کیا اور ان سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھے حیض آگیا۔ اس لیے میں آہستہ سے باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تھیں نفاس آگیا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر مجھے آپ نے بلایا اور میں چادریں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

۲۰۷۔ عائشہ کے ساتھ مباشرت

۲۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے اس وقت کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔ اس وقت آپ

۲۹۳۔ ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ ہم سے ابواسحاق شیبانی نے بیان کیا۔ عبدالرحمن بن اسود کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی سے کہ آپ نے فرمایا ہم اذواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتیں۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر

ملے یعنی جس طرح اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی تعبیر نفاس سے فرمائی۔ نفاس کی تعبیر حیض سے بھی کی جاسکتی ہے اور اس طرح نام بدل کر تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام بخاری رح یہاں صرف لذت اور استعمال کے فرق کو نہیں بتانا چاہتے بلکہ اس عنوان سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اصلاً نفاس بھی حیض ہی کا خون ہے کیونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتے اور جب ولادت ہوتی ہے تو نم رحم کھل جاتا ہے اور جمع شدہ خون کثیر مقدار میں نکل آتا ہے جو حمل کی حالت میں نم رحم بند ہو جانے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ یہی خون بچے کی غذا بھی بنتا ہے اور جو باقی بچتا ہے وہ نفاس کی صورت میں ولادت کے بعد نکلتا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس بھی دراصل حیض ہی ہے۔

۲۰۸۔ یہ مباشرت شرمگاہ خاص کے علاوہ میں ہوتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ازار باندھنے کے لئے کہتے تھے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث میں متعدد واقعات مختلف حالات کے بیان کئے گئے ہیں اس لیے حدیث کو سمجھنے کے لیے اس کو بھی جانا ضروری ہے۔ غسل جنابت کا واقعہ علحدہ ہے۔ مباشرت کا علحدہ اور اعتکاف کی حالت میں سر مبارک کو دھونے کا علحدہ۔ اس طرح کے واقعات متعدد مرتبہ پیش آئے ہوں گے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرز عمل سے مقصد امت کی تعلیم تھا کیونکہ عمل میں لاکر کسی مسئلہ کی اہمیت و حیثیت زیادہ وضاحت کے ساتھ قائم کی جاسکتی ہے۔ حیض کی حالت میں ازار باندھ دیا کہ شرمگاہ کے علاوہ کے ساتھ مباشرت سے یہی مقصد تھا ورنہ اگر مقصد قضاے شہوت ہوتا تو دوسری اذواج بھی تھیں۔ اذواج مطہرات بھی آپ کے اس مقصد کو سمجھتی تھیں اور اسی لیے انہوں نے اپنے اس نجی معاملہ کو عوام کے سامنے بیان کیا۔

مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجود حیض کی نیند لے کے، پھر مباشرت کرتے۔ آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو پا لیتا ہوگا۔ اس حدیث کی متابعت خالد اور جریر نے شیبانی کی روایت سے کی ہے۔

۲۹۴۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا کہ ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن شداد نے بیان کیا۔ کہانی نے میمونہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حاضر نہ ہوتیں تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں یہ یاد رہے کہ ان تمام احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے مراد شرمگاہ کے علاوہ سے مباشرت کرنا ہے۔

۲۰۸۔ حائضہ روزے چھوڑ دے گی۔

۲۹۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا مجھے زید بن عمرو اور زید اسلم کے بیٹے ہیں۔ عیاض بن عبد اللہ کے واسطے سے وہ ابوسعید خدری سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الفطر کے موقعہ پر عید گاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کی طرف گئے اور فرمایا اے بیبیو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں ہی کو دیکھا۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لعن لعن کثرت سے کرتی ہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک زبیرک اور تجربہ کار مرد کو دیر نہ یاد دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور عقل میں نقصان کیا ہے؟ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے آدھے برابر نہیں ہے انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ ناز پر لگتی ہے

نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ عورتوں نے کہا ایسا جی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

۲۰۹۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی حاکم پراد کرے گی۔ ابراہیم نے کہا ہے کہ آیت کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر

حاشیہ آئندہ صفحہ

جملہ احوال

وَسَلَّمَ أَنْ يَبَا شَرَهَا أَمْرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ فِي قَوْمٍ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يَبَا شَرَهَا قَالَتْ أَيْكُمْ يَمْنُوكُ رُبُّهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنُوكُ رُبُّهُ تَابَعَنَا خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ +

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبَا شَرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمْرَهَا فَتَزَوَّجَ وَهِيَ حَائِضٌ وَدَّاهُ سَفِينٌ مِنَ الشَّيْبَانِيِّ +

باب ثَلَاثُونَ خَاتَمُ الصَّوْمِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ هُوَيْرٍ أَنَّ أَسْلَمَ بْنَ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَتَرَى النِّسَاءَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ قَصِدْنَ قَاتِيَّ أُرِيكُمْ أَنْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَ وَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْلِنَ اللَّعْنُ وَتَكْفُرُنَ لَعْنُ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ إِلَيْكَ الرَّجُلُ الْحَاظِمُ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نَقَصَانِ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِنَا أَلَيْسَ إِذَا أَحَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِنَا -

بیت جن

اللَّهُ يَكْلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كَلَّا  
نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ الرِّجْسَ فَيَكُونَتْ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَهُنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ قَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى  
كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ  
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ وَ  
قَالَ عَطَاءُ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ قَائِلَةٌ فَسَكَتَ  
الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا غَيْرَ الْخَوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا  
تَصَلَّى وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَا ذُبْحَ وَأَنَا جُنُبٌ  
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالَكُمُ الَّذِي  
أَسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ +

اللہ کیا کرتے تھے۔ ام عطیہ نے فرمایا میں حکم ہوتا تھا کہ ہم جاننے والے  
عورتوں کو (مید کے دن) باہر نکالیں۔ پس وہ عورتوں کے ساتھ  
ٹھیکر کہتیں اور دعا کرتیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ان سے اس  
نے بیان کیا کہ ہر قتل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معذوب گرامی کو  
طلب کیا اور اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا (ترجمہ) شروع کرتا ہوں  
میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور  
اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے  
درمیان مشترک ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس  
کسی کو مشرک نہ ٹھہرائیں خداوند تعالیٰ کے قول مسنون تک عطا  
نے جابر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کو رجم میں  
محض آگیا تو آپ نے تمام مناسک پورے کئے سو ابیت اللہ  
کے طواف کے اور نماز بھی آپ نہیں پڑھتی تھیں۔ اور تم نے کہا ہے  
میں جہنمی ہونے کے باوجود ذبح کروں گا جبکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ۔ (اس لیے حکم کی مراد بھی ذبح کرنے میں اللہ کے ذکر کو جہنمی ہو سکتی حالت میں کرنا ہے)۔

۱۔ حاشیہ صفحہ پچھلا : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جنہی کے لیے قرآن پڑھنے کو درست کہا ہے اور پھر ثبوت میں کچھ دلائل بیان کیے ہیں لیکن اس سلسلے  
میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابن عباسؓ کے ان اقوال سے زیادہ اہم وہ احادیث مرفوعہ ہیں جن میں واضح طور پر جنہی کے لیے قرآن پڑھنے کی حلفت  
موجود ہے اور انہیں صحیح احادیث کی روشنی میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ جنہی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہیے۔ بغیر وضو قرآن پھونکے کی نیت  
خود قرآن مجید میں موجود ہے اور اکثر ائمہ فقہ کے نزدیک مسلم ہے۔ دوسرے دلائل کے علاوہ اس میں خود اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اسلام  
کی نظر میں طہارت کے بغیر قرآن سے اشتغال پسندیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی اس کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ ہر وقت  
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس کا مطلب ہرگز یہ لینا درست نہیں ہو سکتا کہ آپ جنابت اور بول و براز کے وقت بھی  
ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے تو بغیر وضو سلام کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ اس لیے اس حدیث کا کہ آپ ہر وقت ذکر اللہ کرتے تھے  
مطلب یہ ہوگا کہ آپ ذکر ان اوقات میں کرتے جن میں آپ کا معمول تھا یعنی اوپر سے نیچے اترتے ہوئے۔ نیچے سے اوپر چڑھتے ہوئے۔  
وغیرہ اور ایسی صورت میں کل احیاناً ہر وقت کا لفظ بولنا محاورہ کے اعتبار سے غلط بھی نہیں ہے۔ پھر بھی بعض اکابر امت کا اس مسئلہ میں  
جو اختلاف ہے اس کے لیے ان کے پاس بھی شرعی دلائل موجود ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی چونکہ یہی مسلک ہے اس لیے انہوں  
نے ان دلائل کا ذکر بالتفصیل کیا ہے۔ ورحیق ان اختلافات کا بنیادی منشأ اسلام کا وہ توسع ہے جس کے لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنی حیات میں بھی فرمایا تھا اے یہی اختلافات کے متعلق آپ نے خوش ہو کر پیشین گوئی کی تھی کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہوگا۔

حاشیہ صفحہ ۱۸۱ : لیکن اس سے یہ بات کہاں ثابت ہوتی ہے کہ یہ عورتیں قرآن شریف بھی پڑھتی تھیں یا یہ کہ انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کا حکم دیا تھا، اسی طرح حرقل کا واقعہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ہر قتل کا فریاد اور کافر احکام شرعیہ کا مکلف نہیں  
ہوتا ہے اس کے علاوہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کچھ فرمایا نہیں تھا۔

## ۲۱۰۔ استیحاتہ

۲۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز یا نکل چھوڑ دوں؟ انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ اس لئے سب حیض کے دن (جن میں تمہیں پے مادہ حیض آیا کرتا تھا) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اندازہ کے مطابق وہ الام گزر جائیں تو خون کو دھو لو اور نماز پڑھو۔

## ۲۱۱۔ حیض کا خون دھونا

۲۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر دی وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسامہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ایسی عورت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جن کے کپڑے پر حیض کا خون لگ گیا ہو۔ اسے کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے رگڑ ڈالے اس کے بعد اسے پانی سے دھوئے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

۲۹۹۔ ہم سے اصبع نے بیان کیا کہ ابی جہل ابن وہب نے خبر دی کہ ابی عمرو بن حارث نے عبد الرحمن بن قاسم کے واسطے سے خبر دی انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے پھر اسی جگہ کو دھو لیتے یا تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

## ۲۱۲۔ استیحاتہ کی حالت میں اعتکاف

۳۰۰۔ ہم سے اسحق بن شاہین ابو بشر واسطی نے بیان کیا کہ ابی خالد بن عبد اللہ نے خبر دی۔ خالد سے وہ مکرم سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں

لے استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو ماہواری حیض کے علاوہ بیماری کی وجہ سے آتا ہے اس کے احکام ماہواری کے احکام سے مختلف ہیں لہٰذا آپ کے حکم کے بغیر بعض ازواج نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا لیکن آپ اس بات سے خوش نہیں تھے اور آپ نے اپنی عدم پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود وہاں نفیوں میں اس سے روکا نہیں لہٰذا عورتوں کے لیے بہتر گھر میں اعتکاف کرنا ہے اور مسجد میں اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے (فیض الہیاری ص ۲۸۱ ج ۱)

## باب ۳۱ الاستیحاتۃ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِيبٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَطْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذِيكَ عَوَقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَفْكَتَ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاقْبِضِي عَنْكَ النَّفْسَ فَتَقْبِضِي

## باب ۳۲ غَسْلُ دَمِ الْمَيْمُونِ

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ رَأْفَةَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا آتَا إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَقْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبٌ إِحْدَاكُمُ الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ فَتَقْرُصِي ثُمَّ لِيَنْتَضَحِي بِمَاءٍ ثُمَّ لِيَقْبِضِي فِيهِ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَا تَا حَيْضٍ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَقْبِضُهَا وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تَقْبِضُ فِيهِ

## باب ۳۳ اِعْتِكَافُ الْمُسْتِحَاضَةِ

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشَرٍ وَاسطِی قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَكْنَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ

مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَا مَةً تَرَى الدَّمَ قَرُبًا  
وَضَعَتْ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمَ وَرَعِمَ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَأَتْ مَا وَالْعَصْفَرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هَذَا اشْيَ كَأَنَّ فُلَانَةَ  
تَحْدَهُ +

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا كُثَيْبَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِغْتَسَلْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِهِ  
فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتَ تَحْتَهَا وَ  
هِيَ تُصَلِّي +

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ  
عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَتْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
اِغْتَسَلَتْ وَهِيَ مُسْتَحَا مَةٌ +

بَابُ ۱۳۱ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي قَوْبٍ

خَاصَّةً فِيهِ +

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
مَا كَانَ لِأَخِي أَنْ يَلْزُقَنِي وَاحِدٌ تَحِيضٌ فِيهِ فَإِذَا  
أَمْسَابَةُ شَيْءٍ مِنْ دَمٍ كَانَتْ يَرْيَقُهَا فَصَعْتُهُ بِطَفْرِهَا +

بَابُ ۱۳۲ الطَّبِيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا

مِنْ التَّحِيضِ +

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لیے خون کی وجہ سے اکثر مشقت اپنے  
نیچے رکھ بیٹیں۔ اور مکررم نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کم کاپانی  
دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو ایسا معصوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ  
کا خون آتا تھا۔

۳۰۱۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے زید بن زریع نے بیان کیا۔  
خالد سے وہ مکررم سے وہ عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اغتکاف کیا۔  
وہ خون اور زردی نکلتی (دیکھتیں مشقت ان کے نیچے ہوتا اور ناز  
دا کرتی تھیں۔

۳۰۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن خالد کے واسطہ  
سے بیان کیا وہ مکررم سے وہ عائشہ سے کہا بعض امہات المؤمنین نے  
استحاضہ کی حالت میں اغتکاف کیا

۲۱۳۔ کیا عورت اسی کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے

جس میں اسے عین آگ ہو؟

۳۰۳۔ ہم سے ابن نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا  
ابن ابی نعیم سے وہ مجاہد سے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک  
کپڑا ہوتا تھا جسے ہم حیض کے وقت پہنتے تھے جب اس میں خون لگ جاتا تو  
اس پر تھوک ڈال پتے اور پھر اسے ناخنوں سے مسل دیتے تھے  
۲۱۴۔ حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا۔

بہت چٹ

۳۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے عمار بن زید

نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جب حدیث میں ذکر ہے کہ بارے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس میں میں حیض آتا تھا تو ظاہر ہے کہ نماز  
بھی اسی میں پڑھتی ہوں گی لیکن جیسا کہ اس سے پہلے ایک حدیث میں گزر چکا کہ ازواج مطہرات کے پاس حیض کا کپڑا علیحدہ ہوتا تھا اور عام اوقات میں پہننے  
کا علیحدہ دامن یہ بات مراحت کے ساتھ موجود ہے۔ اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی مراحت نہیں بلکہ امام بخاری کے عنوان کے خلاف امام محدثین  
اس حدیث کو ازواج کے پاس متعدد کپڑوں کے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بعض دوسری روایتوں میں حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ دیکھتے تو اسے تھوک لگا کر مکمل دیتے  
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کو صاف کرنے کا یہ طریقہ اس وقت تھا جب خون بہت ہی معمولی مقدار میں ہوتا تھا کہ اسے تھوک سے بھی صاف کرنا ممکن تھا ورنہ عام  
حالات میں پانی سے حیض وغیرہ کا پاک کرنا ہی منقول ہے عرب میں جہاں پانی کی انتہائی قلت تھی خون کو جب کہ وہ بہت ہی معمولی مقدار میں ہوتا تھا اس کے لیے تھوک  
کا استعمال معیوب نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں اخاف کے اس مسئلہ کی بھی تائید موجود ہے کہ تھوک سے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ بعض ائمہ اس کے خلاف ہیں۔

حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ كُنَّا نُنْجِي أَنْ نَحْدُ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ كُلِّهِ إِلَّا عَلَى  
زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نُلْجُلُ وَلَا نَمُطِّبُ وَلَا نَلْبَسُ  
تَوْبًا مُصْبُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَخَّصَ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ  
إِذَا ائْتَسَلْنَا أَحَدَنَا فِي مَخِضِهَا فِي نِيَدَةٍ مَن كَسَبَتْ  
أَكْفَرُ رَوَّكُنَا نُنْجِي عَنْ إِتْبَاعِ الْجَنَّا تَزِدُوهَا هِشَاوُ بَيْنَ  
حَسَنَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

نے بیان کیا ایوب سے وہ حفصہ سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ  
ہیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے روکا جاتا تھا۔ لیکن شوہر  
کی موت پر چار مہینے دس دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ  
سرمد استعمال کرتے نہ خوشبو اور عصب (دھن کی بنی ہوئی ایک چادر جو تین  
بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتے تھے اور ہمیں  
عدت کے دنوں میں حیض کے غسل کے بعد کچھ افکار (جوہر میں ایک جگہ کا نام)  
یا عورتوں کی ایک خاص خوشبو کے کست (ایک خوشبو جوہر میں اور کثیر میں پیدا  
ہوتی ہے) استعمال کرنے کی اجازت تھی اور میں جنازہ کے پیچھے چھپنے کی اجازت  
نہیں تھی۔ اس حدیث کی روایت مفہم بن حسان نے حفصہ سے انھوں نے ام عطیہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

**باب ۲۱۵** ذَلِكَ الْمَرْأَةُ نَفْسُهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ  
مِنَ الْمَخِضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فَرْصَةً  
مُّسَكَّةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرُ الدَّمِ ۝

۲۱۵۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کا اپنے بدن کو  
نہاتے وقت ملنا اور یہ کہ عورت کیسے غسل کرے اور مشک میں بسا ہوا  
کپڑے کو خون لگی ہوئی جگہوں پر اسے پھیرے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً  
سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَخِضِ  
فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فَرْصَةً مِّنْ مُسَكٍ  
فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي  
بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سَحَّاتِ اللَّهُ تَطَهَّرِي فَاجْذِبِيهَا  
إِلَى قَعْلَتِ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرُ الدَّمِ ۝

۳۰۵۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے  
منصور نے بیان کیا! اپنی والدہ سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا ایک انصاری عورت  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا  
کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑے کو اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے پوچھا۔  
اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا، اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے  
دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے اپنی اپنی  
طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انھیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔

**باب ۲۱۶** غُسْلُ الْمَخِضِ ۝

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ  
قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَعْتَغِشُ مِنَ  
الْمَخِضِ قَالَ خُذِي فَرْصَةً مُّسَكَّةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْبَى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ  
أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَاجْذِبِيهَا فَجَذَبْتُهَا فَخَبَرْتُهَا بِمَا  
يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۰۶۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے  
منصور نے اپنی والدہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عائشہؓ سے کہ ایک  
انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں حیض کا غسل  
کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ایک مشک میں بسا ہوا کپڑے کو اور  
پاکی حاصل کرو۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ یا (صرف آپ نے اتنا ہی) فرمایا کہ اس سے  
پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انھیں پکڑ کر کھینچ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سمجھا لی۔  
۲۱۶۔ عورت کا حیض کے غسل کے بعد

**باب ۲۱۷** امْتِشَاطُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا  
مِنَ الْمَخِضِ ۝

سنگھا کرنا۔

۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج الوداع کیا میں بھی تمتع کرنے والوں میں شامل تھی اور ہدی (قربانی کا جانے اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی) حضرت عائشہ نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ عائشہ ہو گئیں۔ عرفہ کی رات آگئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ اس لیے غول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈالو اور نگٹھا کر لو اور عمرہ کو چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلة الحصبہ میں عبد الرحمن کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنیم سے (دوسرا عمرہ کرا لائے)۔

۲۱۸۔ حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا۔

۳۰۸۔ ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے کہ انھوں نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کا دل عمرہ کے احرام کو چاہے تو اسے باندھ لینا چاہیے کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا میں بھی ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ لیکن میں نے یم عرفہ تک حیض کی حالت میں گزارا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور نگٹھا کر لو اور حج کا احرام باندھ لو میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ میرے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا میں تنیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ ہشام نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ ہدی واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

۲۱۹۔ اللہ عزوجل کا قول ہے مخلقہ وغیر مخلقہ (کامل الخلق اور ناقص الخلق)۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسِقِ الْهَدْيَ فَذَعَمْتُ أَنَّهَا حَاصَتْ وَلَمْ تَطْهَرْ حَتَّى دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمَرَاتِكَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا تَخَضَّيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ الشَّعِيرِ مَكَاتٍ عُمَرَقِي الَّتِي لَسْتُ

بمنجبت

باب ۲۱۸ نَقْضُ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غَسْلِ الْحَيْضِ

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَوَافِقِينَ لِهَذَا ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلْ فَإِنِّي لَوَدَّ أَتَى الْهَدْيَ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَأَذَرَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَتَنَكَّرْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُحِّي عُمَرَاتِكَ وَانْقَضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنِي ابْنِ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى الشَّعِيرِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ تَكَاتٍ عُمَرَقِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِمَّنْ ذَلِكَ هَدْيِي وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ

باب ۲۱۹ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَخْلَقَةٌ وَغَيْرُ مَخْلَقَةٍ



۳۰۹۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد نے بیان کیا عید اللہ بن ابی بکر کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے اے رب نطفہ ہے۔ اے رب علقہ ہو گیا۔ اے رب مضع ہو گیا۔ پھر جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کر دے تو کہتا ہے مذکر ہے یا مؤنث، بدبخت ہے یا نیک بخت۔ روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی۔ فرمایا پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ کہتا ہے۔

۲۲۰۔ حائضہ کا اہرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ سے انھوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجة الوداع کے لیے نکلے ہم میں بعض نے عروہ کا اہرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ پھر ہم کہ آئے۔ اور آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے عروہ کا اہرام باندھا ہو اور ہدیٰ ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے گا اور جس کسی نے عروہ کا اہرام باندھا ہو اور ہدیٰ بھی ساتھ نہ لایا ہو تو وہ ہدیٰ کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہوگا اور میں نے حج کا اہرام باندھا ہو تو اسے حج پورا کرنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عروہ کے دن تک برا بھلا نہ ہی میں نے صرف عروہ کا اہرام باندھا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھولوں۔ کنگھا کر لوں اور حج کا اہرام باندھ لوں اور عروہ کو چھوڑ دوں میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر میرے ساتھ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھ سے کہا کہ میں اپنے چھوٹے عروہ کے عوض تیغیم سے دوسرا عروہ کر دوں۔

۲۲۱۔ حیض کا آنا اور اس کا ختم ہونا۔ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ڈبیا بھیجتی تھیں جس میں کر سہ ہوتا تھا۔ اس میں زردی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو۔ یہاں تک کہ صاف سفیدی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراحضہ سے پاکی ہوتی تھی۔ نہ بدین ثابت کی حاجت زادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ منگا کر پاکی ہونے کو دیکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔ انھوں نے (عورتوں کے اس غیر ضروری اہتمام پر) تنقید کی۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَخَلَ بِالرَّحِمِ مَكَامًا يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٍ يَا رَبِّ عَلَقَةٍ يَا رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى شَقِيقٌ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْأَجَلُ قَالَ فَيَكْتَسِبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

بَابُ كَيْتَ تَهْلُ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۝  
۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَبَيْنَا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِعَجْرٍ فَقَدْ بَيْنَا مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِبَعْثَرَةَ وَلَمْ يَهْدِ فَلْيُحِلِّلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِبَعْثَرَةَ وَاهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ عَرَهُدِيهِ وَمَنْ أَهْلٌ بِعَجْرٍ فَلْيَبِغْ حُجَّهَ قَالَتْ فَحَضَّتْ لَمَّا أَذَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَكَمْ أَهْلٌ إِلَّا بِبَعْثَرَةَ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْفُسُ رَأْسِي وَأَمْسِطُ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتَزَكَّى الْعُمْرَةَ فَعَمَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبِئْسَ مَقَرٌّ عَيْدُ الْكَرْمَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْتَرِمَ مَكَانَ عُمَرَةَ مِنْ الشَّعْبِ عِجْرٍ ۝

وہم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھ سے کہا کہ میں اپنے چھوٹے عروہ کے عوض تیغیم سے دوسرا عروہ کر دوں۔

بَابُ إِتْبَالِ السَّحِيفِ وَإِدْبَارِهِ وَ كُنَّ نِسَاءٌ يَتَّبِعْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالذَّحْرِ فَبَيْنَا الْكَرْمَلِيُّ فِيهِ الصُّغْرَةُ فَنَقُولُ لَا تَحِلُّنَّ حَتَّى تَرَوْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مِنَ الْخَيْضَةِ وَبَلَّغَتْ بِلَّتْ دُيُوبِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَذْعُونَ بِالْمَصَائِمِ مِنْ جَوْحِ اللَّيْلِ يَنْقُرُونَ إِلَى الظُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ الشَّيْءُ يُصْنَعُ هَذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ۝

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا سَمِعْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِيشٍ كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَزْوٌ وَلَكِنَّهُ بِالْخِضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْخِضَةُ كَدَحِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذْبَوَتْ فَأَعْسَى قُصِّلِي ۝

باب ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعِ الصَّلَاةَ ۝

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا هَمَامٌ قَالَ تَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهَّرَتْ فَقَالَتْ أَحْزُورِيكِ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلُهُ ۝

بن بنت

باب ۲۲۳ التَّوَمُّ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي شِمَارِهَا ۝

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ تَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ حِضَّتْ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيْضَةِ فَأَسَلْتُ فَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِذَا دَخِلَتْ مَعَهُ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے کہ غلطہ بنت ابی حبیش کہ تہ استحاضہ کا خون آیا کرتی تھیں تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ اس لیے جب حیض کے دن آئیں تو نازھوڑو پاکرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کر کے نازھوڑو پاکرو۔

۳۱۲۔ عائشہ نازھوڑو نہ کرتی تھیں کہیں کہیں۔ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عائشہ نازھوڑو نہ کرتی تھیں۔

۳۱۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا مجھ سے معاذ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عائشہ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لیے اسی زمانہ کی ناز کا کافی ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں تم حوشیہ ہو؟ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عائشہ ہوتے تھے اور آپ ہمیں ناز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہ نے یہ فرمایا کہ وہ ناز نہیں پڑھتی تھیں۔

۳۱۴۔ عائشہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔

۳۱۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا یحییٰ سے وہ ابو سلمہ سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لپی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ اس لیے میں چپکے سے نکل آئی۔ اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں حیض آگیا۔ میں نے کہا جی ہاں، پھر مجھے اپنے بالیا اور اپنے ساتھ چادر میں کر لیا۔ زینب نے کہا کہ مجھ سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حرور کی طرف منسوب ہے جو کدو سے وسیل کے نام پر پڑتا اور جہاں سب سے پہلے غوار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کا علم ہند کیا تھا۔ اسی وجہ سے غار جی کو حروری کہنے لگے۔ غوار ج کے بہت سے فرقے ہیں لیکن یہ عقیدہ سب میں مشترک ہے کہ جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہے بس صرف اس پر عمل ضروری ہے۔ حدیث کی کوئی اہمیت ان کی نظر میں نہیں۔ چونکہ عائشہ سے ناز کی فضیلت کا ساتھ ہو جان مرف حدیث میں موجود ہے اور قرآن میں اس کے بے کوئی ہدایت نہیں اس لیے مخالف کے اس مسئلہ کے متعلق پوچھنے پر حضرت عائشہ نے بھی کراہیہ انھیں اس مسئلہ کے ماننے میں تامل ہے اور فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو۔

روزے سے ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوشہ لیتے تھے۔ اور میں نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔  
۲۲۴۔ جس نے حیض کے لیے گھر میں پہنچنے چلنے والے کپڑے کے علاوہ کپڑا بنایا۔

۳۱۴۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابوسلمہ سے وہ زینب بنت ابوسلمہ سے وہ ام سلمہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لپیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا میں چپکے سے نکل آئی اور چھون کے کپڑے بدل لیے۔ آپ نے پوچھا کیا حیض آگیا میں نے عرض کی جی ہاں پھر مجھے آپ نے بلایا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

۲۲۵۔ حائضہ کی عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت نہ۔ اور یہ عورتیں عید گاہ سے ایک طرف ہو کر رہیں۔

۳۱۵۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب نے ابوبکر کے واسطے سے بیان کیا وہ حفصہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہم عورتوں کو عید گاہ میں جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک عورت آئیں اور نبی صنف کے محل میں اتریں۔ انھوں نے اپنی بہن کے حوالہ سے نقل کیا۔ ان کی بہن کے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوؤں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزوؤں میں گئی تھیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم زخموں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اور مرہموں کی تیار داری کرتے تھے۔

وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَارِعٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَابْنَتِي مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْخَبَازَةِ  
باب ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْخَيْضِ سَوِي ثِيَابِ الطَّهْرِ ۝

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ تَنَاخَسَرُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خِيَالَةِ حِضَّتِ كَانَسَلْتُ فَأَخَذَتْ ثِيَابَ خَيْضَتِي فَقَالَتْ أَنُفِسْتُ فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ مَا فِيكَ مُضْطَجِعَتْ مَعَهُ فِي الْخِيَالَةِ ۝

باب ۲۲۵ شُحُودُ الْحَائِضِ الْفَعِيدِينَ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ وَيَتَرْتِلُونَ الْمُصَلَّى ۝

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعْمِدُ قَوَائِمَنَا أَنْ يَخْرُجَنَّ فِي الْفَعِيدِينَ فَقَدِيسَتِ امْرَأَةٌ فَذَكَرْتُ قَعْرَ بَنِي خَلْفٍ فَذَكَرْتُ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُهَا خَرَجَ عَنْهَا عَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَقَ مَشْرُوعَ هَزْوَةٍ وَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي بَيْتٍ قَالَتْ كُنْتُ مُدَاوِي الْكَلْبِ وَلَقَوْمٌ مِنَ الْمَرْفُوفِ فَسَأَلْتُ أَخِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے ان تمام اعمال سے مقصود امت کی تعلیم ہوتی تھی پہلے بھی کئی احادیث میں گزر چکا کہ آپ ازواج مطہرات سے حیض کی حالت میں شرم گاہ کے علاوہ سے مباشرت کرتے تھے اور ازراہ ہوا لیتے تھے اس سے بھی مقصود صرف امت کی تعلیم تھی اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات نے آپ کے بعد ان نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو سمجھتی تھیں۔ حیض کے وقت عام مشرکین اور یہودیوں کا عورتوں کے ساتھ یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور ہر طرح ترک تعلق کر لیتے تھے۔ اسلام میں بھی حیض کو گندگی بتایا گیا ہے لیکن اس میں بہت زیادہ نلو سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ آپ نے عرب کے اس تصور پر ضرب خود اپنے محل سے لگائی یہی حال روزہ کی حالت میں دوسرے لیے کلبہ وجہ یہ تھی کہ نبی کے محل سے کسی کام کی حیثیت اہمیت پروری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور اس کی تمام عظمتوں کے باوجود انسان ہیں۔

۵۔ یہ ایسے اس کی تصریح ہے کہ عورتیں عید گاہ میں جا سکتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں معاشرہ کے فساد کی وجہ سے فتویٰ یہ ہے کہ جو ان عورتوں کو جبراً عید یا کسی بھی مردوں کے اجتماع میں نہ مانا جائے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ زمانہ قدیم میں مصلیٰ (عید گاہ) کے لیے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کی شکل مسجد کی طرح ہوتی ہے اور دیوار کے ذریعہ اس کی تحدید کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کے اندر حائضہ عورتوں کو نہ جانا چاہیے۔

میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمیں سے کسی کے پاس چادر چڑھ کر کے طور پر باہر نکلنے کے لئے عورتیں استعمال کرتی تھیں، نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے، انھوں نے فرمایا اس کی ساتھی کو چاہیے کہ اپنی چادریں سے کچھ حصہ اسے اڑھا دے پھر وہ غیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو پھر جب امام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا میرے باپ آپ پر خدا ہوں ہاں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جو ان لوگیاں پردہ والیاں اور عائشہ عورتیں باہر نکلیں اور مواقع غیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور عائشہ عورت عید گاہ سے دور رہے، حضرت کہتی ہیں میں نے پوچھا کیا عائشہ بھی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ وہ عرفین اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی۔

۲۲۶۔ جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں؟ اور حیض اور حمل سے متعلق شہادت پر جب کہ حیض آنا ممکن ہو عورتوں کی تصدیق کی جائے گی۔ یہی کہ ایک خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ان کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے وہ اسے چھپائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر عورت کے گھر آنے کا کوئی فرد گواہی دے اور وہ دیندار بھی ہو کہ یہ عورت ایک مہینہ میں تین مرتبہ عائشہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے گی عطاء نے کہا کہ عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے (یعنی طلاق وغیرہ سے پہلے) ابراہیم نے بھی یہی کہا ہے اور عطاء نے کہا ہے کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہو سکتا ہے جو عمر اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابھی روزہ نماز سے چھوڑے رکھنا چاہیے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں اس کا زیادہ علم رکھتی ہیں۔

أَعْلَىٰ أَحَدًا نَابَأْسَ إِذَا كَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَحْجَرَ قَالَ يَتَلَوْنَهَا صَاحِبَتَهَا مِنْ جَلْبَابِهَا وَلَتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلَتْهَا أَسْفَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَإِي نَعَمْ وَكَأَنْتَ لَا تَدْرِي كَرَاهِيًّا قَالَتْ بَإِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعْلُوهُمُ النُّعَوَاتِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ وَلَيْسَ مَهْدَنَ الْخَيْرِ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَزَّلُ الْخَيْضُ الْمَعْلَى قَالَتْ حَقَّصْتُ فَقُلْتُ الْحَيْضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَلِكَ ۝

بہن منہ منہ

باب ۲۲۶ إِذَا حَاصَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حَيْضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النَّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيمَا يُكْنَى مِنَ الْحَيْضِ يَقُولُ اللَّهُ عَالِيًّا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ يَكُنَّ وَمَا حَقَّ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ وَيُكْرَهُ عَنْ عَلَىٍّ وَشَوْحِجٍ أَنْ جَاءَتْ بِبَيْتَةٍ مِنْ بَطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُدْعَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاصَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صَدَّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَرَادَ هَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمًا إِلَى خَمْسَةِ عَشْرٍ وَقَالَ مَعْمَرُ بْنُ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْبِهَا بِخَمْسَةِ أَكْثَامٍ قَالَ النَّسَاءُ أَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ ۝

لے یعنی عائشہ عورت کے عید گاہ میں جانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے خیال میں عید گاہ میں جانے کا مقصد صرف وہاں پہنچ کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ہو سکتا ہے اور عائشہ نماز پڑھ نہیں سکتی لیکن اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی۔ علما نے کھلبے کہ عائشہ عورتوں کو بھی عید گاہ میں لے جانے سے مقصد مسلمانوں کی شان و حرکت کا اظہار ہے۔

تھے حیض اور طہر کے جو مسائل ائمہ نے بیان کئے ہیں ان میں سے کسی کے مسلک کے اعتبار سے بھی ایک مہینہ میں کسی عورت کو تین حیض نہیں آ سکتے۔ اس لیے امام بخاری رحمہ کے اس میزان اور اس کے ماتحت جتنے ملائکہ انھوں نے ذکر کئے ہیں ان سب کی تاویل کی گئی ہے مثلاً یہ کہ اکائید کو رادی نے حذف کر دیا ہے یا یہ کہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایسی کوئی عورت اگرچہ ممکن نہیں لیکن اگر یہ محال بھی ممکن ہو جائے تو کیا مسئلہ ہوگا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَمَاتِئَةَ أَنَّ فاطمة بنتَ أَبِي جُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحْضَيْتُ فَلَا ظَهْرَ لِي فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَكِنْ دَعِيَ الصَّلَاةَ قَدَّرَ الْإِيَّامَ الَّتِي كُنْتَ تَحْضِيضُ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسَلِي وَصَلِي +

باب ۲۲۷ الصُّغْرَةُ وَالْكُدْرَةُ فِي مَوَائِدِ الْغَيْضِ +

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ تَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عُرَيْطَةَ قَالَتْ كُنَّا لَفَدَّ الْكُدْرَةَ وَالصُّغْرَةَ شَيْئًا +

باب ۲۲۸ عَرَقُ الْإِسْتِحْضَةِ +

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَمِيُّ قَالَ تَنَا مَعْنُ بْنُ عُبَيْسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَنِيبَةَ اسْتَحْضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هَذَا عَرَقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ +

باب ۲۲۹ الْمَرَأَةُ تَحْضِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ +

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ

۳۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسماعیل نے خبر دی کہ ابی نے ہشام بن عروہ سے سنا کہ ابی نے میرے والد نے خبر دی عائشہ کے واسطے سے کہ فاطمہ بنت ابی جبیش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور (مدتوں) پاک نہیں ہوتی۔ تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں ان دنوں میں نماز ضرور چھوڑ دیا کرو جن میں اس بیماری سے پہلے تھیں حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

۲۲۷۔ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ

بہت ہوتا

۳۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ محمد بن عروہ سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے (یعنی سب کو حیض سمجھتے تھے)۔ ۲۲۸۔ استحاضہ کی رگ۔

۳۱۸۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسٰی نے بیان کیا۔ ابوبکر بن ابی ذئب کے واسطے سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ سے کہ ام حبیبہ سات سال تک استحاضہ رہیں۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ رگ ہے پس ام حبیبہ ہر روز نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

۲۲۹۔ عورت جو (حیض میں) طوافِ زیارت کے بعد افاضہ ہو۔

۳۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی، عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ عبد الرحمن کی صاحبزادی عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! حیض بہت

۱۔ یہاں پر حدیث کے ظاہری الفاظ سے مختلف معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔ امام بخاری حدیث کا جو مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے۔ یعنی جب حیض آنے کی مدت ختم ہو جائے تو مٹیالے یا زرد رنگ کی طرح کسی چیز کے آنے کی حیض کے راستے سے ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن حیض کے دنوں میں رنگ سے ہم حیض کے ختم ہونے یا جاری رہنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ شواہد اس حدیث کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ ام عطیہ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حیض کے متعلق ہم ہر زمانہ میں خواہ وہ حیض آنے کا ہو یا پاکی کا فیصلہ رنگ سے کیا کرتے تھے۔ حنفیہ نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ ہم رنگ کو کسی زمانہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حیض کے راستہ سے جس رنگ کا بھی طہن خارج ہو ہم سب کو حیض سمجھتے تھے۔ ہم نے ترجمہ میں حنفیہ کے مسلک کی رعایت کی ہے۔

مُحَمَّدٌ (رج میں) صیغہ آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انہوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا۔ محدثوں نے جواب دیا کہ کر یا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر حلی جائے۔ ۳۲۰۔ ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہ سب نے عبد اللہ بن طاؤس کے حوالہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن عباس سے آپ نے فرمایا کہ حائضہ کے لیے (جب کہ اس نے طواف زیارت کر لیا ہو) رخصت ہے کہ اگر وہ حائضہ ہوگئی تو گھر چلی جائے۔ ابن عمر ابتدائیں اس مسئلہ میں کہتے تھے کہ اسے جانا نہیں چاہیے۔ پھر میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ چلی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دی ہے۔

۳۲۰۔ جب مستحاضہ کو خون آتا بند ہو جائے۔ لیکن عباس نے فرمایا کہ غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ایسا ہو اور اس کا شوہر نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے پاس آئے کیونکہ نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

۳۲۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا کہ ہم سے مشام بن عروہ نے بیان کیا۔ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ زمانہ گزر جائے تو خون کو دھو لو اور نماز پڑھو۔

۳۲۱۔ زہجہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ۔

۳۲۲۔ ہم سے احمد بن ابی سریح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شبابہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے حسین بن معلم کے واسطے سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ سرہ بن جندب سے کہ ایک عورت کا زچہ میں انتقال ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت آپ ان کے جسم کے وسط کو مٹھنے کے کھڑے ہوئے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَبِيَّةً بَنَتْ مُحَمَّداً قَدْ حَامَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا عَجَسًا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكَ فَقَاؤًا بَلَى قَالَ قَاخِرِي ۖ ۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخَّصَ لِلْعَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَامَتْ وَكَانَ ابْنُ مُرَّةٍ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهَا أَنَّهُ لَا تَنْفِرُ لَمْ يَسْمَعْهُ يَقُولُ تَنْفِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ۖ

بمنہ بن

بَابُ ۲۳ إِذَا رَأَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ الطَّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَسِّعُ مِيزَ الْهَرَمِ وَيَأْتِيَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَصَلَّتِ الصَّلَاةَ أَفْظَمَ ۖ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ مُسْرُوقَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتِ الْخَوْضَةَ فَادْعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَافْسِلِي مَنَّتِ الدَّمَ وَصَلِّي ۖ

بَابُ ۲۳ الصَّلَاةُ عَلَى النِّسَاءِ وَسُتَيْتُهَا ۖ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جَنْدَبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسُطَّهَا ۖ

۱۔ یعنی پہلے آپ کو معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ اسی لیے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بتانے پر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے وہ روکیں گی لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ طواف زیارت انہوں نے کر لیا ہے اور مرث طواف صدر باقی رہ گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ ۲۔ بعض اہل علم نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ عنوان اور حدیث میں یہاں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں کہ ان کا انتقال پیٹ کی دھیرے ہوا تھا اور امام صاحب نے اس پر عنوان لگا دیا کہ اس عورت پر نماز کا بیان جس کا نفاس (نہنگی میں انتقال ہوا لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں جس کا ذکر خود مصنف نے کتاب الجنائز میں کیا ہے نفاس کی حالت میں مرنے کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پر بھی فی بطن کی تاویل سبب بطن یعنی الحبل سے کی جا سکتی ہے اس لیے ہم نے ترجمہ میں اس حدیث کی دوسری روایتوں اور بخاری کے عنوان کی روایت سے فی بطن کا ترجمہ "نہنگی میں" کیا ہے۔

۲۳۲

۳۲۳۔ ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابو عوانہ نے اپنی کتاب سے دیکھ کر خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ میں خبر دی سلیمان شیبانی نے عبد اللہ بن شداد کے حوالے سے کہا میں نے اپنی پھوپھی مہمونہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں سنا کہ میں حاضر ہوئی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب بیٹی ہوئی تھیں۔ آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصہ مجھ سے چھو جاتا۔

\*

## تیمم کا بیان

۲۳۳۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔

”پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے“

۳۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یمن سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں گئے۔ جب ہم مقام بیدریاؤات الحبیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ لیکن پانی کہیں قریب میں نہیں تھا۔ لوگ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا ”عائشہ رضی اللہ عنہا کی کارگزار ہی نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرا رکھا ہے اور پانی بھی قریب میں نہیں اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ پانی ہے“ پھر ابو بکر تشریف لائے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو روک لیا حالانکہ قریب میں کہیں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت غصے ہوئے اور اللہ نے جرجا لا انھوں نے مجھے کہا

باب ۲۳۲

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ حَمَادٍ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سُكَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا كَانَتَا تَكُونُ حَاضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِجَاةٍ أَوْ مَسْجِدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حَمْرٍ هِ إِذَا سَجَدَ أَمَّا بَنِي بَعْضِ ثَوْبِهِ

## کتاب التیمم

باب ۲۳۳ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَا أَوْ بَدَا اتَّجَمَّشِ الْفُطَّحُ فَقُلْتُ قَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِلْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ الصَّدِيقِ فَقَالُوا لَوْ لَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ فَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبِرْ رَأْسَهُ عَلَى فُحْدِي قَدْنَا مَ قَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدَا بَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يُطْعِمُنِي رَبِّي

فِي مَخَابِرَ قَدَرًا يَنْبَغِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَحْنِيٍّ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى عَذِيرٍ مَاءٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمِيمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ مَا هِيَ بَاوِلَ بَرَكْتِكُمْ يَا آلَ أَبِي يَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصْبَنَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ ۚ

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ هُوَ الْقَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْطَيْتُ خُمُسًا لِمَنْ يَطْمَعُ أَحَدًا قَبْلِي يُصَوِّرُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّ مَارِجٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ وَ أُوْحِلَّتْ لِي الْمَعَانِمُ وَلَمْ يَحِلْ لِي قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ لِي قَوْمِي خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً ۚ

بجنت من

بَابُ إِذَا كُنْتُمْ مَاءً وَلَا شَرَابًا ۚ

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ سَأَلَهُ اللَّهُ

اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھ میں کچھ کے لگائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر ہونے کی وجہ سے میں حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا وجود نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر نے کہا۔ آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو بٹایا جس پر میں تھی تو ہمارا اسی کے نیچے سے ملا۔

۳۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان عوفی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشیم نے بیان کیا کہ کہا اور محمد سے سعید بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی بشیم نے کہا ہمیں خبر دی سیار نے کہا ہم سے یزید الفقیہ نے بیان کیا۔ کہا ہمیں جابر بن عبد اللہ نے اطلاع دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی تھیں۔ ایک مہینہ کی مسرت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی جاتی ہے اور تمام زمین میرے لیے مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکی کے لائق بنائی گئی۔ پس میری امت کا جو فرد نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے نماز ادا کر لینی چاہیے اور میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میری بعثت تمام انسانوں کے لیے عام ہے۔

۳۲۴۔ جب نہ پانی ملے اور نہ مٹی ملے

۳۲۶۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے جبر اللہ بن خیر نے

میں حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں نبی نہ ملنے کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تیمم کی آیت نازل ہی نہیں ہوئی تھی اس لیے صحابہ نے جو ادا کی تلاطم میں گئے تھے بغیر طہارت یعنی بغیر وضو نماز پڑھی تھی اس لیے اس حدیث کے لیے یہ عنوان صحیح نہ ہونا چاہئے تھا کہ ”جسے پانی اور مٹی نہ ملے“ (اس کا کیا حکم ہوگا) لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیاننا چاہتے ہیں کہ جس طرح اس دور میں جبکہ تیمم کی مشروعیت نازل نہیں ہوئی تھی صرف پانی کے نہ ملنے کی صورت میں جو حکم تھا اب بھی پانی اور مٹی دونوں کے نہ ملنے کی صورت میں ہونا چاہئے کیونکہ اس وقت جب یہ واقعہ پیش آیا نماز صرف وضو کر کے ہی پڑھی جاسکتی تھی اور اس واقعہ کے بعد قیامت تک کے لیے نماز کے لیے وضو نہ کرنا تیمم کا حکم نازل ہو گیا ہے۔ اس لیے جو صورت اس وقت صرف پانی نہ ملنے کی وجہ سے اختیار کی جاسکتی تھی اب وہی صورت پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کے بعد اختیار کی جاسکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ نماز کے وقت وضو کے لیے نہ پانی ملے اور نہ کہیں قریب میں مٹی کا وجود ہو تو نماز کے وقت اسے نماز کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ قرأت نہ کرے صرف رکوع اور سجدہ ادا قیام پر اکتفا کرے بالکل اسی طرح جیسے روزہ دار کو کم ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکا اور دن کے درمیان مسعیین روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو روزہ داروں کی صورت بنالینا چاہیے اور اگر کسی کا حج فاسد ہو گیا تو دوسرے حاجیوں کی طرح اسے اپنے حج کے تمام افعال ادا کرنا چاہیے۔



بُنُ كَيْفَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قَلِيلًا دَقَّ فَهَكَكَتْ فَبَعَثَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا  
فَاذْرَكَهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَصَلُّوا فَشَكَوْا ذَلِكَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ آيَةَ  
التَّيْمُمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ هَذَا لَيْتَ  
اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بَلَى أَمْ تَرَ كَذِبَهُنَّ أَفَلَا جَعَلَ  
اللَّهُ ذَلِكَ لَكُمْ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ كُفْرًا ۝

کہ تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اس میں غیر پیدا فرمادی۔

بَابُ التَّيْمُمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ  
الْمَاءَ وَحَاتِ قُوَّةَ الصَّلَاةِ وَبِهِ قَالَ عَطَاءُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الرُّبْعِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ  
مَنْ يَتَوَلَّاهُ يَتَيَمَّمُ وَأَجَلُ ابْنِ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ  
بِالْجُوفِ فَخَضَرَتِ الْعَصْرُ يُزِيدُ النِّعَمَ فَصَلَّى  
ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ  
فَلَمْ يُعِيدْ ۝

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَارٍ  
مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جَحْظِمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَمَةِ الْأَنْصَارِيِّ  
فَقَالَ أَبُو جَحْظِمٍ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
تَحْوِيلِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ قَسَمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْيَمْدِ ارْتَفَعَتْ بُجُجُهُمْ وَبَدَتْ لَهُمْ أَنَا  
بَابُ ۲۳۶ هَلْ يَنْفَعُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ

بِهِمَا الصَّغِيرَ لِلتَّيْمُمِ ۝

بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے۔ وہ  
حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے حضرت اسما سے ہارنگ کر پہن لیا تھا۔  
وہ ہار (سفر میں) لگم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کی  
تلاش میں بھیجا انھیں وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت آپہنچا اور لوگوں کے پاس  
(جو نماز کی تلاش میں گئے تھے) پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق آکر کہا۔ پس خداوند تعالیٰ نے تیمم کی  
آیت نازل فرمائی۔ اس پر اسید بن حضیر نے عائشہ سے کہا آپ کو اللہ بہترین  
بدلو سے واللہ جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے آپ

۲۳۵۔ اقامت کی حالت میں تیمم۔ جب کہ پانی نہ ملے یا نماز  
کے چھوٹ جانے کا خوف ہو۔ عطاء کا یہی قول ہے جس نے  
فرمایا کہ اگر مریض کے پاس پانی ہو لیکن کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے  
پانی دے سکے تو تیمم کرنا چاہیے۔ ابن عمر جرح کی اپنی زمین سے  
واپس آ رہے تھے کہ عصر کا وقت مقام مرہبہ النعم میں آپہنچا آپ نے  
عصر کی نماز پڑھ لی اور مدینہ پہنچے تو سورج ابھی بلند تھا یعنی عصر  
کا وقت باقی تھا لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھائی۔

۳۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے جعفر بن یزید  
کے واسطے سے بیان کیا، وہ اعرج سے انھوں نے کہا میں نے ابن عباس  
کے مولیٰ عیسر سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ وہ حضرت عید بن زید مطہری کویم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ عبد اللہ بن یسا و ابو جہیم بن حارث بن صمد انصاری کی  
خدمت میں حاضر ہوئے ابو جہیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجر محل کی طرف  
سے تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے  
جواب نہیں دیا۔ پھر دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح  
تیمم کیا۔ پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

۲۳۶۔ کیا زمین پر تیمم کے لیے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو  
چُنُونک لینا چاہیے۔

۱۔ مقام جوف مدینہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اسلامی لشکر یہیں سے مسلح ہوتے تھے یہاں حضرت ابن عمر کی زمین تھی۔ مرہبہ نعم جہاں  
آپ نے نماز عصر پڑھی تھی مدینہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر کے نزدیک حالت اقامت میں  
تیمم کرنا جائز تھا۔ آپ نے نماز تیمم کر کے پڑھی تھی جیسا کہ بعض دوسری روایات میں بصر اصرحت اس کا ذکر ہے۔

۳۲۸۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حکم نے بیان کیا ذر کے واسطے سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی سے وہ اپنے والد سے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک مرتبہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور پانی نہیں ملا اس پر عمار بن یاسر نے عمر بن خطابؓ سے کہا آپ کو یاد ہے وہ واقعہ جب میں اور آپ سفر میں تھے۔ ہم دونوں کو غسل کی ضرورت ہو گئی آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں لوٹ پوٹ لیا، اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے میں اتنا ہی کافی تھا، اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں مچھو نکا اور دونوں سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

۲۳۴۔ چہرے اور ہاتھوں کا تیمم۔

۳۲۹۔ ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھے حکم نے خبر دی ذر کے واسطے سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی کے واسطے سے، وہ اپنے والد سے کہ عمار نے یہ واقعہ بیان کیا جو اس سے پہلے کی حدیث میں گزر چکا اور شعبہ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انھیں اپنے منہ سے قریب کر لیا۔ ورنہ سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور پھر نے بیان کیا کہ میں شعبہ نے خبر دی حکم کے واسطے سے کہ میں نے ذر سے سنا اور ابن عبد الرحمن بن ابزی کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے تھے حکم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابن عبد الرحمن بن ابزی سے سنی وہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ عمار نے کہا۔

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے بیان کیا وہ ذر سے وہ ابن عبد الرحمن بن ابزی سے وہ اپنے والد سے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت عمار نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایک سریر میں گئے ہوئے تھے اور ہم دونوں جنبی ہو گئے اور (اس روایت میں ہے کہ) کہا تفل فیہما (بہلے نفع فیہما)۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْزَى عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّي اَجْتَنَبْتُ فَلَمْ اَصِبْ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ وَبْنَ يَا سِرِّ تَعْمُرُ بَنُ الْخَطَّابِ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ اَنَا وَانتَ فَاجْتَنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تَغُصَّلْ وَ اَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا افْقَرَبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفْيِهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفْيَهُ ۝

باب التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ۝

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْزَى عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بِهَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ رِجْلَيْهِ اِلَى اَرْضٍ ثُمَّ اَذْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفْيَهُ وَقَالَ اَنْصُرْنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرَّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْزَى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْزَى عَنْ اَبِيهِ قَالَ عُمَرُ ۝

بَابُ التَّيَمُّمِ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْزَى عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عُمَرُ كُنَّا فِي سِرِّتَةٍ فَاجْتَنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَّ فِيهِمَا ۝

بَابُ التَّيَمُّمِ

۱۔ حضرت عمار نے خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مٹی سے مسح ضروری ہے۔ اس لیے غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملنی چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل میں اجتہاد کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت عمار کا یہ اجتہاد غلط ہو گیا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَمَّا رَأَيْتُ تَمَعْتُ فَأَيْدِيَّ الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوُجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ۝

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّا رَوَّاهُ الْحَدِيثُ ۝

بنت بنت

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ عَمَّا رَوَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةً أَوْ رَضَى قَسَمَهُ وَجْهَهُ وَكَفَّيْنِ ۝

باب ۲۳۸ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَجْزِيهِ الْتَيْمُّ مَا لَمْ يَجِدْ ثَوْبًا وَآمَ بْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ تَيْمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا يَأْسَ بِالْقُلُوبَةِ عَلَى الشَّجَةِ وَالتَّيْمِ بِهَا ۝

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرُنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَثَعَةً وَلَا وَقَعَةَ أَهْلَى عِنْدَ الْمَسَافِرِ مِنْهَا فَمَا يَقْضِنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقِظَ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ سَمِعَهُمْ أَبُو رَجَاءٍ فَخَبَّرَ عَوْفٌ ثُمَّ عَمْرٍو ثُمَّ الْخَطَّابُ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُؤْظَفْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَجِدُ لَهُ

۳۳۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے بیان کیا، ذر سے، وہ ابن عبد الرحمن بن ابیہی سے وہ اپنے والد عبد الرحمن سے انھوں نے بیان کیا کہ عمار نے عمر سے کہا کہ میں تو زمین میں لوٹ پوٹ گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ صرف چہرے اور ہاتھوں کا مسح کافی تھا۔

۳۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابیہم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ذر سے وہ ابن عبد الرحمن بن ابیہی سے وہ عبد الرحمن سے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں موجود تھا کہ عمار نے ان سے کہا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث (جو اوپر مذکور ہے) بیان کی۔

۳۳۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا حکم کے واسطے سے وہ ذر سے وہ ابن عبد الرحمن بن ابیہی سے وہ اپنے والد سے کہ عمار نے بیان کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

۲۳۸۔ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے۔ اور حسن رحمہ نے فرمایا کہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تیمم اس کے لیے کافی ہے اور ابن عباس نے تیمم کر کے امامت کی اور یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ زمین شور پر نماز پڑھنے اور اس پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۳۴۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا۔ کہ ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا عمران کے حوالہ سے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم رات میں چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ بھی آ پہنچا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا۔ اور مسافر کے لیے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ لذت دہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو ہم اس طرح غافل ہو کر سوئے کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کر سکے۔ سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا۔ پھر فلاں بیدار ہوا پھر فلاں۔ ابو رجاء نے ان سب کے نام لیے لیکن عوف کو یہ نام یاد نہیں رہے تھے پھر چوتھے منبر پر جا گئے والے

فِي تَوْبِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُسْرُ رَأْيِ مَا أَصَابَ النَّاسَ  
وَكَانَ رَجُلًا جَلِيلًا أَكْثَرُ وَرَقَعَ صَوْتُهُ بِالتَّكْبِيرِ  
فَمَا زَالَ يَكْبُرُ وَيَزَعُ صَوْتُهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ  
بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ  
شَكَوَ إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا صَدِيقَ وَلَا هَٰوِيَّ  
أَزْكِيُوا قَارِئُكُمْ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا  
بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ فَفَعَلَى النَّاسِ  
فَلَمَّا انْقَضَتْ صَلَاتُهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ  
يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ  
تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا  
مَاءَ قَالَ فَعَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثَمَّ  
سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْشَأَ إِلَيْهِ  
النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَذَلَّ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ  
يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءَ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلَيْهِ  
فَقَالَ أَذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَإِنْ تَلَقَّيَا فَلْتَقِيَا  
امْرَأَةً بَيْنَ مَرَاذَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ  
مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَتَقَالَا لَهَا أَيُّنَ الْمَاءِ  
قَالَتْ عَمْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ  
وَنَعْرُثَا حُفْرًا قَالَا لَهَا افْطَلِقِي إِذَا قَالَتْ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ اور حبیبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہوتے  
تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے۔ آپ خود بخود بیدار ہوتے تھے کہیں کہ  
ہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ پر خراب میں کیا واردات پیش آتی ہے جب  
عمر بن جاگ گئے اور حالت دیکھی۔ ہر ایک دہنگ آدمی تھے، زور زور سے  
تکبیر کہتے گئے۔ اسی طرح باوازیبند آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے  
جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آواز سے بیدار نہ ہو گئے۔ جب  
آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آمدہ صورت کے متعلق آپ سے عرض  
کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں۔ سفر شروع کر دو۔ پھر آپ  
چلنے لگے اور تھوڑی دیر چل کر آپ ٹھہر گئے۔ پھر وضو کے لیے پانی طلب  
فرمایا اور وضو کیا، اور اذان کہی گئی۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز  
اد فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ایک شخص پر آپ کی نظر پڑی جو  
الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے  
دریافت فرمایا کہ اسے فلاں! ہمیں لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہونے  
سے کوئی چیز مانع ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے غسل کی ضرورت  
ہو گئی ہے اور پانی موجود نہیں۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے کام  
لے لو۔ یہی کافی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع کیا تو لوگوں  
نے پیاس کی شکایت کی۔ آپ پھر ٹھہر گئے اور فلاں کو بلایا۔ اور جہاں  
ان کا نام لیا تھا لیکن حوض کو یاد نہیں رہا اور علی رضی اللہ عنہ بھی طلب فرمایا۔ ان  
دونوں صاحبان سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ یہ تلاش میں

لے نقصان اس حیثیت سے تو کوئی نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیت نماز چھوڑنے کی نہیں تھی لیکن اگر اس حیثیت سے دیکھا  
جائے کہ نماز قضا ہو گئی اور اپنے اصل وقت میں ادا نہ ہو سکی یہ آخری نقصان تو ہر حال ہوا لیکن حدیث میں بھی اس نقصان کی کوئی گتھی ہے جو نیت کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس  
آخری نقصان کی نفی نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہاں نیت کے نساوکا تو کوئی سرے سے سوال ہی نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام صحابہ کے ساتھ اس سفر میں  
اس بے خبری کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ بھی خدا کی عظمت و کبریائی اور اس کی شان بے نیازی کا ایک ثبوت ہے کہ نبوت کے تمام  
انتیازات کے باوجود نبی کو بھی وہ ایسے حالات میں مبتلا کر دیتا ہے جہاں وہ بھی محض مجبور اور ایک عام انسان کے قالب میں دکھائی دے۔ اس کے علاوہ خداوند تعالیٰ  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملکہ بھیجتا تھا اور جن باتوں میں ضروری سمجھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے ذریعہ بھی امت کو تعلیم دی گئی یہ بھی ممکن ہے  
کہ خداوند تعالیٰ نے آپ پر اس غفلت کی نیند اسی مقصد کے پیش نظر جاری کر دی ہو حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی میں بھی آپ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اور اس پر  
کسی قسم کی غفلت جاری نہیں ہوتی تھی چہل آپ نے رات گزاری تھی نمازوں سے کچھ دور جا کر اس لیے ادا فرمائی کہ ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا اور اس وقت نماز  
پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی تھی کہ ایک ایسی جگہ جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی میں ناوانستہ کوتاہی ہوئی آپ نے وہاں نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ حکم ہے کہ  
اگر مجبوعہ خطبہ کے وقت کسی کو اونگھ آجائے تو پھر وہاں سے مہٹ کر بیٹھنا چاہیے۔

نکلے۔ راستہ میں ایک عورت ہی جربانی کے دو مشکیڑے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے سوار رہا۔ یہی تھی۔ انھوں نے اسے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی پر موجود تھی اور ہمارے قبیلہ کے افراد پانی کی تلاش میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ انھوں نے اُس سے کہا، اچھا ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں تک؟ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ اس نے کہا اچھا وہی جیسے وہیں کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا، یہ وہی ہیں جسے تم کہہ رہی ہو۔ اچھا اب چلو۔ یہ حضرات اس عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ عمران نے بیان کیا کہ لوگوں نے اُسے اونٹ سے اتارا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن طلب فرمایا اور دونوں مشکیڑوں کے منہ اس میں کھول دیئے۔ پھر ان کے منہ کو بند کر دیا اس کے بعد نیچے کے حصے کے سوراخ کو کھول دیا اور تمام لشکریوں میں منادی کر دی گئی کہ خود بھی سیر ہو کر پانی پیئیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلائیں پس جس نے چاہا سیر ہو کر پانی پیا اور پلایا۔

آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا گیا جسے غسل کی ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا، بے جاؤ اور غسل کرو، وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کے پانی کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی قسم جب پانی کا لیا جانا ان سے بند ہوا تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیڑوں میں پانی پھیلے سے بھی زیادہ ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس کے لیے جمع کرو رکھانے کی چیز (لوگوں نے اس کے لیے عمدہ قم کے کعبور (مجوہ) آٹا اور سترو اکٹھا کر دیئے جب فاطمی مقداریں یہ سب کچھ جمع ہو گئی تو اُسے لوگوں نے ایک کپڑے میں کر دیا۔ عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اور اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کی نہیں کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ہمیں میرا کر دیا۔ پھر وہ اپنے گھر آئی، دیر کا بی ہو چکی تھی اس لیے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلائی! اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے کہا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔

إِلَى آيَةٍ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاِثْنَى يَقَالُ لَهُ الصَّبَابُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ كَانَتْ لَهَا وَبِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوها عَنْ بَعِيرِها وَدَعَا الشَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَارَ فَقَرَعَ قَبِيضَ مِنْ أَفْوَءِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَءَهُمَا وَاطْلَقَ الْقَزَالِيَّ وَتَوَدَّى فِي النَّاسِ اسْتَوْأَوْا وَاسْتَقَوْا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ أَذْهَبُ فَأَقْرِعُهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَاءِهَا وَآيُمُ اللَّهُ نَتَنُ أَقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُحْيِلُ إِلَيْنَا أَنَّهُمَا أَشَدُّ مِلَّةً مِمَّنْ جِئْنَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ الشَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيْقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعْمًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوها عَلَى بَعِيرِها وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْها فَقَالَ لَهَا تَسْلِمِينَ مَا رَزَيْتُنَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي اسْتَقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدْ اخْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَتْ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقَيْتُنِي رَجُلًا قَدْ هَبَا فِي إِلِي هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَقَالُ لَهُ الصَّبَابُ ففَعَلَ كَذَا كَذَا أَفْوَءَ اللَّهِ

اسے اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے برتن میں پانی لے کر کھلی اور اپنے منہ کا پانی ان مشکیڑوں میں ڈال دیا۔ اس روایت سے اس بات کی مصلحت بھی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ نے کیوں مشکیڑوں کا منہ کھولنے کے بعد پھر اسے بند کیا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پانی میرکت پانی کے ساتھ آپ کے ٹھوکہ مبارک کے مل جانے سے پیدا ہوئی یہ آپ کا ایک معجزہ تھا۔

مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ خدا کی قسم وہ تو اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کی مراد آسمان، اور زمین سے تھی، یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد جب مسلمان اس قبیلہ کے قرب و جوار کے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عزت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔

ایک دن اس نے اپنی قوم کے افراد سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا اسد م کی طرف تیار کچھ میدان ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی، اور اسلام لے آئی۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ صبا کے معنی ہیں اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کا دین اختیار کر لینا اور ابو العالیہ نے کہا ہے کہ صبا الی کتاب کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لوگ نہ بڑے پڑھتے ہیں۔

۲۳۹۔ جب جنبی کو (غسل کی وجہ سے) مرض کا یا جان کا خوف ہو یا پیاس کا اندیشہ ہو پانی کے کم ہونے کی وجہ سے تو تیمم کر لے۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص کو ایک سورت میں غسل کی ضرورت ہوئی تو آپ نے تیمم کیا اور یہ آیت تلاوت کی ”اپنی جانوں کو ضائع نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے“ پھر اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا تو آپ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

۳۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا۔ کہا میں خبر دی محمد نے جو غدر کے عرف سے مشہور ہے۔ شعبہ کے واسطے سے وہ سلیمان سے وہ ابو وائل سے کہ ابو موسیٰ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اگر غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے تو کیا نماز نہ پڑھی جائے۔ عبد اللہ نے فرمایا ہاں اگر مجھے ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر اس میں بھی لوگوں کو اجازت دی جائے تو سو ہی محسوس کر کے بھی لوگ تیمم کر لیا کریں گے اور نماز پڑھ لیں گے۔ ابو موسیٰ نے فرمایا ”میں نے کہا کہ پھر عمرؓ کے سامنے حضرت عمارؓ کے قول کا کیا جواب ہوگا۔ انھوں نے جواب دیا کہ

اِنَّهُ لَا تَسْعُرُ النَّاسَ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ يَا ضَبْعَيْنِهَا الْوُسْطَىٰ وَالشَّبَابَةُ فَرَقَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ وَتَعْنِي السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ اَوَّاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يَعْبُدُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الْقَرْيَمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أَرَىٰ أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدْعُونَكَ عَمَدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَالْمَعُودَ مَا فَدَّ خَلَوْا فِي الْإِسْلَامِ۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَعُونَ الذُّبُورَ ۝

يَا ۲۳۹ إِذَا خَافَ الْجَنْبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوْ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيَدْعُوَنَّ عَنْهُ ابْنُ الْعَامِ أَجَنَّبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَكَلَّا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَدْ كَرَّ ذَٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْتَفَ ۝

۳۳۵ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ عِنْدَ رِزْقٍ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُو مُوسَى يَعْبُدُ اللَّهُ نِسِي مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يَصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَمَّ إِنَّ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أَصَلَّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبُرْدَ قَالَ هَكَذَا أَيْبَى تَيَمَّمَ وَصَلَّى قَالَ قُلْتُ كَأَيِّنْ قَوْلٍ عَمَّارٍ لِعَمَرَ قَالَ إِنْ لَمْ أَرِ عُمَرَ

مجھے تو نہیں معلوم ہے کہ عمار کی بات سے مطمئن ہو گئے تھے۔

۳۳۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے امش نے بیان کیا کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا انھوں نے کہا میں عبد اللہ بن مسعود (اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا ابو موسیٰ نے پوچھا کہ ابو عبد الرحمن آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کو غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ اسے نماز نہ پڑھنی چاہیے تا آنکہ اسے پانی مل جائے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا کہ عمار کی اس روایت کا کیا ہوگا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا کہ تمہیں صرف دعا اور منہ کا تیمم کافی تھا۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ تم عمر کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی اس بات پر مطمئن نہیں تھے پھر ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اچھا عمار کی بات کو چھوڑ دو۔ لیکن اس آیت کا کیا جواب دو گے (جس میں جنابت میں تیمم کرنے کی طرف واضح اشارہ موجود ہے)۔ عبد اللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم اس کی بھی لوگوں کو اجازت دے دیں تو لوگوں کا حال یہ ہو جائے گا کہ اگر کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوا تو وہ اسے چھوڑ دیا کرے گا اور تیمم کرے گا اور اٹل کہتے ہیں کہ میں نے شقیق سے کہا کہ گویا عبد اللہ نے اس وجہ سے یہ صورت ناپسندیدہ کی تھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں!

۲۲۰۔ تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے۔ ۵۰

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا میں ابو معاویہ نے خبر دی امش کے واسطے وہ شقیق سے انھوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابو موسیٰ نے عبد اللہ سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی ضرورت ہو اور وہ مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کر کے نماز نہیں پڑھے گا شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک اسے پانی نہ ملے۔ ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے۔ ”پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو“ عبد اللہ

قَبْعَ يَقُولُ عَمَّارٌ ۝  
۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْثِي حَفْصِ قَالَ ثَنَا اَبُو قَالَ ثَنَا الزَّعَمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَتَنَمَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُ يَقُولُ عَمَّارٌ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عَمَرَ لَمْ يَتَنَمَّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَمَا عَنَّا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الْأَيَّةِ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَوَرَّخَصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكَ إِذَا ابْرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَّعَاهُ وَيَتِيمَمَ فَقُلْتُ لَشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ لِهَذَا فَقَالَ فَعَسَى ۝

بَابُ التَّيَمُّمِ ضَرْبُهُ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الزَّعَمَشِيِّ عَنْ شَقِيقِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ الْمَاءَ شَهْرًا أَمْكَانَ يَتِيمَمُ وَيُصَلِّي قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتِيمَمُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْأَيَّةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً

لہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بھی حضرت عمارؓ کی بات میں تاہل کا اظہار اسی مصلحت کے پیش نظر کیا تھا۔ لیکن قرآن حدیث اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے طرز عمل میں اس رجحان کے لیے زبردست دلائل موجود ہیں کہ تیمم جنابت کے لیے بھی ہو سکتا ہے یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جنابت کے تیمم کو صرف وہی چیزیں توڑ سکتی ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰ اس عنوان کے تحت جو روایت ذکر کی گئی ہے اس میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا لیکن بعض دوسری روایتیں جن میں طریقہ مسح کا ذکر تفصیلاً ہے ان میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہے کہ آپ دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے تھے اس لیے اس روایت میں جب کہ طریقہ مسح کے ذکر کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا اس پر دوسری روایات کو ترجیح دی جائے۔

نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلدی یہ حال ہو جائے گا کہ پانی اگر ٹھنڈا محسوس ہوا تو مٹی سے تیمم کر لیں گے میں نے کہا گویا آپ لوگوں نے یہ صورت اس وجہ سے ناپسند کی ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابو موسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو عمار کا عمر بن خطاب کے سامنے یہ قول نہیں معلوم ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا سفر میں مجھے غسل کی ضرورت پیش آگئی لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لیے میں نے مٹی میں جانوروں کی طرح لوٹ پوٹ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے لیے صرف اس طرح کرنا کافی تھا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھانک کر بائیں ہاتھ سے دھونے کی پشت کا مسح کیا یا بائیں ہاتھ کا دھونے کا مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔ بعد اللہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ عمر کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے اور یعلیٰ نے امش کے واسطے سے شفیق سے روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ کی خدمت میں تھا اور ابو موسیٰ نے فرمایا تھا کہ آپ نے عمرؓ سے عمار کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو بھیجا پھر مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی، اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ لیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں صرف اتنا کافی تھا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

۲۳۱۔

## باب ۲۳۱

۳۳۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا ہمیں عوف نے ابو جبار کے واسطے سے خبر دی کہا ہم سے عمران بن حصین خزاعی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ الگ کھڑا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کسی چیز نے روک دیا ہے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر پاک مٹی سے تیمم ضروری تھا۔ تمھارے لیے یہی کافی ہے۔

بہت بہت

جلد اول

فَتَيَسَّمُّوْا صَعِيْدًا اٰتِيًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ رَخِصَ فِيْ هٰذَا لَهُمْ لَا وَشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَكْتُمِيْمُوْا الصَّوْعِيْدَ قُلْتُ وَرَأَيْتُمْ كَوْهْتُمْ هٰذَا اِلَٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُوْ مُوسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْتَنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ الْمَاءَ فَتَسَرَّعْتُ فِي الصَّوْعِيْدِ كَمَا تَسْرَعُ الدَّائِبَةُ مَدَّ كَرْمُ ذِيْلِكَ لِبَيْتِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْنِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكذَا وَضَرْبَ يَكْفِيَةٍ ضَرْبَةً عَلٰى الْاَرْضِ ثُمَّ تَقْضِيْهَا ثُمَّ تَمْسَحُ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ يَسْمًا لِهٖ اَوْ ظَهْرَ شِمَالِهٖ يَكْفِيْهِ ثُمَّ تَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اَلَمْ تَرَوْعَمَرُ كَمْ يَقْنَعُ يَقُوْلُ عَمَّارٌ رُوْا دِيْعِيْ عَنِ الْاَعْشَشِ عَنْ شَقِيْقِيْ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَارِثِيْ مُوسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِّعُمَرَ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي اَنَا وَارْتُ فَاَجْتَنَبْتُ فَتَنَعَّكْتُ بِالصَّوْعِيْدِ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْنِيْكَ هٰكذَا وَتَمْسَحُ وَجْهَهُ وَكَفِّيْهِ وَاحِدًا ۝

میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا تو آپ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخَزَاعِيُّ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰ رَجُلًا مُّعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَّا بَيْتِيْ جَنَابَةً وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْهِ بِالصَّوْعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْنِيْكَ



## کتاب الصلوٰۃ

## نماز کا بیان

باب ۲۳۲ کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْاَوَّلِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ  
بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيثٍ هَرَقْلُ يَأْمُرُنَا  
بِغَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعِفَاتِ

۲۳۲۔ شب معراج میں نماز کس طرح منسوخ ہوئی تھی؟  
ابن عباس نے فرمایا کہ ہم ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا تھا  
ہرقل کے سلسل میں (یعنی جب ہرقل بادشاہ روم نے ابرہہ  
اور دوسرے کفار قریش کو تجارت کی غرض سے روم  
گئے تھے، بلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو  
انہوں نے آپ کی خصوصیات کے ذکر میں کہا کہ وہ یعنی نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نماز، سچائی اور پاک دامنی کی ہمیں تقسیم دیتے ہیں۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَيْثَ عَنْ  
يُحْيَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فُوجِعَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِهَـ كَتَمْتُ  
فَنَزَلَ جَنبَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَخَرَجَ صَدْرِي شَمًّا

۳۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے یث نے انس کے  
واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ انس بن مالک سے انہوں  
نے فرمایا کہ ابو ذریہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر  
جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرے سینہ کو چاک کیا اور اسے

عہ کتاب الصلوٰۃ۔ ہر وہ عبادت جو خالق کی غفلت و کبر پائی اور اس کی خشیت کی وجہ سے مخلوق کرے اس کا نام "صلوٰۃ" ہے صلوٰۃ کے  
مفہوم کی اس وسعت کا خیال کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ تمام مخلوقات میں یہ صفت پائی جاتی ہے البتہ ہر مخلوق کا طریقہ صلوٰۃ جدا اور اپنی  
خلقت کے مناسب ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی  
تسبیح۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی  
طرح تمام مخلوقات خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لیے کہا گیا ہے کہ اللہ یسجد من فی السموات والارض  
اللہ کو سجدہ کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ صلوٰۃ کے مفہوم میں اتنی وسعت ہے کہ جناب باری عز و جل بھی اس کے ساتھ  
متصف ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج کی ایک حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ "اے محمدؐ، کہ  
تھارے رب صلوٰۃ میں مشغول ہیں۔" یہ بات غلط ہے کہ خالق کی صلوٰۃ اس کی شان کے مطابق ہوگی اور مخلوق جس صلوٰۃ کو ادا کرتی ہے وہ اپنی صورت  
حیثیت میں ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اسی طرح اہم سا بڑا بھی صلوٰۃ ادا کرتی تھیں لیکن ہماری شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت کا  
نام ہے۔ مخصوص اعمال و ارکان کے ساتھ اور اس کا ترجمہ اردو میں "نماز" سے کیا جاتا ہے۔ نماز میں صف بندی اسی امت کی خصوصیت ہے پہلی آیت میں  
بھی اگرچہ نماز باجماعت ادا کرتی تھیں لیکن ان کی جماعت میں صف بندی نہیں ہوتی تھی۔

لہٰذا اس سے امام بخاری رحمہ کا مقصد یہ ہے کہ نماز موجودہ تفصیلات کے ساتھ اگرچہ شب معراج میں فرض ہوئی لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان نماز  
پڑھا کرتے تھے کیونکہ ابوسفیان کی ملاقات ہرقل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گفتگو واقعہ معراج۔ سے پہلے ہوئی تھی۔ اور ابوسفیان نے  
اس ملاقات میں ہرقل کو یہ بھی بتایا کہ وہ میں نماز کا حکم دیتے ہیں۔

عَسَلَهُ بِمَا رَزَمَهُ ثُمَّ جَاءَ بِطُشْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُسَلَّى  
حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَمْرُهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ  
أَخَذَ بِيَدِي فَخَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ  
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لِحَازِنِ السَّمَاءِ اخْتُمْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا  
جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ لَعَمْرُ مَعِيَ مُحَمَّدٌ  
فَقَالَ وَأُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَيْنَا  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ  
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا انْظُرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَلَّكَ وَإِذَا  
نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى فَقَالَ مَرَحَبًا يَا نَبِيَّ  
الصَّالِحِ وَإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِحَبْرَتِي مَنْ  
هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ  
وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
وَالْأَسْوَدَةُ أَتَتْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا انْظُرَ عَنْ  
يَمِينِهِ فَضَلَّكَ وَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى  
خَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَازِنِهَا افْتَحْ  
فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَقَفَّ ثُمَّ  
قَالَ أَسَى فَكَرَأْتَهُ وَجَدْتِي السَّمَوَاتِ آدَمُ  
وَإِذْنَيْنِ وَمُوسَى وَعِيسَى وَابْنِ آدَمَ وَكَيْفَ سَأَلَ لَعَمْرُ

زرم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان  
سے لبریز تھا۔ اس کو میرے سینے میں ڈال دیا اور سینے کو بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ  
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھے آسمان کی طرف لے چلے۔ جب میں آسمان دینا  
پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دار و در سے کہا کہ کھولو انھوں نے  
پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ جواب دیا کہ جبریل پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ  
کوئی اور بھی ہے۔ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔۔۔  
.... انھوں نے پوچھا کہ کیا ان کے پاس آپ کو بھیجا گیا تھا۔ کہا جی ہاں۔ پھر جب  
انھوں نے دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک شخص  
کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی دائیں طرف کچھ کالبد تھے اور کچھ کالبد بائیں  
طرف تھے۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں  
طرف نظر کرتے تو روتے۔ انھوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید صالح  
نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ  
آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو کالبد ہیں یہ نبی آدم کی رومی ہیں جو کالبد  
دائیں طرف ہیں وہ جنتی رومی ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ دوزخی رومی ہیں  
اس لیے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف  
دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے  
اور اس کے دار و در سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے دار و در نے بھی پہلے دار و در  
کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیان فرمایا کہ آپ نے آسمان پر آدم۔ ادریس۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور ابراہیم

لے لیں۔ اگر کوئی آسمان کی طرف جائے تو سب سے پہلے آسمان کا جو طبقہ پڑے گا اسے آسمان دینا کہتے ہیں۔ احادیث سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے  
آسمان کے سات طبقے ہیں۔ یہ علاقے انسانی و مری سے باہر ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی تعین موجود نہیں کہ یہ آسمان جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود  
ہے جو ہم ہیں یا عرض۔ اس پر ہیئت دان اور فلکیات کے ماہرین نے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے تحقیقات کی ہیں۔ موجودہ دور کے  
ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ آسمان ایک فضا لطیف کا نام ہے جس کی کوئی حد و انتہا نہیں اور مختلف سیارے چاند و سورج وغیرہ اس میں خود بخود  
تیرتے پھرتے ہیں۔ اپنے اس نظریہ کے لیے ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے اپنی فکر و دانائی کے مطابق پہلے انھوں نے چند مقامات بنائے  
پھر ان مقامات کی روشنی میں ایک ایسی چیز کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا جسے انھوں نے تخرید کیا ہے اور نہ اس کے کسی دیکھنے والے نے انھیں اس  
کے متعلق کوئی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے نظریات مختلف ادوار میں برابر بدلتے رہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کثریری  
رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی رائے کی ایک تک تعریب کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اس نظریہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی  
ہم اس سے متعلق اسلامی تصریحات کی وضاحت اس طرح کریں گے کہ یہی غیر متناہی اور لامحدود فضا لطیف مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور ہر طبقہ کا  
نام آسمان ہے۔ اس طرح اسلامی تصریحات کے مطابق سات آسمانوں کی تقسیم باسانی ہو جاتی ہے۔

علیہم السلام کو موجود پایا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے ملازج نہیں کیا کیے۔ البتہ یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور ابراہیم کو چھپے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ اور میں ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ پھر میں یسعی (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انھوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ یسعی ہیں۔ پھر میں ابراہیم (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس ابوجہ الانصاری کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے جبریل نے چلے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے (دیکھتے ہوئے فرشتوں کے) قلم کی آواز سنی۔ ابن حزم نے (اپنے شیخ) سے حدیث بیان کی اور انس بن مالک نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس نازیں فرض کیں۔ میں انھیں لے کر واپس لوٹا موسیٰ (علیہ السلام) تک جب پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نازیں فرض کیں۔ انھوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نازوں کا تحمل نہیں کر سکتی میں واپس بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا اللہ کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جب پہنچا تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کا بھی تحمل نہیں کر سکتی۔ پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) میرے یہاں

عَبْرَانَهُ ذَكَرَانَهُ وَحَدَّ اَدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَابْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنْتَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِي الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا اِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِي الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِي الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِابْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَابْنِ ابْنِ ابْنِ شِهَابٍ فَخَبَّرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَا جَهْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرَتْ لِمُسْتَوْدِعِي اَسْمَعُ فَيَسُوهُ هَوْنًا اَلْاَقْلَامُ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَآتَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ هَزْرَجَةً عَلَى اُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا مَرَعَنِي اَللَّهُ نَكَ عَلَى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَمَعَنِي خَمْسِيْنَ صَلَوةً قَالَ فَاَرْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَطِيْقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَرْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَطِيْقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسِيْنَ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ اَقُولُ لَكَ فَرَجَعْتُ اِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ اَسْعِيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ اَنْطَلَقْتُ فِي حَقِّي اَنْتَهَى فِي

إِلَى السُّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهُمَا  
أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ  
أَدْخَلْتُ الْعَبْتَةَ فَإِذَا فِيهَا  
حَبٌّ يَلُ اللُّؤْلُؤُ وَإِذَا شَرَابُهَا  
الْبُسْتُ

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ  
حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَ  
السَّفَرِ فَأَقْرَبَ صَلَاةَ السَّفَرِ وَزَيْدِي  
صَلَاةَ الْحَضَرِ

۲۴۳ باب وجوب الصلوة في الثياب و  
قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ  
مَسْجِدٍ وَنَاصِيَةٍ مِّنْ مَّلَافَتِكُمْ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ  
يُذَكِّرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزِدُّهُ وَتُؤَيِّدُهُ وَ

بات نہیں بدلی جاتی تاہم پھل کے یہاں آیا تو انھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس  
جائے لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب کے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ  
مک لے گئے۔ اس پر ایسے مختلف رنگ میٹھے تھے جن کے مشق مجھے معلوم نہیں  
ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں  
موتی کے رتھے اور اس کی مٹی مشک کی طرح تھی۔

۳۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا میں خبر دی، مالک نے  
صالح بن کیسان کے حوالہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المؤمنین عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دو رکعتیں نماز کی  
فرض کی تھیں۔ مسافت میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی پھر سفر کی فاذل  
تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئیں۔ البتہ اقامت کی نمازوں میں زیادتی  
کر دی گئی۔

۲۴۳۔ نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے۔ خداوند  
تعالیٰ کا قول ہے اور تم کپڑے پہنا کر دھرناز کے وقت ادھر  
ایک ہی کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھے سلمۃ بن اکوع سے منقول  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑے کو ناک  
واگرچہ کانٹے سے مانگنا پڑے اس کی سند کو قبول کرنے

۱۔ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر صرف پانچ باقی رہ گئیں۔ یہ پہلے ہی سے خدا کی مرضی تھی یہ نسخ نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا منشاء یہ تھا کہ نمازیں صرف پانچ  
ہی اس امت پر فرض ہوں۔ البتہ یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا گیا تاکہ مقصد زیادہ دلنشین ہو جائے کیونکہ نمازیں پانچ رکعتیں تھیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ہوتا  
تھا۔ بات کو دلنشین کرنے کے لیے اہادیث میں بھی یہ انداز بکثرت اختیار کیا گیا ہے۔ اس روایت میں اس کی کوئی تعین نہیں کہ نمازیں ہر مرتبہ کتنی کم  
کی جاتی تھیں صرف شطر کا لفظ ہے۔ بعض روایتوں میں دس کی کمی کی تصریح ہے۔ یہ دراصل حدیث بیان کرنے والوں کی طرف سے اجمال ہے۔  
صحیح یہ ہے کہ کسی پانچ نمازوں کی کمی تھی چنانچہ جب آخری مرتبہ صرف پانچ باقی رہ گئیں تو آپ کو جاتے ہوئے شرم آئی کیونکہ اس کا مطالب  
تو یہ تھا کہ اب سرے سے نمازیں صاف کرائی جاسکتی۔ پھر خداوند کریم کے قول لا یبذل القول لسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا کی  
مرضی یہی ہے کہ پانچ باقی رہیں۔

۲۔ آیت میں صلوٰۃ کی تعبیر مسجد سے کی گئی کیونکہ نماز ادا کرنے کے لیے واقعی اور حقیقی موقع محل مسجد ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے  
کہ ایک عورت غاندکبہ کا نگلی طواف کر رہی تھی۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی مشرکین نے طواف کو کاید ثواب سمجھتے تھے۔ مشہور مفسر قرآن حضرت مجاہد نے امت کا  
اس بات پر اتفاق تسلیم کیا ہے کہ خدا و ازینتک سے مراد ستر عورت ہے۔ زینت کے لفظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ نماز کے وقت لباس  
پوشاک کا دوبارہ کے اوقات کی نسبت زیادہ بہتر ہونی چاہیے۔ اہادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے اور فقہانے بھی اس کی تاکید کی ہے وجہ یہ ہے کہ  
نماز کے وقت آدمی خداوند رب العزت کی بارگاہ میں اپنی کچھ عرض دنیا زینت پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اس وقت اپنے ظاہر و باطن میں نام اوقات  
کے اعتبار سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی نہیں پیدا کرے گا تو اب اس کے لیے دوسرا اور کون وقت ہو سکتا ہے۔

میں قائل ہے۔ اور وہ شخص جو اسی کپڑے سے نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے جماع کی تھی۔ جب تک کہ اس نے اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ کوئی تنگامیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۳۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا محمد سے وہ ام عطیہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن عائشہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہرے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ عائشہ عورتوں کو عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس پردہ کرنے کے لیے چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے۔

۲۴۲۔ نمازیں کا اندھے پر تہبند باندھنا۔ اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ نمازی اپنے کاندھوں پر تہبند باندھے ہوئے تھے۔

۳۴۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا۔ کہا محمد سے واقد بن محمد نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے حوالہ سے انھوں نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تہبند باندھ کر نماز پڑھی۔ انھوں نے اسے سر تک باندھ رکھا تھا اور آپ کے کپڑے کھوئی پر لٹکے ہوئے تھے۔ دیکھتے دالے نے کہا کہ آپ ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھ جیسا کوئی احق مجھے دیکھے۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ کپڑے بھی کس کے پاس تھے؟

۳۴۳۔ ہم سے ابو مصعب مطرف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرحمن بن ابی موئی نے بیان کیا محمد بن منکدر کے حوالہ سے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

۲۴۵۔ صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا۔ ہماری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ طعن متوشع کہتے ہیں اور متوشع وہ شخص ہے جو اپنی چادر کے ایک حصے کو دوسرے کاندھے پر

فِي سِتْرِهِ نَظَرُوا مَن صَلَّى فِي التَّوْبِ الْكُوفِيِّ  
يُجْمَعُ فِيهِ مَا تَمِيرُ فِيهِ أَدَى وَأَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ فِي  
السُّبُطِ عُنَيَانٌ ۝

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا نَحْنُ خُرُوجَ الْخَيْصِ يَوْمَ الْفَيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْحُدُورِ فَيُسْهَدَنَ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتُهُمْ وَتَقُولُ الْخَيْصُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا كَيْسٌ كَمَا جَلَبَابٌ قَالَ يَسْلُسُهَا مَا جَابَهَا مِنْ جَلَبَابِهَا ۝

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا إِزَارٌ عَلَى التَّقَاتِي الصَّلَاةِ  
وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاتِقِي أَنْزِلَهُمْ  
عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ۝

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَامِرُ بْنُ مُعْتَمِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِقْدَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ مَدَّ مِنْ قَبْلِ قَفَاةٍ وَمِثْلَيْهِ مَوْصُومَةٌ عَلَى الشَّجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تَعْلِقُ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِئَلَّا يَأْخُضَ مِثْلُكَ وَآيُنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى مَهْدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مَطْرُوفُ بْنُ مَرْثُودٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ أَبِي الْوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يَلْبَسُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ ۝

۲۴۵۔ الصَّلَاةُ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ  
فَحَدَّثَنَا فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ  
أَلَلَّحَتْهُ التَّوْبَةُ وَهُوَ الْخَاتَمُ بَيْنَ تَوْبَتِهِ

اور دوسرے حصے کو پہلے کا ندھے پر ڈالے اور وہ دونوں کا ندھوں کو چاروں طرف سے لٹکائیں۔ ام ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ لی اور اس کے دونوں کناروں کو اس سے مخالف طرف کے کا ندھے پر ڈالا۔

۳۴۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا بہت ہشام بن عزدہ نے بیان کیا اپنے والد کے حوالے سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف طرف کے کا ندھے پر ڈال لیا تھا۔

۳۴۵۔ ہم سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کپڑے کے دونوں کناروں کو آپ نے دونوں کا ندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

۳۴۶۔ ہم سے عبید بن مسعیب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد کے عمر بن ابی سلمہ نے الحداد بنی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کا ندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۷۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نصر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں اطلاع دی کہ انھوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے یہ سنا۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ کیے ہوئے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت کو سلام کیا، آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں، میں نے بتایا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی پھر جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور اٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی رکعت

عَلَى عَاتِقَيْهِ وَهُوَ آوَشْتَمَلُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ  
وَقَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ لَعَنَتُ الْيَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَوَبُّ لَهُ وَخَالَفَتْ بَيْنَ كَرَفَيْهِ  
عَلَى عَاتِقَيْهِ +

بنت بنت جند

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَمَّا  
هَاشِمُ بْنُ عَزْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ  
وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَتْ بَيْنَ كَرَفَيْهِ +

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى قَالَ تَنَاوَلْنَا هَاشِمًا قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةَ قَدْ أَلْفَى طَوَيْتَهُ  
عَلَى عَاتِقَيْهِ +

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا  
أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي  
سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا  
بِهِ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةَ وَاصْطَا طَوَيْتَهُ عَلَى  
عَاتِقَيْهِ +

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّخَعِ مَوْلَى عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا نَخَعٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءَ بَنَتْ أَبِي  
طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءَ وَبَنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يُغْتَسِلُ  
وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْرُوهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ  
أَنَا أُمُّ هَانِيءَ بَنَتْ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أُمَّ هَانِيءَ  
فَدَاخَرُ مِنْ فَسَلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّانَ رَكَعَاتٍ  
مُسَوِّفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ

میں پٹ کر، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کے بیٹے علی بن ابی طالب کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرر قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے یہ بہیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ نماز چاشت تھی۔

۳۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا میں مالک نے ابن شہاب کے حوالہ سے خبر دی، وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہ سے اسے کہی پرچنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس وہ کپڑے ہیں بھی؟

۳۴۹۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو گاندھوں پر کر لینا چاہیے۔

۳۴۹۔ ہم سے ابو عامر نے مالک کے حوالہ سے بیان کیا وہ ابو الزناد سے وہ عبد الرحمن ازرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہیے کہ اس کے گاندھوں پر کچھ نہ ہو۔

۳۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبان نے بیان کیا یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے وہ مکرمہ سے کہا میں نے سنا یا میں نے پوچھا تھا تو مکرمہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے تحت گاندھے پر ڈال لینا چاہیے۔

۳۵۱۔ جب کپڑا ایٹنگ ہو۔

۳۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے فہم بن سلیمان نے بیان کیا، سعید بن حارث کے حوالہ سے کہا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں گیا، ایک رات کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر

ہو، میں صلا کے بعد کہ یہ نماز چاشت کی نہیں تھی مگر حج کے شکر کے لیے آپ نے پڑھی تھی۔ ابو داؤد کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ان آٹھ رکعت میں آپ نے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا۔ چاشت کی نماز کی ترغیب احادیث میں بہت زیادہ کی گئی ہے لیکن خود اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا پڑھنا بہت کم منقول ہے۔ اس کی حکمت و مصلحت تھی جس کا ذکر طحاوی کا باعث ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أَبِي أَنَّةَ قَاتِلَ رَجُلًا قَدْ أَجَزَتْهُ فَلَزَنَ بَيْنَ هَبْيَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَزْنَا مَنْ أَجَزَتْ يَا أَمْرَ هَارِي وَ قَالَتْ أَمْرَ هَارِي وَ ذَاكَ مَعِي

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةً

باب إِذَا أَصْلَى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ كُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ وَ

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثنا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مَكْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَائِلَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَجْعَلْ بَيْنَ عَاتِقَيْهِ

باب إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاحِدًا

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثنا مُكَلِّمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

ہوا میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اس وقت میرے بدن پر صرف ایک کپڑا تھا۔ اس لیے میں نے اسے پھیٹ لیا اور آپ کے پہنوس ہو کر نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا جاوے اس وقت کیسے آئے ہمیں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا، میں نے عرض کی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہوا کہ تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کہ واور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔

۳۵۲۔ ہم سے صدقہ بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سفیان نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ہریرہ نے بیان کیا سہل کے واسطے سے انھوں نے کہا کہ بہت سے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اٹھی گزروں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو حکم تھا کہ اپنے سروں کو رجم سے اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

۳۴۸۔ شامی مجتہدین کہ نماز پڑھنا کہ حسن و حسنہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن کپڑوں کو بکری بستے ہیں ان کے استعمال کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ معمر نے فرمایا کہ میں نے زہری کو میں نے ان کپڑوں کو پہنے دیکھا جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے تلبہ اور علی بن ابراہیم نے نے بغیر دھوئے کپڑے کہ میں کہنا زہری۔

۳۵۳۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو ہریرہ نے عرض کے واسطے سے بیان کیا وہ سلم سے وہ مروی سے وہ منیر بن شعبہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ حضرت جابر کہو کہ مسئلہ معلوم نہیں تھا اس لیے انھوں نے کپڑے کے کناروں کو اپنی طوڑی سے دبایا تھا۔ اس طرح تنگی پیدا ہو جاتی ہے چاہیے یہ تھا کہ کپڑے کو باندھ لیجئے۔ کیونکہ جابر کا کپڑا کشادہ نہیں تھا۔ بلکہ تنگ تھا۔

۳۵۴۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ ایسے کپڑے جنہیں عربی طریقے سے کاٹا اور سلائے گیا ہو انھیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شامی جبرہ پہن کر نماز پڑھی تھی جیسا کہ اس عند ان کے تحت دی گئی حدیث میں اس کا ذکر ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے طرح کر سکتے تھے۔ امام صاحب یہاں کپڑے کی پانچ یا ناک کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے۔ حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

۳۵۵۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اکثر ائمہ فقیہ کی طرح یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہوتا ہے مصنف عبد الرزاق میں امام زہری رحمہ کا یہی مسلک لکھا ہے اور مجمع بخاری کے بعض ابواب میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے اس لیے حضرت معمر کے اس بیان پر سہی کہا جاسکتا ہے کہ ان کپڑوں کو آپ پہنے پوری طرح پاک کر لیا کرتے۔ پھر اسے استعمال میں لاتے تھے۔

أَسْفَارَهُ فَنَحْتُ كَيْلَةً لِّبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يَمُوتُ وَعَلَى كُتُبٍ وَاحِدَةٍ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ قَالَ مَا الْمَرْءُ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هَذَا إِلَّا شَيْءٌ أَلَذُّ لِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ كُتُبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَمِصْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاسْتِزِرِّ بِهِ +

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ كُنَّا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ كَانَ رَجُلًا يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِبِي أَرْوَاهُمْ عَلَى أَهْنًا قَهْمُ كَهْمَةِ الْقَبِيلَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَوْ تَرَفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ لَمَّا نَسَوْنَ الْوَجْهَ الْوَجْهَ الْجَلُوسُ +

۳۴۸۔ الصَّلَاةُ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ وَقَالَ أَحْمَسُ فِي الثِّيَابِ يَنْسَبُهَا الْمُجُوسُ لَمَّا سَدَّ بِهَا بَاسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبِسُ مِنْ ثِيَابِ الْأَيْمَنِ مَا صَبَغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فِي كُتُبٍ غَنِيٍّ مَقْصُورٍ +

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ كُنَّا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ



مغیرہ! برتن اٹھا لو، میں نے اٹھالیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ نے تھکے حاجت کی اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لیے آستین اوپر چڑھائی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی۔ اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپ نے تار کے وضو کی طرح وضو کی اور اپنے خنجر پر مسح کیا۔ پھر ناز پڑھی۔

۲۴۹۔ ناز اور اس کے علاوہ اوقات میں نیچے ہونے کی کراہت۔

۳۵۴۔ ہم سے مطرب بن فضل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زکریا بن ابی نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمر بن دینار نے بیان کیا۔ کہا میں جابر بن عبد اللہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہوت سے پہلے اکبر کی تعمیر کے لیے قریش کے ساتھ تھروٹھوڑے تھے۔ آپ اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے، کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے تھمر کے نیچے اپنے کاغذ پر رکھ لیتے۔ حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاغذ پر رکھ لیا لیکن فوراً ہی غصی کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو کبھی نگاہ نہیں دیکھا گیا۔

۲۵۰۔ قمیص۔ پاجامہ۔ جامگیا اور قبہ پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حاد بن زید نے بیان کیا، ایوب کے واسطے وہ محمد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک پیرا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں بھی؟ پھر حضرت عمر سے ایک شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے تم بھی وسعت کے ساتھ

بِأَمْرِ خَيْرَةٍ حَذَّ الْأَدْوَاةَ فَآخَذَ ثَمَامًا فَاطْلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِّي تَوَارَى عَنِّي فَقَعْنِي حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ شَامِيَةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كَتِفَيْهَا فَضَاقَتْ فَآخَرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَّتْ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَصَوَّغَ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى ۝

باب ۲۴۹ كَرَاهِيَةُ النُّعُوتِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا ۝

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مَطْرِبُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْتَقِلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِيَكْتَبَ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا بَنِي أَخِي أَوْ خَلَّتْ إِذَا رَأَى جَعَلْتَ عَلَى مَنِيكَ يَدٌ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهَ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنِيكَيْهِ فَسَقَطَ مَعْشِيًا عَلَيْهِ فَمَارَى بِعَدَا ذَلِكَ عُرْيَانًا ۝

باب ۲۵۰ الصَّلَاةُ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالنَّشَابِ وَالْعَبَاءِ ۝

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَادُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْ مَلَكَمُ يَعِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسَعُوا أَجْمَعُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي ثَوْبٍ

۱۔ یہ بھٹ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اور احتیاط و ادب کا تقاضا یہ ہے کہ کم سے کم عمر کی تعیین کی جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ نہوت سے پہلے کا ہے لیکن خدا نے اس وقت بھی آپ کی حفاظت کی۔ روایتوں میں ہے کہ جب تہبند باندھا گیا تو آپ ہوش میں آ گئے تھے۔ فقہانے لکھا ہے کہ انسان پر سب سے پہلے فریضہ ایمان کا ہے پھر اپنی شرمگاہ چھپانے کا۔ عام حالات میں یہ فرض ہے اور نماز کی صحت کے لیے شرط۔

رجو۔ آدم کو پانچھ کہ نماز کے وقت اپنے پر سے کپڑے پہنے۔ آدمی کو تہبند اور چادر میں تہبند اور قمیص میں تہبند اور قبائیں پاجامہ اور چادر میں پاجامہ اور قمیص میں پاجامہ اور قبائیں۔ جاگیکہ اور قبائیں، جاگیکہ اور قمیص میں نماز پڑھنی چاہیے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہی فرمایا کہ جاگیکہ اور چادر میں نماز پڑھے۔

۳۵۶۔ ہم سے ناصح بن علی نے بیان کیا کہ باہم سے ابن ذئب نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ سالم سے وہ ابن عمر سے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ محرم کو کیا پہننا چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ پاجامہ نہ بنس (ایک مٹی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی) اور نہ ایسا پیراجا جس میں زعفران لگا ہوا ہو اور نہ درس لگا ہوا کپڑا اور اگر کسی کو چپن نہ میسر آئیں تو اسے خفین ہی پہن لینے چاہئیں۔ البتہ انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے تک کو نینا چاہیے۔ نافع ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۵۱۔ شرمگاہ جو چھپائی جائے گی۔

۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ باہم سے لیث نے ابی ہاشم سے بیان کیا۔ وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ سے وہ ابو سعید خدری سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صمد کی طرح سپردا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں اعتبار کرے، اور شرمگاہ پر ملیدہ سے کوئی کپڑا نہ ہو۔

۳۵۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہ باہم سے سفیان نے ابی الزناد سے بیان کیا۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

وَرَدَّ آيَةً فِي إِذَا رَدَّ قَمِيصٍ فِي إِذَا رَدَّ قَبَائِرَ فِي سَرَاوِيلَ وَرَدَّ آيَةً فِي سَرَاوِيلَ وَ قَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَ قَبَائِرَ فِي ثُبَاتٍ وَ قَبَائِرَ فِي ثُبَاتٍ وَ قَمِيصٍ قَالَ وَ فِي أَحْسَبُ قَالَ فِي ثُبَاتٍ وَ رَدَّ آيَةً

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَنْسَ وَلَا قُبَّاتًا مَشْدُودَةً وَلَا وَرْسَ قَمِيصٍ كَمَا يُجِدُ تَعْلِينَ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَتَقَلَّ مِنَ الْكُعْبِيِّ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

بَابُ مَا يُسْتَرَمُّ مِنَ الْعَوْرَةِ :

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُبَيِّنٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِسْتِمَالِ الصَّمَدُ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ :

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

لے لفت میں صمد اس طرح کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے کو کہتے ہیں کہ کسی طرف سے کھلا ہوا نہ ہو اور اندر سے ہاتھ نکالنا بھی مشکل ہو لیکن فقہار نے اس کی یہ صورت کہی ہے کہ کوئی کپڑا لپڑے بدن پر لپیٹ لیا جائے پھر اس کے ایک کنارے کو اٹھا کر اپنے کاغذ پر اس طرح رکھ لیا جائے کہ شرمگاہ کھل جائے۔ فقہار کی یہ تفسیر حدیث میں بیان کردہ صمد کے مطابق ہے۔ اہل لفت نے صمد کی جو صورت کہی ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فقہار کی کہی ہوئی صمدت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

۲۵۱۔ اعتبار یہ ہے کہ اگر دوں میٹھ کر پیڑ لیوں اور پیٹھ کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ لیا جائے اس کے بعد کوئی کپڑا اوڑھ لیا جائے عرب انہی مجالس میں اس طرح بھی بیٹھا کرتے تھے چونکہ اس صمدت میں ستر عورت بدوی طرح نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔

ماس سے اور نہاد سے اور اس سے بھی منہ فرمایا کہ کپڑا عمامہ کی طرح پھیٹا جائے اور اس سے بھی آدمی ایک کپڑے میں اعتبار کرے۔

۳۵۹۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا مجھے میرے بھائی ابن شہاب نے خبر دی اپنے چچا کے واسطے سے انھوں نے کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اس حج کے موقع پر جس کے امیر ابن عمرو بن عبدالمطلب کی طرف سے حضرت ابو بکر بنہائے گئے تھے) مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یوم نحر میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تھا کہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ حمید بن عبد الرحمن نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۃ براءت کا اعلان کر دیں۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمارے ساتھ اس کا اعلان کیا نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں کے سامنے کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہج کر سکتا ہے اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکتا ہے۔

بَيِّتُنِي مِنَ التَّيَّاسِ وَالتَّبَادُؤِ أَنْ يَفْتَمِلَ الْقَتَامُ وَأَنْ يَأْخُذَنِي الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ۚ

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اُرْحَى ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ فِي ذَلِكَ الْحَجَّةِ فِي مَوْذِنٍ يُؤَمِّرُ النَّحْرَ مُؤَدِّنَ بَيْتِي اَنْ لَا يَخْرُجَ بَعْدَ النِّعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانًا قَالَ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ ارْتَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ اَنْ يُؤَدِّنَ بِبَرَاءَةِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَمِّي فِي اَهْلِ مَنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَخْرُجُ بَعْدَ النِّعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا ۚ

بیت منیٰ

باب ۲۵۱ الصَّلَاةُ بِغَيْرِ رَدَائٍ ۚ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يُصَلِّيُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مَسْنُوعًا بِمِمْ وَرَدَّ إِلَيَّ مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْقَرَفَ قُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ نَصَرْتَنِي وَرَدَّ إِلَيَّ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحْبَبْتُ اَنْ يَرَانِي الْجَهْلُ مُشْدِكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ كَذَلِكَ ۚ

باب ۲۵۲ مَا يَذْكُرُ فِي الْفَجْرِ قَالَ

اَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَكَثْرُ ذِي عَيْنِ ابْنِ عَمِيٍّ وَجَرُّ هَدْيٍ

بغیر چادر اور سے نماز پڑھنا

۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی الموالی نے بیان کیا۔ محمد بن مثنیٰ کے واسطے سے کہا میں جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ایک کپڑے کو اپنے بدن پر پیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کی چاند دیں رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی یا ابا عبد اللہ آپ کی چادر رکھی ہوئی ہے اور آپ اسے اوڑھے بغیر نماز پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہاں میں نے چاہا کہ تم جیسے جاہل مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۲۵۳۔ دان سے تعلق روایتیں۔ ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا۔

روایت ہے کہ ابن عباس، جبرہ اور محمد بن جحش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے وہی سچ و فروخت کا ایک یہ طریقہ تھا کہ خریدنے والا شخص اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خوب چھنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینکتا۔ ان دونوں صورتوں میں متین قیمت پر خرید و فروخت ہوتی تھی پہلے طریقہ کو ماس اور دوسرے کو نازد کہتے تھے یہ دونوں صورتیں اسلام میں منوع ہیں بیچ و فروخت کے سلسلے میں اسلام کا یہ اصول ہے کہ اس کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں بیچنے یا خریدنے والا ناذانیت کی وجہ سے دھوکا نہ کھا جائے۔

وَمُعْتَمِدًا بِنِجَاحِي عَنِ الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْفَيْضُ عَوْدَةً وَقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ الْبَيْتَ عَلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِيذٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَسْنَدًا وَحَدَّثَنَا جَوْهَرٌ  
أَخُو مُحَمَّدٍ كُنْزِيٍّ مِنْ رِجَالِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو مُوسَى

سے نقل کرتے تھے کہ ران شرمگاہ ہے۔ انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری)  
کہتا ہے کہ انسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے  
اور جرہ کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے۔ اس طرح ہم رامت  
کے اختلاف سے بچ جاتے ہیں۔ اور ابو موسیٰ نے فرمایا کہ عثمانؓ

عہ امام مالک رحمہ کے نزدیک شرمگاہ خاص صرف عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے یعنی صرف اسی حصہ کا چھپانا فرض ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اور دیگر  
ائمہ کرام رحمہ کہتے ہیں کہ ران سے لے کر گھٹنے تک چھپانا ضروری ہے اور یہ پورا حصہ عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے احادیث میں دونوں کے لیے دلائل  
موجود ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ امام داؤد ظاہری سے لے کر امام ابوحنیفہ تک کسی کے یہاں کوئی ایسا مشاہیر موجود نہیں جس کی دلیل قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو کیونکہ  
ان ائمہ حق کا ماخذ یہی تھا۔ شارع نے خداست کے لیے توسیع پیدا کرنا چاہا تھا بچاؤ قرآن و حدیث میں اس کے لیے مواد فراہم کیا۔ اس قسم کے اختلافات میں  
بنیادی بات یہ ہے کہ شارع کا منشاء جب کسی کام میں تخفیف کا ہوتا ہے تو اس سے متعلق متعارض اور متضاد دلائل احادیث میں رکھ دیے جاتے ہیں صاحب ہدایہ  
نے نجاست کی دوئم غلطی اور تخفیف کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں تخفیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دلائل اس سلسلہ میں متعارض ہوں۔ عام  
انسانوں کے لیے شریعت اس طرح ہے تو توسیع پیدا کرنا چاہتی ہے کہ اس کے بیان کئے ہوئے تمام ہی اعمال فرض اور ضروری نہیں ہیں بلکہ بعض چیزیں اس سے کمزور  
میں صرف ناپسندیدہ یا ناگوار ہیں یعنی اس کے ترک پر مواخذہ تو ضرور ہوگا لیکن اتنا شدید نہیں جتنا ایک فرض کے ترک پر ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت  
کے حکم کے مطابق ہم جتنی بھی کام کرتے ہیں ان میں خود شریعت کی منشاء کو معلوم کر کے فقہانے مختلف مراتب قائم کئے ہیں بعض واجب بعض فرض اور بعض  
سنت و مستحب وغیرہ۔ شارع کا منصب چونکہ تذکیر ہے اس لیے ایک واعظ و ناظم کی حیثیت سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آمادہ عمل کرنے کی کوشش  
کی گئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آل محذور صلی اللہ علیہ وسلم کو تذکرہ کیا گیا ہے۔ چونکہ شریعت کی تعلیم سے بنیادی مقصد عمل ہے اس لیے اگر شارع نے  
خود احکام شریعت کے مراتب کی تشریح و توضیح کی ہوتی اور اس میں قانونی مویشگافیوں سے کام لیا ہوتا تو احکام کی عملی حیثیت سے اہمیت کم ہو جاتی۔  
اور عمل کے لیے اس طرح کوئی زبرد پیدا نہیں ہو سکتا تھا پس شارع نے خطاب کا وہ طریقہ اختیار کیا جس سے لوگوں کو آمادہ عمل کیا جاسکے۔ خود  
اس کے مراتب کی شرح و وضاحت پر زور نہیں دیا۔ البتہ اپنے عمل و قول سے اس کی طرف اشارہ ضرور کر دیا۔ اب یہ کام مجتہد کا ہے کہ قانونی  
مویشگافیوں کے ذریعہ اس کے واقعی مراتب کی وضاحت کرے اور شریعت کے منشاء کو اپنی اجتہادی صلاحیتوں کے ذریعہ معلوم کرے اور یہیں  
سے ائمہ فقہ کے اختلافات کی اصل وجہ سمجھیں آسکتی ہے۔ پس فقہی مسائل کے اختلافات شریعت میں تضاد کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ فقہاء کی رائے  
اور ان کی فکر کے اختلاف کے نتیجے میں یہ اختلافات پیدا ہوئے ہیں اس کے باوجود یہ سچائے خود شریعت کی منشاء کے عین مطابق ہیں اور شارع خود  
ان اختلافات سے راضی ہے۔ اس کے دلائل احادیث و آثار میں موجود ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے متعلق متعدد باتوں میں سے  
کسی ایک کو بھی اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ فقہاء کے اختلافات کی بنیاد یہی ہے اور ان کا یہ اختلاف کسی عمل کی حیثیت کا اہمیت کو بتانے کے سلسلے  
میں انہی کی فکر و نظر کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بدن کے کچھ حصوں کو چھپانا فرض و ضروری ہے خود اس کے لیے احادیث مختلف ہیں اور امام ابوحنیفہ اور  
امام مالک رحمہما اللہ دونوں کے مسابک کی تائید کرتی ہیں یہاں پر بھی قابل غور بات یہ ہے کہ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا سب کے نزدیک ضروری اور فرض ہے وہ شرمگاہ  
خاص ہے اور اس کے متعلق کسی مقرر پر بھی اس حکم کے خلاف اشارہ تک نہیں ملتا لیکن ران جس میں اختلاف ہو گیا اس کے لیے مختلف اور متعارض احادیث موجود ہیں امام مالک  
نے اس حکم کا کہ ران کا چھپانا فرض نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا کہ فرض ہے لیکن چونکہ احادیث اس سلسلے میں متعارض ہیں اس لیے اس کی فرضیت اس درجہ کی نہیں  
ہوگی جیسا کہ شرمگاہ خاص کے چھپانے کی ہے غالباً امام بخاری نے امام مالک کے مسلک کو اختیار کیا ہے اور اسی قاضی کی وجہ سے ہمارے مسلک کو اصول کہا ہے۔

قَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ  
دَخَلَ عُمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ  
عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ  
مَلَأَ قَيْدِي فَفَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ  
أَنْ تَرْمَنِي فَيَخَذَنِي ۝

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
أَنَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيْيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَّ أَخْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَوَةً  
الْعَدَاةِ يَغْلِسُ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ  
أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيتُ أَبِي طَلْحَةَ فَاجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِقَانٍ خَيْرٍ وَأَنْ رَكِبَ حَتَّى  
لَتَسَسُ فَيَخَذَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ  
الْأُذَارَ عَنْ فَيْحِهِ حَتَّى أَتَى أَنْظَرُ إِلَى بَيَاضِ فَيْحِ نَبِيِّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْعَزِيزِيَّةَ قَالَ اللَّهُ الْكَلْبُ  
خَوَّبْتُ خَيْرُ إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَلْحَةٍ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ  
الْمُشْرِكِينَ قَالَتْهَا ثَلَاثًا قَالَ وَحَرَّمَ الْقَوْمُ إِلَى  
أَعْمَارِهِمْ فَقَالُوا مَعْتَدًا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ  
بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ يُعْنِي الْجَنِيْشَ قَالَ فَاصْبِرْنَا  
صَوَّةً فَجِيعَ الشَّيْءُ فَجَاءَ وَحَيْةٌ فَقَالَ يَا كَيْيَ اللَّهُ  
أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ أَذْهَبُ  
فَأَخْذُ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَّتٍ  
فَجَاءَ وَجَلَّ إِلَى السَّبْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دُحْيَةَ صَفِيَّةَ  
بِنْتَ حُجَّتٍ سَيِّدَةً فَرِيظَةً وَالتَّضْيِيرُ لَا تَصْلُحُ  
إِلَّا لَكَ قَالَ أَدْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً  
مِنَ السَّبْيِ عَنْ يَمَانِهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا السَّبْيُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَمْ

آئے قربی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھک لئے اور  
زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کی ران مبارک  
میری ران پر تھی۔ آپ کی ران اتنی بھاری ہو گئی تھی کہ مجھے اپنی  
ران کی پڑی کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

۳۶۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن  
علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں عبدالعزیز بن مہیب نے خبر پہنچائی۔ انس بن مالک  
سے روایت کر کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ غیر کے لیے تشریف  
لے گئے۔ ہم نے وہاں فہر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے  
بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کا رخ خبر کی گولی  
کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا  
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ گویا میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفات اور سفید رانوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں جب  
آپ قریہ غیر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا ہے غیر  
پر بر باد ہو گئی۔ جب ہم کسی قوم کے مکانات کے سامنے جنگ کے لیے آتے تھے  
تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہوا کرتی ہے۔ آپ نے تین مرتبہ  
فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خبر کے لوگ اپنے کاموں کے لیے باہر آئے  
اور وہ چلا آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عبدالعزیز نے کہا کہ بعض حضرات  
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہمارے اصحاب نے دُحْیَہ کا لفظ بھی  
نقل کیا ہے (یعنی وہ چلا آئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لشکر کے کہ پہنچ گئے  
پس ہم نے خبر لو کہ فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دُحْیَہ (یعنی الزنم)  
آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت  
کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صغیہ بنت  
حُجَّتٍ کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صغیہ جو قرظیہ اور نصیر کے سردار کی بیٹی ہیں  
انہیں آپ نے دُحْیَہ کو دے دیا۔ وہ کو صرف آپ ہی کے لیے مناسب ہیں  
اس پر آپ نے فرمایا کہ دُحْیَہ کو صغیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے جب نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی

سے۔ روادی نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیر کو آزاد کر دیا اور انھیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ شامت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابو حمزہ: ان کی مہر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھی تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خود انہی کی آزادی ان کی مہر تھی اور اسی پر آپ نے نکاح کیا پھر اسے ہی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کی دادرہ ہونے انھیں دوہن بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوہن سے اس لیے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو قرہاں لائے۔ آپ نے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا۔ یعنی صحابہ کجور لائے۔ یعنی گلی بیلہ عزیز نے کہا کہ میری خاں بے حضرت انس نے سستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر لوگوں نے ان کا حوالہ بنایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیہ تھا۔

۲۵۴۔ عورت کو نماز پڑھنے کے لیے کتنے کپڑے ضروری ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر عورت کا جسم ایک کپڑے سے چھپ جائے تو صرف اسی سے نماز پڑھ جائی ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا مجھے طیب نے زہری کے حوالہ سے خبر پہنچائی کہا مجھے عروہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کیساتھ غازیں بہت سی مسلمان عورتیں اپنے اوپر چادر اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں اور اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں۔ اس وقت انھیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

۲۵۵۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے اور اس کے نقش و نگار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لے۔

۳۶۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابراہیم بن سعید نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، عروہ کے واسطے سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس چادر میں نفس و نگار تھے۔ آپ نے انھیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ

ثَابِتُ يَا أَبَا حَمُزَةَ مَا أَصَدَّ قُلُوبَهُمَا قَالَ نَفْسُهَا اخْتَقَبَتْ وَتَرَوْنَهَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِالطَّرِيقِ جَعَزَتْ نَفْسُهَا أَمْ سَكِرَتْ قَاهُ تَهْلُكُهُ مِنَ السَّيْلِ خَا صَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيُخَيِّرْ بِهِ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُخَيِّرُ بِالشَّعْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يُخَيِّرُ بِالسَّعَمِ قَالَ وَأَخْبِيئُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقُ قَالَ فَمَا سَوَا حَيْثَا فَكَانَتْ وَبِسْمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۵۴ فی کمد ثَمَّتِ الْمَرْأَةُ مِنْ الْثِيَابِ - وَقَالَ مَكْرَمَةُ لَوِ زَادَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَارَ

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شَيْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ تَعَدَّ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي النَّجْوَى فَشَهِدَ مَعَهُ نِسَاءً مِمَّنِ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَكَلِّفَاتٍ فِي مَرْوِطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ

باب ۲۵۵ إِذَا صَلَّتْ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَيْهَا

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ عَلَيْهِ أَعْلَامٌ فَتَنَظَّرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ

لے حنفیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ بدن کے تمام حصوں کو چھپانا ضروری ہے۔

چادر اوجھم کے پاس لے جاؤ اور ان کی انجمن میں پورے درجے آؤ کیونکہ مجھے  
رہ رہے کہیں مجھے میری نماز سے یہ غافل نہ کر دے اور بن م عمرو  
نے اپنے والد سے روایت کی وہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میں اس کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس  
میں ڈرا کر کہیں یہ مجھے غافل نہ کر دے۔

۲۵۶۔ ایسے پڑھنے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب

یا تصویر بنی ہوئی تھی۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور  
جو کچھ اس سے ممانعت کے سبب میں بیان ہوا ہے۔

۳۶۴۔ ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد اللہ  
نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انس رضی اللہ  
عنه کے واسطے سے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک ہار یک رنگین پردہ  
تھا جسے انھوں نے اپنے حجرہ کے ایک طرف پردہ کے طور پر لگا دیا تھا  
اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ  
ہٹا لو۔ کیونکہ اس کے نقش و نگار برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتے  
رہتے ہیں لہذا صرف نماز کے مسائل بیان ہو رہے ہیں۔ تصاویر کے نہیں  
حدیث میں بھی صرف نقش و نگار کا ذکر ہے صلیب یا تصویر بڑی روح کے  
لیے کوئی اشارہ تک نہیں)۔

۲۵۷۔ جس نے ریشم کی قبائیں نماز پڑھی پھر اسے اتار

دیا۔

۳۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے

یزید کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابو الخیر سے وہ عقبہ بن عامر سے انھوں  
نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کی قبایہ میں دی گئی (ریشم  
کے مردوں کے لیے عام ہونے سے پہلے) اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی  
لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔  
گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا  
متقیوں کے لیے اس کا پہننا مناسب نہیں۔

قَالَ اَذْهَبُوا بِحَمِيصَتِي هَذِهِ اِلَى اَبِي جَهْمٍ  
وَاَتُوْنِي بِاَنْجَبَا بَيْتَةِ اَبِي جَهْمٍ فَاَتَمَّهَا اَلْهَمَشِيُّ  
اَيْقَاعَن مَلَوَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ  
اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ  
اِلَى عَلَيْهِمَا وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ فَخَافْتُ اَنْ يَقْتَنِي ۝

باب ۲۵۶ اِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ

اَوْ تَصَاوِيرَ يَرَهُلْ تَنَسَّدُ صَلَاتُهُ وَمَا  
يُتَمَلَّى عَنْ ذَلِكَ ۝

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

قَالَ تَابِعُ الدَّوَارِثِ قَالَ تَابِعُ الدَّوَارِثِ  
بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَكْبَسَ قَالَ كَانَ قِرَامٌ  
تَعَارِشَةً سَكَنَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِنْ طِينِ  
عَنَّا قِرَامٌ هَذَا اَقْبَاتُهُ لَا تَزَالُ  
تَصَاوِيرُهُ  
تَعْرِضُ  
فِي صَلَاتِي

باب ۲۵۷ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ حَرِيرٍ

ثُمَّ تَزَعَّاهُ ۝

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ تَا

الْيَيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
عَامِرٍ قَالَ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِرْوُوجَ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَقُلْتُ فِيهِ لَمْ اَنْصَرَفْ  
فَتَوَعَّدَ تَوَعُّدًا شَدِيدًا كَا لِنَاكَرِهِ لَهُ وَقَالَ  
لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

بنت بنت

۱۔ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ نے یہ چادر آپ کو یہ میں دی تھی اس لئے جب آپ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جھٹی کے خیال سے ایک اور چادر  
اس کے بدل میں منگوائی تاکہ انہیں یہ خیال نہ گزرے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو کسی ناراضگی کی وجہ سے واپس کیا ہے بعض روایتوں میں  
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں چادر کے نقش و نگار مجھے غافل نہ کر دیں یعنی صرف آئندہ کے متعلق خطرہ کا اظہار فرمایا گیا تھا۔

## باب ۲۵۸ الصلوٰۃ فی التَّوْبِ الرَّخِصِ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمرُ بْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ يَلَاؤًا أَخَذَ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ رِجْلَيْهِ ذَلِكَ الْوُضُوءُ كَمَنْ أَمَّا مِنْهُ شَيْئًا سَتَمَّ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَكْلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ يَلَاؤًا أَخَذَ مَذَّةً لَهُ فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَبَّهًا صَلَّى إِلَى الْعِزَّةِ فَإِنَّا سِرَرُكَعَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَاللَّهَ وَآبَ يَمْرُؤُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعِزَّةِ

سرخ پوشاک (کپڑے میں صرف سرخ دھاریاں پڑی ہوئی تھیں) پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

## باب ۲۵۹ الصلوٰۃ فی السُّطُوحِ وَالْمَنَابِرِ

الْمَحْشَبِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَكَفَى بِالْحَسَنِ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَتَا طَيْرٍ وَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بُولٌ أَوْ قَوْحَهَا أَوْ أَمَّا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُرَّةٌ وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ سُمُرَةَ عَلَى السُّلَمِ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَأْسَفُنَا قَالَ تَأْبُو حَازِمٌ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ الْمُنْبَرِّ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمَ بِهِ مِثْقَلُ هُوَ مِنْ أَكْبَلِ النَّخَابَةِ عَمِلَهُ فَلَا تَنْ مَوْلَى فَلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ وَوَضِعَ كَمَا سَتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

لے یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام نیچے نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے اوپر چھت وغیرہ ہو تو کیا مقتدی چھت کے اوپر کھڑا ہو کر اقتداء کر سکتا ہے۔ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی صورت میں اقتداء کی تھی۔ حنفیہ کے یہاں اس صورت میں اقتداء صحیح ہے۔ بشرطیکہ مقتدی اپنے امام کے رکوع اور سجدہ کو کسی ذریعہ سے جان سکے۔ اس کے لیے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ چھت میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو۔

## ۲۵۸۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا۔

۳۶۶۔ ہم سے محمد بن عزرہ نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عمر بن زائدہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ کے واسطے سے وہ اپنے والد سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمہ میں دیکھا جو چڑے کا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرارہے ہیں۔ ہر شخص وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پاسکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انھوں نے اپنا ایک ڈنڈا اٹھا یا جس کے نیچے رقبے کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انھوں نے گاڑ دیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

## ۲۵۹۔ چھتوں پر اور منبر اور مکڑی پر نماز پڑھنا۔ ابوعبد اللہ

(امام بخاری) نے کہا کہ حضرت حسن بصری یخ پر اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتے تھے۔ خواہ اس کے نیچے، اوپر یا سامنے پیشاب ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو بشرطیکہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز مائل ہو۔ اور ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء میں نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا۔ کہا کہ لوگوں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ منبر غابہ کے جھاڑ سے بنایا گیا تھا۔ فلاں عورت کے مولیٰ فلاں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام نیچے نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے اوپر چھت وغیرہ ہو تو کیا مقتدی چھت کے اوپر کھڑا ہو کر اقتداء کر سکتا ہے۔ حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی صورت میں اقتداء کی تھی۔ حنفیہ کے یہاں اس صورت میں اقتداء صحیح ہے۔ بشرطیکہ مقتدی اپنے امام کے رکوع اور سجدہ کو کسی ذریعہ سے جان سکے۔ اس کے لیے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ چھت میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو۔



كَثَرُوا قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ النَّاسُ  
خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَوْمُ  
فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمَنَابِقِ قَرَأَ وَرَكَعَ  
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَهَقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ  
فَهَذَا شَأْنُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَى سُنَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ  
قَالَ وَإِنَّمَا رَدَّتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
أَعْلَى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ أَدْنَاهُ أَعْلَى  
مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْعَدِيدِ قَالَ فَقُلْتُ  
فَلَا تَسْفِينُ بَنَ عَيْنِيَّةَ كَانَ يُسْئَلُ عَنْ  
هَذَا أَكْثَرَ فَخَلَمَ لَسْمَعُهُ مِنْهُ قَالَ لَا ۝

بن حبان

۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ  
تَأْيِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الْقُيُومِيُّ عَنْ  
أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجَحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَيْفُهُ وَلَّى  
مِنْ تَسْلِيمِ شَهْرٍ أَخْلَسَ فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ دَرَجَتَاهُمَا مِنْ جُدُوحِ  
الْجَبَلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يُعَوِّدُونَهُ فَصَلَّى بَعْضُ جَالِسِي  
وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ  
بِهِ فَلَا أَكْبَرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا  
وَإِنْ صَلَّيْتَ قَائِمًا فَصَلِّ قَائِمًا وَنَزَلَ لِيَتِمَّ وَعَشْرِينَ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَأَنْتَ شَهْرُافُ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَيَتِمُّ  
وَعَشْرُونَ ۝

اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف اپنا چہرہ مبارک کیا اور تکبیر کہی۔  
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں  
اور رکوع کی۔ آپ کے پیچھے تمام لوگ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ نے  
اپنا سر اٹھایا پھر اسی حالت میں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر دوبارہ  
تشریف لائے اور قرأت و رکوع کی۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی  
طرف رخ کیے ہوئے پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس کی روایت  
ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے احمد  
بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اونچی جگہ پر تھے۔ اس لیے اس میں کوئی حرج  
نہ ہونا چاہیے کہ امام عام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو۔ علی بن مدینی  
کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث اکثر  
پوچھی جاتی تھی کیا آپ نے بھی ان سے سنا ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

۳۶۸ - ہم سے محمد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے  
بیان کیا۔ کہا ہمیں حمید طویل نے خبر پہنچائی انس بن مالک کے واسطہ  
سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ  
کی پنڈلی یا شانہ زخمی ہو گئے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک  
مہینہ کے لیے عافیت طلب کی اختیار کی تھی۔ (ان دونوں مواقع میں) آپ  
اپنے بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے جس کے زینہ کچھ رکے تنوں سے  
بنائے گئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے آئے آپ نے انھیں بیٹھ کر نماز  
پڑھائی۔ صحابہ نے کھڑے ہو کر اقتدا کی۔ جب آپ نے سلام پیرا تو فرمایا  
کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لیے جب وہ تکبیر  
کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع میں ہائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب  
سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر کھڑے ہو کر تمہیں نماز پڑھائے تو تم بھی  
کھڑے ہو کر پڑھو (یہ حصہ اس واقعہ سے متعلق ہے جس میں آپ زخمی تھے) اور آپ انہیں تاریخ کر کے نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ  
آپ نے تو ایک مہینہ کے لیے عافیت طلب کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انہیں کا ہے (یہ مکروہ ایسا متعلق ہے)۔

۱۔ ابن حبان نے لکھا ہے کہ شہرہ جہری میں آپ گھوڑے سے گرے تھے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کی عافیت طلب کی شہرہ جہری  
میں اختیار کی تھی۔ چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ زخمی ہونے کی حالت میں یہ خیال تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں آسانی رہے اور  
ازواج مطہرات سے جب آپ نے مناجات ترک کیا تو یہ خیال رہا ہوگا کہ پوری طرح ان سے کیسویں رہے بہر حال ان دونوں واقعات کے سن و تاریخ  
میں بہت بڑا فاصلہ ہے لیکن راوی اس خیال سے کہ دونوں مرتبہ آپ بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے انہیں ایک ساتھ بیان کر دیتے ہیں اس سے بعض علماء کو  
یہ غلط فہمی ہو گئی کہ دونوں واقعات ایک ہی سن کے ہیں۔

## باب ۳۶۰ اِذَا اَصَابَتْكَ رُبُّ الْمَسْرُوقِ

اَمْرًا نَبِيًّا اِذَا اسَجَدَ ۝

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ الشَّيْبَانِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حَيْدُ امْرَأَةٍ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا اسَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ۝

## باب ۳۶۱ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمُرِ - وَصَلَّى

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ يُعْنِي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ شَدَّ وَرُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا ۝

بِسْمِ اللَّهِ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّ تَهْ مَكِينَةً دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعَامَ صَنْعَتَهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَإِذَا مَلَكٌ نَكَرَ قَالَ أَنَسٌ فَفَقَعْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَيْسَ فَفَقَعْتُ بِمَا وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتْ وَالْيَتِيمُ وَرَأَوُهُ وَانْبَعُزُ مِنْ وَرَأَيْنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَوَتْ ۝

ملک ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

## باب ۳۶۲ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ ۝

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَأْتِيهِمْ قَالَ تَأْتِيهِمْ الشَّيْبَانِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَتْ الشَّيْبَانِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْنِي عَلَى الْخُمْرَةِ ۝

۳۶۰۔ جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا سجدہ کرتے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے۔

۳۶۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا خالد کے واسطے سے کہ جب ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا عبد اللہ بن شداد کے حوالہ سے وہ میمونہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور حالت سجدہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی۔ اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

۳۶۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنا۔ اور جابر بن عبد اللہ اور

ابو سعید رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمہارے ساتھیوں پر شاق نہ گزرنے لگے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور کشتی کے دُح کے ساتھ کھڑے جاؤ اور اگر ساتھیوں پر شاق گزرنے لگے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے کہ ان کی داڑی میکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جس کا اہتمام انھوں نے آپ کے لیے کیا تھا۔ آپ نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ آؤ تمہیں نماز پڑھا دوں۔ انس نے کہا میں نے ایک اپنے گھر کی چٹائی اٹھائی جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور میں اور قثم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو ضمیرہ کے صاحبزادے ضمیرہ) آپ کے پیچھے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بوڑھی عورت (انس کی داوی

۳۶۲۔ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا۔

۳۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ جب ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبد اللہ بن شداد کے واسطے سے وہ میمونہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

۲۶۳۔ بستر پر نماز پڑھنا۔ انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز پڑھی۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور نمازیوں میں سے کوئی بھی اپنے کپڑوں پر سجدہ کر لیتا تھا۔

۲۶۴۔ ہم سے اسمعیل نے بیان کیا۔ کہا محمد سے مالک نے بیان کیا۔ عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو النضر کے حوالہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے میں اپنے پاؤں سکیر دیتی اور آپ جب کھڑے ہوجاتے تھے انہیں پھر پھیل لیتی۔ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

۲۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے۔ کہا مجھے عروہ نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لیے) جگہ رکھا جاتا ہے۔

۲۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی یزید کے واسطے سے وہ عراک سے وہ عروہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر آپ دونوں سوتے تھے۔

۲۶۷۔ گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔ اور حسن نے فرمایا کہ لوگ عامہ اور کنوڑ پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

۲۶۸۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا۔ کہا مجھے غالب قطان نے خبر بنیاتی بکیر بن عبد اللہ کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ کے وقت ہم میں سے کوئی بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کرنے کی جگہ رکھ لیتا تھا۔

بہت جلد

**باب ۲۶۳** الصلوٰۃ علی الفرائض وصلى الله  
بن مالك عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم  
مع النبي صلى الله عليه وسلم فليسجدوا  
احدا على ثوبيه

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَبْنِي يَدِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَلَا فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي  
وَإِذَا قَامَ لَبِطْتُهَا قَالَتْ وَالْيَوْمُ يَوْمٌ مَدَّ لِي فِيهَا مَخِيلِي

اور آپ جب کھڑے ہوجاتے تھے انہیں پھر پھیل لیتی۔ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔  
۳۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ  
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقِفُ وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ  
أَهْلِهَا إِفْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْرٍ قَالَ نَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَرَاكِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي هُنَا مَاتَ عَلَيْهِ

**باب ۲۶۴** السجود على الثوب في شدة الحر  
وقال الحسن كان القوم يسجدون على الثوب  
والعنفوس ويداه في كفيه

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ  
عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشَرِّ بْنُ الْمَفْضِلِ قَالَ حَدَّثَنِي  
غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا هَاتِفَ التَّوْبِ فِي  
شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ

## باب ۲۶۵ الصَّلَاةُ فِي التَّعَالِي

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى قَالَ تَعَالَى

## باب ۲۶۶ الصَّلَاةُ فِي الْخِصَافِ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى قَالَ تَعَالَى

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى قَالَ تَعَالَى

۲۶۵۔ نعل پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۶۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابوسلمہ سعید بن یزید ازدی نے بیان کیا۔ کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۲۶۶۔ خفین پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۶۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا میں نے ابراہیم سے سنا وہ ہمام بن عمارت کے واسطے سے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انھوں نے پشاپ کیا پھر وضو کیا اور اپنے خفین پر مس کیا۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی، آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ حدیث محدثین کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی کیونکہ جریرؓ آخر میں اسلام لانے والوں میں تھے۔

۳۶۸۔ ہم سے اسحق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا اعمش کے واسطے سے وہ مسروق سے وہ مزیہ بن شعبہ سے

۱۔ نعل عربی میں ہراس چیز کہتے ہیں جس سے پاؤں کی زمین سے حفاظت ہو جائے۔ جوتا اور چل سب ہی اس میں داخل ہیں لیکن اہل عرب مخصوص طور کے نعل پہنتے تھے جو بڑی حد تک چلنے سے مشابہ ہوتا تھا اور عام طور پر نعل کا اطلاق اسی کے لیے عرب میں مخصوص تھا۔ طریقت کی نظر میں نعل پہن کر نماز پڑھنا صرف مباح اور جائز ہے مطلوب ہرگز نہیں اس کی تاریخ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تو آپ نعل پہنے ہوئے تھے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنا نعل اتار دیں۔ یہود نے اس سے سمجھ لیا کہ نعل پہن کر نماز جائز نہیں ہو سکتی چنانچہ انھوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا اور نعل کے ساتھ نماز کے عدم جواز کا فتویٰ دیا چونکہ یہ ایک خلاف واقعات تھی اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے کر کے دکھایا۔ بعض روایتوں میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو واقعات کے اس پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ نعل پہن کر نماز پڑھنا مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف یہود کے ایک غلط عقیدہ پر ضرب لگانا تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نعلین کے اتارنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں لیکن قرآن کے الفاظ سے بظاہر یہی بات سمجھ آتی ہے اس سے مقصد صرف ادب تھا۔ چنانچہ قرآن میں پہلے ہے "انارکب" یعنی میں تمھارا رب ہوں، پھر اس کے متضاد کہا گیا کہ "فاقلع نعلیک" پس اپنے نعل اتار دو یعنی نعل اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں آگئے ہو۔ حدیث اور صحیح حضرت موسیٰ کے واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جہاں اگرچہ ہے لیکن ادب یہی ہے کہ نعل اتار کر نماز پڑھی جائے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس زمانے کے پادشہ جیسے، چلی وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے میں امتیاز کوئی نہ تھا کیونکہ سجدہ کے وقت پاؤں کا زمین پر پڑنا ضروری ہے اور اس کے بغیر نامصحیح نہیں ہوتی لیکن موجودہ زمانے کے جو توفی اور چلپوں کو پہن کر اگر سجدہ کیا جائے تو پاؤں اور زمین کے درمیان جوڑے کا چھڑا حائل رہتا ہے اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر پڑنے نہیں پاتیں۔

اپنے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدفون کر دیا۔ آپ نے اپنے خنیں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

۲۶۷۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کر سکے۔

۳۷۹۔ ہمیں صلت بن محمد نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے مہدی نے بیان

کیا واصل کے واسطے سے وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ سے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مردِ حار تو تمہاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے انحراف کی حالت میں ہوگی۔

۲۶۸۔ سجدہ میں اپنی نینلوں کو کھلی رکھے اور اپنے پہلو سے جدا رکھے۔

۳۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے حدیث بیان کی بکر بن مضر نے جعفر کے واسطے سے وہ ابن ہریر سے وہ عبد اللہ بن مالک بن جحیفہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے بازوؤں کے درمیان کشادگی کر دیتے تھے اور دونوں نینلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

۲۶۹۔ قبلہ کے استقبال کی فصیلت۔ اپنے پاؤں

کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرے۔ اس کی ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۳۸۱۔ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن مہدی نے

بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور بن سعد نے بیان کیا۔ میمون بن سیاہ کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہماری طرح قبلہ کا رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی امان میں بے وفائی نہ کرو۔

۳۸۲۔ ہم سے نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا۔

حمید طویل کے واسطے سے۔ وہ انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں تا آنکہ لوگ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیں۔ پس جب وہ اس کا

ابن شعبہ قال وصات الشی صلی اللہ علیہ وسلم فسمی علی خنفيه وصلى ۛ

باب ۲۶۷ اذ انکبذت السجود ۛ

۳۷۹۔ حدثنا الصلت بن محمد قال اخبرنا مہدی عن واصل عن ابي وائل عن حذيفة انه رأى رجلاً لا يستدرك ركبته ولا سجوده فلما قضى صلاته قال له حذيفة ما صليت قال واخسبه قال لومت مت على غير سنة محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بنت بنت

باب ۲۶۸ يبسوى متبعيه ويحافى جنبه

في السجود ۛ

۳۸۰۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثني بکر بن

مضر عن جعفر عن ابن هروم عن عبد الله بن مالك بن جحيفة ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان اذا صلى فوجع بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه ۛ

باب ۲۶۹ فصل استقبال القبلة يستقبل

بأطراف رجليه القبلة قاله ابو حميد عن

النبي صلی اللہ علیہ وسلم ۛ

۳۸۱۔ حدثنا عمرو بن عباس قال نا ابي

مہدی قال ثنا منصور بن سعد عن ميون بن سيار عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من صلى صلواتنا واستقبل قبلتنا واحل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذممة الله وذممة رسول الله فلا تخفوا الله في ذمته ۛ

۳۸۲۔ حدثنا نعیم قال نا ابن المبارک عن

حميد طويل عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لها وصلوا صلواتنا

اقرار کر لیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ ہمارے قبلہ کا استقبال کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھانے لگیں تو ان کا خون ادران کے اموال ہم پر حرام ہیں سو اسلام کے حق کے (جو مسلمانوں کی جان و مال سے متعلق اسلام میں ہیں) اور ان کے دل کے معاملہ میں ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور علی بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہ ہم سے حمید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ بندے کی جان اور مال کو کیا چیزیں حرام کرتی ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ جن نے شہادت دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہمارے قبلہ کا استقبال کیا۔ ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو عام مسلمانوں پر اسلام کی طرف سے عائد کی گئی ہیں اور ابن مریم نے کہا ہیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے۔

۳۷۰۔ مدینہ شام اور مشرق میں رہنے والوں کا قبلہ۔

اور مدینہ اور شام والوں کا قبلہ مشرق و مغرب کی طرف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رخص اہل مدینہ سے متعلق اور اہل شام بھی اس میں داخل ہیں کہ پاخانہ اور پیشاب کے

وقت قبلہ کی طرف رخ نہ کرو البتہ مشرق کی طرف اپنا رخ کر لو یا مغرب کی طرف۔

۳۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہری نے عطاء بن یزید لیثی کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قافلے حاجت کرو تو اس وقت ذقبلہ کی طرف رخ کرو۔ اور نہ پشت، مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا رخ کر لیا کرو۔ ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قافلے حاجت کے لیے جلتے، تو ہم مڑ جلتے تھے اور اللہ عز و جل سے استغفار کرتے تھے۔

وَأَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا وَأَكْلُوا ذَبَحَتَنَا فَقَدْ حَرَّمَ عَلَيْنَا مَا وَكَّلْنَا بِهِمْ وَأَمْرًا لَهُمْ إِلَّا يَحْقِهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حَمِيدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاةٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَنْزَلَةَ وَمَا يَحْرُمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَحَلَّ ذَبْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَهَكَذَا مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَنُو أَبِي مَرْثَمٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا حَمِيدٌ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ قِبَلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ يَقُولُ الْيَتِيمُ عَلَى اللَّهِ تَكْلِيمُهُ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِعَابِدٍ أَوْ يَوْمٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِبُوا ۝

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا سَفِينٌ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَذِيرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدْ مَنَّا الشَّاهِدَ فَوَجَدْنَا مَرَّاحِينَ مُبَيَّتَ قِبَلِ الْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفْتُ وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۝

یعنی وہ اقوام جن کے ساتھ ہم حالت جنگ میں ہیں اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو پھر ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ ان کا اور ہمارا معاملہ یک جیسا ہے لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جنگ کی حالت ان کے ساتھ فتح و شکست کے کسی خاص موڑ پر پہنچنے تک برابر قائم رہے گی حدیث کا یہ حکم امن کے اوقات کے لئے نہیں بلکہ حالت امن میں کا فراہم کیا تھا یہی صلح و صفائی رکھنے کا حکم ہے۔ ایفاء ہدیٰ کی پوری تاکید کے ساتھ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس حدیث میں اسلام و کفر کے حالات میں جو فرق ہوتا ہے اسے واضح کیا گیا کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ دشمن قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اسلام لانے کے بعد اس کی جان مال عام مسلمانوں کی طرح ہو جاتی ہے

باب ۳۸۴ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ  
مِنْ مَقَامٍ اَبْرَاهِيمَ مَصْلًى ۝

۳۸۴۔ اللہ عزوجل کا قول ہے کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ

ترجمہ: جن

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ تَابُ سَفِينُ  
قَالَ تَابُ هَرُونَ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ  
عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالنَّبِيِّ النَّبِيَّةِ الْفُجْرَةَ وَلَمْ  
يَعْنُ تَبْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ أَبَا فِي امْرَأَتِهِ  
فَقَالَ تَبْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَتْ  
بِالنَّبِيِّ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ  
وَطَافَ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ وَقَدْ كَانَ لَكَ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ بَيْتَهَا حَتَّى يَكُونَ  
بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ ۝

۳۸۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا  
کہا ہم سے ہرود بن دینار نے بیان کیا۔ کہا ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک  
ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لیے کرتا ہے لیکن  
صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا۔ کیا ایسا شخص بیت اللہ کے طواف کے بعد  
اپنی بیوی سے سمبستر ہو سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام  
ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تھکے  
لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ہم نے جابر بن عبد اللہ  
سے بھی اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے قریب بھی اس وقت  
تک نہ جائے جب تک صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَابُ يَحْيَى عَنْ  
سَيِّفِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُجَاهِدًا قَالَ أَرَى بَنَ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ هَذَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ  
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَا لَا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ  
فَأَلْتُ بِلَا لَا فَقُلْتُ أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رُكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارَتَيْنِ  
لَتَتَيْنِ عَلَى بَسَارَةٍ إِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ  
الْكَعْبَةِ رُكْعَتَيْنِ ۝

۳۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا سیف  
بن ابی سلیمان سے انھوں نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ انھوں نے بتایا کہ  
ابن عمر کی خدمت میں کوئی شخص آیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ میں  
جب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے نکل چکے تھے میں نے دیکھا کہ بلال دو دو  
دروازوں کے سامنے کھڑے ہیں میں نے بلال سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہاں، دو رکعت ان دو  
ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر پڑھی تھیں جو کعبہ میں داخل ہوتے وقت  
دائیں طرف پڑتے ہیں۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز  
ادھرائی۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ تَابُ  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ آتَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَنَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَانِي نَوَاحِيهَ كُلِّهَا وَلَمْ يَصَلِّ

۳۸۶۔ ہم سے اسحاق بن زہری نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان  
کیا کہا ہمیں ابن جریر نے غیر بیہوشی عطاء کے واسطے سے کہا میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف  
لے گئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہ

نہ حضرت عباس کی روایت میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی نئی ہے لیکن ابن عمر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے جو کچھ نقل کرتے ہیں اس میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صراحت  
موجود ہے جو کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ایک زمانہ بات نقل کیے ہیں اس میں آپ کے اندر نماز پڑھنا۔ اس لیے آپ کی یہ روایت اس سلسلہ میں کسی یقین اور علم پر مبنی ہو سکتی ہے  
یہ وجہ ہے کہ اس بخاری میں بھی روایت کی اس زیادتی کو ملحوظ کیا ہے اور تطبیق کی یہ صورت ممکن ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی بنا پر کعبہ کے اندر نماز کے جواز اور ابن  
عباس کی روایت کی بنا پر کعبہ میں تسبیح کرنی چاہیے۔

حَتَّىٰ خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رُكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكُفَّةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ ۖ  
**باب ۲۷۲** التَّوَجُّعِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ  
 وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَتَبُ ۖ

بِسْمِ اللَّهِ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا  
 اسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ  
 بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ  
 شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ  
 أَنْ يُتَوَجَّعَ إِلَى الْكُفَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَوَفَّ  
 تَعَلَّبَ وَهَكَذَا فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّعَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ  
 السَّمَاءُ رَمِيتِ النَّاسَ وَهُمْ أَلْبَسُوا دِمَارَ تَهْمٍ عَنْ قَبْلِهِمْ  
 أَلْبَسِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلُوبُ اللَّهِ الشَّرِيقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدُو  
 مَنْ يَشَاءُ إِلَى مِرَاثٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ رَجُلٌ كَمَّ حَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّيَ فَمَرَّ عَلَى  
 قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَصَلُّونَ نَحْوَ  
 بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ لَشَهْدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّعَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَحَوَّتِ الْقَوْمُ  
 حَتَّى تَوَجَّعُوا نَحْوَ الْكُفَّةِ ۖ

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ نَاهِيَامُ  
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ الْكُفَّةِ حَيْثُ تَوَجَّعَتْ  
 بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيقَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۖ

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَنْ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَأَى رَجُلًا رَأَى

یہ جب اس سے باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھا  
 اور فرمایا کہ یہی (بیت اللہ) قبلہ ہے۔

۳۸۴۔ (نازین) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ خواہ کہیں بھی ہو۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف رخ کرو اور تکبیر  
 کہو۔

۳۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسراٹیل نے  
 ابواسحق کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے سو سال یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے  
 نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ کعبہ کی  
 طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں پس خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی  
 ”ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں“ پھر آپ موجودہ  
 قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ انھوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع  
 کیا کہ انہیں سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی  
 ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے  
 کی ہدایت کرتا ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی  
 پھر نماز کے بعد اٹھ کھڑے اور انصار کی ایک جماعت سے ان کا گھر پہنچا  
 عصر کی نماز پڑھ رہی تھی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے۔ انھوں نے کہا  
 کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز  
 پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی  
 پھر وہ جماعت مر گئی اور کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کر لیا۔

۳۸۸۔ ہم سے مسلم بن ابیراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شمام بن عبد اللہ  
 نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا محمد بن عبد الرحمن کے واسطے  
 سے وہ جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
 سواری پر خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب عرض  
 نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر قبلہ کی طرف رخ کر کے (نماز پڑھتے)

۳۸۹۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے جابر نے منصور کے واسطے  
 سے بیان کیا وہ ابیراہیم سے وہ علقمہ سے کہ عبد اللہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابیراہیم نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کس زمین زیادتی



ہوئی یا کئی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نمازیں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا آخر بات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پس آپ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیے اور قبل کی طرف رخ کر لیا۔ اس کے بعد دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر نمازیں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوتا لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا انسان ہوں جس طرح تم مجھ سے ہوتے ہو میں بھی جھوٹا ہوں اس لیے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت کسی یقینی صورت تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

۳۷۳۔ قبلہ سے متعلق جو احادیث مروی ہیں اور جو لوگ بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اس کے بعد باقی رکعتیں پوری کیں۔

۳۹۰۔ ہم سے مروی بن عون نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شمیم نے حمید کے واسطے سے بیان کیا۔ اس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے تین باتوں کے متعلق رب العزت کی وحی کے مطابق رہی ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو بڑا اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم مقام ابراہیم کو نہ پڑھنے کی جگہ بناؤ" دوسری آیت حجاب ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ان کے متعلق اچھے اور بُرے ہر طرح کے لوگ گفتگو کرتے ہیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جوش و خروش میں

نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ مَّقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَشَنِي رَجُلَيْنِ وَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَتَجَدَّ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَتَوَجَّهُمْ قَالَ إِنَّهُ لَوُ حَدَّثَكَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَتَبَّأْتُكَ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَسْمَى كَمَا تَسْمُونَ فَإِذَا نَسِيتُمْ مَكَرُّوهُنَّ وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَخَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيُجِدَّ سَجْدَتَيْنِ ۝

بہت حدیث

باب ۲۳ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ - وَمَنْ تَمَّ يَزِيدُ عَادَةً عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَلَّمَ فِي رَكْعَتِي الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يَتَوَجَّهُمْ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ قَالَ نَاهِيَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ وَأَقْبَلَ رَجُلٌ فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَسْجِدًا فَذَلَّزْتُ وَأَقْبَلْتُ وَأَمِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَسْجِدًا وَآيَةُ الْحَجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا مَرَّتْ فَسَأَلْتُ أَنْ يَخْتَجِبَ بَنُ فَانَّهُ يَكْلَهُنَّ الْبَرَّ وَالْفَاحِرَ فَقُلْتُ آيَةُ الْحَجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْزَةِ عَلَيْهِ فَعُلْتُ لَعَنَ عَنِّي رَبُّهُ إِنَّ فَلَنَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَوْ دَاخِلًا خَيْرًا

لے یعنی اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو اور پھر سجدہ سہو کا جریاں ہے مجھے معلوم نہیں کہ یہ سجدہ سہو نمازیں کسی چیز کے پھوٹ جانے کی وجہ سے آپ نے کیا تھا یا کسی نماز سے باہر کی چیز کو نماز میں لے لینے کی وجہ سے لیکن اس کے بعد ہی بخاری کی ایک حدیث میں خود ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی اور اس لیے سجدہ سہو کیا تھا۔ ابراہیم کی اس روایت کو ان کے شاگرد حکم نے بیان کیا ہے حدیث کی بقیہ سند بسیم ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں زیادتی یا کمی کے لیے شبہ ابراہیم کو نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے شاگرد منصور کو ہوا جنہوں نے اس باب کی روایت کو ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ نماز ظہر تھی۔

مِنْكُمْ مُسْلِمَاتٍ فَزَلَّتْ مِنْهُنَّ الْأُيُةُ وَقَالَ  
ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ  
حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ بِهَذَا  
اسی طرح کے الفاظ سے امہات کو خطاب کیا گیا تھا اور ابن مریم نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر پہنچائی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا۔ کہا کہ  
میں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يُقْبِلُونَ فِي صَلَاةِ الْعُشِيِّ  
إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ  
أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ  
إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَكُوا إِلَى الْكُعْبَةِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَأْيِيحُنِي عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ وَاهِبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُشُورَ  
خُمْسًا فَقَالُوا أَرَيْدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ  
قَالُوا أَصَلَّيْتَ خُمْسًا قَالَ فَشَنِي رَجُلُهُ  
وَمَجِدَّ سَجْدَةٍ شَنِ ۝

بن حبیب

باب ۲۴ حَدَّثَنَا الْبُزْجَانِيُّ بِالْيَمَنِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَأْيِيحُنِي عَنْ  
حَفْصَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خُفَاةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ  
ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُوعِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَخَلَّ بِسَيْدِهِ  
فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُكَاثِبُ  
رَبَّهُ أَوْ أَنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يُزَوِّقُنَّ  
أَحَدًا كَذِبًا قَبْلَ قِبَلَتِهِمْ وَابْنُ عَسَاكَرٍ أَوْ تَحْتَ

آپ کی خدمت میں ہمارے ہو کہ آئیں (اپنے کچھ مطالبات لے کر) میں نے ان  
سے کہا تھا کہ جسکتا ہے کہ رب العزت تمہیں طلاق دے دیں اور تمہارا  
بدلے تم سے بھر سلا بیبیاں عنایت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ میں  
کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے خبر پہنچائی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا۔ کہا کہ

۳۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے  
عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے یہ خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر سے آپ  
نے فرمایا کہ لوگ قبائیں صبح کی نماز پر پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا  
اُس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور  
انہیں کہہ کی طرف (نمازیں) رخ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں  
نے بھی کہہ کی جانب اپنے رخ کر لیے۔ اس وقت وہ شام کی جانب رخ  
کئے ہوئے تھے اس لیے وہ کہہ کی جانب پھر گئے۔

۳۹۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا شعبہ کے  
واسطے سے وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ سے انہوں  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز (ایک مرتبہ) پانچ رکعت  
پڑھی اس پر لوگوں نے پوچھا کہ کیا نمازیں زیادتی ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا  
بات کیا ہے؟ صحابہ رضائے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے  
عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ پھر آپ نے اپنے پاؤں موڑ لیے اور دوبارہ  
کئے۔

۳۹۳۔ مسجد کے حوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان  
کیا حمید کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا۔ یہ چیز آپ کو ناگوار گذری۔ اور  
ناگوار ہی آپ کے چہرہ مبارک سے بھی محسوس کی گئی پھر آپ اٹھے اور خود  
اسے صاف کیا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ  
اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے  
درمیان میں ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھو کے۔ البتہ انہیں

لے بندے کی سرگوشی اپنے رب کے ساتھ نظر ظاہر ہے لیکن رب العزت کی سرگوشی میں شرکت یہ ہے کہ اس کی رحمت و درقا منسوب ہو جاتی ہے اس  
حدیث میں ہے کہ رب العزت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ خطابی نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف

طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس پر تھوکا اور ایک تہ اس پر ڈال کر اسے مل دیا اور فرمایا اس طرح کریں کہ وہ۔

۳۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک رکھیا قبلہ کی طرف دیوار پر۔ آپ نے اسے صاف کر دیا اور لوگوں سے خج ب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھو کے کیونکہ نماز کے وقت خداوند تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر پہنچائی کہ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

۲۷۵۔ مسجد سے کنکری کے ذریعہ بلغم صاف کرنا۔ ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گیلی نجاست پر تھارے پاؤں پڑے ہیں

تو انھیں دھونا چاہیے اور اگر خشک ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں

۳۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

نے بیان کیا کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے یہ خبر پہنچائی حمید بن عبد الرحمن کے

قَدَمِهِ ثُمَّ اخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ مَكَدًا ۝

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي حِدَارِ الْغُبْلَةِ فَخَلَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى ۝ ۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي حِدَارِ الْغُبْلَةِ مَخَاطًا أَوْ بَصَاقًا أَوْ نَجَاسَةً فَخَلَعَهُ ۝

باب ۲۷۵ خَلَعَ الْمَخَاطُ بِالْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ وَطْئَتِكَ عَلَى قَدَرٍ

رَطْبٍ كَأَغْصِيلِهِ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۝

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْنَا

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

لے بقیہ حاشیہ صفحہ نمونہ ۲۷۵۔ متوجہ ہوتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے لہذا یہ کہا جائے گا کہ اس کا مقصد و مطلب قبلہ اور اس کے درمیان میں ہے۔ بعض محدثین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں مصافحہ مذکور ہے یعنی خدا کی عظمت اور خدا کا ثواب قبلہ اور اس کے درمیان ہے۔ ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں قبلہ کی تعلیم و تکریم کے لیے یہ انداز خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مسجد میں تھوکنا مسجد کی عظمت و حرمت کے خلاف ہے اور بڑی غلطی ہے۔ ابتداء اسلام میں چونکہ بہت سے لوگ ان حدود سے ناواقف تھے اس لیے اس طرح کے واقعات پیش آئے۔ صفحہ ۱۷۱ لے اس سے پہلے بھی ایک عنوان اسی قسم کا ہے کہ تھوک کر اپنے ہاتھ سے صاف کرنا "بعض اہل علم نے اسی بنا پر یہ لکھا ہے کہ دونوں ابواب متقابل میں ہیں اور ان کا تقابل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پہلے باب کے معنی یہ لیے جائیں کہ تھوک آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے صاف کیا اور دوسرے باب کا مطلب یہ ہوا کہ تھوک یا رینٹ کو کنکری سے صاف کیا کیونکہ جب ایک مرتبہ پہلے اس طرح کا ایک باب قائم کر چکے تھے تو اس سے متعلق تمام احادیث کو اسی باب کے تحت بیان کرنا چاہیے تھا۔ یہاں علمدہ ایک باب لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دو عالموں کو بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ مصنف کی یہ عادت ہے کہ جب ایک باب کی متعدد احادیث میں مختلف جزئیات کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو ہر حدیث کو علیحدہ علیحدہ ابواب کے تحت حدیث کے مناسب الفاظ ان ابواب میں لاکر بیان کرتے ہیں اس لیے پہلے باب "تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنے کا" ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ دست مبارک سے آپ نے بغیر کسی کٹڑی وغیرہ کی مدد کے صاف فرمایا تھا اور ایک مطلب یہ ہے کہ کٹڑی وغیرہ سے صاف کیا تھا۔ یہی دوسرا مطلب قرین قیاس ہے مصنف کے دو علمدہ عنوانات سے غلط فہمی نہ ہونی چاہیے۔

واسطے کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب کوئی شخص تھوک کے تواسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوگنا چاہیے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

۲۶۶۔ نمازیں داہنی طرف نہ تھوگنا چاہیے۔

ترجمہ

۳۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا عقیل کے واسطے سے وہ ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمہیں تھوک ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوگا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

ترجمہ

۳۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا..... کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا مجھے قتادہ نے خبر دی۔ کہا میں نے انس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سامنے یا بائیں طرف نہ تھوگا کرو بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۲۶۷۔ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوگنا چاہیے۔

ترجمہ

۳۹۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لیے سامنے یا بائیں طرف نہ تھوگنا چاہیے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

۴۰۰۔ ہم سے علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا حمید بن عبد الرحمن سے وہ ابو سعید سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَنَادَى حَصَاةً وَحَكَاهَا فَقَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى ۝

باب ۲۶۶ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ ۝

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ قَالَ نَا لَلِثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَكَاهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى ۝

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْلُكَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى ۝

باب ۲۶۷ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ

قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى ۝

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةَ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَتَأَخَّرُ رُبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ۝

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نَخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

اسے ٹکڑی سے صاف کر دیا۔ پھر اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھو کے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک بینا چاہیے اور زہری سے روایت ہے کہ انھوں نے حمید سے بواسطہ ابو سعید خدری اسی طرح حدیث سنی (ان احادیث سے آپ کی زندگی کی سادگی اور بے تکلفی کا پتہ چلتا ہے کہ تھوک دیکھا تو خود صاف کر دیا حالانکہ جانشاہ صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے)۔

۲۷۸۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

۴۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں تھوکنے غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے۔

۲۷۹۔ مسجد میں بلغم کو مٹی کے اندر چھپا دینا۔

۴۰۲۔ ہم سے اسحق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا کہ میں عبد الرزاق نے خبر دی عمر کے واسطے سے وہ ہمارے۔ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھو کے کیونکہ وہ جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے خدا سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور دائیں طرف بھی نہ تھو کے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہے۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔

۲۸۰۔ جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو کپڑے کے کنارے

سے کام لینا چاہیے۔

۴۰۳۔ ہم سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حمید نے انس بن مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دو بار پر) بلغم دیکھا تو آپ نے اسے خود صاف فرمایا اور آپ کی ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ یا رادی نے اس طرح بیان کیا کہ اس کی وجہ سے آپ کی شدید ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لیے قبلہ کی طرف نہ تھو کا کر دے۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے

فَعَلَهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ كَدَمَيْهِ الْيُسْرَى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهُ

بت میں

باب ۲۷۸ کفارۃ البزاق فی المسجد :

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا :

باب ۲۷۹ دَفْنُ النُّجَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ :

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يَبْزُقُ إِلَى الْيَسَارِ فِي صَلَاتِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَكَاوِلُ لِيَبْزُقَنَّ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَيَدْفِنُهَا :

باب ۲۸۰ إِذَا بَدَا لَكَ الْبَزَاقُ فَلْيَاخُذْ

بِطَرَفِ ثَوْبِكَ :

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُجَامَةً فِي الْفَيْصَلَةِ فَعَلَّمَهَا بِيَدِهِ وَرُعِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُعِيَ كَوَاهِيَةٌ لِذَلِكَ وَشَدَّ تَلَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يَبْزُقُ إِلَى الْيَسَارِ أَوْ رُبَّمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ كَمَا أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَيَبْزُقُ فِيهِ

رَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا ۝

بسم اللہ

**باب ۲۸۱ عَقْدَةُ إِيمَانٍ وَالنَّاسِ فِي إِكْلَامِ**

**الصَّلَاةِ وَذَكَرَ الْبَيْكَةِ ۝**

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَهُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خَشَوْتُكُمْ وَلَا دُرُوكُمْ إِنْ لَرَأَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ۝

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مَرْجٍ قَالَ نَحْنُ مِنْ بَنِي سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِلْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً ثُمَّ رَفَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرَّكْعَةِ إِنْ زَاكَكُمْ مِنْ وَرَاءِ رُفِي كَمَا أَرَاءَكُمْ ۝

**باب ۲۸۲ هَلْ يَقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ ۝**

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ النَّبِيَّ أُمِّمَرَّتُ مِنَ الْخَفَاءِ وَأَمْدَهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ النَّبِيَّ كَمْ تُصَلُّونَ الشَّكِيَّةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي دُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَأَلَ بِهَا ۝

**باب ۲۸۳ الْقِسْمَةُ وَتَغْلِيْقُ الْقَتْرِ فِي الْمَسْجِدِ**

**قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ الْفَقْتُ الْوَدْقُ وَالْإِغْنَانُ**

تھوک لیا کہ وہ پھر آپ نے اپنی چادر کاٹا رہ لیا اور اس میں تھوکا اور چادر کی ایک تہ کو دوسری تہ پر پھیر دیا اور فرمایا: "یا اس طرح کر لیا کہ وہ"

۲۸۱۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز پوری طرح پڑھیں

اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر پہنچائی۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رُخ (نمازیں) قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع میں تمہیں اپنی بیٹھ کے پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔

۴۰۵۔ ہم سے عُمیر بن مرّج نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے نافع بن سلیمان نے بیان کیا، ہلال بن علی کے واسطے سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی پھر میرے لئے شریف لائے اور فرمایا کہ نمازیں اور رکوع میں میں تمہیں اسی طرح دیکھتا رہتا ہوں جیسے اب دیکھ رہا ہوں۔

۲۸۲۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلان کی ہے؟

۴۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جنھیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا مقام حنیفہ سے دوڑ کرائی۔ اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی۔ اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی رضی اللہ عنہ تک کرائی عبد اللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑوں میں شرکت کی تھی۔

۲۸۳۔ مسجد میں کسی چیز کی تقسیم اور (قتل) خوشے کا لگانا

ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتا ہے کہ قتل کے معنی مذبذب (خوشہ)

لے یعنی اہل علم نے کہا ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی یا الہام کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ سچے نماز پڑھنے والے کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ حافظ ابن جریر نے حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقت دیکھنا ہے۔ یعنی آپ کا یہ سمجھنا تھا کہ لوگوں کے اعمال و افعال کی نگرانی کے لیے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے یہ بات عادت و تجربہ کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے لے سمجھ کہیں گے۔

لے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی مسجد کی اس طرح نسبت کی جاتی تھی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہے کہ مسجدیں خدا کی ہیں لیکن ان کی نسبت اس میں نماز پڑھنے والوں یا اس کے بنانے والوں کی طرف کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جس گھوڑے دوڑ کا حدیث میں ذکر ہے اس میں شریک ہونے والے وہ گھوڑے تھے جنھیں جہاد کے لیے تیار کیا گیا تھا اس سے متعلق مفصل احادیث اور ان پر بحث کتاب الجہاد میں آئے گی۔

قَنَوتًا وَالْجَمَاعَةَ أَيُّضًا قَنَوتًا مِثْلُ  
صَنُوقٍ وَصَنُوتٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَيْفِي  
ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِثْلَ النَّحْوَيْنِ فَقَالَ  
أَشْرُؤُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرُ مَالٍ  
أَقْبَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ  
فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ قَجَلَسَ إِلَيْهِ  
فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِفْجَاوَةً  
الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتُ  
قَجَلِي قَدْ دَيْتُ لِقِسِي وَقَدْ دَيْتُ عَقِيلًا  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خُذْ قَجَلًا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ  
يُقَلِّدُهُ فَلَمَّا يَسْتَطِيعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مُرِّبَعْصُهُمْ يَرْقَعُهُ (إِلَى) قَالَ لَا قَالَ  
فَارْقَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ  
ثُمَّ ذَهَبَ يُقَلِّدُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مُرِّبَعْصُهُمْ يَرْقَعُهُ عَلَى قَالَ لَا قَالَ  
فَارْقَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ  
ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ  
ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ  
حَتَّى خَرَفَ عَلَيْهِمَا عَجَبًا مِنْ  
حِرْصِهِ فَمَا قَارَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمَّاهُ مِنْهَا دِرْهَمًا ۝

بیت بیعت

کھجور کے میں۔ دو کے لیے قنوت آتا ہے اور جمع کے لیے  
جی بھی لفظ آتا ہے جیسے نعمت اور صنوت۔ ابراہیم بن مہبان  
نے کہا عبد العزیز بن صہیب کے واسطے سے، وہ حضرت  
انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
یہاں بحرین کا مال آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں رکھ دو  
یہ ان تمام مالوں سے زیادہ تھا جواب تک رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں آچکے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
کے لیے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جب  
آپ نماز پوری کر چکے تو اگر مال کے قریب تشریف فرما ہوئے۔  
آپ اس وقت جیسے بھی دیکھتے اسے مٹا فرماتے۔ اتنے میں عبا  
رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی عطا  
کیجئے کیونکہ میں نے پنا بھی قدیم دیا تھا اور عقیل کا بھی یہ دونوں  
حضرات غزوہ بدر میں مسلمانوں کے قیدی تھے (رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیجئے۔ انھوں نے اپنے کپڑے میں لیا۔ پھر  
اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ اٹھا سکے (وزن کی زیادتی کی  
وجہ سے) انھوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمائیے کہ اٹھانے  
میں میری مدد کرے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ انھوں نے کہا کہ پھر  
آپ ہی اٹھا دیجئے۔ آپ نے اس پر بھی انکار کیا۔ اس لیے عبا  
رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ گرا دیا اور باقی ماندہ  
کو اٹھانے کی کوشش کی (لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے) پھر فرمایا  
کہ یا رسول اللہ کسی کو میری مدد کرنے کا حکم دیجئے۔ آپ نے  
انکار کیا تو انھوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجئے لیکن آپ نے  
اس سے بھی انکار کیا۔ اس لیے اس میں سے تھوڑا سا اور سامان  
گرا دیا۔ اب اسے اٹھا سکے اور اپنے کا ندھ پر پرے لیا۔ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپ اس  
وقت تک ان کی طرف براہِ بردہ دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری  
نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں  
سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک درہم بھی باقی  
رہا۔

**باب ۲۸۳** مَنْ دُعِيَ لِبَطْعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ  
وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ۝

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ  
قَالٍ وَجَدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي  
أَرْسَلْتُ أَبُوطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْعَامُ  
قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قَوْمُوا  
فَأُتِلَتْ وَأُتِلَتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ۝

منہج

**باب ۲۸۵** الْقَضَاءُ وَاللَّعَانُ فِي الْمَسْجِدِ  
بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ۝

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ  
فَتَدْفَنُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۝

منہج

**باب ۲۸۶** إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي  
حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أَمَرَ وَلَا  
يَتَجَسَّسُ ۝

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ نَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بِنِ شَهَابٍ عَنْ مَعْمُودِ  
بْنِ الزَّبْيَعِ عَنْ عُبَّانِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ آيَنَ تَحِبُّ  
أَنْ أَصِلَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى

۲۸۳۔ جسے مسجد میں کھانے کے لیے کہا جائے اور وہ  
اسے قبول کرے۔

۴۰۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے  
اسحاق بن عبد اللہ سے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چند اصحاب کے ساتھ  
پایا۔ میں کھڑا ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا  
تھیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کھانے  
کے لیے (بلا یا ہے) میں نے عرض کی کہ جی ہاں (کھانے کے لیے بلا یا ہے)  
آپ نے کچھ قریب موجود لوگوں سے فرمایا کہ چلو، سب حضرات آنے لگے  
اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔

۲۸۵۔ مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور مردوں  
اور عورتوں میں لعان کرنا۔

۴۰۸۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا  
ہم سے ابن جریر نے حدیث بیان کی ہیں ابن شہاب نے خبر دی ہے  
بن سعد کے واسطے سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص کو آپ  
کیا حکم دیں گے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کر دینا  
چاہیے؟ پھر اس مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ مسجد میں نشان کیا اور اس  
وقت میں موجود تھا۔

۲۸۶۔ جب کسی کے گھر جائے تو کیا جس جگہ اس کا جی چاہے  
وہاں نماز پڑھے گا؟ یا جہاں اسے نماز پڑھنے کے لیے  
کہا جائے (وہاں پڑھے گا) اور (اندر جا کر) تجسس نہ کرنا چاہیے۔

۴۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد  
نے بیان کیا ابن شہاب کے واسطے سے وہ محمود بن ربیع سے وہ عثمان  
بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے آپ نے  
پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیے نماز پڑھوں  
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ

لے لعان اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو طوط دیکھے یا اس قسم کا کوئی یقین اسے ہو لیکن معقول شہادت اس سلسلے میں اس کے پاس  
کوئی ذہور شریعت سے خاص شوہر اور بیوی کے تعلقات کی رعایت سے اس کی اجازت دی کہ دونوں قاضی کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کریں۔  
اور ایک دوسرے کے جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت بھیجیں پھر دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے گی۔



مَكَانَ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْنَا  
خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ۝

**باب ۲۸ المساجد في البيوت وصلى الكبراء**  
ابن عازب في مسجد في داره جماعة ۝

۳۱۰۔ حدثنا سفيان بن عيينة قال قالنا  
الليث قال حدثني عفيان بن شهاب قال  
أخبرني محمود بن الربيع أن أنصاراً من  
عقبان ابن مالك وهو من أصحاب رسول الله صلى  
الله عليه وسلم معن شهاب بن رافع أن أنصاراً أتوا  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول  
الله قد أتت بك قوم وأنا أصلي لقومي فإذا  
كانت الأمطار سال الوادي الذي بيني وبينهم  
لم أستطع أن أتي مسجدهم فأتوا رسول الله  
بهم ووددت يا رسول الله أنك تأتيني  
تصلي في بيتي فأتجده مصلياً  
قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وسلم سأفعل إن شاء الله تعالى قال عقبان  
فقد أعتك رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وأبو بكر حين ارتفع النهر فاستاذن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذنت له  
فلم يجلس حين دخل البيت ثم قال  
أين تحب أن أصلي من بيتك قال فأشرك  
له إلى ناحية من البيت فقام رسول الله صلى الله  
عليه وسلم فكبر فقمنا فصفقنا فصلى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ

علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم آپ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔  
آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

۲۸۔ گھروں کی مسجد میں ابن عازب رضی اللہ

عنه نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی۔

۳۱۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے بیان

کیا۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا کہ

مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عقبان بن مالک انصاری رضی اللہ

عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور غزوہ بدر کے شراکین تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم میری بیٹی میں کچھ فرق آگیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز

پڑھاتا ہوں لیکن جب موسم برسات آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے

درمیان جو شیبی علاقہ ہے وہ بھر جاتا ہے اور میں انھیں نماز پڑھانے

کے لئے مسجد تک آنے سے محذور ہو جاتا ہوں اور یا رسول اللہ میری

خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز ادا

فرمائیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا

کردوں گا۔ عقبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ دوسرے دن جب دن چڑھا تو تشریف لائے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دی

جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر کے

کس حصے میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے

گھر میں ایک طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ اُکھڑے

ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف بستہ

ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ کہا کہ ہم نے

لے بیان مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لی جائے۔ اس لیے اس پر عام مساجد کے احکام نافذ نہیں ہوں گے اور

جو شخص کو یہ گھر وراثت میں ملے گا مسجد بھی اسی کے ساتھ ملے گی۔ منیۃ المصل میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مسجد میں جو گھر کے احاطہ میں اس نے بنائی ہے

نماز باجماعت پڑھے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے کی نفیست سے محروم رہے گا فیض الباری ص ۴۱ ج ۲

لے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا ”اصابنی فی بھری مھن الشیء“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مینائی بالکل نہیں جاتی رہی تھی۔ عقبان بن مالک کہ

اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی لیکن ابن ام مکتوم کو اس کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ مادرِ زاد نابینا تھے۔

آپ کو تھوڑی دیر کے لیے روکا اور آپ کی خدمت میں خزیرہ پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ عثمان نے کہا کہ حملہ والوں کا ایک مجمع گھریں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن وحیث یا یہ کہا! ابن وحیث دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر دوسرے نے نکتہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اس سے مقصود خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے منافقت کا الزام لگانے والے نے (یعنی کہ) کہا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زیادہ علم ہے۔ ہم تو اس کی توجہات اور ہمدردیاں منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خدا کی خوشنودی ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، اور ان کے سرداروں میں سے ہیں محمد بن ربیع کی (اس حدیث) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۸۸۔ مسجد میں داخل ہونا اور دوسرے کاموں میں دہنی

طرف سے ابتدا کرنا۔ ابن عمرؓ مسجد میں داخل ہونے کے

لیے اپنے پاؤں سے ابتدا کرتے تھے اور نکلنے کے لیے

بائیں پاؤں سے۔

۴۱۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان

کیا اشعث بن سلیمان کے واسطے وہ اپنے والد سے دھڑک سے

لے غزیرہ عرب کا ایک کھانا۔ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیے جاتے تھے پھر پانی ڈال کر اٹھیں پکایا جاتا تھا۔ جب عرب پک جاتا تھا تو اوپر سے آٹا چھڑک دیتے تھے۔ اسے عرب غزیرہ کہتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ گوشت کو رات بھر کچا چھوڑ دیتے تھے پھر صبح کو مذکورہ صورت سے پکاتے تھے۔

۵۔ صاحب بن ابی بلتہ مومن صادق تھے مکیں اپنی بیوی اور بچوں کی محبت میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کی اطلاع کو کہ مشرکوں کو دینے کی کوشش کی۔ یہ ان کی ایک بہت بڑی غلطی تھی لیکن اس سے ان کے ایمان و اسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ممکن ہے مالک بن وحیث کی دنیاوی ہمدردیاں بھی منافقوں کے ساتھ اسی طرح کی ہوں اور عام صحابہ نے ان کی اس روش کو خشک شبہ کی نظر دیکھا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعزیر کے بعد آپ کے مومن ہونے کی پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے آپ بدر کی روای میں منافقوں کے ساتھ تھے اور ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب بعض صحابہ نے آپ کی منافقوں کے ساتھ ہمدردی از روش پر شبہ کا اظہار کیا تو آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ کیا غزوہ بدر میں وہ شریک نہیں تھے؟

وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا وہ اپنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ لمہارت کے وقت بھی۔ کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

۲۸۹۔ کیا وہ درجائیت میں مرے ہوئے مشرکوں کی قبروں

کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جاسکتی ہے یا نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے یہودیوں پر لعنت بھیجی کہ انہوں

نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں اور قبروں پر نماز پڑھنا

مکروہ ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ

عہد کے قبر کے قریب نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر۔ آپ

نے ان سے اعادہ کے لیے نہیں فرمایا۔

۴۱۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے

واسطے سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا

کے واسطے سے یہ خبر پہنچائی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک کلیسا کا

ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں انہوں

نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان

کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی نیکو کار صالح شخص فوت ہو جاتا تو وہ لوگ

اس کی قبر پر مسجد بناتے۔ اور اس میں بھی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ خدا

کی بارگاہ میں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳۔ ہم سے سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی

ابراہیم القحطانی کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے بیان کیا کہ جب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بالائی علاقہ میں بنو عمرو

بن نبی عوف کے یہاں (رقما میں) ٹھہرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں

جو میں دن قیام فرمایا (اگر میں زیادہ صبح بولیت یہ ہے کہ آپ نے چودہ

دن قیام قیام فرمایا تھا) پھر آپ نے بنو نجار کو بلا بھیجا تو وہ لوگ تلواریں

لٹکائے ہوئے آئے۔ گو یا میری نظروں کے سامنے چمنظر ہے نبی کریم صلی اللہ

مسروری عن عائشہ قالت کانت الشقی صلی

اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع

فی شأنہ کلہ فی طہورہ وترجلیہ وتعلیہ

۲۸۹۔ ہل تبتش قبور مشرکی الجاہلیۃ

وتتخذ مکانہا مساجد یقول النبی صلی

اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیہود انخذوا

قبور انبیاءہم مساجد وما یکرہ من

الصلوۃ فی القبور وراى عمر بن الخطاب

انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبور

القبور ولما مر بالاعادۃ

۴۱۲۔ حدثنا محمد بن المثنی قال قال یحیی

عن ہشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ ان اقر

حبیبۃ وام سلمۃ ذکرنا کینسۃ رایتہما

بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرنا ذلک للنبی صلی اللہ

علیہ وسلم فقال ان اولیک اذا کان فیہم

الرجل الصالح فکانت یخوۃ علی قبرہ مسجدۃ و

صوۃ ورافہ یتلک الصورۃ واولیک شرار الخلق

عند اللہ یمروا فی قیامتہ

۴۱۳۔ حدثنا مسدد قال ثنا عبد اللہ بن ابی

ابراہیم عن انس بن مالک قال قد مر النبی

صلی اللہ علیہ وسلم المذینۃ فزل اعلى

المذینۃ فی حنی یقال لہم بنو عمرو بن عوف

فاقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم اربعۃ

عشرین لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار

فجاءوا متقلدین السیوف فکاف انظر الی

لے انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھتے ہیں ایک طرح کی ان کی تعظیم و تکریم کا پہلو دکھاتا ہے اور کفار اور یہود و مسیحیوں کی طرف سے ان کی تعظیم و تکریم کے اس فعل پر لعنت ہے خدا کی طرف سے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کے پاس مسجدیں بنائیں لیکن مشرکین کو قبروں کو کھا کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کہہ سکتے کہ ان کی تعظیم کا خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ مشرکوں کی قبروں کی امانت جانتے ہیں۔ اس لیے آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آپ کے عمل کی قیادت نہیں ہے بلکہ جب عرب کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے تو ان کی یہ ایک وضع تھی کہ انوار گردن سے لٹکائے ہوئے تھے۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَوَّلُكَ  
رِدْقُهُ وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى انْفَى بَقَاءُ  
أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَذَرَ كَتِفُهُ  
الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَايِينِ الْغَنَمِ وَإِنَّ أَمْرًا  
بَيْنَاءُ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مِلَّةِ بَنِي النَّجَّارِ  
قَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ تَأْمِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا  
قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ مَرَّةً  
وَحِيلَ قَالَ أَنَسُ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ فَبَوَّأَ  
الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خِوْبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ  
فَأَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ  
الْمُشْرِكِينَ فَتُبِثَتْ ثُمَّ بِالْخِوْبِ فُتِثَتْ  
وَالنَّخْلُ فَتُقِلَّ فَمَضَوْا لِنَخْلٍ قِبَلَ الْمَسْجِدِ  
وَجَعَلُوا أَوْصَادَ تَيْلِهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا  
يَنْقُلُونَ الصَّخَرَةَ وَهَدَيْرَتْ جُرُودُ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ  
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرًا لْخَيْرَةِ  
فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ۝

### باب ۲۹۰ الصَّلَاةُ فِي مَرَايِينِ الْغَنَمِ

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي  
مَرَايِينِ الْغَنَمِ ثُمَّ يَمُوتُ بَعْدَ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي  
مَرَايِينِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ ۝

علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں۔ ابو بکر صدیقؓ آپ کے پیچھے بیٹھے  
ہوئے ہیں اور بنو نجار کی جماعت آپ کے چاروں طرف ہے۔ اسی حال میں  
ابو ایوب کے گھر کے سامنے آپ نے اپنا سامان اتارا اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا  
کر لیں۔ آپ بکریوں کے بازوؤں میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ  
نے یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ نے  
بلو کر فرمایا کہ اے بنو نجار کے لوگو! تم اپنے اس احاطہ کی قیمت لے لو  
انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے  
ہم تو صرف خداوند تعالیٰ سے اس کا اجر مانگتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ اس  
احاطہ میں ایک دیران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مشرکین کی قبروں کو حکم دے کر اکھڑوا دیا اور اہل کوفہ کو صاف اور  
برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا دیا۔ لوگوں نے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ  
کی جانب بچھا دیا اور پتھروں کے ذریعہ انھیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھا کر  
سوئے رجب پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے اور یہ  
کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی (قابل  
توجہ) نہیں پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

۲۹۰۔ بکریوں کے بازوؤں میں نماز پڑھنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوالقیاس  
کے واسطے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے بیان کیا۔ کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بازوؤں میں نماز پڑھتے تھے پھر میں  
نے انھیں یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بازوؤں میں  
نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے یہ

لے جانے ان جوڑے لکھا ہے کہ کھجور کے ان درختوں سے قبلہ کی دیوار بنائی گئی تھی اور کھڑا کہ کے ایٹھ اور کار سے انھیں استوار کر دیا گیا تھا۔ یہی کہا جاتا  
ہے کہ چھت کا وہ حصہ جو قبلہ کی طرف تھا اس میں ان درختوں کو استعمال کیا گیا تھا۔ جو شعروے مختلف چیزیں تھیں۔ یہ نام عرب جاہلیت کا رکھا ہوا ہے۔ اس کی علت  
فقہ ہندی یا ہمک ہندی کی سی ہوتی ہے کہ عرب بکریاں اور اونٹ پاستے تھے۔ یہی ان کی معیشت تھی جہاں رات کے وقت انھیں لاکر وہ باندھتے تھے ان میں ایک  
طرف اپنے بیٹھے اٹھنے کی بھی ایک جگہ بنالیا کرتے تھے جس کی صفائی کا بھی التزام رکھتے تھے چونکہ مسجد کی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور نماز پڑھنے کے لیے اسلام میں کسی  
خاص جگہ کی قیدی نہیں تھی اس لیے انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بکریوں کے ان بازوؤں میں نماز ادا فرمائی یہاں کی کوئی تفصیل نہیں تھی جہاں بھی  
نماز کا وقت ہو جاتا آپؐ فرما دیا کہ لیجئے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اب عام حالات میں نماز مسجد میں ہی پڑھنا ضروری قرار پا گیا۔

## باب ۲۹۱ الصلوٰۃ فی مواضع الابل ۛ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِيعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ السَّيِّدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَعِّلُهُ ۛ

## باب ۲۹۲ مَنْ صَلَّى وَقَدْ آمَهُ تَمُورٌ

أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَارَادَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ مَذْرُوعًا . وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنِي مَالٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِضْتُ عَلَى النَّارِ وَأَنَا أَصَلِّي ۛ

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَّارٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الْكُمُوسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَوَيْتُ النَّارَ لَمْ أَرْمَنْظُرْ أَكَايَوْمَ قَطُّ أَقْلَمُ ۛ

## باب ۲۹۳ كَرَاهِيَةُ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ ۛ

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي تَارِيعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَقْنَدُوا هَاهُ مُبَوَّرًا ۛ

## باب ۲۹۴ الصَّلَاةُ فِي مَوَاضِعِ الْخُسْفِ

وَالْعَنَابِ وَكُنُوزِ الْوَيْلِ عَلَى رِجْلِ اللَّهِ عَنْهُ كِرَاهَةُ الصَّلَاةِ بِخُسْفٍ بَابِلَ ۛ

بِسْمِ اللَّهِ

۲۹۱۔ اذٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنا۔

۴۱۵۔ ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن حیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے دیکھا تھا۔

۲۹۲۔ جس نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے تموز، آگ یا

کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے یہاں) کی جاتی ہو۔ اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو۔ زہری نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے آگ (دوزخ کی) لانی گئی اور اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۴۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطے سے

وہ عطارد بن یسار سے وہ عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے (آج) دوزخ کو دیکھا۔ اس سے زیادہ بھیا تک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

۲۹۳۔ مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۴۱۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ اور انھیں بالکل مقبرہ نہ بناؤ۔

۲۹۴۔ (عذاب کی وجہ سے) وحشی ہوئی جگہوں میں، اور عذاب

کے مقامات میں نماز پڑھنا۔ علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے بابل کی وحشی ہوئی جگہ میں (عذاب کی وجہ سے) نماز کو ناپسند فرمایا تھا۔

۱۔ ان مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگرچہ حدیث میں جو اس عنوان کے تحت دی گئی ہے نماز سے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں ہے لیکن اس میں اس بات کو بتایا گیا ہے کہ ایک مومن کے دل میں ان مقامات سے گزرتے ہوئے کس طرح کا تاثر ہونا چاہیئے۔ اس سے پہلے ایک حدیث گزر چکی ہے کہ ایک سفر میں جب رات کے آخری حصہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ پڑاؤ الا توفیٰ نماز کا وقت گزر گیا اور آپ بیدار نہ ہوئے سورج نکلنے کے بعد جب آنحضرت نے نماز پڑھ کر فرمایا کہ یہاں شیطان کا اٹھنا ہے اور تم کو ہی دودھا کرے گا آپ نے نماز ادا فرمائی اس لیے جن مقامات پر خدا کا عذاب نازل ہو چکا ہے وہاں بھی شیطان ان اوقات ضرور بہرے گا۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلَيَّ هَذَا الْمَعْدَنِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصْنِئُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ

باب ۲۹۵ الصلوة في البيعة - وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا لَمْ تَدْخُلْ كُنَّا نَسْكُكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّورُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُعَلِّقُ فِي الْبَيْعَةِ الْأَبْيَعَةِ فِيهَا التَّمَاثِيلُ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَمِعَتْ رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْخَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَا رَأَيْتُكَ كَرْتُ لَهُ مَا رَأْتُ فِيهَا مِنَ الصُّورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ قَوْمٌ آدَمَاتُ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِمُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِمُ يَتَوَّأ عَلَى كَفْرِهِ مُسْجِدًا أَوْ صُورًا فِيهِ تِلْكَ الصُّورُ أُولَئِكَ شَرُّ الرَّاغِلِينَ وَنَدَّ اللَّهُ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْبُوحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُفِقَ يَطُورُ حَمِيمَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اخْتَمَ بِهِ كُتِفَهَا عَنْ دُجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ كَعْتُهُ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَتَقْبُرُونَ أَنْبِيََاءَهُمْ مَسْجِدًا يَحْدِرُ مَا صَنَعُوا

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۴۱۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان معذب قوموں کے آثار سے اگر تمہارا گزر ہو تو روٹتے ہوئے گزرو۔ اگر تم اس موقع پر روزہ سکو تو ان سے گزرو ہی نہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

۲۹۵۔ کلیسا میں نماز۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کلیساؤں میں اس لیے نہیں جاتے کہ ان میں مجتہد ہوتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کلیسا میں نماز پڑھتے تھے لیکن جن میں مجتہد رکھے ہوتے ان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۴۱۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر دی۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اسے ماریہ کہتے تھے۔ انھوں نے ان مجلسوں کا بھی ذکر کیا جن میں اس میں دیکھا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے کہ اگر ان میں کوئی نیک بندہ (یا یہ فرمایا کہ) نیک شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں اسی طرح کے مجتہد رکھتے۔ یہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔

۴۲۰۔ ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر پہنچائی زہری کے واسطے سے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مقبرہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحن الوفات میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے تھے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا خدا کی لعنت ہر یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔ یہود و نصاریٰ کی بدعات سے آپ لوگوں کو ڈر رہے تھے لہ

۴۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطے سے وہ

لے آپ نے اپنی مرضی الوفات میں خاص طور سے یہود و نصاریٰ کی اس بدعت کا ذکر کیا اور اس پر لعنت بھیجی کیونکہ آپ بھی نبی تھے اور سابق میں انبیاء و صالحین کے ساتھ ایک معاملہ کیا جا چکا تھا اس لیے آپ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو اس بات پر خاص طور سے متنبہ کر دیں۔

عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ  
الْيَهُودُ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۖ

**باب ۲۹** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلْتُ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدًا وَ  
مُحَرَّمًا ۖ

ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو۔ انھوں نے اپنے  
انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائی ہیں۔

۲۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مجھے رؤے  
زمین کے ہر حصہ پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی  
اجازت ہے۔

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شمیم نے بیان  
کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو الحکم سیار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید فقیر نے  
بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے  
پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں (۱) میرا رب ایک مہینہ کی مسافت سے  
دشمنوں پر پڑتا ہے (۲) اور میرے لیے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور  
پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لیے میری امت کے جس فرد کی  
نماز کا وقت رجھاں بھی آجائے اسے (دیں) نماز پڑھنا پڑ جائے  
(۳) اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے (۴) پہلے انبیاء (۵) اپنی  
خاص قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے دنیا کے تمام  
انسانوں کی (قیامت تک) ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے (۵) اور مجھے  
شفاعت عطا کی گئی ہے۔

۲۹۸۔ عورت کا مسجد میں سونا۔

۲۲۳۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو اسامہ  
نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی  
اللہ عنہا سے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک باندی تھی۔ انھوں نے اسے  
آزاد کر دیا تھا اور وہ انھیں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ  
ان کی ایک لڑکی کہیں باہر گئی۔ وہ تیسے کا نرخ جڑاؤ پہنے ہوئے تھی  
اس باندی نے بتایا کہ یا تو لڑکی نے اسے خود کہیں پھوڑ دیا تھا یا اس  
سے گر گیا تھا۔ پھر اس طرف سے ایک چیل گزری وہ نرخ جڑاؤ پڑا  
ہوا تھا۔ چیل اسے گزشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی۔ بعد میں قبیلہ مالو  
نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ملنا کہاں سے۔ ان لوگوں نے اس کی  
تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی یعنی شروع کر دی۔ انھوں نے اس کی

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ  
أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ  
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصْرَتٌ بِالزُّعْبِ مَيِّزَةٌ  
شَهْرٌ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ  
مُحَرَّمًا وَ أَيْسَّرَ لِي الْيُسْرَى أَوْ رَكْنَتُهُ  
الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَ أُجِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ  
وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً  
وَ يُبْعَثُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَ أُعْطِيتُ  
الشَّفَاعَةُ ۖ

**باب ۲۹** نَوْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۖ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةَ كَانَتْ سَوْدًا لِعَلِيٍّ  
مِنَ الْعَرَبِ فَانْتَمَتْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ فَكَانَتْ  
فَخَرَجَتْ صَبِيَّةً لَهَا عَلَيْهَا وَشَاءَ أَحْمَرُ مِنْ  
سُيُورٍ فَكَانَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ قَعَ مِنْهَا كَثُرَتْ  
بِهِ حُمَاةً وَ هُوَ سَلَقَ فَصَبَبَتْهُ لَحْمًا  
فَخَطَفَتْهُ فَكَانَتْ فَاتَمَسَّوْهُ فَكَرِهَ يَحْمِلُوهُ  
فَكَانَتْ فَاتَمَسَّوْهُ بِهِ فَكَانَتْ فَطَفِعُوا يُفْتَشُونِي  
حَتَّى فَتَشُّوا قُبُلَهَا فَكَانَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَنَائِمَةٌ

مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْخُدَّيَاةُ فَأَلْقَتْهُ  
قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَعُلْتُ هَذَا  
الَّذِي أَتَيْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ  
بَرِيئَةٌ وَهَؤُلَاءِ هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَتَتْ  
قَالَتْ عَالِيَتُهُ فَكَانَتْ لَهَا خَبْرًا فِي الْمَسْجِدِ  
أَوْ يَحْشُشُ قَالَتْ فَكَانَتْ ثَانِيَتِي فَنَحَدَّتْ  
عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا  
إِلَّا قَالَتْ :

وَيَوْمَ الْوُشَاحِ مِنْ ثَعَالِيٍّ رَيْنَا  
أَلَّا إِلَهَ مِنْ يَدِكَ الْكُفْرُ أَنْجَانِي  
قَالَتْ مَا لَيْتُهُ فَعُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكَ لَا تَقْعُدِينَ مَعِيَ  
مَقْعَدُ إِلَّا قُلْتُ هَذَا قَالَتْ لَعَنَ شَيْئِي بِهَذَا الْخُدَّيَاةِ  
بَاب ۲۹۹ تَوَمُّرُ الرَّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ - وَقَالَ  
أَبُو جَلَّابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا رَهْطٌ  
مِنْ عَمَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا  
فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ  
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءُ +

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مُرَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَخْرَبَ لَا أَهْلَ  
لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

شرمگاہ تک کی تلاشی لی اس نے بیان کیا کہ واللہ میں ان کے ساتھ اسی حالت  
میں کھڑی تھی کہ وہی چل آئی اور اس نے ان کا زیور گرادیا۔ وہ ان کے سامنے  
ہی گرا۔ میں نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر جھٹ لگاتے  
تھے تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی۔  
یہی تو ہے وہ زیور۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے بیان کیا کہ اس کے لیے مسجد نبوی میں ایک برادریہ لگا دیا گیا (یہ کہہ کر)  
چھوٹا سا حیمہ لگا دیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ باندی  
میرے پاس آئی تھی اور مجھ سے باتیں کرتی تھی۔ جب بھی وہ میرے پاس  
آئی تو یہ ضرور کہتی۔ جوطاف کا لون ہمارے رب کی عجیب نشانیوں سے ایک  
ہے۔ اسی نے مجھے کفر کے شہرے بھات دی۔ عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ میں  
نے اس سے کہا کہ آخر بات کیسے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ  
بات ضرور کہتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

۲۹۹ - مسجد میں مردوں کا سونا - اور ابو قتادہ نے  
انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ عکک کے کچھ لوگ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صف میں ٹھہرے۔  
عبدالرحمن بن ابی بکر نے فرمایا کہ صف میں رہنے والے اصحاب  
فقر کرتے۔

۴۲۴ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے  
واسطے سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبید اللہ  
بن عمر نے خبر پہنچائی کہ وہ اپنی زوجہ ان کے زمانہ میں جب کہ بیوی بچے  
نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سوتے تھے۔

لے یہ ایک خاص واقعہ ہے اور زیادہ سے زیادہ رخصت کے درجہ میں اس سے کوئی مسئلہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیونکہ سوتے وقت مسجد کا جو اقصیٰ احرام ہے  
وہ قائم نہیں رکھا جاسکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ اجنبی بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے جب سنا تو انہیں بلا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ  
مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں اس کی سزا دے بغیر نہ رہتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اس طرح بلند آواز سے گفتگو کرتے ہو؟ جب مسجد کی عزت و حرمت  
اس درجہ ملحوظ ہے تو عام حالات میں سونے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے اور وہ بھی عورتوں کے لیے؟ حنفیہ کے یہاں مسافروں کا اس سے ہٹنا  
ہے۔ ورنہ مردوں کے لیے بھی مسجد میں سونا عام حالات میں ان کے نزدیک مکروہ ہے۔ صف مسجد نبوی میں ایک سایہ دار عکس تھا جہاں فقراد و مسکین رہا  
کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنے والی حدیث میں اپنی جوانی کا جو واقعہ بیان کیا ہے اسے مسجد میں سونے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ ابن عمر اس دور میں  
انتہائی طریب اور مسکین لوگوں میں تھے۔ مدینہ میں بے وطن تھے نہ گھر تھا نہ بار اور زندگی بہر طرح تنگی کے ساتھ گذر رہی تھی۔ اس لیے آپ مسجد میں سوتے تھے۔



۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَّ فَاطِمَةَ فَلَمَّا بَعْدَ عَلِيٍّ  
فِي الْبَيْتِ فَقَالَ آيُنَ ابْنُ عَمِيَّتٍ قَالَتْ كَانَ  
بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَضَيْتَنِي فَوَجَّهَ فَلَمَّا  
يَقِينُ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَنَسَائِطٍ أَنْظُرُوا إِنِّ هُوَ نَجَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَأَيْتُ نَجَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَرَجٌّ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَ  
أَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ثُمَّ أَبَا تُرَابٍ ثُمَّ أَبَا تُرَابٍ ۝  
۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ قُتَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصِّفَةِ مَا مِنْهُمْ  
تَجَلَّى عَلَيْهِ رِدَآؤُهُ أَوْ أَرَادَ وَمَا كَسَا قَدْ رَبَعُوا فِي  
أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ  
وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ  
كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ ۝

**بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ**  
وَقَالَ كُتُبُ بَنِي مَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ ۝

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ مِخْيَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مِسْقَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

۴۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز  
بن ابی حازم نے بیان کیا۔ ابو حازم کے واسطے سے وہ سہل بن سعد رضی  
اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کے گھر تشریف لائے دیکھا  
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں ہیں اس لئے آپ نے فاطمہ کے دریا  
فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ میرے اور ان  
کے درمیان کچھ ناگوار ہی پیش آگئی اور وہ مجھ پر غصہ ہو کر کہیں باہر چلے گئے  
ہیں اور میرے یہاں قیلو لہ بھی نہیں کیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک شخص سے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کریں کہ وہ کہاں ہیں وہ آئے اور  
بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم  
پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسم سے مٹی جھاڑتے  
جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابو تراب اٹھو لیٹے

۴۲۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن فضیل نے  
اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صلوٰۃ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا  
نہ تھا جس کے پاس چادر (رداء) ہو۔ یا تہبند نہ تھا یا رات کو اوڑھنے  
کا کپڑا جنھیں یہ اصحاب اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے یہ کپڑے کسی کی  
آدمی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس  
خیال سے کہ کہیں شرگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے تھامے رہتے تھے۔

۳۰۰۔ سفر سے واپس پر نماز۔ کعب بن مالک نے

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس  
تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز پڑھتے۔

۴۲۷۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے بیان  
کیا کہ ہم سے محارب بن دثار نے بیان کیا جابر بن عبد اللہ کے واسطے

۱۔ چونکہ آپ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت سے آپ نے ابو تراب فرمایا۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر  
بدن میں کوئی اس کنیت سے خطاب کرتا تو آپ بہت غصہ ہوتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ جو ناگوار ہی پیش آگئی ہے وہ دور ہو جائے اس  
واقعہ سے اسلام میں رشتہ مصاہرت کی مدارات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ رات کے وقت سونے  
اور قیلو لہ کے لیے لیٹے جانے میں بڑا فرق ہے۔

۲۔ رواہ ابی جابر کہہتے تھے جسے تہبند کے اوپر کرتا پہننے کے بجائے اوڑھتے تھے۔ اس حدیث سے اصحاب صفہ کی غربت و فلاکت کا پتہ چلتا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرُ أَرَاكَ قَالَ صُحْبِي فَقَالَ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ فِي عَيْنِهِ دُمُوعٌ فَقَضَى فِي وَزَادَ فِي ۝

بسم اللہ

**باب ۳۰۱** إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ

فَلْيُزَكِّمْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلِسَ ۝

۴۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّكَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُزَكِّمْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلِسَ ۝

**باب ۳۰۲** الْحَدَّثُ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۲۹- حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْلِي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةٍ أَلَدَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يُعِدِّكَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ۝

**باب ۳۰۳** بُنْيَانُ الْمَسْجِدِ - وَ قَالَ

أَبُو سَعِيدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَ أَمْرُ عُمَرَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ وَ قَالَ أَكُنْ النَّاسُ مِنَ الْمَطَرِ وَ آيَاتُكَ أَنْ تُحَجِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَقْتُلَنَّ النَّاسَ وَ قَالَ النَّسْرُ رَضِيَ

آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر نے کہا میرا خیال ہے کہ محراب نے چاشت کا وقت بتایا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ (پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض تھا جسے آپ نے ادا کیا اور مزید بخشش کی۔

۳۰۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے

دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطے سے خبر پہنچائی۔ وہ عمرو بن سلیم زرقی سے وہ ابو قتادہ سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۳۰۲۔ مسجد میں ریاخ خارج کرنا۔

۴۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر پہنچائی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی رہو اور ریاخ خارج کرو تو ملائکہ تم پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔

۳۰۳۔ مسجد کی عمارت۔ ابو سعید نے فرمایا کہ مسجد نبوی

کی چھت کھجور کی شاخوں سے بھواری گئی تھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی تعمیر کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں تمہیں بارش سے بچانا چاہتا ہوں۔ مسجدوں پر سرخ زرد رنگ کروانے سے بچو کہ اس سے لوگ غافل ہو جائیں گے لہذا حضرت انس رضی

لہ ابن بلال نے کہا ہے کہ شاید حضرت عمرؓ نے یہ بات اس واقعہ سے سمجھی ہو جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم کی دھاریا چادر اوپس کرادی تھی۔ پہلے اس میں آپ نے نماز پڑھی اور واپس کرتے وقت فرمایا کہ یہ چادر مجھے میری نماز سے غافل کر دیتی۔ حافظ ابن جریر نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ممکن ہے حضرت عمرؓ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی خاص علم رہا ہو کیونکہ ابن ماجہ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ عمرؓ نے فرمایا کسی قوم میں جب بدگلی پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی عبادت گاہوں کو بڑی زیب و زینت کے ساتھ سجاتے ہیں۔ متعدد صحیح احادیث میں بھی مساجد کے پختہ بنوانے کو قیامت کی علامات کہا گیا ہے۔ ان احادیث و آثار سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کو پختہ کروانا جائز ہی نہ دیکھا جائے یہی وجہ ہے

يَتَّبِعَهُنَّ يَهَامُّنَّ لَا يَعْصِرُونَ نَهَامًا  
قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُغْزِرُنَّهَا  
حَتَّى تَخْرُقَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

بت بت بت

فسد مایا کہ (اس طرح پختہ بنوانے سے) لوگ مساجد پر غزو  
مہمات کرنے لگیں گے اور ان کو آباد کرنے کے لیے بہت  
کم لوگ رہ جائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم بھی  
مساجد کی اسی طرح زبانش کر دے گے جس طرح یہود و نصاریٰ  
نے کی لیے

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
صَالِحٍ بْنُ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۴۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یعقوب بن  
ابراہیم بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے صالح بن کيسان  
کے واسطے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر  
نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد کئی اینٹ سے

بقیہ حاشیہ :- کہ جب پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو پختہ کروایا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اعتراض کیا لیکن حضرت عثمان  
ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ دین کے رموز و واقف تھے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے اور آپ کو حالات کا علم ہوا تو آپ نے ایک حدیث سنا کی جس میں بصر اصرحت اس بات کی پیشین گوئی تھی کہ  
ایک دن آئینہ گامیری اس مسجد کی پختہ بنیادوں پر تعمیر ہوگی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو اپنے دور خلافت میں ذاتی خرچ سے پختہ کروایا تھا  
اور جب آپ کو یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو خوش ہو کر اپنی جیب سے پانچ سو دینار آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیے  
اس کے علاوہ جب صحابہ نے اعتراض کیا تو آپ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ جس نے ایک مسجد تعمیر کی خدا جنت میں اس کے لیے دیا  
ہی مکان بنائے گا۔ گویا آپ کے نزدیک کیفیت تعمیر اس امر سے مراد ہے۔ مساجد کی پختگی اور ان کی زیب و زینت کے سلسلے میں جس طرح کی  
احادیث آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کا منصب یہ ہے کہ وہ دنیا کی طرف سے بے توجہی اور حصول آخرت کی ترغیب دیں۔ مساجد اور اس  
سے متعلقہ چیزیں اگرچہ دین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اس کی فابری حسن و زیبائش عموماً بنانے والوں کے لیے دنیا میں فخر و مہمات کا سبب بن جاتی  
ہیں۔ یہود و نصاریٰ میں مطلوب عبادت، اس میں خشوع اور خضوع ہے نہ تعمیر و تزئین اسی لیے اہل حق صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اس کی طرف  
توجہ دلاتے ہیں کہ ظاہری زیب و زینت پر اپنی ساری توجہ صرف کر کے اصل مقصد سے غافل نہ ہو جائیں اور ہوتا بھی یہاں ہے کہ لوگ بعد میں  
روح اور تقویٰ سے زیادہ ظاہری شان و شوکت کو اہمیت دینے لگتے ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ بحضرت احادیث کی روشنی میں اس  
بات کو واضح کیا جاتا کہ اہل حق صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے مسائل میں پیدا ہونے والی صورتوں کی تردید بڑی شدت کے ساتھ کی ہے جو مقصود و  
مطلوب نہیں ہوتیں اور عام طور سے انھیں کو مقصود و مطلوب بنالیا جاتا ہے یا جو اہم ہوتی ہیں اور لوگوں کے دل و دماغ اسے اہمیت نہیں دیتے۔ مساجد  
کی زیبائش اگر اس کی تعلیم کے پیش نظر کی جائے اور اس میں کوئی اپنا ذاتی رد و پیہہ لگائے تو امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اس کی رخصت ہے ابن ابی  
نہی کہہ ہے کہ جب لوگ اپنے ذاتی کمالات پختہ بنانے لگے اور اس کی زیبائش اور آرائش پر رد و پیہہ خرچ کرنے لگیں پھر اگر انھوں نے مساجد کی تعمیر میں بھی  
بہی طرز عمل اختیار کیا تو اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیے تاکہ مساجد کی اہمیت و استحقاق نہ ہونے پائے۔ اس لیے اہل توحید ہے کہ مساجد مادہ طریقہ پر تعمیر  
ہوں لیکن زائد بدل گیا تو پختہ بنوانے میں بھی حرج نہیں ہے اس طرح کے تمام مسائل میں بنیادی بات یہ ہے کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ، روح، تقویٰ اور دلوں  
کی طہارت کے لیے سب سے زیادہ مہمک ہے اور ان تمام احادیث و آثار میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں بھی بنیادی مقصد پیش نظر ہے جب یہود و نصاریٰ  
اپنے مذہب کی روح سے غافل ہو گئے تو سارا زور چند ظاہری رسوم و رواج پر دینے لگے۔

بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اس کی کڑیوں کے۔ ابو بکرؓ نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی کڑیوں کے رکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عمارت کو بلب دیا اور اس میں بہت سے تعمیرات کئے۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائیں۔ اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت سا کھوکری کر دی۔

۳۰۴۔ تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے ”مشرکین خدا کی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ نہیں لیں“ الآیۃ

۴۳۱۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن مختار نے بیان کیا کہ کہا کہ ہم سے خالدہؓ نے حکمر کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلے اور ان کی احادیث سنو۔ ہم چلے ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے ایک باغ میں رکھوائی کر رہے تھے جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور اسے اوڑھ لیا۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبویؐ کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے وقت ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس۔ عمار کو ایک باغی ٹھات قتل کرے گی جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فتنوں سے خدا کی پناہ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّيْلِ وَدَسْفُفُهُ  
الْجَوِيدُ وَعَمَدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ  
أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى  
بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَالْجَوِيدِ وَأَعَادَ عَمَدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ  
عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ  
بِالْحِجَارِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْفَصَّةِ وَجَعَلَ عَمَدًا مِنَ الْحِجَارِ  
مَنْقُوشَةً وَدَسْفُفَهُ بِالنَّجَاحِ :

باب ۳۰۴ التَّعَاوُنُ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ  
قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ  
أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُحْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ  
عِكْرَمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ  
أَنْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَأَسْمَعْنَا مِنْ حَدِيثِهِ  
فَأَنْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصَلِّيهِ فَأَخَذَ دَعَاةً  
فَاخْتَبَى ثُمَّ أَنْشَأَ يَحْتَقِنًا حَتَّى أَقَى عَلَى  
ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ كِبَنَةً كِبَنَةً  
وَعَمَارًا لِبَنَتَيْنِ لِبَنَتَيْنِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقْضِى الثَّرَابَ عَنْهُ  
وَيَقُولُ دَيْحَ عَمَارٍ تَقْسُدُهُ الْفِتْنَةُ  
الْبَاغِيَةُ يَسُدُّ عَوْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوهُمْ  
إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَارٌ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنَ الْفِتَنِ :

۱۔ مسجد نبویؐ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی دوسری تعمیر ہوئی تھی پہلی مرتبہ اس کا طول و عرض ساٹھ ساٹھ ہاتھ تھا۔ دوبارہ آپ ہی کے عہد میں اس کی تعمیر غزوہ خیبر کے بعد ہوئی اس مرتبہ اس کا طول و عرض سو سو ہاتھ رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس میں مزید اضافہ کرایا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں طول و عرض بھی بڑھوا دیا تھا اور پختہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کرائی۔ بعض سلاطین نے ان تمام تعمیرات کو جو مسجد نبویؐ میں ہوئے اور اس کے بعد حضرت عمار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہوئے فحاشات لگا کر متاذکر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد سلاطین نے بھی مسجد نبویؐ میں اضافہ کرایا۔ لیکن یہ ایک دوسرے سے متنازع نہیں ہیں۔ اور اب مزید اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے۔

### باب ۳۰۵۔ اِلِیْتَعَانَهُ بِالْخَجَارِ وَالْمَسَاجِدِ فِي اَعْوَادِ الْمُنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ :

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مَرِي  
غُلَامًا مَلَاحِ الْخَجَارِ يَفْعَلُ لِي اَعْوَادًا اَجْلِسُ  
عَلَيْهِمْ :

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَبِيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا  
اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاَنْتَ لِي غُلَامًا  
يَخْجَارُ اَقَالَ اِنْ شِئْتُ فَعَمِلْتُ الْمُنْبَرَ :

### باب ۳۰۶۔ مَنْ تَبَنَّى مَسْجِدًا

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَرُو اَنَّ بُكَيْرًا  
حَدَّثَهُ اَنَّ عاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ  
اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ الْخُوَارِثِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ  
قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ بَنَى مَسْجِدًا اَقَالَ بُكَيْرٌ حَبِيبُ  
اَنَّهُ قَالَ يَسْبَغُنِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ  
لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ :

### باب ۳۰۷۔ يَأْخُذُ بِنُصُولِ السَّبِيلِ اِذَا

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ :

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَدَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ

۳۰۵۔ بڑھئی اور کارہ گیر سے مسجد اور منبر کے تختوں کو  
بنوانے میں تعاون حاصل کرنا ۔

۴۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز  
نے ابو حازم کے واسطے سے بیان کیا وہ سہل رضی اللہ عنہ سے کبھی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے یہاں ایک آدمی بھیجا کہ وہ اپنے  
بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لیے (منبر) لکڑیوں کے تختوں سے بناد  
جن پر میں بیٹھا کروں ۔

۴۳۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبد الواحد  
بن ابیْن نے بیان کیا اپنے والد کے واسطے سے وہ جابر بن عبد اللہ  
سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لئے کوئی  
ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں۔ میری ملکیت میں ایک بڑھئی  
غلام بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو منبر بنوا دو ۔  
۳۰۶۔ جس نے مسجد بنوائی ۔

۴۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن وہب  
نے بیان کیا۔ ..... کہا کہ مجھے عمرؓ نے  
خبر پہنچائی کہ بکیر نے ان سے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ  
نے بیان کیا۔ انھوں نے عبید اللہ خولانی سے سنا انھوں نے عثمان  
بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ و  
السلام کی (اپنے ذاتی خرچ سے) تعمیر کے متعلق لوگوں کے اعتراضات  
کو سن کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت زیادہ تنقید کرنے لگے حالانکہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس نے مسجد بنائی۔ بکیر  
(راوی) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے مقصود  
خداوند تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس  
کے لیے بنائیں گے ۔

۳۰۷۔ جب مسجد سے گزرے تو اپنے تیر کے پھل کو  
تھامے رکھے ۔

۴۳۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے  
بیان کیا۔ کہا کہ میں نے عمروؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے جابر بن عبد اللہ سے  
یہ سنا ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے گزرا وہ تیر لیے ہوئے تھا۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کے پھل کو تمہارے رکھو۔

بہت بہت

۳۰۸۔ مسجد سے گزرنا۔

۴۳۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازاروں سے تیریجے ہوئے گزرے تو اسے اس کے پھل کو تمہارے رکھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اپنے ہی ہاتھوں کسی مسلمان کو زخمی کر دے۔

۳۰۹۔ مسجد میں اشعار پڑھنا

۴۳۷۔ ہم سے ابو الیمان حکم بن نانغ نے بیان کیا کہا کہ میں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر پہنچائی کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عون نے خبر پہنچائی۔ انھوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو۔ اے اللہ حسان کہ درود القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ مدد کیجیے ابو ہریرہ نے فرمایا ہاں میں گواہ ہوں۔

۳۱۰۔ حراب والے مسجد میں

۴۳۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازے پر دیکھا اس وقت صبح کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سِہما مَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا ۝

باب ۳۰۸ المُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَّاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا يَنْبُلُ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نَصَالِهَا لَا يَغْفِرَ بِكَفِّهِمْ مُسْلِمًا ۝

باب ۳۰۹ الشُّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ ابْنَ ثَابِتٍ إِذْ نَصَرَ رَجُلًا يُسْتَشِيرُهُ أَبَاهُ زَيْدَةَ أَنْشَدَ لَكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَلَمْ تَهْمُ أَيُّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۝

باب ۳۱۰ أَصْحَابُ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يُغْلَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ

لے مشرکین عرب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہا کرتے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ خاص طور سے ان کا جواب دیتے تھے۔ آپ دربار نبوی کے بلند پایہ شاعر تھے اور مشرکوں کو خوب جواب دیتے تھے۔ آپ کے اس سلسلہ میں واقعات بکثرت منقول ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جواب سے محفوظ ہوتے اور ومانی دیتے۔ مسجد نبوی میں آپ کے لیے خاص طور سے مہر رکھ دیا جاتا اور آپ اسی پر کھڑے ہو کر صحابہؓ کے ایک مجمع میں اشعار سناتے جس میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوتے۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی نقص نہیں بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں۔ آں حضور حضرت حسان کے ذریعہ مشرکین کا عرب کے خاص مزاج کے پیش نظر جواب دلاتے تھے۔

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ فِي بَرْدِ آيَةٍ  
أَنْظُرُ إِلَيْهَا تَعْيِيهِمْ زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْبَعُونَ  
بِحُرَابِهِمْ :

### باب ۳ ذکر البیع والشرا علی الینبر فی المسجد :

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَتَتْهُمَا بِرْمِزَةٌ تَسْأَلُهُمَا فِي كِتَابَيْهِمَا فَقَالَتْ  
إِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ عَلَيَّ  
وَقَالَ أَهْلُهُمَا إِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْتُهُمَا مَا بَقِيَ  
وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً إِنْ شِئْتُمْ أَخْتَفَرْتُهُمَا وَيَكُونُ  
الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْهُ ذَلِكَ فَقَالَ  
أُبَيَّاهُمَا فَأَخْبَرْتُهُمَا فَأَمَّا الْوَلَاءُ بَيْنَ أَعْتَقَ ثُمَّ  
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَنْبَرِ وَقَالَ  
سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْيَنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شَرَوْكًا

مجھے اپنی چادر میں چھپایا تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں۔ ابراہیم بن  
منذر سے حدیث میں یہ زیادتی منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن  
وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے  
خبر پہنچائی۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا جب کہ حبشہ کے لوگ پھوٹے نیزوں (حواب) سے مسجد میں  
کھیل رہے تھے۔

۳۱۱۔ مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر۔

منہذ منہذ

۴۳۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے سفیان نے یحییٰ  
کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے  
فرمایا کہ بربرہ رضی اللہ عنہا ان سے کتابت کچھ بار میں مشورہ لیئے آمیں عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے آقاؤں کو (تمہاری قیمت)  
دے دوں (اور تمہیں آزاد کروں) اور تمہارا اولاد کا تعلق مجھ سے قائم ہو  
اور بربرہ کے آقاؤں نے کہا (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر آپ چاہیں تو جو قیمت باقی  
رہ گئی ہے وہ دے دیں اور اولاد کا تعلق ہم سے قائم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ  
تم بربرہ کو خرید کر آزاد کرو اور اولاد کا تعلق تو اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو آزاد  
کر دے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سفیان نے اس  
حدیث کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے  
اور فرمایا ان لوگوں کا کیا عشر ہوگا جو ایسی شرائط کرتے ہیں جن کا کوئی تعلق کتابت

۱۔ بعض مالک نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں کھیل رہے تھے بلکہ مسجد سے باہر ان کا کھیل ہو رہا تھا۔ ابن حجر  
نے لکھا ہے کہ یہ بات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے اور ان کی تصریحات کے خلاف ہے بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے ان کے اس کھیل پر ناگواری کا اظہار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیزوں سے کھیلنا صرف کھیل کو دے دے درجے کی چیز نہیں ہے بلکہ  
اس سے جنگی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جو دشمن کے مقابلہ کے وقت کام آئیں گی۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ مسجد دین کے اجتماعی کاموں  
کے لئے بنائی گئی ہے اس لیے وہ تمام کام جن سے دین کی اور مسلمانوں کی منفعتیں وابستہ ہیں مسجد میں کرنا درست ہیں۔ اگرچہ بعض اسلاف نے یہ بھی  
لکھا ہے کہ مسجد میں اس طرح کے کھیل قرآن و سنت سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات  
کے ساتھ کس درجہ حسن معاشرت کا نمونہ رکھتے تھے۔ ۲۔ کوئی غلام اپنے آقا سے ملے کر لے کر ایک متعین مدت میں اتنا روپیہ یا کوئی اور چیز دے  
اپنے آقا کو دے گا۔ اگر وہ اس مدت میں وعدہ کے مطابق روپیہ آقا کے حوالے کر دے تو وہ آزاد ہو جائے گا اسی کو کتابت یا مکاتبہ کہتے ہیں۔  
غلام کی انصاف کے بعد بھی آقا اور غلام میں ایک تعلق شریعت نے باقی رکھا ہے جیسے ولا کہتے ہیں اور اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔

سے نہیں ہے۔ جو شخص بھی کوئی ایسی شرط کرے گا جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے غیر مناسب ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی چاہے سومر تہ کر لے۔ اس حدیث کی روایت مالک نے یحییٰ کے واسطے سے کی وہ عمرہ سے کہ بریرہ اور انھوں نے منبر پر پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ الخ

۳۱۲۔ قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسند تک کرنا۔

۴۴۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے دہری کے واسطے سے خبر دی۔ وہ عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ کعب سے کہ انھوں نے مسجد نبوی میں ابن ابی حردوس سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اسی دوران میں دونوں کی گفتگو عجز ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے معتکفات سے سن لیا۔ آپ پر وہ ہشاکر باہر تشریف لائے اور یکا را کعب! کعب رضی اللہ عنہ بولے لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کر دو۔ آپ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کر دیں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ نے ابن ابی حردوس سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور ادا کر دو۔

۳۱۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور مسجد سے چیتھرے، کوڑے کرکٹ اور مکوڑیوں کو چھین لینا۔

۴۴۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا۔ وہ ثابت سے وہ ابورافع سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کر گئی آپ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ اچھا اس کی قبر تک مجھے لے چلو۔ پھر آپ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

۳۱۴۔ مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان۔

لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَئِنْ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةً مَرَّةً وَنَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ وَكَذَلِكَ يَذْكُرُ صَعِيدُ الْمُنْبَرِ الخ

باب ۳۱۲ التَّقَاضِي وَالْمَلَاذِمَةُ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَرْدَسٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَوَجَّهَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَسَفَتْ حُجْرَتَهُمَا فَتَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْعٌ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا أَوْ دُمًا لِيْهِ أَمْيَ الشُّطْرُ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ قَضَيْتُمْ

باب ۳۱۳ كَسَى الْمَسْجِدِ وَالتِّقَاطُ الْفَرْقُ وَالْقَذَى وَالْعِيْدَانِ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ وَكَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ أَذِّنُونِي بِهِ كُتُوفِي بِهِ عَلَى قَبْرِهِ أَذْ قَالَ قَبْرُهَا كَأَنِّي قَبْرُهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا

باب ۳۱۴ تَحْرِيمُ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عتکات میں تھے اور مسجد نبوی میں ایک طرف کھجور کی چٹائیوں سے مشگف بنایا گیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً رات کے وقت پیش آیا۔



۴۴۲۔ ہم سے عبدان نے ابو حمزہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ امش سے وہ مسلم سے وہ سروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی ربو سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت کی۔ پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

۳۱۵۔ مسجد کے لیے خادم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن کی اس آیت) ”جو اولاد میرے طہن میں ہے اسے تیرے لیے آزاد چھوڑنے کی میں نے نذر مانی ہے“ کے متعلق فرمایا کہ مسجد کے لیے چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ اس کی خدمت کیا کرے گا یہ

۴۴۳۔ ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن ثابت کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھانڈ دیا کرتا تھا۔ ثابت نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ عورت تھی۔ پھر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی کہ آپ نے ان کی قبر پر نذر نہ رکھی۔

۳۱۶۔ قیدی یا قرض دار جنھیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو۔

۴۴۴۔ ہم سے الحسن بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں روح نے اور محمد بن جعفر نے خبر پہنچائی شہید کے واسطے سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی وہ میری نازیں غل اندازہ ہونا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سبھی کے لیے

لے یہ حضرت عمران کی بیوی اور حضرت مریم کی والدہ کا واقعہ ہے اور آپ نے نذر مانی تھی کہ میرا جو بچہ پیدا ہوگا اسے وہ مسجد کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی۔ امام بخاریؒ نے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ امتوں میں بھی مساجد کی تعلیم کے پیش نظر اپنی مذہبات اس کے لیے پیش کی جاتی تھیں اور وہ اس میں اس مذہب کے آگے تھے کہ اپنی اولاد کو مساجد کی خدمت کے لیے وقف بھی کر دیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان امتوں میں اولاد کو نذر کر دینا صحیح تھا۔ چونکہ لوگوں کی نذر یہ لوگ کیا کرتے تھے اور امراء عمران کے روٹی پیدا ہوئی اس لیے آپ نے اپنے رب سے مندرت کی کہ ”میرے رب میرے تو روٹی پیدا ہوئی“۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبِّ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ ۝

بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي فَحَرَّرَا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ ۝

منہ بنیت

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقْعُدُ الْمَسْجِدَ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا ۝

بَابُ الْأَسِيرِ وَالْغَرِيمِ يُزْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي عَفْرِيَّتَا مِنَ الْبُحْتِ تَفَلَّتْ عَلَى الْبَارِعَةِ أَوْ كَبَيْتُهُنَّ هُوَ مَا لِيَقُطَعَ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَادِي الْمَسْجِدِ

دیکھو کہ مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی "اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا کیجیے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو" راوی حدیث روح نے بیان کیا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شیطان کو تادمرد واپس کر دیا۔

۳۱۷۔ جب کوئی شخص اسلام لائے تو اس کا غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔ قاضی شریح رحمہ فرمادار کے متعلق حکم دیا کرتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن ابی سعید نے خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے یہ لوگ بنو حنیذہ کے ایک شخص کو جس کا نام غلام بن اثال تھا پکڑ لائے انھوں نے قیدی کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ تمام کو پھر ڈور دو (رہائی کے بعد) غلام مسجد نبوی سے قریب ایک کھجور والے کے باغ تک گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ

بزم بہ

۳۱۸۔ مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لیے خیمہ۔

بزم بہ

۴۴۶۔ ہم سے ذکر بیان بھیجی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن میر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے مہشام نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے بازو کی ایک لگ (اکل) میں زخم آگیا تھا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ آپ قریب نہ کران کی دیکھ بھال کیا کریں۔ مسجد میں نبی غفار کے لوگوں کا بھی خیمہ تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ کے زخم کا خون (جورگ سے بجزرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ گھبرا گئے۔ انھوں نے کہا کہ خیمہ والو! تمھاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آتا ہے۔ پھر انھیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے بہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

سَتَى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كَلَّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مِمَّا كَرِهْتَ لِي شَيْئًا رَاحِدٍ مِمَّنْ كَرِهْتَ لِي - قَالَ رَوْحٌ فَذَكَرَ خَاسِيًا ۝

باب ۳۱۷ الرِّغْسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَ رَبَطَ الرِّغْسَالِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَ كَاتَ شُرَيْحَةً يَأْمُرُ الرِّغْسَالِ أَنْ يُخَيَّسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ ۝

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَأَخَذَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةِ مِمَّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَزَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِعُوهُ أَثَمَامَةُ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْغُلِّ قَرِيبَ مِمَّنْ الْمَسْجِدِ فَأَغْسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

باب ۳۱۸ الْخِيَمَةُ فِي الْمَسْجِدِ

لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ ۝

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الرُّكْبَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَكَمْ يَزْعُمُونَ فِي الْمَسْجِدِ خِيَمَةً مِّنْ أَبِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الْكَذِبُ يَا تَيْنًا مِّنْ قَبْلكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يُغْرُجُ وَجْهَهُ دَمًا فَمَاتَ

مِنْهَا ۝

باب ۳۱۹ اِدْخَالَ الْبُعَيْرِ فِي الْمَسْجِدِ  
لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ ۝

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا  
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ  
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ فَكُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي  
أَشْتَى قَالَ طَوَفِي مِنْ دَرَاوِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ  
فَقُنْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْمَبْنِيِّ يُقَرِّئُ أَبَا طُورٍ  
كِتَابَ مَسْطُورٍ ۝

کا انتقال اسی زخم کی وجہ سے ہوا یہ

۳۱۹۔ کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔

۳۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ میں مالک نے محمد  
بن عبد الرحمن بن مالک بن نوئل کے واسطے سے یہ خبر پہنچائی وہ عروہ  
بن زبیر سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے انھوں نے بیان  
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اپنی بیماری  
کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو پس میں  
نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کے قریب  
ناز پر بیٹھ رہے تھے آپ آیت والطور و کتاب مسطور کی تلاوت  
کر رہے تھے یہ

لے امام بخاری رحمہ اللہ کے احکام میں بڑی توسع کا مسلک رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ زخمیوں اور مریضوں وغیرہ کو  
بھی مسجد میں رکھا جاسکتا ہے۔ بلا کسی خاص مجبوری کے۔ حدیث میں جو واقعہ ذکر ہوا ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا تعلق ہے لیکن سیرت  
ابن اسحاق میں یہی واقعہ میں طرح بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کا نہیں بلکہ کسی اور مسجد سے اس کا تعلق ہے پھر یہاں خاص طور پر  
قابل ذکر بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو نماز پڑھنے کے لیے کوئی خاص جگہ منتخب فرمائیے اور چاروں  
طرف سے کسی چیز کے ذریعہ اسے گھیر دیتے تھے۔ اصحاب سیر سہیفہ اس کا ذکر مسجد کے لفظ سے کرتے ہیں حالانکہ فقہی اصول کی بنا پر مسجد کا اطلاق  
اس پر نہیں ہو سکتا اور نہ مسجد کے احکام کے تحت ایسی مساجد آتی ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قیام بھی اسی طرح کی مسجد میں تھا۔ کیونکہ غزوہ خندق سے فرغت  
کے فوراً بعد ان حضروہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا معاملہ کیا تھا اور حبیبہ کو حدیث میں ہے کہ غزوہ خندق میں آپ زخمی ہوئے تھے اسلئے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب ذرا ہی بعد  
آپ بنو قریظہ کا معاملہ کیئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب رکھ کر ان کی دیکھ بھال کیلئے آپ نے اسی مسجد میں انھیں ٹھہرایا ہوگا جو بنو قریظہ کی محضر  
کرتے ہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہے اور زخمی یا مریض کو بلا کسی خاص ضرورت کے ایسی مسجد میں ٹھہرانا درست ہے مسجد نبوی بنو قریظہ سے تقریباً چھ میل کے  
فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لیے آپ جس وقت بنو قریظہ کا معاملہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے اگر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا ہوتا تو پھر انھیں  
قریب رکھ کر عیادت کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے لیے ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنو قریظہ نے ہتھیار ڈالنے کے بعد حضرت سعد  
کو فیصل مانا تھا کہ وہ جو کچھ کہیں گے ہم اسے ماننے کے لیے تیار ہیں۔ جاہلیت میں بنو قریظہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قبیلہ دونوں حلیف تھے اور حضرت سعد  
اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ حضرت سعد زخمی ہونے کی حالت میں ہی فیصلہ کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اسی موقع پر ان کے لیے فرمایا تھا کہ اپنے  
سردار کی تعلیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سعد دین کی جگہ مقیم تھے لے امام بخاری رحمہ اللہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ بیت اللہ  
مسجد حرام میں ہے اس لیے اس کا طواف سوار ہو کر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کی بنا پر مسجدیں اونٹ وغیرہ لے جانا جائز ہے لیکن مسجد نبوی میں بیت اللہ  
کے علاوہ اور کوئی عمارت وہاں نہیں تھی۔ صرف اور گرد و مکانات تھے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک احاطہ کھنچوا دیا تھا اس لیے حضرت ام سلمہ کا اونٹ مسجد  
میں کہاں داخل ہوا؟ حضرت ام سلمہ ناز پڑھنے کی حالت میں آنحضرت کے سامنے سے گذری تھیں کیونکہ وہ بھی طواف کر رہی تھیں اور طواف ناز کے حکم میں ہے۔

یہ حدیث آپ ذی النورین علیہ السلام کی روایت ہے۔ اسی کی بنا پر کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو آپ نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔

## باب ۳۲

۳۲۰۔

۴۲۸۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکلے۔ ایک عباد بن بشر اور دوسرے صاحب کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اسید بن حنفیر تھے۔ رات تاریک تھی اور ان دونوں اصحاب کے پاس منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جس سے آگے روشنی پھیل رہی تھی وہ دونوں اصحاب جب ایک دوسرے سے راستے میں جدا ہوئے تو دونوں کے ساتھ اسی طرح کی ایک ایک روشنی تھی۔ آخر وہ اسی طرح اپنے اپنے گھر پہنچ گئے یہ

۳۲۱۔ مسجد میں کھڑکی اور راستہ۔

۴۲۹۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے علی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو نضر نے بیان کیا عبید بن حنین کے واسطے سے وہ ہشام سعید سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندہ نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس بات پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندہ کو دنیا اور آخرت میں سے کسی کو اختیار کر لیا تو کہا اور بندہ نے موت اپنے لیے پسند کر لی تو اس میں ان بزرگ (حضرت ابو بکرؓ) کے رونے کی کیا بات ہے۔ لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بندہ تھے اور ابو بکرؓ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ابو بکرؓ آپ رویے ست، اپنی محبت اللہ اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن اس کے بدلے میں اسلام کی آخرت و موت کا فی ہے یہ مسجد میں ابو بکرؓ کے دروازے کے

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ حَيْثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَادُ بْنُ إِسْحَقَ وَآخِصُ الْكَلْبِيِّ أَسْمَدُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْيَقَبَا حَيْنٍ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ تِلْكَ وَاحِدًا حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

## باب ۳۲۱ الخوخة والسري في المسجد

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَأْتِيهِمْ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ بَنِي مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يَبْكِي هَذَا الْكَلْبِيُّ إِنَّ تَمَكُنَ اللَّهُ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنَّ أَمَرَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَحَبَّتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَتَوَكَّلْتُ مُتَّخِذًا أَمِينَ أَمْرِي خَلِيلًا لَا تَخْذُلُتْ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخَوِّفُ الْإِسْلَامَ وَمَوَدَّتَهُ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابَ إِلَّا سُدَّ إِلَّا

لے یہ دونوں اصحاب روز نماز عشاء کے بعد دیر تک مسجد مری میں ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ پھر حبیب باہر تشریف لائے تو رات اندھیری تھی اور صحبت نبوی کی برکت سے راستہ منور کر دیا گیا تھا۔ اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا۔ اس پر علماء کبار بڑی طویل بحثیں کی ہیں کہ خلیل کا مفہوم کیا ہے اور حبیب اور خلیل میں کیا فرق ہے وغیرہ۔ اگر ان تمام بحثوں کا اخصار کیا جائے تو آخر کار یہ بات

سوا تمام دروازے بند کر دیے جائیں یہ

۳۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہ بن جریر نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے یحییٰ بن یحکم سے سنا وہ مکرم کے واسطے سے بیان کرتے تھے وہ ابن عباس رضی عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عرض و فوات میں باہر تشریف لائے سر سے بٹی بندھی ہوتی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابو بکر بن قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی مال و مال کے درویش احسان کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں غلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کو چھڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

۳۲۲۔ کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ابن جریر کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیک نے کہا کہ اے عبد الملک کاش تم ابن عباس رضی عنہما کی مسجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

۳۵۱۔ ہم سے ابو النعمان اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محمد بن زید نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انھوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ  
۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ نَاوَهُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَايُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاشْتَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ هَلْ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ ابْنِ مُحَافَظَةٍ وَكَوْنْتُ مُعَيِّدًا آمِنَ النَّاسِ خَيْرًا لَا تُغْنِي عَنْكَ أَبَا بَكْرٍ خَيْرًا لَوْ لَكِنْ خُلِعَ الْإِسْلَامُ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةٍ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ

بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْعَلَقِ بِلُكَعِيَّةٍ  
وَالْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَقَالَ لِي فَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

بِسْمِ اللَّهِ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محمد بن زید نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انھوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ :- اگر ٹھہرتی ہے کہ یہاں علت سے مراد وہ تعلق ہے جو صرف خداوند تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے الفاظ فرمائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما آپ کے درمیان یہ تعلق ممکن ہی نہیں البتہ اسلامی اخوت و محبت کا اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجہ ہو سکتا ہے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما آپ کے درمیان قائم ہے۔

صفحہ ۱۷۰ جب مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ہوئی تو قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر بیت اللہ الحرام قرار پایا جو مدینہ سے جنوب میں تھا۔ اس وقت مسجد نبوی کا دروازہ شمال کی طرف کر دیا گیا تھا چونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکانات مسجد کے چاروں طرف تھے اور مسجد میں صحابہؓ کے آنے جانے کے لیے کھڑکیاں اور دروازے بنائے گئے تھے۔ اس لیے آپ نے مشرق و مغرب کے دروازوں کو بھی بند کر دینے کا حکم دیا شمال کے ایک دروازے کو چھڑ کر اسے دروازے اور کھڑکیاں بند کر دی گئیں البتہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک کھڑکی رہنے دی گئی تھی اور اس سے آپ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب آپ امام ہوں تو آنے جانے کی سہولت پوری طرح رہے۔

جلالؑ، اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہؓ اندر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہیں تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر آئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر جلالؓ سے پوچھا، انھوں نے بتایا کہ آں حضورؐ نے اندر نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا کس جگہ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا کہ آپؐ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۳۲۳۔ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا یا نہ

۴۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید بن ابی سعید کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواریوں کو مسجد کی طرف بھیجا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص شامہ بن اثال نامی کو بچہ کر لائے اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

۳۲۴۔ مسجد میں آواز ادا نہ کی کرنا۔

۴۵۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن یزید نے بیان کیا۔ سائب بن یزید کے واسطے سے انھوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کسی نے میری طرف لنگری پھینکی۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو عمر بن خطابؓ سامنے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو درویش ہیں انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ آپؓ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے اور کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا کہ ہم مالئہ کے رہنے والے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہو تو میں تمہیں سزا دیجہ۔ بنیرہ رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز ادا نہ کی کرتے ہو۔

۴۵۴۔ ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس بن زید نے خبر دی کہ ابن قہابہ کے واسطے سے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا کہ انھیں کہہ بن مالک نے خبر دی کہ انھوں نے ابن ابی حذرہ سے اپنے ایک قرص کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کے اندر تقاضا کیا۔ دونوں کی آواز رہا بھی جواب دو سال کے وقت، ابھی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ

الشی صلی اللہ علیہ وسلم ویدلک واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ ثم اعلی الباب فلیک فیہ ساعۃ ثم خرجوا قال ابن عمر فبدرت فسالک یدلک فقال صلی فیہ فقلت فی آتی فقال بنی السطواتین قال بن عمر فذهب علی ان اسالہ کم صلی

باب ۳۲۳ دخول المشرک فی المسجد

۴۵۲۔ حدثنا قتیبۃ قال نا الکیث عن سعید بن ابی سعید انہ سمع ابی ہریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاؤ برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فوطوا بساریۃ من سواری المسجد

باب ۳۲۴ رفع الصوت فی المسجد

۴۵۳۔ حدثنا علی بن عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ النوفلی قال نا یحیی بن سعید النخعی نا الجعفی بن عبد الرحمن قال حدثنی یزید بن حنیفۃ عن السائب بن یزید قال کنت قارضا فی المسجد فصنی رجل فظننت انہ فاذاع من الخطاب فقال اذهب فانی بہذین فحشہ بہما فقال من انما اذین انما قلا من اهل الطائف قال لو کنتما من اهل البکب لا وجعتكما ترفعان اصواتكما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۵۴۔ حدثنا احمد بن صالح قال نا ابن وہب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شہاب قال حدثنی عبد اللہ بن حبیب بن مالک ان کعب بن مالک اخبرہ انہ سمع ابن ابی حذرہ ودفینا کان لہ علیہ فاقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارفعنا اصواتکما حتی سمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے کسی مشرک یا غیر مسلم کے مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

وَهُوَ فِي بَيْتِهِمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ مِحْرَابَهُ وَكَادَى كَعْبُ بْنُ مَالٍ يَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ كَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِهِ أَنْ هَبِ السَّطْرَيْنِ ذَيْنِكَ قَالَ كَعْبُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَضَهُ ۝

### باب ۳۲۵ الْحَلَقُ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ

۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَخْبَى أَحَدَكُمْ الصُّلْبُ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا مَثْنَى وَإِنْ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَواتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَشَرَّ فِتَاتِ الْمَرْيَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَخْبَى الصُّلْبُ فَأَوْتَرَتْ بِوَاحِدَةٍ ثَوْنَتُهُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتُ وَقَالَ لَوْلِيَهُ هُنَّ كَيْفِيَّةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا كَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۳۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَيْقِلِ بْنِ أَبِي كَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ وَأَقْبَلِ النَّبِيُّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ قَبْلَ نَعْوَى

علیہ وسلم نے بھی اپنے مشکاف سے سنا۔ آپ اٹھے اور مشکاف پر بیٹھے ہوئے پر وہ کو بٹایا۔ آپ نے کعب بن مالک کو کوازدی، یا کعب! کعب ہوئے۔ لہیک یا رسول اللہ۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ اپنا ادا قرض معاف کر دیں۔ کعب نے عرض کی یا رسول اللہ! وہی اللہ علیہ وسلم! میں نے معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب چلو قرض ادا کر دو۔

۳۲۵ - مسجد میں حلق بنا کر بیٹھنا۔

۳۲۵ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطے سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے کہ رات کی نماز کس طرح پڑھنے کے لیے آپ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو رکعت رکعت کر کے اور جب طلوع صبح صادق قریب ہونے لگے تو ایک رکعت اور اس میں ملا لینا چاہیے یہ ایک رکعت اس کی نماز کو طاق بنا دے گی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آخری نماز کو طاق رکھا کر دیکھو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

۳۲۶ - ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطے سے۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ خطبہ دے رہے تھے۔ اُسے والے نے پوچھا۔ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا دو رکعت رکعت کر کے۔ پھر جب طلوع صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور ملاو تاکہ تم نے جو نماز پڑھی ہے اسے یہ ایک رکعت طاق بنا دے اور ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

۳۲۷ - ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا۔ کہا کہ میں مالک نے خبر دی یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے کہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ابو مرسو نے انھیں خبر پہنچائی واقعہ نبی کے واسطے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ تین آدمی باہر

سے آئے۔ دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضری کی غرض سے آگے بڑھے لیکن تیسرا چلا گیا۔ باقی ماندہ دو میں سے ایک نے دریا میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا شخص سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی جا رہا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں کے متعلق ایک بات نہ بتاؤں۔ ایک شخص تو خدا کی طرف بڑھا اور خدا نے اسے اپنے سایہ عافیت میں لے لیا (یعنی یہ شخص برادرِ دوسر تو اس نے خدا سے عباد کی اس لیے خدا بھی اس سے رک گیا۔ تیسرے نے ردِ گردانی کی اس لیے خدا نے بھی اس کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ لیا۔

۳۲۶۔ مسجد میں چت لیٹنا ۔

۴۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عباد بن تیمم سے وہ اپنے چچا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی رحمہ سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔ ابن شہاب سے مروی ہے وہ سعید بن مسیب سے کہ عمر بن عبد عثمان رحمہما اس طرح لیٹے تھے یہ

۳۲۷۔ عام گزہ گاہ پر مسجد بنانا، جب کہ کسی کو اس سے

نقصان نہ پہنچے (جائز ہے) اور حسن (بھری) اور ایوب اور مالک رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۴۵۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو

قُلْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدًا فَمَا أَحَدُهُمَا مَرَّ أَيْ كَرَجَةٍ فِي الْحَقِيقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ عَقْلُهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَادْبَرُذَاهِبًا فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ الْمَغْرِبِ الْمَشْرِقَةِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحَى فَأَسْتَحَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَامْرَأَتٌ فَأَمْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

باب ۳۲۶ الرَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاصْنَعَا إِخْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى رِجْلَيْهِ وَفِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ مُرُوءَتُهُمَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ ۝

باب ۳۲۷ الْمَسْجِدُ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ

ضَرَرٍ بِالْأَنْسِ فَيَدْرِيهِمْ قَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ أَبِي وَهَابٍ ۝

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا فَعَلَ أَبُوِّي الْأَوْهَابُ يَمَانِ الدِّينِ وَلَمَّا كَسَمْتُ عَلَيْنَا لَوْ مَرَّ

لے چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی عادت بھی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ای طرح لیٹے اور عمر و عثمان رحمہما کی طرح لیٹا کرتے تھے۔ اس بے عادت کے متعلق کہا جائے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ستر و عورت کا اہتمام پوری طرح نہ ہو سکے لیکن اگر پورا اہتمام اس کا کوئی شخص کرتا ہے پھر اس طرح چت لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کی موجودگی میں اس طرح نہیں لیٹتے تھے۔ بلکہ خاص استراحت کے وقت آپ کبھی اس طرح لیٹے ہوں گے۔ جبکہ دوسرے لوگ وہاں موجود نہیں رہے ہوں گے ورنہ عام مجوس میں آپ جس وقار کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اس کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس دور میں عام عرب اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نگی باندھتے تھے جس میں شرمگاہ کھل جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پاجاموں میں اس کا خورہ نہیں۔



دین اسلام کا متبع پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دن کے دونوں وقت ہمارے گھر تشریف نہ لائے۔ پھر ابو بکر کی کچھ میں ایک صورت آئی اور انھوں نے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی۔ آپ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں تعجب سے کھڑے ہو جاتے اور آپ کی طرف دیکھتے رہتے۔ ابو بکر برسہا برس رونے والے شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا قریش کے مشرک سردار اس صورت حال سے گھبرائے (حدیث مفصل آئندہ آئے گی)

۳۲۸۔ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایک ایسی گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند تھے۔

۴۶۰۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا امش کے واسطے سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنی ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرے اور اس کے تمام ادا کا لحاظ رکھے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس سے ماقطہ کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو ملائکہ اس کے لیے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں۔ ”اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔“ بشرطیکہ ریاچہ خارج کر کے تکلیف نہ دے۔

اَلَا يَتَيْنٰ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَ النَّهَارِ بِكُرَّةٍ وَ عَرَشِيَّةٍ ثُمَّ مَبْدَا رُفِىْ بِكَرٍّ مَا بَسْتَنِيْ مَسْجِدًا بَيْنَا وَ دَارِهِ نَكَتَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَبْنَاؤُهُمْ يَتَعَبَّرْنَ مِنْهُ وَ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَنِيًّا وَ لَا يَمْلِكُ عَيْنِيْهِمْ اِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَانْزَمَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

۳۲۸۔ الصلوٰۃ فی مسجد الشوقی وصلى ابن عون فی مسجد فی دار یفلق علیہم الباب ۝

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ عَنْ أَلاَ هَمَشٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَنِيِّ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ صَلَاتِهِ فِي مَوْقِعِهِ خَمْسًا وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ أَحْدَكُ إِذَا تَوَضَّأَ فَحَسَنَ التَّوَضُّؤَ وَ آتَى الْمَسْجِدَ لَا يُزِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْسِبُهُ وَ تُصَلِّيَ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا كَرِهُوا وَ يُحِبُّونَ فِيهِ ۝

لے اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ باجماعت نماز میں تنہا یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ درحقیقت یہاں تنہا اور باجماعت نماز کے ثواب کے تفاوت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ چونکہ عہد نبوی میں بازار محلوں سے علحدہ تھے اور بازار میں مسجد نہیں تھیں اس لیے اگر کوئی شخص وہاں نماز پڑھتا تو ظاہر ہے کہ تنہا ہی پڑھتا۔ اس لیے اسی حیثیت سے حدیث کا یہ حکم بھی ہوگا۔ اس زمانہ میں بازار آبادی کے اندر گتے میں اور اگر بازار میں مسلمان آباد ہوں تو مسجد کا بھی انتہام ہوتا ہے اس لیے بازار میں مسجد کے اندر اگر کوئی نماز پڑھے تو پورے ثواب کا انشاء اللہ مستحق ہوگا۔

## باب ۳۲۹ تَشْبِيْهِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ نَاعِمٍ  
نَادَا قَدْ عَنَ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
شَبَّكَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَ  
قَالَ عَامِدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَامِدُ بْنُ مُعْتَدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي قَلْبَةَ أَخْفَطَهُ فَقَوْمَهُ  
لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ  
يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
بُنَّ عُمَرَ وَكَيْفَ بَيْتُكَ إِذَا بَقِيتُكَ فِي  
مُحَلِّكَ مِمَّنِ النَّاسِ بِهَذَا ؟

مستند بنت

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ مَخْنِيٍّ قَالَ نَاسُفِيٌّ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَمْرُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي  
عَلِيٍّ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ  
كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ  
أَصَابِعَهُ ؟

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنَا ابْنُ شَيْبَةَ  
قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَدَايَ صَلَوَاتِي الْكُتَيْبِيُّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ  
قَدْ سَمِعَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَ لَكِنْ لَسْتُ أَنَا قَالَ فَقُلْتُ  
بِنَا وَكُتَيْبِينَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ  
فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَمَّكَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَضْبَانُ

## ۳۲۹۔ مسجد وغیر میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے

ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا ہے

۴۶۱۔ ہم سے عامد بن عمر نے بشر ناعم سے بیان کیا کہ  
ہم سے عامم نے بیان کیا کہ ہم سے واقد نے اپنے والد کے  
واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر یا ابن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور عامم بن  
علی نے کہا کہ ہم سے عامم بن محمد نے بیان کیا کہ ہم نے اس حدیث  
کو اپنے والد سے سنا لیکن مجھے حدیث یاد نہیں رہی تھی پھر واقد نے  
اپنے والد کے واسطے سے نقل کر کے مجھے بتایا۔ انھوں نے کہا کہ میں  
نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ عبد اللہ بن عمرو سے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن عمرو تمہارا کیا  
حال ہوگا جب تم بڑے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔ اس طرح میں نے اپنے  
ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں کر کے صورت واضح کی۔

۴۶۲۔ ہم سے خلاو بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے  
ابن بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے دادا  
(ابو بردہ) سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ  
آپ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں مثل عمارت کے  
ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور آپ نے  
تشبیہاً، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

۴۶۳۔ ہم سے اسحق نے بیان کیا کہ ہمیں ابن شیبہ نے خبر دی کہ  
ہمیں ابن عون نے خبر دی وہ ابن سیرین سے وہ ابو ہریرہ سے انھوں نے  
کہا کہ ہمیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں  
سے کوئی نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کا  
نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ آپ نے ہیں دو رکعت  
نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی کے سیمٹے سے  
جو مسجد میں پڑا ہوا تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اس کا اس طرح

لے اس سے روکنے کی دہر صرف ہے کہ یہ ایک بڑی ہیئت اور لغو حرکت ہے لیکن اگر تمثیل یا اسی طرح کے کسی صیغہ مقصد کے پیش نظر انگلیوں  
کو ایک دوسرے میں داخل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے انگلیوں  
کو اس طرح ایک دوسرے میں داخل کیا تھا لیکن بغیر ضرورت و مقصد کے مسجد سے باہر بھی یہ ناپسندیدہ ہے۔

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَثَبَّتَ  
بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى  
فُجْرِ كَفِّ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ  
مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ  
وَفِي النُّعُومِ أَبُو بَكْرٍ وَخُصِرَ فَهَا بَاهُ أَنْ  
يُكَلِّمَهُ وَفِي النُّعُومِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ  
هُوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَسَدَيْنِ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَيْتَ أَمْ قُصِرَتِ  
الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَتِ وَلَمْ تَقْصُرْ  
فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَسَدَيْنِ  
فَقَالُوا نَعَمْ فَتَمَّتْ لَمْ قُصِرَتْ مَا تَرَكْتَ  
ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَثُرَ وَتَبَعَهُ مِثْلُ  
سُجُودَةٍ أَوْ أَهْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ  
وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَجَعَلَ مِثْلَ سُجُودَةٍ أَوْ أَهْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ  
رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ لَمْ سَلَّمَ فَيَقُولُ  
يُسَلِّتُ أَنْ يُعْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ  
سَلَّمَ

**باب ۳۳ السَّاجِدِ الَّتِي عَلَى طَرَفِ  
الْمَبْنُوتِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۴۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُتَدَمِّقِيُّ قَالَ  
ثُمَّ نُصِّلَ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَقِيبَةَ رَأَيْتُ  
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَخَوَّى أَمَا كُنْتَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي  
فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِكَ الْأَيْمَنِ قَالَ وَ  
حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِكَ  
الْأَيْمَنِ وَكَانَتْ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَاقِفًا نَافِعًا فِي الْأَيْمَنِ  
كُلَّمَا إِلَّا أَتَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ يَشْرَفُ الرُّوحَ حَادٍ

سہارا یہ ہوتے تھے جیسے آپ بہت ہی غصہ ہوں، اور اپنے اپنے ٹہپے  
ہاتھ کو بائیں پر رکھ اودان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا  
اور اپنے اپنے داہنے رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی پشت سے  
سہارا دیا جو لوگ مسجد سے جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ دروازوں  
سے باہر جا چکے تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ نماز کی رکعتیں کم کر دی گئی  
ہیں؛ حاضرین میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انھیں  
بھی بولنے کی مہمت نہ ہوئی۔ انھیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ بے  
تھے اور انھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا ماضیوں نے پوچھا یا رسول اللہ  
کیا آپ بھول گئے یا نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں۔ اس حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتوں میں کوئی کمی  
ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے غیاب ہو کر پوچھا کیا ذوالیدین صحیح  
کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں؛ آخر آپ آگے بڑھے اور  
باقی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا تکبیر کی اور سجدہ کیا مہمول کے مطابق  
یا اس سے بھی طویل سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کی پھر تکبیر کی اور سجدہ  
کیا مہمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کی۔  
تلاذہ ابن سیرین سے پوچھتے کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔  
۳۳۰۔ مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور مجلس جہاں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

بنت بنت

۴۶۴- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم نے فضیل بن  
سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے محمد بن عقیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں  
نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ (مدینے سے مکہ تک) راستے میں بعض  
مخصوص جگہوں کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے  
کہ ان کے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھی ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔  
اور میں نے سالم سے پوچھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ انھوں نے بھی نافع  
کی حدیث کے مطابق ہی تمام مقامات کا ذکر کیا البتہ مقام شرف روم کی مسجد  
کے متعلق دونوں کا بیان مختلف تھا۔

۱۔ حدیث حدیث ذوالیدین کے نام سے مشہور ہے اور احاد و شوافع کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے تفصیل بحث اپنے موقع پر ہوگی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخِرَازِيُّ قَالَ  
 نَا اَبْنُ بَيْنٍ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ حِينَ يُغْتَمَرُ فِي حُجَّتِهِ  
 حِينَ يَخْرُجُ تَحْتَ سَمَرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَيْتِ  
 الْحَلِيفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ  
 الطَّرِيقُ أَوْ حَجٌّ أَوْ مُسَمَّرَةٌ هَبَطَ بَعْنَ وَادٍ فَادَّاهَمَهُ  
 مِنْ بَعْنٍ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ السَّيِّئِ عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي  
 الشَّرْقِيِّ فَمَرَسَ ثُمَّ حَتَّى يُصِيبَ لَبَّيْنُ الْمَسْجِدِ  
 الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عِلَّ إِلَّا كَمَثَرِ التَّمِيْنِ الْمَسْجِدَ كَانَ  
 ثُمَّ خَلَجَ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَعْنِهِ كُنْتُ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فَدَحَا  
 فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْكَانَ  
 الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
 بْنَ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ  
 الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ  
 عَبْدُ اللَّهِ يُكَلِّمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ  
 حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ  
 عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الَّتِي وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ  
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمِيَّةً بِحِجَرٍ أَوْ تَخُذُ ذَلِكَ  
 وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْغُرُقِ الَّتِي عِنْدَ مَنْصُوفِ  
 الرَّوْحَاءِ وَذَلِكَ الْغُرُقُ السَّمْعُ لَمَرَّةً عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ  
 دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَشْرِفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ  
 إِلَى مَكَّةَ وَقَدْ ابْتَدَأْتَ ثُمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَذْكُرُهُ عَنْ يَسَارِهِ  
 دُونَ آوَةٍ وَ يُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْغُرُقِ نَفْسِهِ وَكَانَ  
 عَبْدُ اللَّهِ يَرْدُّهُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الطُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ

۴۶۵۔ ہم سے بزرگمذہبی مندرجہ ذیل نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک  
 نے بیان کیا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ سے نافع کے واسطے سے بیان کیا  
 انہیں عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کے  
 لیے تشریف لے گئے اور حج کے موقع پر جب حج کے ارادہ سے نکلے  
 تو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ ذوالحلیفہ مسجد سے متصل ایک بیل کے درخت  
 کے نیچے اور جب آپ کسی غزوہ سے واپس ہو رہے ہوتے اور راستہ  
 ذوالحلیفہ سے ہو کر گذرنا یا حج یا عمرہ سے واپس ہو رہے ہوتے تو وادی  
 عقیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے۔ پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر  
 آتے تو وادی کے وادی کنارے کے اس مشرق حصہ پر پہنچا دیتے جہاں  
 ٹنگریوں اور ریت کا کٹ دونوں ملا ہے۔ یہاں آپ رات کو صبح تک آرام  
 فرماتے تھے۔ اس وقت آپ اس مسجد کے قریب نہیں ہوتے جو تہجد کی  
 ہے۔ آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے تھے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں  
 ایک گہری وادی تھی۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا تھے۔ اس کے نشیب میں ریت  
 کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہیں نماز پڑھتے تھے ٹنگریوں  
 اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار و  
 نشانات کو مٹا دیا جہاں عبد اللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے تھے اور عبد اللہ  
 بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب  
 مشرف روماء والی مسجد کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ عبد اللہ بن عمر اس جگہ  
 کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے  
 کہ یہاں تمہاری داہنی طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھنے کے لیے  
 کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم کمر جاؤ (دینے سے) تو یہ چھوٹی مسجد راستے کے داہنی  
 جانب پڑھتی ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان پھینکے ہوئے بہت سے  
 پتھر یا ایسی ایسی کچھ چیزیں پڑی ہوئی ہیں اور ابن عمر (مشہور و معروف وادی عرق  
 انطیہ میں نماز پڑھتے تھے جو مقام روماء کے آخر میں ہے اور اس عرق انطیہ  
 کا کنارہ اس راستے پر جا کر ختم ہوتا ہے جو مسجد سے قریب ہے۔ مسجد اور روماء  
 کے آخری ..... حصہ کے درمیان کھاتے ہوئے اب یہاں ایک مسجد کی  
 تعمیر ہو گئی ہے۔ عبد اللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو  
 اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے تھے اور آگے بڑھ کر خاص وادی عرق  
 انطیہ میں نماز پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن عمر روماء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس

ذِيكَ السَّكَنَ قِيَصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ  
مَكَّةَ فَإِنَّ مَرَّيْدَ قَبْلِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ  
سُرْحَةٍ تَخْتَصِمُ دُونَ الزُّوَيْثَةِ عَنْ تَيْبِ الطَّرِيقِ وَ  
وَجَاءَ الطَّرِيقُ فِي مَكَانٍ بَطْنٍ سَهْلٍ حَتَّى يُفْضِيَ  
مِنْ أَلَمَةِ دُوَيْنَ بُرَيْدِ الزُّوَيْثَةِ بِسَيْلَيْنِ وَقَدْ  
انْكَسَرَ أَعْدَاهَا فَانْتَهَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ  
عَلَى سَاقِي وَفِي سَاقِيهَا كُتُبٌ كَثِيرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ مَعْرَجٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى فِي طَرَفٍ تَلْعَلُهُ مِنْ قَرَارِ الْمَرْجِ وَأَنْتَ  
ذَا هَبَّ إِلَى هَضْمَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْذَانٍ  
أَوْ شَلَاةٍ عَلَى الْقُبُورِ رَضَمٌ مِّنْ جِبَارَةٍ عَنْ  
تَيْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَامَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ  
السَّلَامَاتِ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَوْهُ مِنَ الْمَرْجِ بَعْدَ  
أَنْ تَكْبَلَ الشَّمْسُ بِأَلْهَاجَةٍ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ  
الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سُرْحَاتِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ  
فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرَشِيِّ ذَلِكَ الْمَسِيلِ لَا صِقَّ  
بِكِرَامِ هَرَشِيِّ بَنِيهِ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ  
مِّنْ عُلُوَّةٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى  
سُرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرْحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ  
أَهْوَأُ لَهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي  
الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظُّهْرَانِ قَبْلَ  
الْمَدِينَةِ حِينَ تَقْبِطُ مِنَ الصُّغَرِ أَوَّامٍ مَّنْزِلُ فِي  
بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ  
ذَا هَبَّ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنَزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ الْأَرْمِيَةِ بَحِيرًا وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جب یہاں  
آجائے پھر پڑھتے اور اگر مکہ سے آگے ہوتے صبح صادق سے تھوڑی  
دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گذرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام  
کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے اور عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم راستے کے دایمی طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے  
وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے تھے جو قریہ کو ذیہ کے قریب تھا پھر  
آپ اس میلہ سے جو ذیہ کے راستے سے قریب دو میل کے ہے چلتے  
تھے۔ اب اس کے اوپر کا حصہ ٹوٹ کر درمیان میں اٹک گیا ہے۔ ذریعہ  
کا تنا اب بھی کھڑا ہے اور اس کے ارد گرد ریت کے تودے بکھرت  
پھیلے ہوئے ہیں اور عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے قریہ حرج کے قریب اس نامے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ  
کی طرف جاتے ہوئے پڑھتا ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں  
ہیں۔ ان قبروں پر پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔  
راستے کے دایمی جانب درختوں کے پاس ان کے درمیان میں ہو کر  
غار پڑھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریہ حرج سے سورج ڈھلنے کے  
بعد چلتے اور ظہر اس مسجد میں آکر پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن عمر نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں  
کے پاس قیام کیا جو ہرشی پہاڑ کے قریب نشیب میں ہیں۔ یہ ڈھلان جگہ  
ہرشی کے ایک کنارے سے ٹٹی ہوئی ہے۔ یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے  
کے لیے قریباً پونے تین فرلانگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے  
اس گھنے درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے جو ان تمام درختوں میں راستے  
سے سب سے زیادہ قریب ہے اور سب سے لمبا درخت بھی یہی ہے  
اور عبد اللہ بن عمر نے ناخ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس  
نشیبی جگہ میں اترتے تھے جو وادی مر الظہران کے قریب ہے۔ مدینہ  
کے مقابل جب کہ مقام صغرادات سے اتر جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم اس ڈھلان کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے۔ یہ راستے کے  
بائیں جانب پڑتا ہے جب کوئی شخص مکہ جا رہا ہو۔ راستے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل کے درمیان صرف پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے  
ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مقام ذی طوی میں قیام فرماتے تھے۔ رات یہیں گزارتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز پڑھیں پڑھتے۔ کہہ جاتے ہوئے۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غار پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی۔ اسی مسجد میں نہیں جواب نبی ہوتی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلہ تھا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت نانہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی ان دو گھاٹیوں کا رُخ کیا جو اس کے اور جبل طوین کے درمیان کعبہ کی سمت میں ہیں۔ آپ اسی مسجد کو جواب وہاں تعمیر ہوتی ہے اپنی بائیں طرف کر بیٹھتے تھے۔ ٹیلے کے کنارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سے ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دوڑ گھاٹیوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے جو تھا رسے اور کعبہ کے درمیان ہے یہ

يُتَوَلَّى يَدِي طَوِي وَيَبْنِي حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي  
السُّبْحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِيكَ عَلَى أَكْمَةِ فَلْيَنْظُرْ لَيْسَ فِي  
الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنِي شَمَةً وَلَكِنْ اسْقَل مِنْ ذِيكَ عَلَى  
أَكْمَةِ فَلْيَنْظُرْ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ عُمَرَ وَهَذِهِ أَنَّ ابْنِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ مَرَضِيَّ الْحَبَلِ الَّذِي  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ تَخَوُّوا أَنْ يَكْتَبَرَهُ فَجَعَلَ  
الْمَسْجِدَ الَّذِي بَيْنِي شَمَةً يَسَارَ الْمَسْجِدِ يَطُوفُ  
أَلَا كَمَثَرُ مَضَى ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقَل مِنْهُ عَلَى  
أَلَا كَمَثَرُ السُّودِ أَوْ تَدْعُ مِنْ أَلَا كَمَثَرُ عَفْرَةٍ أَوْ رُجْعٍ أَوْ تَخَوُّهَا  
فَلْيَنْظُرْ مُسْتَقْبِلَ الْمُؤْتَمِنِينَ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَبَةِ: درمیان ہے یہ

### باب ۳۳۱ سُرَّةُ الْإِمَامِ سُورَةُ مَنْ خَلْفَهُ

۳۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ کابہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا وہ عبید اللہ بن عتبہ سے کہ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ  
نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

لے اس طریق حدیث میں جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ان میں سے تقریباً اکثر کے آثار و نشانات اب مٹ چکے ہیں حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اب ان میں صرف محمد ذی الحلیۃ اور ردو عاک مساجد جن کی اسی اطراف کے لوگ تعین کر سکتے ہیں باقی رہ گئی ہیں اس کے علاوہ اس حدیث میں سفر کی نمازوں کا ذکر ہے وہ سات دنوں تک جاری رہا تھا۔ اور آپ نے پینتیس نمازیں راستے میں پڑھی ہوں گی لیکن راویان حدیث نے اکثر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ وادی ردو عاک میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ یہاں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں۔ ابن عمر کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں وہاں پہنچ کر نماز کے لیے خاص طور سے انتہام کرنا اہل ان سے جو کہ حاصل کرنا مستحب ہے ویسے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت میں انتہائی شدہ مشہور ہے لیکن دوسری طرف حضرت عمرؓ کا طرز عمل ہے کہ اپنے کسی سفر میں انھوں نے دیکھا کہ لوگ ایک خاص جگہ نماز پڑھنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تو پڑھ لے ورنہ آگے چلے۔ اہل کتاب اس لیے ہلاک ہو گئے کہ انھوں نے انبیاء کے آثار کو تلاش کر کے ان پر عبادت گاہیں بنائیں۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ان تمام لوگوں کی زیارت سے متعلق ہے جو ان مقامات کی بغیر نماز کے زیارت کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں انھیں یہ خوف تھا کہ ایسے افراد کہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا واجب نہ سمجھ لیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے افراد سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں جو سکتا تھا اس کے علاوہ اس سے پہلے حضرت عتبہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک جگہ اس لیے نماز پڑھی تھی تاکہ عتبہ ان وہاں نماز پڑھا کر ہی۔

بْنِ مُعْتَبَةَ أَنَّ مَقْبَدَ اللَّهِ بَيْنَ قَبَابٍ قَالَ أَتَبَدُّهُ لَهَا  
عَلَى حِمَارَاتٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَرْتُ الْإِبِلَ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلِّي بِلَانِّي  
يُحِبُّ إِلَى عَيْرٍ جَدٍ اِرْقَمَزْتُ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضَ الصَّفِ  
فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانِ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِ  
فَلَمْ يُبَكِّرْ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ ۝

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ نَا مَقْبَدُ اللَّهِ سُبْحَ  
نُسِيرُ قَالَ نَا مُبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَا فِي عَنِ ابْنِ مِعْرَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
خَرَجَ يَوْمًا يُعِيدُ أَمْرًا بِالْهَدْيَةِ فَتَوَضَّعُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ  
وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ  
ثَمَّ اخْتَذَهَا الْأَمْرَاءُ ۝

بہنوہت

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى يَهُمُّ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِذَّةُ الْعُمَدِ  
رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرُ رُكْعَتَيْنِ تَمْرُبَيْنِ يَدَيْهِ  
الْمَرَاةُ وَالْحِمَارُ ۝

باب ۳۳ قَدْ رُكِعَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ  
بَيْنَ الْمُهَلِّي وَالسُّتْرِ ۝

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ نَا

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا  
اس زمانہ میں میں قریب البوٹ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی میں  
دیوار کے سوا کسی اور چیز کا سترہ کر کے لوگوں کو نماز پر حار ہے تھے  
صف کے بعض حصے سے گزر کر میں سواری سے اتر آگے ہی کو میں  
نے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں گھر شریک (غنا) ہو گیا کہ  
نے اس کی وجہ سے چھوڑا اعتراض نہیں کیا۔

۴۶۷۔ ہم سے اسحق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عمر  
نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبد اللہ نے نافع کے واسطے بیان  
کیا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے  
دن (دینے سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (حرہ) کو گھونٹنے  
کا حکم دیتے وہ جب گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے  
نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے یہی آپ  
سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی طریقہ عمل کو اختیار  
کر لیا ہے۔

۴۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا  
عون بن ابی جحیفہ سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلایا میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے عنزہ  
(ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا۔ بھر کی دو رکعت،  
عصر کی دو رکعت (مسافر ہونے کی وجہ سے) آپ کے سامنے سے عورتیں اور  
گدھے اس وقت گزر رہے تھے ۝

۳۳۲۔ مصلی اور ستویں کتا فاصد  
ہونا چاہیے۔

۴۶۹۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد العزیز

لے حدیث میں ہے کہ کالے کتے۔ گدھے یا عورتیں اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزریں تو نماز میں خلل پڑتا ہے اور اسی وجہ سے  
راوی نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ غازیوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ حدیث میں ایک سادہ مختلف چیزوں  
کو جمع کر کے بیان کر دیا گیا ہے کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ  
ہے کہ یہ اگر سامنے سے گزریں تو توجہ بٹتی ہے اور ذہن میں وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ حدیث میں عورتوں کو گدھے کے برابر نہیں بتایا گیا بلکہ مقصد  
یہ ہے کہ اس صف میں مردوں کے لیے جوشش ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے وقت اس کی وجہ سے نماز میں خلل پڑ سکتا ہے جو نماز کے لیے صحیح  
حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ صرف ان کی وجہ سے نماز میں خلل کو بتانا مقصود

بن ابی حازم نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ سہل بن سعد سے انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزر سکنے کا فاصلہ تھا۔

۳۴۰۔ ہم سے کنی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابی حمید نے سہل کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گزر سکنے کا فاصلہ تھا۔

۳۳۳۔ پھر سے یزید (عرب) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔  
۳۴۱۔ ہم سے سعد بن ابی حمید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے کنی بن ابی حمید کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا کہ نافع نے سہل بن عمر کے واسطے سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عرب کا گڑا دیا جاتا تھا۔ اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۳۳۴۔ عنزہ (وہ تہذیب جس کے نیچے لوہے کا چھل لگا ہوا ہو) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

۳۴۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عون بن ابی حمیض نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ آپ کی خدمت میں دھنوکا پانی پیش کیا گیا جس سے آپ نے دھنوکا۔ پھر ہمیں آپ نے مہر کی نماز پڑھائی اور عمر کی بھی۔ آپ کے سامنے عنزہ کا گڑا دیا گیا تھا۔ اور عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ اس کے پیچھے سے گزر رہے تھے۔

۳۴۳۔ ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شاذان نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ مطاہ بن ابی مہیونہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رخ حاجت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ ہمارے ساتھ کاہزہ (وہ لڑکا جس کے نیچے لوہے کا چھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک برتن بھی ہوتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہو جاتے تو

عَبْدُ الْمُغِزِي بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرًا لَشَاةٍ ۝

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ الْجِدَارِ وَالْمَسْجِدِ مَمَرًا لَشَاةٍ فَجُوزُهَا ۝

بَابُ ۳۳۳ الصَّلَاةُ إِلَى الْحَرَبِيَّةِ ۝  
۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ مَا يَجْعَلُ مِنْ عِيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْكَلُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيَسْلِي إِلَيْهَا ۝

بَابُ ۳۳۴ الصَّلَاةُ إِلَى الْعَنْزَةِ ۝

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِدْمَدُ قَالَ نَافِعُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ مَعْنُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ بِأَهْلِهِ فَاقْبَضَ يَوْمَئِذٍ فَمَوَّاهُ فَقَضَى بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنْزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْجَارُ يُمَرِّانِ مِنْ دَرَائِمَ ۝

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيْعٍ قَالَ نَافِعُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَهْيُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَعَلَامٌ وَمَعْنَا مَكَازِيهُ أَوْ عَصَا أَوْ عَنْزَةٌ وَمَعْنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ حَاجَتِهِ نَادَى لَنَا الْإِدَاوَةُ ۝

لے مسجد نبوی میں اس وقت عرب نہیں تھا اور آپ منبر کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ لہذا منبر اور دیوار کا فاصلہ ہمیں وہی تھا جو آپ کے اور دیوار کے درمیان ہو سکتا تھا۔



آپ کو وہ برتن دیتے تھے ۔

۳۳۵۔ مکر اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں مسترح

۴۷۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے بیان کیا وہ ابو جحیفہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے اور آپ نے بھار میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے عنبرہ گاڑ دیا گیا تھا اور جب آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کے پانی کو اپنے بدن پر لگانے لگے۔

۳۳۶۔ ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھنا۔ حضرت عمرؓ

نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والے ستونوں کے ان لوگوں سے زیادہ مستحب ہیں جو اس پر ٹیک لگا کر باتیں کریں۔ ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھو (تاکہ گزرنے والے کو تکلیف نہ ہو)۔

۴۷۵۔ ہم سے کی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہا کہ میں سلم بن اکوع کے ساتھ مسجد نبوی میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے جو صحیح کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انھوں نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

۴۷۶۔ ہم سے قبیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب کی اذان کے وقت ستونوں کے سامنے

۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سترہ کے مسئلہ میں مکہ اور دوسرے مقامات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اس موقع پر یہ بات خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ خاص بیت اللہ کے سامنے نماز کو کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور طواف کرنے والے اس کے سامنے سے آ جا رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ کا طواف بھی نماز کے حکم میں ہے۔ بیشک امام طحاوی نے اپنی مشکل الآثار میں ذکر کیا ہے۔ (رفیع الباری ص ۸۱ ج ۲)

بنت بنت

باب ۳۳۵ السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَتَائِهِمْ جَدَّةَ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ وَالظُّهْرِ وَالْعَصْرِ رُكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ

باب ۳۳۶ الصَّلَاةُ إِلَى الْإِسْطَوَانَةِ وَ

قَالَ عُمَرُ الْمُضَلُّونَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ الْمَرْحُومِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ جُلَّةَ يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطَوَانَتَيْنِ فَأَذَانَهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا

بنت بنت

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْيَكْتُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي مُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ أَيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْإِسْطَوَانَةِ الْكِبَى عِنْدَ الْمُصَنِّعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْتَ نَحْنُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ هَذِهِ الْإِسْطَوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ عِنْدَهَا

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بَصِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ أَذْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَدِرُونَ الشَّوَارِي

عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَ زَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ  
أَبِي حَتَّى يَخْرُجَ الشَّرِيفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

باب ۳۳ الصَّلَاةُ بَيْنَ السَّوَارِي  
فِي غَزِيٍّ جَاعِيَةٍ ۝

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَا  
جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ  
زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبَدَلٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ  
وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَشْرَفٍ  
فَسَأَلْتُ بَدَلًا أَيْنَ صَلَّى فَقَالَ بَيْنَ  
الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ۝

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا  
مَالِثُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُتَيْبَةَ  
وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبَدَلٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ  
الْحُجُوجِي فَأَعْلَمَهَا عَلَيْهِ وَكَثَرَتْ فِيهَا وَسَأَلْتُ بَدَلًا حِينَ  
خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ  
عَمُودًا أَقْنَنَ قِبَارَهُ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَكُلْتُهُ  
أَعْمِدَةً وَرَأَوُهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يُؤَمُّ عَلَى سِتَّةِ  
أَعْبَادَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَا يَكُ قَالَ ۝

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِنَةَ قَالَ قَالَ نَافِعُ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكُتَيْبَةَ صَلَّى قَبْلَ وَجْهِهِ  
حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ ثُمَّ شَتَّى حَتَّى  
يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْخِدَارُ الَّذِي قَبْلَ وَجْهِ قَرِيبًا  
مِنْ كُلِّتِهِ أَوْ رُفِعَ صَلَّى يَتَوَقَّى الْمَكَاتَ الَّذِي أَخْبَرَهُ

جلدی سے پہنچ جاتے تھے۔ شعبہ نے عمرو سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے  
(اس حدیث میں) یہ زیادتی کی ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
باہر تشریف لائے۔

۳۳۷۔ نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ  
رہا ہو۔

۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ کبارہم سے جویریہ نے  
نافع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اسامہ بن زید۔ عثمان بن  
طلحہ اور بدل بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ دو رکعت اندر رہے پھر  
باہر آئے اور میں پہلے شخص تھا جو آپ کے بعد داخل ہوا میں نے بیان  
سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے  
بتایا کہ پہلے دو ستونوں کے درمیان۔

۴۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا کہ ہمیں مالک بن انس نے  
خبر دی نافع کے واسطے سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید۔ بلال اور عثمان  
بن طلحہ جمعی بھی۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ جب  
بدل باہر آئے تو میں نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا  
انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو  
دائیں طرف اور میں کو پیچھے اور اس زمانہ میں بیت اللہ میں چھ ستون  
تھے پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسمعیل نے کہا کہ مجھ سے مالک  
نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ دائیں طرف آپ نے دو ستون چھوڑے تھے۔

۴۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ہریرہ نے  
بیان کیا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا نافع کے واسطے سے کہ  
عبد اللہ بن عمر جب کعبہ میں داخل ہوتے تو چند قدم آگے کی طرف بڑھتے دروازہ  
پشت کی طرف ہوتا اور آپ آگے بڑھتے جب ان کے اور ان کے سامنے  
کی دیوار کا قاصد تقریباً تین ہاتھ رہتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرف آپ  
اس عکبر نماز پڑھنا چاہتے تھے جس کے متعلق حضرت بلال نے آپ کو بتایا

مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان ملکی پہلی دو رکعتیں اجداد اسلام میں پڑھ لی جاتی تھیں لیکن پھر اس پر عمل ترک کر دیا گیا کیونکہ شریعت  
کو مغرب کی اذان اور نماز میں زیادہ سے زیادہ اتصال مطلوب ہے شوافع نے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور احناف اور مالکیہ کے یہاں صرف  
مباح۔

تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ بیت اللہ میں جس جگہ بھی ہم چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۳۹۔ سواری، اونٹ، ورنخت اور کچا وہ کو سامنے کر کے نماز پڑھنا۔

۳۳۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی بصری نے بیان کیا کہ باکرم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا۔ عبید اللہ بن عمر کے واسطے سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی سواری کو سامنے کر کے عرض میں کر لیتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر نے نافع سے پوچھا کہ جب سواری اُچھلنے کو دے لگتی تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کرتے تھے؟ نافع نے جواب دیا کہ اس وقت کچا کو اپنے سامنے کر لیتے تھے اور اس کے آخری حصے کی جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔ ایک کھڑی سی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۳۳۷۔ چارپائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

۳۳۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا منصور کے واسطے سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنادیا حالانکہ میں چارپائی پر بیٹھتی تھی اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ چارپائی کو اپنے سامنے کر لیا پھر نماز ادا فرمائی۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میرا جسم سامنے آجائے اس لیے میں چارپائی کے پاؤں کی طرف سے آہستہ سے نکل کر اپنے لمحات سے باہر آگئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْهِ كَالْوَائِسِ عَلَى اَحَدِنَا بَاسٌ اِنْ صَلَّى فِيْ اَيِّ تَوَاجِيْهِ الْبَيْتِ شَاءَ ۝

باب ۳۳۹ الصَّلَاةُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ۝

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ رَاِحِلَتَهُ فَيُصَلِّيُ اِلَيْهَا قُلْتُ اَكْرَاهِيْتِ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيَعْدِلُهُ فَيُصَلِّيُ اِلَى اَخْرَجِيْهِ اَوْ قَالَ مُؤَخِّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۝

بیت جب

باب ۳۳۸ الصَّلَاةُ اِلَى الشَّجَرِ ۝

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِيْ رَاهِيْمٍ عَنْ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعَدْتُ لِنَبِيِّنَا يَا لَكُلِّبِ وَالْاَعْمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى الشَّجَرِ فَيَجِيْئُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ الشَّجَرِ فَيُصَلِّيُ فَارْكُزُهُ اَنْ اَسْتَحْذِ فَاسْتَحْذِ مِنْ قَبْلِ رِجْلِيْ الشَّجَرِ حَتَّى اَسْلَ مِنْ تَحَاتِيْ ۝

۱۔ عرب میں چارپائی کھجور کی پتل شاخوں اور رسی سے بنے تھے۔ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی کو بلور مسترہ استعمال کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چارپائی پر بیٹھتی تھیں اور آپ نے ان کے پیٹے رہنے میں کوئی عوج نہیں محسوس فرمایا۔ امام بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے جو چند ابواب کے بعد آئے گی کہ عورت۔ کہتے اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ حدیث کے ظاہری الفاظ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے ظاہر سے پیدا شدہ غلطی کی تصحیح اپنے غماطوں سے فرما رہی ہیں اس سے متعلق نوٹ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔

**باب ۳۴۱ لِيُرَدَّ الْمُصَلِّيُّ مِمَّنْ مَرَّ بِهِ**  
وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي الشَّهَادَةِ  
النَّكْبَةَ وَقَالَ إِنَّ أَبِي أَنْ يَقَاتِلَهُ  
قَاتِلَهُ ۝

۳۴۱۔ نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روک دے۔ ابن عمرؓ نے کعبہ میں جبکہ آپؐ شہد کے لیے بیٹھے ہوئے تھے روک دیا تھا۔ اور اگر وہ لڑائی پراثر آئے تو اس سے لڑنا بھی چاہیے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْأَوْدِثِ قَالَ تَابُو نُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا إِدْمَرُ ابْنُ أَبِي إِيَّاسٍ نَا سُلَيْمَانَ بْنُ الْمُهَافِةَ قَالَ تَابُو حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ بِأَعَدَّ وَی قَالَ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَانُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْفُجْدَرِيَّ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّيُ إِلَى شَيْءٍ لَيْسَ شُرَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَدَّحَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَتَنَظَّرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاحًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَادَ لِيَجْتَازَ فَقَدَّحَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأَوْدِيِّ فَقَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَمَثَلَ إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَارِثُ بْنُ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ لَيْسَ شُرَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَنْقُلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۝

۳۸۲۔ ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حمید بن ہلال کے واسطے سے بیان کیا وہ ابوصالح سے کہ ابوسعید غدیریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اح اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حمید بن ہلال مدوی نے بیان کیا کہ ہم سے ابوصالح سمان نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے ابوسعید غدیریؓ کو جمہور کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کسی چیز کی طرف رخ کئے ہوئے لوگوں کے لیے اسے سترہ بنائے ہوئے تھے۔ ابومعیط کے خاندان کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے ابوسعیدؓ نے اس کے سینے پر دسکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔ اس لیے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا۔ اب کی ابوسعیدؓ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابوسعیدؓ نے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابوسعیدؓ بھی تشریف لے گئے مروان نے کہا اے ابوسعیدؓ آپ میں اور آپ کے بھائی کے بچے میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف رخ کر کے پڑھے اور اس چیز کو سترہ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے دھکا دے دینا چاہیے۔ اگر اب بھی اسے اسرار ہو تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

اے حنفیہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جہری نماز پڑھ رہا ہو تو ذرا اونچی آواز کر کے گزرنے والے کو روکنے کی کوشش کرے اور اگر سری نماز ہے تو اس میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک آیت کو زور سے پڑھ دے تاکہ گزرنے والا متنبہ ہو جائے ابن عمرؓ نے گزرنے والے سے لڑائی (قتال) کے متعلق جو فرمایا ہے اسے حنفیہ بالآخر معمول کرتے ہیں معنی نماز کی حالت میں گزرنے والے سے مزاحمت کی اجازت نہیں دیتے لیکن طوائف اس کی بھی اجازت دیتے ہیں اسے مطلب یہ ہے کہ سترہ اور نماز پڑھنے والے کے بیچ سے اگر کوئی گزرنا چاہے ورنہ سترہ کے سامنے سے گزرنے ہی کوئی حرج نہیں کیونکہ

بَاب ۳۴۲ اَتَمَّ الْمَارِبِينَ يَدِي الْمُصَلِّي

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى  
أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا اسْمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِبِينَ يَدِي الْمُصَلِّي  
فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ يَضِلُّ الْمَارِبُ يَدِي الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ  
يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بِهَا يَدِي يَهُ قَالَ أَبُو  
النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَشَهْرًا أَوْ سَنَةً

بَاب ۳۴۳ اسْتَقْبَالَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ

يُصَلِّي وَكَرِهَ عُمَرَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلَ وَ

هُوَ يُصَلِّي وَهَذَا إِذَا اشْتَقَلَ بِهِ قَامًا وَآمَدًا

يُشْتَقَلُّ بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا

بَالَيْتُ إِنْ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلَوةَ

الرَّجُلِ

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيْلٍ قَالَ

أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُثَنَّى

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذُحِرَ عَنْهَا

مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَ

الْحِمَارُ وَالْمَذَاةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَا بَا

لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي

لَبَيِّنَةٌ وَبَيِّنُ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُصْطَفِيَّةٌ عَلَى

النَّبِيِّ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَّةُ وَآكْرَهُ أَنَّ

اسْتَقْبَلَهُ قَانَسَلُ رَسِيْلًا لَوْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ مِنَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فَهَوَ

۳۴۲۔ مصلی کے سامنے سے گزرنے پر گناہ۔

۴۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے مالک سے  
عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو نصر سے بیان کیا وہ بسر بن سعید سے کہ زید  
بن خالد نے انہیں ابو جہیم کی خدمت میں ان سے پوچھنے کے لیے بھیجا  
کہ انہوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر مصلی کے سامنے سے گزرنے  
والا جانتا کہ اس کا گناہ کتنا بڑا ہے تو اس کے سامنے سے گزرنے پر چالیس  
رسالہ دیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ ابو نصر نے کہا مجھے یاد نہیں  
کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

۳۴۳۔ نماز پڑھتے میں ایک مصلی کا دوسرے شخص کی طرف

رُخ کرنا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھتے وقت کسی دوسرے

کی طرف رُخ کرنے کو نا پسند فرمایا لیکن اس وقت جب کہ

مصلی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہوجائے لیکن اگر اس

کی طرف کوئی توجہ نہیں تو نہ بدین ثابت نے فرمایا کہ کوئی

حرج نہیں ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

۴۸۴۔ ہم سے اسماعیل بن علیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مہر نے بیان

کیا۔ عائشہ کے واسطے سے وہ سلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

کہ ان کے سامنے تذکرہ چلا کر نماز کو کیا چیزیں توڑ دیتی ہیں لوگوں نے

کہا کہ کتا۔ گدھا۔ عورت (بھی) نماز کو توڑ دیتی ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ تم

نے ہمیں کتوں کے برابر بنا دیا۔ حالانکہ میں جانتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کے اور آپ کے قبلہ کے درمیان (سج)

چار ہائی پر لمبی ہوتی تھی۔ مجھے ضرورت پیش آتی تھی اور یہ بھی اچھا معلوم

تھیں ہوتا تھا کہ خود کو آپ کے سامنے نہ کر دوں۔ اس لیے میں آہستہ سے

نکل آتی تھی۔ عائشہ نے ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اسی طرح حدیث بیان کی۔

بقیہ حاشیہ ۱۔ سترہ ہوتا ہی اس لیے ہے کہ سامنے سے گزرنے والوں کو کوئی تیش نہ ہو۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر بچہ بھی نہ مانے تو  
رد نہا جائے اس سے مقصد دل میں اس فعل کی قہاحت اور ناگواری کو راسخ کرنا ہے۔ نماز ہی کی حالت میں رسنے کا حکم نہیں ہے۔ گزرنے والے کو شیطان  
اس لیے کہا کہ وہ خدا اور جبرے کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کر رہا ہے جو شیطان کا کام ہے۔

## باب ۳۴۳ الصلوٰۃ خَلْفَ النَّائِبِ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ قَالَ نَا  
هَشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَ أَنَا  
رَاقِدَةٌ مُتَعَرِّضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ  
يُؤْتِرَ أَقْبَضَنِي فَأَوْتَرْتُ

## باب ۳۴۵ الطَّوْعُ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّفْعِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا كُنْتُ أَنَا مَبْنِيَّةٌ  
وَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَا فِي قُبْلَتِهِ  
فَإِذَا اسْتَهَدَا فَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَإِذَا أَقَامَ بَسَطْتُهَا  
قَالَتْ وَالْأُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ

## باب ۳۴۶ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْئًا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ  
ثُمَّ أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي  
مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ عَبْدِ اللَّهِ  
مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ  
فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونِي بِالْحُمْرِ وَالْكَلَابِ وَاللَّهِ  
لَعَدَا آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي  
عَلَى السَّرِيذِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفِتْنَةِ  
مُضْطَجِعَةٌ فَتَبَدُّوْا لِي الْحَاحَةَ فَأَكْرَهُ أَنْ  
أَجْلِسَ فَأَوْذَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْأَلُ مِنْ عِنْدِ رَجُلَيْهِ

۳۴۳۔ سونے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

۳۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے  
ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے  
رہتے تھے اور میں عرض میں اپنے بستر پر سوتی رہتی۔ جب وتر پڑھنا پہنچتا  
تو مجھے بھی جگادیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

۳۴۵۔ نفل نماز عورت سامنے ہوتے ہوئے پڑھنا۔

۳۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے خبر دی  
عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطے سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو جایا کرتی تھی میری پاؤں  
آپ کے سامنے (پھیلا ہوتے) ہوتے تھے پس جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں  
کو بکھے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی پھر جب قیام فرماتے تو  
میں انہیں پھیلا لیتی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں تھے۔

۳۴۶۔ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

## منہج

۳۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے  
والد نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم نے  
اسود کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہم نے اسود کے  
سے سلم نے مسروق کے واسطے سے بیان کیا وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے  
سامنے ان چیزوں کا ذکر چلا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں یعنی کتا، گدھا اور عورت  
اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی طرح  
بنا دیا حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں  
چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان (سامنے) لیٹی رہتی تھی۔ مجھے کوئی  
ضرورت پیش آتی اور چرکہ یا بات پسند نہ تھی کہ آپ کے سامنے (جب کہ آپ نماز  
پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو اس لیے میں آپ کے  
پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی۔

لے نام بناری رح اس حدیث کا جواب دینا چاہتے ہیں جس میں ہے کہ کتے، گدھے اور عورت نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ یہ بھی صحیح حدیث ہے لیکن اس سے مقصد  
یہ جانتا تھا کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے خٹورہ و منہج میں فرق پڑتا ہے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی ان کا سامنے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے

۳۸۸۔ ہم سے اسحق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ کیا نماز کوئی چیز توڑ دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں اسے کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے ادریں سامنے عرض میں گھر کے بستر پر لیٹی رہتی تھی۔

۳۸۷۔ نمازیں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بھی کو اٹھا لے۔

۳۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطے سے خبر دی۔ وہ علم میں رزقی سے وہ ابو قتادہ انصاری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت نبی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے ابو العاص بن ربیع بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو آتا رویتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھالیتے بلکہ

۳۸۸۔ ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت ہو۔

۳۹۰۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شمیم زبیبی کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبد اللہ بن شداد بن ہد سے کہا کہ مجھے میری خالہ سمیونہ بنت الحارث نے خبر دی کہ میرا بستر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہوتا تھا اور اکثر آپ کا کپڑا (نماز پڑھتے میں) میرے اوپر آجاتا تھا میں اپنے بستر پر ہی ہوتی تھی۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَرَأَيْتُ لَمْعَ رِصَّةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبُكْبُكَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ ۖ

بَاب ۳۸۷ إِذَا أَحْمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ ۖ

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّرَّارِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ الْغَامِصِينَ بَيْنَ رِصَّةِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ قَادُوا ۖ

بَاب ۳۸۸ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشِهِ فِيهِ حَائِضَةٌ ۖ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ نَأْهَشِيْمٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَدٍّ أَدْبَنَ الْهَادِي قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَتْ فِرَاشِي بِجَانِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَبَّعَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَى وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي ۖ

بقیہ حاشیہ ۱۔ چونکہ بعض لوگوں نے اس کے ظاہری الفاظ پر ہی حکم لگا دیا تھا اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تردید کی ضرورت تھی اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ بھی شبہ ہوتا تھا کہ نماز کسی دوسرے کے عمل سے بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان لگایا کہ نماز کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن کسی دوسرے کا کوئی عمل خاص طور سے سامنے سے گذرنا۔

صفحہ ۱۷۱ امام بنت زبیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چڑھ جاتی تھیں اور جب آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو صرف اشارہ کر دیتے اور آپ چونکہ باشعورتیں اس لیے اشارہ ہاتھ ہی اتر جاتی تھیں۔ راوی نے اسی کو ”حلی“ و ”حو“ حائل لھا“ سے تعبیر کیا ہے اور یہ عمل قیل ہے جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بھی صرف امت کی تعلیم کے لیے کیا تھا عمل کے ذریعہ کسی بات کی تعلیم فطرت کو باطل کرتی ہے اور جب طرح بچے زندگی کے طور طریقہ ماں باپ کے عمل سے سیکھتے ہیں امت بھی اپنے نبی کے عمل سے دین کے طور طریقے سیکھتی ہے۔





مَنْطَلِقٍ إِلَى قَاطِمَةٍ وَهِيَ جَوَيْرِيَّةٌ فَأَقْبَلَتْ نَسِيًّا  
وَتَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا كَشَى  
الْقَتَّةَ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْبِيحَهُمْ فَلَمَّا قَضَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ  
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ  
بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَقَى  
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُثْبَةَ بْنِ  
رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُثْبَةَ  
وَأُمِّيَّةَ بْنَ حَلِيفٍ وَهُعْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَ  
عُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ  
لَقَدْ رَأَى مِنْهُمْ صَرْحِي يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ مَجَّوْا  
إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيلٌ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَحَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً ۝

قائمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا۔ آپ ابھی بچے تھیں۔ آپ دوڑتی  
ہوئی تشریف لائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی سجدہ  
ہی میں تھے۔ پھر ان غلاموں کو آپ کے اوپر سے ہٹایا اور مشرکین  
کو مخاطب کر کے انھیں برا بھلا کہا۔ پھر جب اس حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے نماز پوری کر لی تو فرمایا ”خدا یا قریش پر عذاب نازل کر،  
خدا یا قریش پر عذاب نازل کر، خدا یا قریش پر عذاب نازل کر“  
پھر نام لے کر کہا۔ خدا یا عمرو بن ہشام، عسجد بن ربیعہ، شیبہ بن  
ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ  
بن ولید کو ہلاک کر دے۔ ”عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا۔ خدا گواہ  
ہے۔ میں نے ان سب کو بدر کی رات میں خاک و خون میں پایا۔ پھر  
انھیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اس کے بعد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنوئیں والے خدا کی رحمت  
سے دور کر دیئے گئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله تفہیم البخاری کا پارہ دوم مکمل ہوا

تفسير آية  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابِ مواظبتِ الصلوة نماز کے اوقات

**باب ۳۵۱ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ وَفَضْلُهَا**

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
كَيْتَابًا مَوْزُونًا وَقَتَهُ عَلَيْهِمُ-

٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ  
الصَّلَاةَ يَوْمَ مَا قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ  
فَاخْبَرَنَا أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا  
هُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعُودٍ النَّضَارِيُّ  
فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةَ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ  
جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ  
عُمَرُ لِعُرْوَةَ اإِغْلِمْ مَا تَخَذْتُ بِهِ وَإِنَّ جِبْرِيلَ  
هَذَا قَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَتَّ الصَّلَاةَ قَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ  
بْنِ أَبِي سَعُودٍ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ  
وَلَقَدْ حَقَّتْ بِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

### ۳۵۱۔ نماز کے اوقات اور ان کے فضائل

خداوند تعالیٰ کا قول ہے: ہمارے مسلمانوں پر فرض موقت سے یعنی خدا نے ان کے اوقات کی تعیین کر دی ہے۔

۴۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ان میں نے مالک کے شاگرد (یہ حدیث) پڑھی ابن شہاب کے واسطے سے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن نماز میں تاخیر کی پھر عروہ بن زبیر ان کے پاس گئے اور بتایا کہ (اسی طرح) مغيرة بن شعبہ نے ایک دن نماز میں تاخیر کی تھی جب وہ عراق میں دگور نہ تھے اس کے بعد ابوسعود انصاری ان کی خدمت میں گئے اور فرمایا مغيرةؓ! آخر یہ کیا قہر ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب جبریل علیہ السلام آئے تو انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اسی طرح حکم ہوا ہے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا معلوم بھی ہے کیا بیان کر رہے ہو کیا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات (اپنے عمل کے ذریعہ) بتائے تھے عروہ نے فرمایا کہ ناں اسی طرح بشر بن ابی سعود اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے بلکہ عروہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ

دعا شنبہ ۱۷ حضرت جبریل علیہ السلام اسراء کے بعد جب کہ پانچ وقت کی غازیں فرض ہو گئی تھیں ان کے اوقات اور طریقے کی تعلیم دینے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ امام شافعی رحمۃ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مقام ابراہیم کے پاس آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی۔ جبریل علیہ السلام امام ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی۔ جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی (فیہما)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَغْلِبَ ۖ

باب ۲۵۲ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنِ ابْتَدَأَ

الْبَيْتَ وَانْقَضَتْ وَآقَبَهُ الصَّلَاةُ وَكَأَنَّ

كُلُّهُنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنَ رَبِّعَتِ

وَلَسْنَا بِصِبْءٍ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ثُمَّ رَأَى

يَقْبُزُ نَأْتِ هَذَا عِنْدَكَ وَنَدَعُو إِلَيْهِ مَنْ دَسَّ آدَنَا

فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَسْبَحَ وَأَنْهَأَكُمْ عَنْ أَسْبَحَ

الْوُثْيَانِ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي مَسْئُولُ اللَّهِ وَأَنَا مَرَاتِلُكُمْ وَ

إِيمَانُ الْوُكُوفَةِ وَأَن كُودُوا إِلَيَّ حُسْنًا مَا غَفَنَهُمْ وَ

أَفْهَمَكُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْحَشِيَّةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ

زکوٰۃ دینے کا اور جو مال تمہیں غنیمت میں ملے اس میں سے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور تمہیں میں تو بڑی غنیمت دسبز رنگ کی مرتبان

جیسی گھڑیاں جس پر رونق لگا ہوا ہو اور قار ایک قسم کا تیل جو بھرہ سے لایا جاتا تھا آگے ہوئے برتن اور نفیر کھجور کی جڑ سے برتن کی

طرح بنا جاتا تھا، کے استعمال سے روکتا ہوں۔

بقیہ حاشیہ ہے بھی اسی کو بتایا گیا ہے ہماری کے علاوہ دوسری کتب احادیث میں تصریح ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت کی

دو نمازیں و دو دن تک پڑھائی تھیں اس طرح اوقات نماز کی تجدید کرنی مقصود تھی کہ پہلے دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں پھر دوسرے

دن آخر وقت میں گویا بتایا یہ تھا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان میں نماز کا اصل وقت ہے اس روایت میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن

زبیر سے کہا کہ جانتے بھی ہو کیا بیان کر رہے ہو یعنی قول کے ذریعہ وقت کی تعیین کی جاسکتی تھی علما اس کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے بعد میں کہا کہ

یہ کیا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی درحقیقت حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث معلوم نہیں تھی اور جب عروہ نے

یہ حدیث سنا تو انہیں کچھ تھوڑا سا تامل ہوا حضرت عروہ نے جب اس تامل کو محسوس کیا تو فوراً اس کی مذہبیان کردی تاکہ پوری طرح الجھناں ہو جائے۔

اوقات نماز کی تعیین بجائے قول کے فعل کے ذریعہ اس لیے کی گئی کہ وقت کی تحدید قول کے ذریعہ خاص طور سے اس دو دن پوری طرح نہیں ہو سکتی

تھی ہی وجہ ہے کہ احادیث میں صحابہ کی اس سلسلے میں تعبیرات مختلف ہیں اس لیے علی طور بران کی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی۔

(حاشیہ ۱) یہ وفد عبدالقیس در مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے۔ پہلے سلسلہ میں پھر فتح مکہ کے سال۔ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت

اس لیے کی گئی تھی کہ عرب کے لوگ انہیں میں شراب تیار کرتے تھے عرب دور جاہلیت میں شراب کے رسیا تھے بقیہ حاشیہ آگے)

حیدر اول

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت

پڑھ دیتے تھے جب ابھی دھوپ انکے حجرہ میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے سے پہلے

۴۵۴۔ خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنا

اور اللہ سے ڈرنا اور نماز قائم کرنا اور مشرکین کے طبقہ میں نہ

شامل ہو جاؤ۔

۴۹۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عباد نے بیان

کیا اور یہ عباد کے لڑکے ہیں۔ ابو جرحہ کے واسطے سے وہ ابن عباس

انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کی کہ ہم اس ربیعہ کے قبیلہ سے

تعلق رکھتے ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں

میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لیے آپ کسی ایسی بات کا ہمیں حکم دیجئے

جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی

دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور

چار چیزوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) خدا پر ایمان لانے کا پھر

آپ نے اس کی تفصیل فرمائی کہ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز کے قائم کرنا

زکوٰۃ دینے کا اور جو مال تمہیں غنیمت میں ملے اس میں سے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور تمہیں میں تو بڑی غنیمت دسبز رنگ کی مرتبان

جیسی گھڑیاں جس پر رونق لگا ہوا ہو اور قار ایک قسم کا تیل جو بھرہ سے لایا جاتا تھا آگے ہوئے برتن اور نفیر کھجور کی جڑ سے برتن کی

طرح بنا جاتا تھا، کے استعمال سے روکتا ہوں۔

بقیہ حاشیہ ہے بھی اسی کو بتایا گیا ہے ہماری کے علاوہ دوسری کتب احادیث میں تصریح ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت کی

دو نمازیں و دو دن تک پڑھائی تھیں اس طرح اوقات نماز کی تجدید کرنی مقصود تھی کہ پہلے دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں پھر دوسرے

دن آخر وقت میں گویا بتایا یہ تھا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان میں نماز کا اصل وقت ہے اس روایت میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن

زبیر سے کہا کہ جانتے بھی ہو کیا بیان کر رہے ہو یعنی قول کے ذریعہ وقت کی تعیین کی جاسکتی تھی علما اس کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے بعد میں کہا کہ

یہ کیا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی درحقیقت حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث معلوم نہیں تھی اور جب عروہ نے

یہ حدیث سنا تو انہیں کچھ تھوڑا سا تامل ہوا حضرت عروہ نے جب اس تامل کو محسوس کیا تو فوراً اس کی مذہبیان کردی تاکہ پوری طرح الجھناں ہو جائے۔

اوقات نماز کی تعیین بجائے قول کے فعل کے ذریعہ اس لیے کی گئی کہ وقت کی تحدید قول کے ذریعہ خاص طور سے اس دو دن پوری طرح نہیں ہو سکتی

تھی ہی وجہ ہے کہ احادیث میں صحابہ کی اس سلسلے میں تعبیرات مختلف ہیں اس لیے علی طور بران کی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی۔

(حاشیہ ۱) یہ وفد عبدالقیس در مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے۔ پہلے سلسلہ میں پھر فتح مکہ کے سال۔ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت

اس لیے کی گئی تھی کہ عرب کے لوگ انہیں میں شراب تیار کرتے تھے عرب دور جاہلیت میں شراب کے رسیا تھے بقیہ حاشیہ آگے)

حیدر اول

## باب ۲۵۳ البیعة علی اقامہ الصلوٰۃ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّصَدُّقِ بِكُلِّ مُسْلِمٍ

## باب ۲۵۴ الصلوٰۃ كفارة

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُبَيْثُ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ بْنَ جَبْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتَيْتُكَ بِخَفِظٍ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَفَاكَ مَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا خَبْرِي قُلْتُ فِئْتَنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَذَلِكُمْ وَخَارِجُهُ تَكْفِيرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالزَّكَاةُ وَالتَّهَيُّ قَالَ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنَّ الْفِئْتَنَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا تَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابٌ مُطْلَقًا قَالَ أَفَيْسَرَامُ يَقُولُ قَالَ يَكُونُ قَالَ إِذَا التَّاعَلَى إِلَيْنَا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ بِعِلْمِهِ الْبَابَ قَالَ تَعَمَّدَ كَمَا أَنَّ دُونَ الْخَلِيفَةِ الْبَابَ فِي حَدِيثِهِ يَجِبُ لَيْسَ بَارَةً غَائِبَةً فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَدِيثَهُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ

گا۔ عمر بول اٹھے کہ پھر تو کبھی بند نہیں ہو سکتا شقیق نے کہا کہ ہم نے حدیفہ سے پوچھا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق علم رکھتے تھے (بقیہ حاشیہ) اس لیے جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی تاکہ شراب کا تصو بھی ذہنوں سے محو ہو جائے پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ان برتنوں میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔ (حاشیہ ۲) قرآن میں بھی ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں، مطلب یہ ہے کہ آدمی انکی وجہ سے مضطرب اور بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر دین کے حدود و احکام کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی شخص واقعی دین کا پابند ہے اور کسی اس طرح کے اضطراب کی وجہ سے دین کی حدود میں اس سے فروگزاشت ہو گئی تو نماز و روزہ اور دوسری عبادات ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اصلاً نماز و روزہ عبادت ہی ہیں لیکن یہ کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔

## ۳۵۳۔ نماز قائم کرنے پر بیعت

۴۹۶۔ ہم سے محمد بن ثنبی نے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم سے اسماعیل نے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم سے قیس نے جریر بن عبد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

## ۳۵۴۔ نماز کفارہ ہے۔

۴۹۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا۔ اعمش نے کہا کہ مجھ سے شقیق نے بیان کیا۔ شقیق نے کہا کہ میں نے حدیفہ سے سنا حدیفہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے عمرؓ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو تم میں سے کس نے یاد رکھا ہے؟ میں بولا کہ میں نے اسی طرح یاد رکھا ہے جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کو معلوم کرنے میں بہت نڈر تھے میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے مال، اولاد اور پڑوسی فتنہ د آزمائش کی چیز ہیں۔ اور نماز روزہ، صدقہ، اچھی باتوں کے لیے لوگوں سے کہنا اور بُری باتوں سے روکنا ان کا کفارہ ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا مجھے تم اس فتنہ کے متعلق باذبحہ سمندر کی طرح ٹھانٹیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس سے خوف نہ کھائیے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا صرف ہکھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے تو

(بقیہ حاشیہ) اس لیے جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی تاکہ شراب کا تصو بھی ذہنوں سے محو ہو جائے پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ان برتنوں میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔ (حاشیہ ۲) قرآن میں بھی ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں، مطلب یہ ہے کہ آدمی انکی وجہ سے مضطرب اور بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر دین کے حدود و احکام کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی شخص واقعی دین کا پابند ہے اور کسی اس طرح کے اضطراب کی وجہ سے دین کی حدود میں اس سے فروگزاشت ہو گئی تو نماز و روزہ اور دوسری عبادات ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اصلاً نماز و روزہ عبادت ہی ہیں لیکن یہ کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔

تواضوں نے کہا کہ ہاں بالکل اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط قطعاً نہیں ہے میں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھنے میں خوف ہوتا تھا اس لیے مسروق سے کہا گیا کہ وہ پوچھیں انھوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ دروازہ خود عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہ اسامیل بنی کے واسطے سے وہ ابوشمان ندی سے وہ ابن مسعود سے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دیدی، پس پھر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) نماز دن کے دونوں بائوں میں قائم کرو اور کھرا رات گئے اور اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اس شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا یہ صرف میرے لیے ہے تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میری تمام امت کیلئے۔

۳۵۵۔ نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت۔

۴۹۹۔ ہم سے ابوالوید بن شام بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ کبک مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی کہ کبک میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اس گھر کے مالک سے سنا آپ عبد اللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ حسن معاشرت رکھنا پوچھا اس کے بعد۔ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بتا دیتے۔

۳۵۶۔ پانچوں وقت کی نماز میں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی حازم اور وارود بن یزید بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے

حاشیہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فتن وغیرہ سے متعلق احادیث سے عام محابہ کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اس طرح کی احادیث اکثر پوچھا کرتے تھے جس فتنہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یہ وہی فتنہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان کے دور خلافت ہی سے شروع ہو گیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بندہ دروازہ توڑ دیا جائے گا۔ یعنی جب ایک مرتبہ فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے تو پھر ان کا سد باب ناممکن ہو گا چنانچہ امت میں باہم اختلاف و افتراق اور دوسرے مختلف فتنوں کی جو خلیج ایک مرتبہ مائل ہو گئی وہ اب تک پائی نہ جاسکی۔ نت نئے فتنے ہیں کہ آئے دن اٹھتے رہتے ہیں غلامیاز باللہ من العن.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے صابن نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھوا دیتا ہے۔

۳۵۷۔ بے وقت نماز پڑھنا نماز کو سناٹا کر دینا ہے۔

۵۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمہدی نے غیلان کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا کہ نماز تو ہے فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی تم نے کیا کچھ نہیں کر ڈالا ہے۔

۵۰۲۔ ہم سے عروین زرارہ نے بیان کیا کہ ہمیں عبد الواحد بن واصل ابویہ حداد نے عبد العزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا کہ کاب میں دمشق میں انس بن مالک کی حدیث میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رو رہے تھے میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب نہیں پاتا اور اس کو بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہ کاب ہم سے عثمان ابن ابی رواد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۳۵۸۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے مشام نے (عاشیہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وقت کے نکل جانے کے بعد نماز پڑھنے ہی کی وجہ سے یہ فرمایا کہ تم نے نماز فائے کر دی اس حدیث میں ہے کہ امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے۔ اس وقت ولید بن عبد الملک خلیفہ تھا ثابت بنانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے دور امارت میں ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حجاج نے نماز پڑھانے میں بہت دیر کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ کھڑے ہو کر اس کی اس حرکت پر ٹوکیں لیکن ساتھیوں نے روک دیا۔ جب باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی کوئی چیز سوائے کلمہ شہادت کے اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہی، اس پر کسی نے کہا کہ نماز تو پڑھی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ظہر کو تو تم مغرب کے وقت پڑھتے ہو کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تفصیلی روایات سے عنوان میں فائدہ اٹھایا ہے کیونکہ یہ روایات ان کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں اس لیے اسے کتاب میں بیان نہ کر سکے۔

قتادہ کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اس لیے اسے اپنی داہنی جانب نہ تھوکن چاہیے۔ بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کرنے میں اعتدال رکھو اور کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے، جب کسی کو تھوکن ہی ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھو کے کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آگے یا سامنے نہ تھو کے۔ البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے اور حیدر انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قبلہ کی طرف نہ تھو کے اور نہ دائیں طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۳۵۹۔ گرمی کی شدت میں نہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا۔

۵۰۵۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوبکر نے بیان کیا سلیمان کے واسطے سے۔ صالح بن کیسان نے کہا کہ ہم سے اعراب بن عبد الرحمن وغیرہ نے حدیث بیان کی وہ ابوبکر سے روایت کرتے تھے اور عبد اللہ بن عمر کے مولیٰ نافع عبد اللہ بن عمر سے اس حدیث کی روایت کرتے تھے۔ کہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کے بھڑکنے سے ہوتی ہے۔

۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے مہاجر ابو الحسن کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے زید بن وہب سے سنا وہ زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی آذان دی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے

عَوْنًا قَدْ دَعَا عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى مِثْلَ حَاجَتِكَ فَتَهَلَّلْتَ عَنْ يَمِينِهِمْ وَلِصَحَّتْ قَدَمُهُ الْيُسْرَى :

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَبْسُطُوا أَعْنَافَكُمْ فِيهِ وَلَا تُكَلِّبُوا إِذَا انْبَرَأْتُمْ فَلَا يَبْرُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يَأْتِي حَاجَتَهُ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتَغَلَّ قَدَامَهُ أَوْ يَتَيْنِ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْرُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُقَنَّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ :

باب ۵۹ بَرْدٌ بِالظَّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُبَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا اَلْأَعْرَابِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٍ عَنْ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اسْتَدَّتَّ الْحَرُّ قَابِضًا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِيمَ جَهَنَّمَ :

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ

(حاشیہ) جب جہنم دھونکا لی جاتی ہے اور اس کی آگ میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اثرات دنیا تک پہنچتے ہیں۔ حدیث کے ظاہر سے تو یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہاں صرف جہنم کی آگ سے دوہر کی گرمی کی شدت کو تشبیہ دی گئی ہے کہ گرمی اس وقت ایسی سخت ہوتی ہے گو فوج جہنم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی ناز گرمیوں میں کچھ تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

قَالَ اشْتَكِرْتُ اشْتَكِرْتُ قَالَ شَيْءٌ لَا اَشْتَكِرُ فِيهِمْ فَادَا اشْتَكِرْتُ  
 اس لیے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کر دو پھر گرمی آذان اس وقت کہی گئی اوجب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔  
 ۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّبَاطِيُّ قَالَ  
 کیا کہا کہ اس حدیث کو ہم نے زہری سے سن کر یاد کیا ہے وہ سعید بن مسیب کے واسطے سے بیان کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کر دو کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی تیزی کی وجہ سے ہے جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب داگ کی شدت کی وجہ سے میرے بعض لوگ بعض کو کھالیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں انتہائی سخت گرمی اور انتہائی سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔  
 ۵۰۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْرُ بْنُ حَنْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ  
 کیا کہا کہ ہم سے اعش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو صالح نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کر دو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی جہاں سے پیدا ہوتی ہے اس حدیث کی متابعت سفیان یحییٰ اور ابو حاتم نے اعش کے واسطے سے کی ہے۔

۶۰ سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
 ابو الحسن نے بیان کیا کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا وہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ذن نے چاہا کہ ظہر کی آذان دے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ تو ذی نے دھوڑی دیر بعد پھر دوبارہ چاہا کہ آذان دے لیکن آیت نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو جب ٹیلے کا سایہ ہم نے دیکھ لیا تب آذان کہی گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی طرح سے ہے اس لیے جب گرمی سخت ہو جایا کرے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کر دو ابن عباس نے فرمایا کہ تنقیہ کے معنی تھکنا (جھکنا) مائل ہونا میں (یعنی حدیث میں جو لفظ فی (سایہ) آتا ہے وہ تنقیہ سے مشتق ہے اور تنقیہ کے معنی جھکنے کے ہیں۔ سایہ چونکہ ایک طرف سے دوسری طرف جھکتا اور مائل ہوتا رہتا ہے اس لیے اسے فی کہا گیا۔

باب فی الظہر فی السفر

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
 حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى تَبِيِّنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْعَقَفَرِيِّ  
 قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي سَفَرٍ فَأَمَّا إِذَا الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ أَنْ يُؤَذِّنَ  
 فَقَالَ لَهُ أُبَيُّ بْنُ سَأْيَا فِي التَّلَوُّلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْءَ الْحَرَمِ فِيهِمْ فَادَا اشْتَدَّ الْحَرَمُ  
 فَأَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْفَقُونَ بِمِثْلِ



باب ۳۶ وقت الظہر عند الزوال۔

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَكَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي بِهَا جَدَّةً

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ  
الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ السَّاعَةُ وَ  
ذَكَرْنَا فِيهَا أَمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَلِّغَ  
عَنْ رَسُولِي فَلْيَسْمَعْ فَلَا تَسْمَعُوا عَنِّي إِلَّا أَجَلْتُ لَكُمْ  
مَا مُمْتُ فِي مَعَانِي هَذَا فَأَلْكَرُ النَّاسَ فِي الْبُكَاءِ وَالْكَرَّاءِ  
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ قَالَ أَجَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَلْكَرُ أَنْ يَقُولَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبَيْتِي  
رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِعُصْمَةِ نَبِيِّهَا فَكَفَتْ  
لَهَا قَالَ عَزِمْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِنِّي فِي عَرْضِ هَذِهِ  
الْحَالِ لَكُمُ اسْمُ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ

سانچے جنت اور دوزخ پیش کی گئی تھیں اس دیوار برزخ جنت میں اور شجر جہنم میں ایسی ہیں کہ اس مقام میں دیکھا اور کہیں نہیں دیکھا تھا۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَاحِدًا تَجِبَتْ حَلْبَتُهُ وَ  
يَقْبُرُ فِيهَا مَا بَيْنَ السَّيْتَيْنِ إِلَى الْمِيْمَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ  
إِلَّا أَنَّهُ السَّيْتُ وَالْعَمْرُؤُ أَحَدًا تَأْيِيدَهُ إِلَى نَاقَتِي  
الْمَدْيَنَةِ يَكْبَحُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَشَبِثُ مَا قَالَ سَفَى  
لِلْغُرْبِ وَكَذَلِكَ بَنِي حَلِيبٍ الْعَقَاوِلُ ثَلَاثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ  
إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مَعَاذَ كُلِّ شَعْبَةٍ ثُمَّ لَقِيْنَهُ  
صَدَقَ فَقَالَ أَذَلَّتْ اللَّيْلُ

ابو برزہ نے فرمایا کہ نصف شب تک دُور کر کے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تھا، اور معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا کہ پھر میں دوبارہ بالنبال سے لاؤ انہوں نے دھک کے اُٹھ کر کہا تھا، فرمایا یا تباہی رات تک!

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُذَيْلُ

ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد۔

۳۶۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دوپہر میں ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۰۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے ربیعہ کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ جب سورج مغرب کی طرف جھکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر مہر پر تشریف لائے اور قیامت کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم حوادث پیش آئیں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھے کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ لوگ بہت زیادہ آہ و زاری کرنے لگے اور آپ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔ عبد اللہ بن حذافہ بھی کھڑے ہوئے اور دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں، آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حذافہ ہیں آپ اب بھی برابر فرما سکتے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بل بیٹھ گئے اور انہوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہوئے، اسلام کے دین ہوئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے خوش اور راضی ہیں۔ اس پر آنحضور چپ ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی میرے

۵۱۱۔ ہم سے حفص بن غسین نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ بالنبال کے واسطے وہ ابو برزہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہمارے لیے اپنے پاس بیٹھے ہوئے تھے کو چھپتا مکن تھا۔ صبح کی نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے تین تک پڑھتے تھے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ اہد صبح کی نماز اس وقت ہوتی کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک دھان پڑھنے کے بعد جاتے اور پھر واپس آ جاتے لیکن وہ ابھی بھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو تباہی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر

۵۱۲۔ ہم سے محمد بن معاذ نے بیان کیا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہ ہمارے

خالد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ مجھ سے غالب قطان نے بکربن عبد اللہ مزی کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ انس بن مالک سے، آپ نے فرمایا کہ جب ہم (میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

۳۶۲۔ ظہر کی نماز عصر کے وقت۔

۵۱۳۔ ہم سے ابو العنمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا عمرو بن دینار کے واسطے سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات رکعتیں (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں: ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) اور عشاء کی سات رکعتیں (ایک ساتھ) ایوب نے پوچھا شاید یہ سات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہو سکا ہو۔

۳۶۳۔ عصر کا وقت۔

۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض نے شام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ان کے جموہیں ابھی وعرب باقی ہوتی

تھیں۔ بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کپڑا پہنے ہوئے اس پر سجدہ کر لیا کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے خواہ اسے پہن رکھا ہو اور اسی کے ایک حصہ کو آگے بڑھا کر سجدہ کی جگہ پر کر لیا اور اس پر سجدہ کیا یا ٹکڑے سے زمین پر بچھا یا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کپڑا زمین پر نماز پڑھنے کے لئے نہیں بچھا جاتا تھا۔ چونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جواز کی طرف ہی صورت ہے کہ ٹکڑے سے بچھا یا گیا ہو اس لیے وہ اس حدیث کو اسی صورت پر محمول کر رہے ہیں۔ بہر حال حدیث میں اس کی بھی گنجائش ہے۔

۱۱۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت سید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیوں کیا تھا کہ ظہر کی نماز میں اتنی تاخیر کر دی اور اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی تاخیر کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ چاہتے تھے کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو جائے اس سے بھی زیادہ مہارت ایک دوسری حدیث میں ہے جو اسی حدیث کے راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ابوالشعشاع سے مروی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مخصوص تلامذہ میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ کیا انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر کی شروع وقت میں اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی آپ نے تاخیر کی ہوگی اور عشاء کی جلدی پڑھ لی ہوگی اس پر ابوالشعشاع نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خواہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نسائی میں اسی طرح روایت ہے اور ان تمام روایتوں سے یہ بات سمجھیں آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جو دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لیتے تھے جس کی تعبیر روایتوں میں ”عجل العشاء واخلوا المغرب واخلوا الظهر“ عجل العشاء کے معنی ہیں اور فقہاء اصطلاح میں اسے ”جمع بین الصلواتین“ کہا گیا ہے اس جن کی صورت یہ نہیں تھی کہ ظہر کی نماز عصر کے وقت یا مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھتے تھے بلکہ جیسا کہ ابن عباس کی روایتوں میں مہارت کے ساتھ موجود ہے کہ جمع کی صورت صرف یہ ہوتی تھی کہ ظہر آخر وقت میں پڑھ لیتے تھے اور عصر اول وقت میں اسی طرح مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ عذر پیش کرنے پر اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے یہ یا د رہے کہ ایسی صورت کبھی نہیں ہوئی کہ کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔

تھی۔

تَخْرُجُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۝

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
مَنْ عُرِفَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى  
النَّعْوَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَطْعَمَا لَعَنِي مَنْ حُجِرَتْهَا ۝

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ النَّعْوَ وَالشَّمْسِ  
مَا لَعَنِي فِي حُجْرَتِي وَلَا يَطْعَمَا لَعَنِي بَعْدُ قَالَ  
أَبُو عَمِيرٍ إِنَّهُ دَقَّالَ مَالِكٌ وَبِخْنُ بْنُ سَعِيدٍ  
وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلُ  
أَنْ تَطْعَمَ ۝

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا  
وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ  
فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْبَحِيرَا لَتِي تَتَخَوُّهُمَا الْأُولَى حِينَ  
تَدْخُلُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي النَّعْوَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ  
فِي أَصْحَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ  
وَكَانَ يَنْتَعِبُ أَنْ يُوَحِّشَ مِنَ الْعِشَاءِ لَتِي تَدْخُلُهَا الْعَمَةُ وَكَانَ  
يَكْرَهُ أَنْ يَوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَيَّةُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْتَعِبُ مِنْ صَلَاةِ الْفَدَا  
حِينَ يَرِفُ الرَّحْلُ جَلِيسَةً وَيَقُومُ بِالسَّيْنِ إِلَى الْبَايَةِ ۝

۵۱۵۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا، وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پر تھی تو دوپہر ان کے حجرہ ہی میں تھی۔ سایہ دیوار پر بھی نہ چڑھا تھا۔

۵۱۶۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو سورج ابھی میرے حجرے میں جا سکتا رہتا تھا، ابھی سایہ چڑھا ہی نہ ہوتا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری، کہتا ہے کہ مالک بن عیینہ بن سعید شیب اور ابن ابی حنفہ کی روایت میں زہری سے، و شمس قبل ان تطعم کے الفاظ ہیں (مطلب یہ ہے۔ دونوں روایتوں کی توجیہ حافظ ابن حجر نے تفصیل سے بیان کی ہے۔ عربی دان اصحاب اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

۵۱۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہ کہا کہ ہمیں عوف نے خبر دی سیار بن سلامہ کے واسطے سے انھوں نے بیان کیا کہ دوپہر کی نماز جیسے تم "صلوة اولی" کہتے ہو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے اس کے بعد کوئی شخص مدینہ کے انتہائی کنارہ پر اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج اب بھی موجود ہوتا تھا۔ مغرب کے وقت سے تعلق آپ نے جو کچھ کہا تھا مجھے وہ یاد نہیں رہا اور عشاء جیسے تم "عشاء" کہتے ہو۔ اس میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوجاتے تھے جب آدمی اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان سکتا اور صبح کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیتیں پڑھتے تھے تاکہ

لے صلوٰۃ اولیٰ یعنی پہلی نماز کیونکہ جہیز میں علیہ السلام نے پانچ وقت کی نمازوں کے فرض ہونے کے بعد جب آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات کی تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی تھی۔ اسی لیے حدیث کے راوی نماز کے اوقات بیان کرنے میں شروع ظہر کی نماز سے کرتے ہیں۔  
۱۔ "عشاء" بابت میں اسی وقت کا نام تھا۔ اسلام میں یہ "عشاء" ہے۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کو آپ اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اس سے نماز چھڑ جانے کا خطرہ تھا اور بعد میں بات چیت اس لئے ناپسند ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ بیداری کی ابتداء اور اس کی انتہا دونوں فیراور عبادت کے ساتھ ہر صبح اٹھنے اور ظہر کی نماز کی تیاریوں میں لگ جائیے اور رات کو سوچے تو پہلے عشاء پڑھ لیتے۔

۲۔ اس باب میں متعدد روایتیں ہیں اور عصر کے وقت کی تعیین کرتی ہیں۔ خاص عصر کی نماز سے متعلق تین روایتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہیں اور ان سب میں آپ نے ایک بات بتائی ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو دوپہر ان کے حجرہ میں باقی رہتی تھی۔ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ عصر کی نماز پڑھیں پہلے اور شراخ کہتے ہیں کہ سورے جب کہ دن کا کافی حصہ باقی رہے پڑھ لینی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیتہ صفر آئندہ

یہ روایتیں ابھی تک روایت نہیں ہوئی ہیں اور ان کے خلاف بھی روایتیں نہیں ہوئی ہیں۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يُخْرِجُ الْإِنْسَانَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَزْبٍ فَيَقْبَلُ هُمْ يَمْلِكُونَ الْعَصْرَ ۝ ۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ رَخَّصَ بَيْنَ دَحْلَتَنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَّهَنَا لَا يُصَلِّيُ الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمُّ مَا هَذَا الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْغَضْرُ وَهِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ ۝

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ إِلَيْنَا أَهْبُ مِنَّا إِلَى قُبَاً فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُزْتَفِقَةٌ ۝

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُزْتَفِقَةٌ كَحَيَّةٍ كَبَنَ هَبٍ يَذْهَبُ إِلَى الْوُكُلِيِّ قِيَامَتُهُمْ وَالشَّمْسُ

۵۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ مالک کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد کوئی بنی عمرو بن عوف (قبائلی) مسجد میں جاتا تو لوگ اسی عصر پڑھتے رہتے تھے۔

۵۱۹۔ ہم سے ابن مسفل نے بیان کیا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہ ہمیں ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی کہ ہمیں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہاں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیا دیکھا کہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے عرض کی کہ عمر کریم ایہ کونسی نماز آپ پڑھ رہے تھے فرمایا کہ عصر اور اسی وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ نماز پڑھتے تھے یہ ۵۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا کہ میں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ انس بن مالک سے کہ آپ نے فرمایا ہم عصر کی نماز پڑھتے (یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) اس کے بعد کوئی شخص جاتا اور جب وہ پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلند ہی پر ہوتا تھا۔

۵۲۱۔ ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج ابھی پراود روشن ہوتا تھا پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کو رٹ جاتا وہاں پہنچنے کے بعد

(بقیہ صفحہ گذشتہ) علیہ السلام ہی اول وقت ہی میں پڑھتے تھے لیکن امام بخاری نے لکھا ہے کہ اگرچہ اذواج مطہرات کے جردن کی دوا رہی بہت چھٹی تھیں اس لئے موقوف ہے چھپ کر کچھ دھوپ جڑوں میں باقی رہتی تھی اور اگرچہ جڑ سے بہت تنگ اور چھپ گئے تھے لیکن دھوپ دیا راون کے چھڑے جھلنے کی وجہ سے برابر باقی رہتی تھی اس لیے اگر اس صند کی نماز عصر کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جڑوں میں دھوپ رہتی تھی تو اس سے یہ بات نہیں ہو سکتا کہ آپ نماز سورج ہی پڑھ لیتے تھے۔ خانہ کے اوقات سے متعلق احادیث میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنے مشاہدات بیان فرمائے ہیں اور ان کے اوقات کی ابتداء اور انتہا کی تعبیر مختلف الفاظ سے کی ہے مثلاً ظہر کی نماز کے لئے ”حق را نیافہ السؤل“ (اس وقت نماز پڑھی گئی جب چھلنے کے سلسلے نظر آئے گئے) کہا۔ عصر کے لیے کسی نے کہا کہ ”مقتضیہ سور عصر کی نماز جو تھی تو سورج ابھی بلند ہی پر اور زندہ و روشن ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”عصر کے وقت دھوپ میرے جڑوں میں رہتی تھی“ کسی نے کہا کہ عصر پڑھ کے ہم اپنے گھر آتے تھے مدینہ کے سب سے آخری کسے پر اور سورج ابھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کے لیے کہا کہ ”ہم نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو ترنگر نے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے“ کسی نے عرف اسی پر اکتفا کیا کہ ”مغرب کا وقت ہوتا ہے نماز پڑھ لی جاتی“ ان تمام تعبیرات سے جن میں مائی الغنیمہ کے سلسلے مختلف الفاظ بیان کیے گئے ہیں اور دوسرے حرائق کے پہلے نظر آئے کہ کرام نے نماز کے اوقات کی تعیین کی ہے۔ اس میں ان کا معمولی سا اختلاف بھی ہے لیکن یہ ناگزیر تھا اس لیے اس سلسلے میں جتنی بھی باتیں آئیں گی انہیں اسی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

لے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رائے اس سلسلہ میں عام آراء سے مختلف تھی اور آپ عصر کو سورج سے پڑھنے پر زور دیتے تھے جبکہ عربین عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عام طور پر عصر ظہر کے ساتھ پڑھی جاتی تھی۔

بھی سورج بلند رہتا تھا۔ مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل دور ہیں۔

۳۶۴۔ عصر کے چھوڑ جانے پر گناہ۔

۵۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ میں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال ضائع ہو گیا۔

۳۶۵۔ نماز عصر قصد اچھوڑ دینے پر گناہ۔

۵۲۳۔ ہم سے مسلم بن ابی ہریم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ میں سحی بن ابی کثیر نے ابو قتادہ کے واسطے سے خبر دی وہ ابو الیسع سے کہا کہ ہم بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، بارش کا دن تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

۳۶۶۔ نماز عصر کی فضیلت۔

۵۲۴۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مردان بن معاویہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اسماعیل نے قیس کے واسطے سے بیان کیا وہ جریر بن عبد اللہ سے، کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو ذات میں، اسی طرح دیکھو گے جیسے اسی چاند کو دیکھ رہے ہو اسی دیکھنے میں کوئی دھماکا نہیں ہوگا پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہوئے سے پہلے (دُجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر) کی نمازوں سے تمہیں کوئی چیز نہ روک سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) پس اپنے رب کے حکم کی تیسیر کرو سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے کہیں (رازی حدیث) نے کہا کہ ایسا کر لو کہ عصر اور فجر کی نمازیں اچھوٹنے نہ پائیں۔

۵۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے بیان کیا وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن میں ملا کہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں ڈیوٹی پر آنے والوں اور خدمت پانہ والوں ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر تمہارے پاس رہنے والے ملا کہ حبیب رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے ملا کہ وہ ان سے کیا وہاں پہنچے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے

مُرْتَفِعَةٌ وَتَبْقَىٰ التَّوَالِي مِمَّنِ الْمَدِينَةِ عَلَىٰ

أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوَهَا ۖ

بَابُ الثَّمَانِيَةِ فَاثْنَةُ الْعَصْرِ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَذِبُ يَقْوَتْهُ صَلَاةُ

الْعَصْرِ فَمَا تَمَّ وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ۖ

بَابُ الثَّمَانِيَةِ تَرَكَ الْعَصْرَ ۖ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ

أَبِي مِلْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بَرِيدَةَ فِي يَوْمٍ مَرَدَىٰ غَيْمٍ فَقَالَ

يَكْرَهُ الصَّلَاةَ الْعَصْرَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ۖ

بَابُ الثَّمَانِيَةِ فَضِلَ صَلَاةُ الْعَصْرِ ۖ

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَلْبَسٍ عَنْ بَجْرِ بْنِ

بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرُوا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ

كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَعْمَلُونَ فِي رُؤُوسِهِ

فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ

فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْغُرُوبِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ افْعَلُوا لَا تَقْوُ تَنَكُّمُ

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِي

بَيْنِكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ

يَا تَوَّابُ مِثْلَ مِثْلِهِمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكُوهُ

عِبَادِي قَبُولُونَ تَرَكْنَا هُوَ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَإِنَّمَا  
رَهْوَ يَصَلُّونَ ۝

بَابُ ۳۶۷ مَنَ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ  
قَبْلَ الْغُرُوبِ ۝

۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ  
قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الْشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً  
مِّنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ ۝

۵۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ  
قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَتْ قَبْلَكُمْ مِنَ  
الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ  
الشَّمْسِ أَوْ فِي أَهْلِ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ  
فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَّزُوا  
فَاعْطَوْا قِيْرًا قَلِيلًا أَوْ قِيْرًا أَكْثَرًا أَوْ قِيْرًا  
أَوْ قِيْرًا قَلِيلًا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَّزُوا فَاعْطَوْا  
قِيْرًا أَكْثَرًا قَلِيلًا أَوْ قِيْرًا أَكْثَرًا قَلِيلًا إِلَى غُرُوبِ

بندوں کو تم لوگوں نے کس حال میں پھر پڑا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انھیں پھر پڑا  
تو وہ ناپڑا رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ ناپڑا رہے تھے  
۳۶۷ - جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے  
پڑھ سکا -

۵۲۶ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے  
سے بیان کیا۔ وہ ابوسلمہ سے وہ ابوسریہ رحمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے  
پہلے پڑھ سکا تو پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے  
پہلے ایک رکعت پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے۔

۵۲۷ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم  
نے ابن شہاب کے واسطے حدیث بیان کی کہ وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ  
اپنے والد سے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما  
تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی دشنام صرف اتنی  
ہے جتنا عصر سے سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ توراۃ والوں  
کو توراۃ دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ آدمی دن تک وہ بے بس ہو  
چکے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط بقول بعض دینار  
کا پچھلے حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ دیا گیا، پھر  
انجیل والوں کو انجیل دی گئی انھوں نے (آدمی دن سے) عصر تک اس پر عمل  
کیا اور ماہر ہو گئے انھیں بھی ایک ایک قیراط کے عمل کا بدلہ دیا گیا۔ پھر  
(عصر کے وقت) ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے اس پر سورج کے غروب تک عمل کیا

لہذا ہرے کفر مشرکوں کا یہ جواب انھیں بندوں کے متعلق ہو گا جو نماز کے بائند ہیں اور خاص طور سے فجر و عصر کے لیکن جو لوگ بائند نماز نہیں خدا کی بارگاہ  
میں فرشتے ان کا ذکر کس نیامد پر کریں گے۔

لے بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مثلاً کوئی شخص نابالغ یا ولود تھا یا اسی طرح کا کوئی ایسا عذر تھا جس سے نماز مانع ہو جاتی ہے جب وہ نذر ختم ہوا تو  
میں اس وقت اتفاق سے عصر یا فجر کے وقت میں صرف ایک رکعت کی گنجی نشیقی ایسی شخص پر اس نماز کی قضاء واجب ہو جاتی ہے لیکن دوسری متعدد احادیث جو اس سے  
زیادہ مفصل ہیں اور اسی باب سے متعلق ہیں ان کی روشنی میں اس حدیث کی یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی مفصل حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت نماز امام کے ساتھ پالی اس  
نے پوری نماز پالی مختلف احادیث کے الفاظ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مطلب سب کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بدیں آیا اور کچھ رکعتیں ہو چکی تھیں آنیوالا صرف  
ایک رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو سکا تو وہ جماعت کی خضیت حاصل کر لیا۔ ان تفصیل روایات میں فجر اور عصر کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس لئے ان کی روشنی میں یہ کہا  
جائے گا کہ یہ حدیث عصر اور فجر کی نماز کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے باب کی ہے اور امام بخاری کو بھی اس سلسلے میں مغالطہ ہر حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ  
امام کے ساتھ صرف ایک رکعت کو یا نبیوالا جماعت کی نفیات سے محروم نہیں ہو سکتا فیض اباری ج ۲ میں بحث بسط و مضائقہ کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

فَاَعْطَيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْبَيْتَيْنِ اَيُّ رَشَاءٍ اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كَمَا الْكُفْرُ عَمَلًا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِمَّنْ اَجْرَكُمْ مِمَّنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ وَهُوَ فَقَبْلِي اَوْ يَبِيْهِ مَنْ اَشَاءُ ۝

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا ابُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابُو اسْمَاعِيْلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُؤْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمَيْنِ وَالْيَهُودِ وَالنَّصْرَانِيَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلَى اَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ آخَرِيْنَ فَقَالَ اَعْمَلُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ وَكَمْ السَّيْرُ شَرَطْتُ فَعْمَلُوا حَتَّى اِذَا كَانَتْ حِيْنَ صَلَوةِ النَّصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمَلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعْمَلُوا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَبَدَّوْا اَجْرًا اَنْفَرُ يُقَيَّنِ ۝

### باب ۳۶۸ وَتِ الْمَغْرِبِ

وَقَالَ عَطَاءٌ يُجْعَمُ الْمَرْيَقُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۝

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَلْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَلْزُرَّاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابُو النَّجَّارِ شَيْخُ اِسْمِهِ عَطَاءُ بْنُ صَهْبِيْبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصُرُفُ اَحَدُنَا وَارْتَهَ لِيَبْصُرَ مَوَارِعَ

اور ہمیں دو دو قیراط ملے اس پر ان دو کتاب والوں نے کہا کہ اسے ہمارے رب انہیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط۔ حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو کیا میں نے ابجدینے میں تم پر کچھ زیادتی کی ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ (زیادہ) ابجدینا میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔

۵۲۸۔ ہم سے ابو کریب نے بیان کیا، ان سے ابوامام نے بیان کیا، برید کے واسطے وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کچھ لوگوں سے اجرت پر رات تک کام کرنے کے لئے کہا، انہوں نے آدھے دن تک کام کیا اور پھر جواب دے دیا کہ ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں، پھر اس شخص نے دوسرے لوگوں کو اجرت پر کام کے لئے تیار کیا اور ان سے کہا کہ دن کا جو حصہ باقی بچ گیا ہے (یعنی آدھا دن) اس کو پورا کر دو۔ مقررہ مزدوری تمہیں ملے گی، انہوں نے بھی کام شروع کیا لیکن عورت تک وہ بھی جواب دے بیٹھے پھر ایک تیسری قوم کو اجرت پر مقرر کیا اور انہوں نے دن کے اس باقی حصہ کو پورا کیا اور سورج غروب ہو گیا۔ پس اس تیسرے گروہ نے پہلے دو گروہوں کے کام کی پوری اجرت کا اپنے آپ کو مستحق بنایا۔

برید بن ربیعہ

### ۳۶۸۔ مغرب کا وقت

عطاء نے فرمایا ہے کہ مریق عشاء اور مغرب دونوں کو ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۵۲۹۔ ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا کہ ہم سے ابوزاعمی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوالنجاہی نے بیان کیا، ان کا نام عطاء بن صہیب ہے اور یہ رافع بن خدیج کے مولیٰ ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رافع بن خدیج سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے تو..... (اتنا اجالا پھر بھی باقی رہتا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص تیر گز گرنے کی جگہ کو

متعلق تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

۵۳۰۔ ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد کے واسطے سے بیان کیا وہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے انھوں نے کہا کہ حجاج کا دور آیا (اور وہ نماز بہت تاخیر سے پڑھایا کرتا تھا)۔ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑکی نماز دو پہر کو پڑھایا کرتے تھے۔ ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تو عصر پڑھ لیتا مغرب وقت آتے ہی پڑھ لیتے اور شام کو کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر سے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نمازیں تاخیر فرماتے (اور لوگوں کا احتیاط کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح پڑھتے تھے۔

۵۳۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا مسلم کے واسطے سے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب جاتا تھا۔

۵۳۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ کہا کہ ہم سے محمد بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا وہ ابن عباس کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات رکعت (مغرب اور شام) کی نمازیں ایک ساتھ اور آٹھ رکعت (ظہر اور عصر) کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔

۳۶۹۔ مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے۔

۵۳۳۔ ہم سے ابو عمر نے بیان کیا یہ عبد اللہ بن عمرو ہیں کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن حسین کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن زنی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے کسی جگہ ٹھہرے ہو کہ حیرتیں کا جسے اور وہ کہیں دور جا کر گئے۔ تو مغرب کے بعد چھپکے والا شخص اپنی اسی جگہ سے تیر گرنے کی جگہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ ہر انصار مدینہ کے ارد گرد مختلف مقاموں میں آباد تھے۔ انھیں کے چھ افراد کا بیان ہے کہ ہم مغرب کی نماز کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو تیر گرنے کا جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز دن غروب ہونے کے بعد پڑھ لی جاتی تھی اور اس میں تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ سنت متواتر بھی یہی ہے کہ مغرب کی نمازیں محقر سورتیں پڑھی جائیں۔

اس حدیث کی تشریح ”ظہر کی نماز عصر کے وقت“ کے عنوان کے تحت مذکور حدیث کے نوٹ میں گذر چکی ہے۔



عَنِ امِّ الْمُؤْمِنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبُ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ عَلَى اسْمِهِ صَلَواتُكُمْ الْمَغْرِبَ قَالُوا وَيَقُولُ الْمَغْرِبُ هِيَ الْعِشَاءُ

ایسا نہ ہو کہ تہاری "مغرب" کی ناز کے نام کے لیے اعراب ابدی اور وہی اعراب اکا محاورہ تھاری زبانوں پر چڑھ جائے۔ فرمایا کہ اعراب مغرب کو عشاء کہتے تھے۔

۳۶۰۔ عشاء اور عتمہ کا ذکر

اور جبر و دوزن نام لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے فرمایا کہ منافقین پر عشاء اور فجر تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں اور آپ نے فرمایا کہ کاش وہ سمجھ سکتے کہ عتمہ (عشاء) اور فجر کی نمازوں میں کتنا بڑا اثر ہے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتا ہے عشاء کہنا ہی پسندیدہ ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ دَخَلَ صَلَوةَ الْعِشَاءِ (میں قرآن نے اس کا جو نام رکھ دیا ہے اسی سے پکارنا چاہیے) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عشاء کی ناز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پڑھنے کے لیے باہر مقرر کر لی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے اسے بہت رات گئے بعد پڑھا اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناز عشاء تاخیر سے پڑھی (اعظم) بعض نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عتمہ" کو تاخیر سے پڑھا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" پڑھتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" میں تاخیر کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "آخری عشاء" کو دیر میں پڑھتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ

وَمِنْ سَائِرِ مَا سَمِعْنَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى الْعِشَاءَ عَلَى الْمَنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ كَوْ يَكُونُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْخُتْيَانُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ كَعِبَ صَلَوةَ الْعِشَاءِ وَبَيْنَهُمَا عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ فَأَعْلَمَنَا بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْلَمَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْلَمَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ كَثِيرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ آسُ بْنُ أَخَرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ

۱۔ شریعت کی اصطلاح میں جن نمازوں کو مغرب اور عشاء کہا جاتا ہے۔ بدی عرب ان اوقات کے لیے عشاء اور عتمہ کا لفظ بولتے تھے مغرب کو عشاء کہتے تھے اور عشاء کو عتمہ۔ شریعت چاہتی ہے کہ کسی کے رکھ ہوئے نام مسلمانوں کی زبان پر رہیں اس لیے اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مدینہ کا قدیم نام خرب تھا۔ اُن حضوروں نے انگریزوں کے بعد "مدینہ النبی" نام رکھا گیا۔ احادیث میں اس کے لیے بھی آیا ہے کہ خرب دیکھا جائے بلکہ مدینہ ہی کے نام سے پکارا جائے یہ زبان اہل گفتگو کے آداب ہیں۔ یہاں جائز و ناجائز کی کوئی بحث نہیں ہے جو اصطلاح شریعت نے مقرر کر دی ہے اس کے خلاف قدیم نام لینے سے اگرچہ معمولی سی ایک درجہ میں کراہت ضرور ہوگی لیکن آداب کے حدود میں یہی درجہ ہے کہ "عتمہ" کے بجائے شریعت نے عشاء کی اصطلاح خاص کر دی لیکن پھر بھی احادیث میں عشاء کو عتمہ معین واقع پر کہا گیا ہے گویا سبب یہی کم ہے لیکن بے توسی۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ اشعری حبشہ سے جب مدینہ لشرف لائے تو مدینہ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر تھے۔ اس سے کافی فاصلہ پر ٹھہرنا پڑا بقیہ مرقوم

ابن عمر، ابوالیوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مغرب اور عشاء“ پڑھی۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الْخُبَرَ  
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي سَيَدْعُو  
النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَبَلَ عَلَيْنَا  
فَقَالَ أَسَأَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ دُرُسَ يَأْتِي سِتَّةً مِنْهَا  
لَا يَكُنِّي بَيْنَهُمُ هُوَ الْيَوْمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَمْرِ مِنْ أَحَدٍ.

بَابُ الْمَسْجِدِ وَالْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ  
النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا.

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْمُحَاجِرَةِ وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ  
حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءُ إِذَا اكْتَرُ  
النَّاسُ عَجَلًا وَإِذَا افْتَلَوْا آخَرًا وَالصُّبْحُ  
يُخْلِسُ ۝

۵۳۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔  
کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی زہری کے واسطے کہ مسلم نے کہا کہ مجھے  
عبد اللہ بن عمر امیر سے والد نے خبر دی کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ یہی جسے لوگ عتمة کہتے ہیں، پھر ہمیں  
خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس رات کو جانتے ہو؟ آج جو لوگ  
زندہ ہیں ایک سو سال کے بعد دوسرے زمین پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں  
رہے گا۔

۵۳۵۔ عشاء وقت، جب لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں یا  
تاخیر کریں۔

۵۳۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ سے سعد  
بن ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ محمد بن عمرو سے حسن بن علی بن ابی  
طالب کے صاحبزادے میں فرمایا کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ظہر  
دوپہر میں پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے تو سورج صاف اور روشن  
ہوتا۔ مغرب واجب ہوتے ہی ادا فرماتے اور ”عشاء“ میں اگر لوگ  
جدید زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے تو سورے پڑھتے اور اگر ابھی نماز  
کے لیے آنے والوں کی تعداد کم ہوتی تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے اور  
صبح منہ اندھیرے پڑھتے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اس لیے آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں عشاء پڑھنے کی باری مقرر کر لی تھی۔ مسجد نبوی سے دور رہنے والے صحابہ کا ہوا سے  
یہی طرز عمل تھا۔ کیونکہ دور رہنے کی وجہ سے ہر نماز میں حاضری سب کے لیے دشوار تھی۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تازہ ہدایات سے مطلع رہنا اپنے لیے ضروری خیال  
کرتے تھے اس لیے ایک ساتھ رہنے والوں میں سے کوئی نہ کوئی مسجد نبوی میں ضرور حاضری دیتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور نبی باتوں سے اپنے ساتھیوں  
کو بھی مطلع رکھتا۔ جس خاص واقعہ کو ابوی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں اس کے متعلق احادیث کی کتابوں میں ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر اس وجہ سے ہوتی  
کہ آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے بعض معاملات میں مشورہ کرنے میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ابوی اشعری رضی اللہ عنہ  
عشاء کہتے ”عتمة“ کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ صرف ”اعتمة“ استعمال کیا ہے اور صرف اس مفہوم کو ادا کرنا چاہا ہے کہ آپ نے نماز عشاء کافی تاخیر سے پڑھی تھی۔

دعا صفحہ ۲۸) مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال تک ان سب کی وفات ہو چکے گا اور سو سال بعد کوئی بھی زندہ باقی نہیں رہے گا اس  
لیے یہاں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت علی اور حضرت خضر علیہما السلام تو اب بھی زندہ ہیں ؟

۱۷ عین لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نماز عشاء سورہ سے پڑھی جائے تو اسے عشاء کہیں گے اور اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو اسی کو ”عتمة“ (تھکری صفحہ ۱۸)

## باب فضل العشاء

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعَزَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ بِالْعِشَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَقْسُوَ الرُّسُلَ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالصَّبِيَّانُ خُزَّجَ فَقَالَ لِهَذَا الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَيْكُمْ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي إِذَا بَيْنَ قَتْمٍ مُؤَامَعِي فِي السَّفِينَةِ نَزَلْنَا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ وَكُلُّ لَيْلَةٍ نَقَرْنَا مِنْهُمْ فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ لَبَعْفُ الشَّغْلِ فِي بَقِيعِ أَمْرِهِ فَأَعَزَّكُمْ بِالصَّلَوةِ حَتَّى أَبْهَارَ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَواتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَ لَا عَلَى رَسُولِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ بَعَثَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَصَلِّي هَذَا السَّاعَةَ غَيْرَكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذَا السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ لَا يَدْرِي آتَى الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَدَخَى يَمَامَا سَبْعًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۲۔ عشاء میں نماز کے انتظار کی فضیلت۔

۵۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی یہ اسلام کے اقتضائے عرب میں پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”خود تیرے اور بچے سو گئے“ پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا کا کوئی فرد بھی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۵۳۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا برید کے واسطے وہ ابوردہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کی محبت میں جو کشتی میں میرے ساتھ (جہتہ سے) آئے تھے بقیعِ بطنان میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے مسلمانوں کے کسی معاملہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہے تھے جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہوئی اور تقریباً اُدھی رات ہو گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھاٹی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک بشارت سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی یہ یقین نہیں کہ آپ نے ان دو جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا تھا کہا کہ ابوموسیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر بہت خوش خوش ہو گئے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کہیں گے مصنف اس خیال کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ جلدی ہو یا دیر میں نام بہ حال اس کا ”عشاء“ ہی ہے۔

۱۔ لے بقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف انواع و اقسام کے درخت ہوں۔ اس طرح کی جگہیں عرب میں بکثرت تھیں اس لیے تیز کے لیے اضافت کے ساتھ استعمال کرتے تھے مثلاً یہی ”بقیعِ بطنان“۔ لے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے انتظار میں جو ہمارا امتیاز بنایا تو ہمیں اس سے (بغیر ہوا آئیدہ)

## باب ۳۴ مَکْرُہٌ مِنَ التَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَذَّافِ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تَكْرَهُ التَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ يُعَدُّ

## باب ۳۵ التَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَاءِ لَيْسَ غَلَبَ

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي أَنَّ شُجَابَ بْنَ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى مَا ذَاكَ عُمَرُ الصَّلَوةَ نَامَ النَّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُ هَاهُنَا أَهْلُ الدَّرَجَةِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ لَا تَصِلُنِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى مَثَلِ اللَّيْلِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُبَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۴۴۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

۵۳۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوہاب الثقفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاف نے بیان کیا ابو المنہال کے واسطے سے وہ ابوزرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

۳۴۵۔ اگر غنیمہ کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جاسکتا ہے۔

۵۳۹۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو بکر نے سلیمان کے واسطے سے بیان کیا۔ ان سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ مجھ ابن شہاب سے عروہ کے واسطے سے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔ آخر کا عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا نماز! عورتیں اور بچے سو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا کہا کہ اس وقت یہ نماز (یا جماعت) مدینہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔ صحابہ اس نماز کو شفقت کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے ہٹائی حشر تک کسی وقت بھی پڑھتے تھے۔

۵۴۰۔ ہم سے محمد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن حبیب نے خبر دی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہا کہ مجھے عبد اللہ

(یعنی صفحہ گذشتہ) بڑی مسرت و خوشی ہوئی۔ اس طرح ایک طویل انتظار کی وجہ سے جو ایک سستی سی طاری ہو گئی ہوگی آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اپنے ان ارشادات سے ازالہ فرمایا اس کے علاوہ اس موقع پر سیولوی و جوت اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اہم سابقہ میں عشاء کے وقت کوئی نماز مشروع نہیں تھی۔ اس سے حدیث میں امت مسلمہ کے اس اقتدار پر بشارت دی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام اس وقت تک عرب کے اطراف و اکناف میں پھیلا نہیں تھا اس لیے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا یہ امتیاز بنایا گیا ہے کہ خدا کی تم پر نعمت ہے کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور اس کے لیے وات گئے تنگ انتظار میں بیٹھے رہتے ہو۔ مدینہ منورہ میں اس وقت تقریباً نو مساجد تھیں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں کو اس حیثیت سے بھی خاص اہم دن میں یہ امتیاز حاصل ہوا تھا کہ اور باقی مساجد میں تو نماز ختم ہو گئی ہوگی لیکن یہاں ابھی تک لوگ اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر مطلوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو ہٹائی رات تک میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرتا۔

(صفحہ ۵۴۱) اے عشاء سے پہلے سونا یا اس کے بعد بات چیت کرنا اس وجہ سے پسند نہیں کیا گیا کہ اگر پہلے سو گیا تو نماز باجماعت فوت ہو جانے کا خطرہ ہے اور اگر بعد میں بات چیت کرتا تو ممکن ہے کہ درمیان میں سونے کی وجہ سے صبح کی نماز نہ ملے اور دیر تک سوتا رہے۔ درہم اگر کسی ضرورت دینک مقصد کے لیے رات کو عشاء کے بعد بات چیت کی یا جاگتا رہا تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ چنانچہ نبوی حدیث میں بھی کہ خود آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کے بعد گھنگوڑی پی مارنے کے لیے غلطی ہے۔ پھر بھی اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ بیداری کی ابتداء اور انتہا دونوں عبادت کے ساتھ ہوں۔ یہ بحث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ عَمَّا لَيْلَةٍ فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ قَدْ نَأْتُهُ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الرَّسِّ مِنْ بَيْتِ طَرِيقِ الصَّلَاةِ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَمَدَ مَا أَمَّ أَخْرَجَهَا إِذَا كَانَ لَا يُحِشِي أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَاقِعِهَا وَقَدْ كَانَ يُوقِدُ قَلْبَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَنْظَرَ إِلَيْهِ الرَّسَّ يَقْطُرُ سَائِسُهُ مَاءٌ وَاصْبَغَ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ مَرْتُهُمْ أَنْ يَصْنَعُوا هَكَذَا فَأَسْتَشَبْتُ عَطَاءً كَيْفَ وَصَحَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ نِيدَا كَمَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِ دَلِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدِ ثُمَّ وَصَحَّ أَطْرَافَ أَمَامِيهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا بِمِرْهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَكُونُ الْجَنَّةِ الصَّدِيقُ وَنَاحِيَةُ الْوَجْهِ لَا يَقْصُرُ وَكَذَلِكَ وَكَذَلِكَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ مَرْتُهُمْ أَنْ يُصْنَعُوا هَكَذَا.

**باب ۳** وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ أَبُو بَرَزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحَبُّ تَأْخِيرَهَا

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بیت دیر کی۔ ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے مسجد ہی میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سوئے پھر بیدار ہوئے پھر کہیں جا کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اگر نیند کے غلبہ کا درد ہو تو ابن عمر نماز عشاء کے پہلے پڑھنے یا بعد میں پڑھنے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ نماز سے پہلے آپ سو بھی لیتے تھے۔ ابن جریج نے بیان کیا کہ میں عطاء سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجے میں لوگ مسجد ہی میں سو گئے، پھر بیدار ہوئے پھر سوئے پھر بیدار ہوئے۔ آخر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور پکارا "نماز" عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا اس کے بعد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ منظر مری نظروں کے سامنے ہے سو مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لیے دشواری ہو جاتی تو میں انھیں حکم دیتا کہ عشاء کو اسی وقت پڑھیں۔ میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر پر رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سلسلے میں کس طرح بتایا تھا۔ پھر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انھیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انھیں ملا کر لوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے پر چوہرے سے متصل ہے اور اڑھی سے جالگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اسی طرح کیا جیسے اوپر بیان ہوا اور فرمایا کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھیں۔

۳۴۵ - عشاء کا وقت اڑھی رات تک ہے۔

ابو بزرہ نے فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تاخیر پسند فرماتے تھے۔

۵۴۱ - ہم سے عبد الرحیم محارب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے بیان کیا۔ حمید طویل سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ بنی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے (یعنی دوسری مساجد میں پڑھنے والے صحابہؓ) اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) نماز ہی کھتے رہے۔ ابن مریمؑ نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ایوبؑ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ”گویا اس رات میں آپ کی انگلی ٹھکی کی چمک کا منظر اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے“

۳۷۶۔ نمازِ فجر کی فضیلت

۵۴۲۔ ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمعیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے قیس نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی۔ ماہ کامل تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے کے لیے کسی مزاحمت کی ضرورت نہیں ہوگی یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کی رویت میں شبہ نہ ہوگا۔ اس لیے اگر تم میں اس کی قدرت ہو کہ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی مازدول میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو کہ کوئی کوتاہی نہ ہو سکے (پھر تلاوت فرمائی:۔  
(توجہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن شہاب نے اسمعیل کے واسطہ سے جو قیس سے واسطہ جریر (راد می) یہ زیادتی کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم اپنے رب کو صاف دیکھو گے“

۳۴۵۔ ہم سے بدر بن خالد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جبرہ نے بیان کیا۔ ابو یوسف بن ابی موسیٰ کے واسطے سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت بے اور لطف شب تک جائزے سے ملا کسی کو امت کے لیکن اس کے بعد شادی

حضرت سید ولی اللہ علیہ السلام نے جامع صغیر میں لکھا ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کی تخصیص اسی وجہ سے کی کہ باری عز و جل نے ریت اسی وقت حاصل ہوگی۔  
 حادی الارواح میں ہے کہ جنت میں رات اور دن اسی طرح آئیں گے کہ اہل جنت اور رب العزت کے درمیان پردہ کھینچ دیا جائے گا تو رات ہو جائے گی اور  
 اسے مٹا دیا جائے گا تو دن ہو جائے گا۔ فیض الباری ۱۳۳ ج ۲۔

کی دونوں زبیں پڑھیں دفن اور عصر تو وہ جنت میں جائے گا ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے الوجہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے انھیں یہ حدیث پہنچائی۔

۵۴۴۔ ہم سے اسحق نے بیان کیا کہ ہم سے حبان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم سے الوجہ نے بیان کیا ابوبکر بن عبد اللہ کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پہلی حدیث کی طرح۔

۳۷۷۔ فبشہ کا وقت

۵۴۵۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطے سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہوگا۔ فرمایا کہ پچاس یا ساٹھ آیت (تلاوت کرنے کا)

۵۴۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہ ہم سے سعید نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ اس سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز کی ابتدا میں کتنا فاصلہ ہوگا تو انھوں نے فرمایا کہ اتنا کہ ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ سکے۔

۵۴۷۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی اپنے بھائی کے واسطے سے وہ سلیمان سے وہ ابی حازم سے کہ انھوں نے سہل بن سعد سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے کے لیے مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی۔

۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی عقیل کے واسطے سے وہ ابن شہاب سے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابھی خبر دی۔ فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُورَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ قَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَنَا بِهَذَا۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ شَاهَمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

باب ۳۱ وَقْتُ الْفَجْرِ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَعَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ ثَلَاثُ خُمُسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَحِبُّنَ السَّجْدَةَ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَهُ رَوَاهُ بْنُ عَبَّادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَعَّرَا فَلَمَّا قَرَعَا مِنْ سُجُودِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْتُ لَيْسَ كَمَا كَانَ بَيْنَ قَرَعِهِمَا مِنْ سُجُودِهِمَا وَخُجُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَذَلِكَ مَا يَفْرُقُ الرَّحْلَ الْخَمْسِينَ أَيْ۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَسْتَعْرِضُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةً فِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَوةُ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اَخْبَرَنَاهُ قَالَتْ كُنَّا نَسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يَتَشَهَّدْنَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْفَجْرِ  
مُتَلَفِعَاتٍ بِمُدَّ ظُهُبِنَّ ثُمَّ يَتَقَلَّبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ  
يَقْبِضِينَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِضُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ

باب ۳۷۸ - مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے  
چاوری اور گھر کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں  
کو واپس ہوتیں تو انھیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص پہچان نہیں  
سکتا تھا۔

۳۷۸۔ فجر کی ایک رکعت کا پانے والا۔

۵۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطے سے  
وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور عرج سے کہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ پر جتنی احادیث بیان کی ہیں ان سب سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق  
کے طلوع ہونے کے فوراً بعد نماز شروع کر دیتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس آخری حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ابھی  
کافی اندھیرا باقی رہتا تھا کہ نماز ختم ہو جاتی تھی۔ امام مالک، امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ نماز  
فجر صبح صادق کے طلوع کے بعد ہی شروع کر دی جائے اور اگرچہ اس کی دو رکعتوں میں قرآن کی طویل طویل آیتیں پڑھی جائیں گی لیکن  
بہتر یہی ہے کہ ابھی اندھیرا باقی رہے جب ہی نماز ختم ہو جائے۔ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی ابتدا تو  
اندھیرے ہی میں کی جائے لیکن قرأت اتنی طویل ہونی چاہیے کہ جب نماز ختم ہو تو احوال پھیل چکا ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں کہ نماز فجر کی ابتدا بھی اسفار میں کرے اور اختتام بھی اسفار ہی میں ہو۔ اسفار کی ابتدا یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے  
بعد اگر کسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو اطمینان کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنا ممکن ہو۔ یہاں یہ یاد رکھنا  
چاہیے کہ صرف استحباب میں اختلاف ہے۔ جواز اور عدم جواز کا کوئی سوال نہیں۔ احادیث نماز فجر کو اسفار میں پڑھنے کے لیے بکثرت  
مذکور ہوتی ہیں۔ ان تمام احادیث کو یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ مختصر اچھا احادیث ذکر کی جاتی ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ فجر کو اسفار میں پڑھو  
کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ نسا کی ایک روایت میں ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے۔ اجر اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ  
حد میں زیادہ سے زیادہ اسفار کیا جائے۔ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث طحاوی میں ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہم سورج کو دیکھنے لگتے تھے کہ کہیں طلوع تو نہیں ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث  
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صرف ایک دن نماز وقت کے خلاف پڑھتے دیکھا۔ مزدلفہ کے دن فجر کی نماز آپ نے اندھیرے  
میں پڑھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے اور آپ سے بہت کم جدا ہوتے  
تھے آپ کی یہ شہادت کافی ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں جو اندھیرے میں نماز پڑھی تھی وہ آپ کے معمول کے خلاف تھی۔ ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ کی حدیث حنفیہ کے مسند کی حیات میں صاف اور واضح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ  
پہلی احادیث رمضان کے مہینہ میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں کیونکہ ان میں سے ہے کہ ہم سوچی کھانے کے بعد نماز پڑھتے تھے اس لیے یہ بھی  
مکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سوچی کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سوچی کے لیے جو لوگ اٹھتے ہیں کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے  
نتیجہ میں وہ غافل نیند نہ سو جائیں اور نماز ہی قوت ہو جائے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً  
بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتدا میں جب مسلمانوں کی قلت تھی تو فجر اندھیرے ہی میں پڑھی جاتی تھی کیونکہ عمل میں مشرت کی وجہ سے  
سب مسجد میں سویرے ہی پہنچ جاتے تھے لیکن کثرت برکٹی تو لوگوں کے انتظار کے خیال سے اسفار میں نماز پڑھی جاتے گی۔



انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج طلوع ہونے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز باجماعت کا ثواب پالیا۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز باجماعت کا ثواب پالیا۔

۳۷۹۔ نماز میں ایک رکعت کا پاستہ والا

۵۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت نماز باجماعت پالی اس نے نماز باجماعت کا ثواب پالیا۔

۳۸۰۔ فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز پڑھتی چاہیے۔

۵۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو العالیہ سے وہ ابن عباس سے فرمایا کہ مجھے چند حضرات نے عین کی سچائی اور دینداری میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا اور جن میں سب سے زیادہ میرے محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ قتادہ سے کہ میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ ابن عباس کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی (جو اوپر ذکر ہوئی) ہ۔

۵۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو کہ سورج ابھی طلوع ہوا یا غروب

بن سعید وَعَنِ الْأَعْرَجِ مِمَّنْ تَوَكَّلْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذِنَكَ مِنَ الصُّبْرِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذِنَكَ الصُّبْرِ وَمَنْ أَذِنَكَ رُكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذِنَكَ الْعَصْرِ۔

باب ۳۷۹۔ مَنْ أَذِنَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذِنَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذِنَكَ الصَّلَاةَ۔

باب ۳۸۰۔ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدِي رِجَالًا مِنْ حَضْرَتِي وَأَرْضَانَا هُمْ عِنْدِي عَمْرُو بْنُ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَاسٌ مِنْهُمْ أَنَّهُ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَحَدَّرُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَوْ غَرُّوْهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْبِرُوا  
الصَّلَاةَ حَتَّى تَزْفِقَ وَإِذَا  
غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْبِرُوا الصَّلَاةَ  
حَتَّى تَكُنَّ تَابِعًا لِعَبْدِكَ

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ تَبَعَاتَيْنِ وَ عَنْ لَبَسَتَيْنِ وَ عَنْ  
مَكَلُوثَيْنِ سَبَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى  
تُطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ  
عَنِ اشْتِمَالِ السَّمَاءِ وَ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ذُؤَبٍ وَ اِحْدٍ  
يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَ الْمَلَامَةِ  
بِأَوَّلِ لَا تَتَخَرَّجِي الصَّلَاةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْرُجِي أَحَدُكُمْ  
فِي صَلَاتِهِ حِينَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ  
غُرُوبِهَا

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

ہونے کے قریب ہے اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے، حضرت عروہ  
نے کہا مجھ سے ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو  
جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے اسی وقت بھی نماز نہ پڑھو  
یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ اس حدیث کی عہدہ نے متابعت کی ہے  
۵۵۴۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے ابی اسامہ کے واسطے سے  
حدیث بیان کی وہ عبید اللہ سے وہ خبیب بن عبد الرحمن سے وہ حفص  
بن عاصم سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دو طرح کی بیع و فروخت، دو طرح کے لباس اور دو طرح کی نمازوں  
سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر  
کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا (اور کپڑوں میں)  
اشتمال صماء اور ایک کپڑا اپنے اوپر اس طرح لپیٹ لینا کہ شرمگاہ  
کھل جائے (احتباء) سے منع فرمایا (اور بیع و فروخت میں) آپ نے  
منابذہ اور ملاستہ سے منع فرمایا۔

۳۸۱۔ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہیے

۵۵۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہیں  
مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص انتظار میں نہ بیٹھا رہے کہ سورج طلوع  
ہوتے ہی نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اسی طرح سورج کے ڈوبنے  
کے انتظار میں بھی نہ رہنا چاہیے۔

۵۵۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے

سارے پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔ جب غروب ہو رہا ہو اور صبح آوے دن پہ جب کہ سورج سر  
کے بالکل اوپر ہوتا ہے۔ یہ تین اوقات وہ ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں، نہ نماز جنازہ نہ مسجدہ تلاوت۔ البتہ اگر کسی نے نماز عصر نہ پڑھی  
تو اسی دن کی حد تک سورج غروب ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ عصر اگر قضا ہو تو اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے  
پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک صرف نفل نمازیں مکروہ ہیں۔ فقہاء مسجدہ تلاوت، نماز جنازہ ان دونوں اوقات میں پڑھی جاسکتی  
ہے۔ حنفیہ کے یہاں بھی سہل ہے۔ فقہاء کا اسی مسئلہ میں اختلاف ہے اور اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ آخری حدیث میں  
غزیرہ و فروخت اور لباس سے متعلق جو ٹکڑا ہے وہ بخاری کے دوسرے پارے میں بھی گزر چکا ہے۔ اور وہاں اس کی تشریح کج کر دی گئی تھی عرب میں  
بہت سے غزیرہ و فروخت کے طریقے رائج تھے جنہیں اسلام نے غلط قرار دیا۔ اسی طرح لباس میں بھی جہت سی باتوں سے روکا۔ یہاں ان میں سے صرف  
دو ہی کا ذکر ہوا ہے۔ تفصیلی احادیث بیع اور لباس کے ابواب میں آئیں گی۔ وہاں ان پر بحث کی جائے گی۔

ابو اسیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھ سے عطاء بن زید جندی نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابو سعید خدری سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے بلند ہونے تک نہ پڑھنی چاہیئے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج کے ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۵۵۷۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ابو الیقین کے واسطے سے انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن ابان سے سنا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی جسے آپ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔ اس سے متعلق مستقل حدیث آئے گی۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد بن عبد اللہ کے واسطے سے خبر دی وہ حبیب سے وہ جعفر بن عامر سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

۳۸۶۔ جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز

مکروہ ہے۔

حضرت عمر۔ ابن عمر۔ ابو سعید اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم سے یہ منقول ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ابو بکر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ناہج سے وہ ابن عمر سے آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں بھی اسی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ کسی کو میں مدد کرتا نہیں۔ دن اور رات کے جس حصہ میں جی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ سورج کے طلوع

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدِيُّ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَواتَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَذْفِقَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَواتَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُيبَ الشَّمْسُ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حَمْرَانَ بْنَ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِحْكُمُوا لِنَفْسِكُمْ صَلَواتَ لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَأَلْنَا أَنْ يُصَلِّيَ مَعَنَا وَ لَقَدْ نَهَى عَنْهَا بَعْضُ التَّوَكُّعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَواتٍ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِأَنَّ مَنْ لَمْ يَكُفِرْ الصَّلَوةَ إِلَّا بَعْدَ

الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ مَا دَا أَعْمَرُ وَ ابْنُ عَمْرٍو أَبُو سَعِيدٍ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُمِّتِي كَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ بَيْتِي يُصَلُّونَ لَمْ أَشْأْ أَحَدًا يُصَلِّيْ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحْرُوا طَلُوعَ الشَّمْسِ

وَلَا تُعْرَضُ بِهَا

۳۸۳ مَا يَصْلَى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْقَوَائِدِ فَخَرَّهَا  
وَقَالَ كَرِيمٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ التَّكْعَتَيْنِ وَ  
قَالَ شَخْلَبِيُّ نَاسٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ  
التَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

اور غروب کے وقت نماز پڑھا کر دے۔

۳۸۴۔ عصر کے بعد قنہ وغیرہ پڑھنا  
کریم نے ام سلمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ نبی عبد اللہ  
کے وفد سے گفتگو کی وجہ سے میں ظہر کی دو رکعتیں نہیں  
پڑھ سکتا تھا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ  
بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ  
قَالَتْ وَالَّتِ زِيَّ ذَهَبٍ يَمَّ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى  
لَقِيَ اللَّهَ وَمَا لَقِيَ اللَّهَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ  
الصَّلَاةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ  
صَلَوَاتِهِ فَأَعَادَ لِي النَّبِيُّ التَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ  
الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا  
فِي الْمَسْجِدِ خَافَةَ أَنْ تُثْقَلَ عَلَى  
أَمْتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ  
عَنْهُ

۵۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن  
امین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان  
کی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اس دعا  
کی قسم جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں بلالیا آپ نے  
عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔ بیان تک کہ اللہ تعالیٰ  
سے جلدی اور آپ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری  
پیش آتی تھی اور اکثر آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن  
اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح امت کو  
گراں باری ہو۔ انھیں آپ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ اپنی امت کے  
لیے تخفیف پسند کرتے تھے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ابْنَةُ أَخِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ السُّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطْرًا

۵۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد  
نے خبر دی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ صحیحہ! نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں میرے یہاں کبھی ترک نہیں کیں۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعَ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۵۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
عبدالرحمن بن اسود نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد کے واسطے سے وہ

لے نماز جن اوقات میں مکروہ ہے ان سے متعلق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مسلک بیان کر دیا گیا۔ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک عین زوال کا  
وقت اوقات مکروہ میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے مسلک کی بنا پر صرف چار وقت ایسے ہیں جن میں نماز مکروہ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ یہاں  
پر امام مالک رحمہ اللہ علیہ ہی کی تائید میں ہیں۔ عنوان میں صرف دو ہی وقت کا ذکر ہے۔ فجر اور عصر کے بعد لیکن اس میں سورج نکلنے اور ڈوبنے کا وقت  
بھی خود بخود داخل ہے۔ عین زوال کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کو کوئی  
ایسی روایت اس باب میں نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

قَالَتْ رَكْعَتَانِ كَمَا يَكُنُ تَسْوُلُ اللَّهُ مَعَهُ اِنَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدُ مُمْسِكًا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ  
مَلُوكِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ :

۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
شُحْدًا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ  
إِلَّا صَلَّى سِتَّ كَعْتَيْنِ :

باب ۳۸ التَّكْبِيرُ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمٍ عَيْنٍ

۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُقَاتِلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قُلَيْبَةَ  
أَنَّ أَبَا الْمُسَلِّبِ حَدَّثَنَا قَالَ كَانَ مَعَ بَرْدٍ كَافِرٍ فِي يَوْمٍ  
دُعِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ بِكُفْرِهِ بِالْمَلَكُوتِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے  
صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

۵۶۳ - ہم سے محمد بن عرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ  
نے ابو اسحاق کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسود اور  
مسروق کو دیکھا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے اور  
آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس عصر کے  
بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے یہ

۳۸۴ - بارش کے دنوں میں نماز جلدی پڑھ لینی چاہیے  
۵۶۴ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام  
نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ یہ یحییٰ البکیر کے بیٹے ہیں۔ وہ  
قلاہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الملیح نے ان سے حدیث بیان کی۔ انھوں  
نے کہا کہ ہم بارش کے دن ایک مرتبہ بریدہ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے

۱۷ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے سلسلے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں چار روایتیں ذکر کی ہیں اور ان سب میں آخری واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ لیکن خود حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بہت سی ایسی عبادات بھی ہیں جنہیں آپ خود کیا کرتے تھے لیکن امت کے  
دوسرے افراد کو اس کی اجازت نہیں تھی مثلاً کئی دن تک متواتر درمیان میں بغیر کسی افکار و سحر کے آپ روزے رکھا کرتے تھے جسے ”صوم مجال“  
سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن آپ کے سوا کوئی دوسرا اس طرح روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود اس سلسلے  
میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب بعض حضرات نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو  
آپ نے انھیں حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیا تھا اور ام سلمہؓ خود ناقل ہیں کہ یہ دو رکعتیں آپ نے ظہر کے فرقہ کے بعد کی دو سنت رکعتوں کے  
قضا کے طور پر پڑھی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری بھی اگر یہ دو رکعتیں قضا ہر جائیں تو اس وقت ہمیں پڑھنے کی اجازت ہے  
آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس باب میں ایک روایت ہے اور انھوں نے بھی فرمایا ہے کہ صرف ایک مرتبہ کسی مشغولیت  
کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں آپ نہ پڑھ سکے اور پھر انھیں عصر کے بعد آپ نے قضا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے کبھی یہ نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے جو احادیث اس سلسلے میں منقول ہیں اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان دو رکعتوں کو پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے  
تھے۔ بہت سے اکابر محدثین نے اس میں تامل کا اظہار کیا ہے اور ان کے بعض راویوں پر تنقید کی ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس سند میں اہل علم  
کا اجماع ہے کہ عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز مکروہ ہے سوائے چند مخصوص نمازوں کے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج ڈوبنے  
اور طلوع ہونے کے اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے میں اس کا خطرہ رہتا ہے کہ ان اوقات میں عبادت سے  
بچنے کا جو اہتمام مشرکیت نے کیا ہے وہ ملحوظ نہ رہے اس لیے پورے وقت ہی پر پابندی لگا دی۔ البتہ جو چند شریعت کے اس اہتمام سے پوری طرح باخبر ہوتا  
ہے اس لیے اسے اجازت دے سکتی ہے۔

فرمایا کہ نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل غارت گیا۔

۳۸۵۔ وقت نکل جانے کے بعد اذان

۵۶۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حصین نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے اپنے والد سے کہ آپ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات چل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے۔ فرمایا کہ مجھے دوسرے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے رہ رہ جاؤ کیونکہ رات بہت گزر چکی تھی اور مقام لوگ تھکے ماندے تھے (اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بولے کہ میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا چنانچہ سب حضرات لیٹ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگائی پھر کیا تھا ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سبیلہ ہوئے تو سوج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمھاری یقین دہانی کہاں گئی۔ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں تم سو جاتے ہو اور جس وقت چاہتا ہے۔ واپس کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں تم جاگ جاتے ہو بلال! اٹھو اور اذان دو پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا اور غروب رُشَن ہو گیا تو آپ نے نماز پڑھی۔

۳۸۶۔ جس نے وقت نکل جانے کے بعد جماعت نماز پڑھی

۵۶۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ سے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یا رسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور نماز پڑھنا میرے لیے ممکن نہ ہو سکا۔ میں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے پھر ہم وادی بھان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کی، ہم نے بھی کی۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ پھر آپ نے عصر پڑھی اس کے بعد مغرب۔

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبَطَ عَمَلُهُ ۝

باب ۵۶۵ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلَةً فَقَالَ تَبْعُنُ الْقَوْمَ كَوْعَسْتُمْ بَنِي أَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ آخَاةُ أَنْتُمْ مُؤَاوِنُ الصَّلَاةِ قَالَ بَلَدٌ أَنَا وَقِطْعُكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ جَعُولًا وَأَسْنَدٌ بَلَدٌ ظَهَرَ إِلَى رَا حِلْبِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَا فَنَامَ مَا سَتَيْقِظُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بَدَلُ إِنِّي مَا قُلْتُ قَالَ مَا الْيَقِيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مَثَلَمَا قَطَطُ قَالَ إِنْ اللَّهُ قَبِضَ أَرْسَا وَاحَكُمُ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بَدَلُ فَمَنْ قَادِنُ يَأْتَا بِالصَّلَاةِ فَتَوَمَّنَا فَلَمَّا أَسْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَأَبْيَا صَنَّتْ فَأَمَرَ قَصَلِي ۝

باب ۵۶۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَمَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحَدًا مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَبَعَلَ يَسْبُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَحَدًا مِنَ الْعَصْرِ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَقَمْنَا إِلَى بَهَانَ فَنَوْمًا لِيَصَلَاةٍ وَكَوْمًا نَالِمَا فَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ نَحَدًا مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۝

۳۸۷۔ اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ جائے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے) اور قضا صرف ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے گی۔ اگر اہم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیس سال تک ایک نماز برابر چھوڑا تو صرف اس ایک نماز کی قضا ہوگی۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِنَّكَ تِلْكَ الصَّلَاةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً عَشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِيدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ

۵۶۷۔ ہم سے ابو نعیم اور موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطے حدیث بیان کی وہ ابن مالک سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہیے۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز میرے ذکر کے لیے قائم کرو صحابہ نے کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کی طرح۔ ۳۸۸۔ متعدد نمازوں کی قضا میں ترتیب قائم رکھیے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ وَاجْعَلِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ قَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ أَجْعَلِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ وَقَالَ حَبَّابٌ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْاُولَى قَالَ وَابْنُ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبَابٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخندقِ يَسْتَكْفِرُ كَفَّارَهُمْ فَنَقَلَ مَا كَانَتْ أُمِّيَّةُ الْفَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَتَزِدْنَا بَطْنَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ

۱۔ ہواؤں کی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لے اور دوسرے دن وقت پر دوبارہ بطور قضا پڑھے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان اسی کی تہذیب کے لیے قائم کیا ہے علامہ نے اس حدیث کو غلط بنا یا ہے اور لکھا ہے کہ سلف میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ دوبارہ قضا پڑھنا مستحب ہی ہو لیکن خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ قضا وقت پر بھی پڑھنے کو مستحب لکھا ہے اور علامہ نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خطابی کی رائے کی تائید کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرتبہ کوئی نماز قضا ہو گئی تو آپ وقت پر اس کی قضا ایک نماز تک برابر پڑھتے رہے۔ اس طرح وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور وقت پر پڑھنے کا داعیہ قوی تر ہوتا ہے۔

۲۔ نماز اصلاً ذکر ہی ہے لیکن اس موقع پر آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی اس لیے تلاوت فرمائی کہ میں طرح ذکر خداوندی کے لیے کوئی معین وقت نہیں چاہے کیجئے۔ اسی طرح نماز جب قضا ہو گئی تو پھر وہ کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں جب یاد آجائے پڑھ لیجئے۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا وقت نہ ہو جس میں نماز پڑھنا منوع ہے۔ یہ قید احناف کے یہاں ہے۔ بہت سے علماء اس کی قید قضا نمازوں کے لیے نہیں لگاتے۔

مَنْ لَمْ يَغْرِبْ

**باب ۳۸۹** مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّرِّ قَبْلَ الْعِشَاءِ  
الشَّامِ مِنَ الشَّرِّ وَالْجَمْعُ الشَّامُ وَ  
الشَّامُ هَهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ وَأَصْلُ  
الشَّرِّ مَنُوعٌ كَوْنُ الْقَمَرِ وَكَهْ  
يَتَحَدَّثُونَ فِيهِ

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ  
حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْثَلِ قَالَ  
انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ  
لَا أَبَا حَدَّثَنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي  
الْحَاجِبَ وَهِيَ السَّجْدَةُ تَدْعُوْنَهَا الْأُولَى جَلِينَ  
تُدْعُوْنَهَا الشُّنُسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ  
أَحَدًا نَا إِلَى أَهْلِيهِ فِي أَهْضَى الْمَكُونَةِ وَ  
النَّسْ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ  
قَالَ وَكَهْ أَنْ يَسْتَوْبُ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ قَالَ  
وَكَانَ تَكْرَهُهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا  
وَكَانَ يَنْفَعِلُ مِنْ صَلَاةٍ أَوْ لَا حِينَ يَعْرِفُ  
أَحَدًا نَا جَلِيْسَهُ وَفَقَرًا مِنْ السَّبْتَيْنِ  
إِلَى الْبَائِتَةِ

**باب ۳۹۰** الشَّرِّ فِي الْفَرْقَةِ وَالْخَيْرُ فِي  
الْعِشَاءِ

بعد پڑھی اس کے بعد مغرب پڑھی یہ

۳۸۹۔ عشاء کے بعد باتیں کرنا پسندیدہ نہیں  
سامر سم سے مشتق ہے عشاء اس کی جمع ہے یہاں پر سامر  
جمع کے موقع میں آیا ہے یہ لفظ واحد و جمع دونوں  
کے لیے استعمال ہوتا ہے اس امر اصل میں چاند کی روشنی کو کہتے  
ہیں۔ اہل عرب چاند کی راتوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔

۵۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیی نے حدیث  
بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو المعثل  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو بزرہ اسلمی کی خدمت  
میں حاضر ہوا۔ ان سے والد نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض  
منازیں کس طرح پڑھتے تھے۔ ہم سے اس کے متعلق حدیث بیان فرمائیے  
انہوں نے فرمایا کہ آپ عجمی (عجم) جیسے تم صلوٰۃ اولیٰ کہتے ہو سورج کے  
زوال کے بعد پڑھتے تھے اور آپ کے عصر پڑھنے کے بعد کوئی بھی شخص  
اپنے گھر واپس ہوتا اور وہ بھی دینہ کے سب سے آخری کنارہ پر، تو سورج  
ابھی صاف اور روشن ہوتا مغرب سے متعلق آپ نے جو کچھ بتایا تھا مجھے  
یاد نہیں رہا۔ اور فرمایا کہ عشاء میں آپ تاخیر پسند فرماتے تھے۔ اس سے  
پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے صبح کی  
منازیں سے جب آپ فارغ ہوتے تو (اتنا سویرا ہو چکا ہوتا کہ) ہم اپنے  
قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ آپ فجر میں ساتھ  
سے سونک آئیں پڑھتے تھے۔

۳۹۰۔ عشاء کے بعد دین کے مسائل اور خیر کی باتیں  
کرنا یہ

۱۔ اگر آپ کی کئی وقت کی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں تو انہیں جمعہ اللہ علیہ رحمۃ اللہ کے مسک کی بنا و پندان کی قضا میں قریب قائم رکھنا واجب ہے یعنی  
پہلے نماز قضا ہوئی ہے تو ظہر ہی پہلے پڑھنی چاہیے پھر اس کے بعد پڑھی جائے اور مغرب اس کے بعد اور اسی طرح آگے بڑھتے جائیں۔ اہم ایک دفعہ اللہ تعالیٰ  
یہ مسک ہے لیکن دوسرے اکثر ترتیب کو صرف مستحب بتاتے ہیں یہ ایک اجتہادی اختلاف ہے۔ بعض مفسرین اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے بعض مواقع پر ترتیب قائم رکھی  
تھی لیکن اس کے استحباب یا وجوب کی کسی تصریح کے بغیر فقہاء ائمہ مجتہدین نے اپنے فکر و اجتہاد سے شرعی دلائل کی روشنی میں کیا ہے کہ مستحب ہے یا واجب۔  
۲۔ ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما میں مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں  
گفتگو فرمایا کرتے تھے اور میں بھی اس میں شریک رہتا تھا یعنی اگر ہم عام حالات میں عشاء کے بعد سو جانا چاہیے لیکن اگر کوئی کار خیر پیش آجائے یا علمی و دینی  
کوئی کام کرنا ہو تو عشاء کے بعد جاگنے میں لبر و لیک صبح کی نماز چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو۔ کوئی مضائقہ نہیں۔



۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِبٍ  
قَالَ أُنْتُظَرُ بِالْحَسَنِ وَمَاتَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرِينَا  
مِنْ قَفَّتِ قِيَامِهِ لَحَاءً فَقَالَ دَعَانَا جِيرَانُنَا هُوَ لَمْ  
يَكُنْ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَفَّذَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ شَطْرُ  
اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ لَحَاءً فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا  
فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ  
رَفَعُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا  
فِي صَلَوةٍ مَا أُنْتُظَرْتُمْ الصَّلَوةَ  
قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ  
فِي خَيْرٍ مَا أُنْتُظَرُوا وَالْخَيْرُ قَالَ  
قُدْرَةٌ هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْغُضَاءِ فِي أَجْوِ  
حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَمَّا بَيْتُكُمْ فَيُنْشَكُّ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مَائَةِ سَنَةٍ  
سَيَبْقَى لَا يَبْقَى مِنْ هَذَا الْيَوْمِ عَلَى ظَهْرِ الرَّحْمَنِ أَحَدٌ  
فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَعَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا يَحْدُثُ  
فَهَذَا الْإِحَادِيثُ عَنْ مَائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْ هَذَا الْيَوْمِ عَلَى ظَهْرِ الرَّحْمَنِ مَرْدٌ يَذَلُّ

۵۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابو علی حنفی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان  
کی۔ کہا کہ ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دیر کی اور ہم  
آپ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ کے اٹھنے کا وقت قریب ہو گیا  
تو تشریف لائے اور فرمایا (بعد از عذرت) کہ میرے ان پڑوسیوں نے  
مجھے بلایا تھا پھر سنایا کہ انس بن مالک نے فرمایا تھا کہ ہم ایک رات نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا (عشاء کے وقت نماز کے لیے) انتظار کرتے رہے۔  
تقریباً اسی رات ہو گئی تو آپ تشریف لائے پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ اس کے  
بعد خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دو سرود نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم  
لوگ جب تک نماز کے انتظار میں رہو درحقیقت نماز ہی کی حالت میں ہوتے  
ہو جس نے فرمایا کہ (اسی طرح) اگر لوگ کسی خیر کے انتظار میں بیٹھے رہیں  
تو وہ بھی خیر کی حالت ہی میں ہیں۔ قرہ نے کہا کہ حدیث کا یہ آخری ٹکڑا  
بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں داخل ہے جو انھوں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

۵۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ سہمی شیب نے زہری  
کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور ابو الجریج ابی  
حتمہ نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے عشاء کی نماز پڑھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں۔ سلام پھیرنے کے  
بعد آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس رات کے متعلق تمہیں کچھ معلوم ہے؟  
آج اس دن زمین پر جتنے انسان زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی  
بھی باقی نہیں رہے گا۔ لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد سمجھنے  
میں غلطی کی اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ حالانکہ آپ کا مقصد صرف یہ تھا  
کہ جو لوگ آج اس گفتگو کے وقت زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آج  
سے ایک صدی بعد باقی نہیں رہے گا اور یہ صدی پوری ہو جائے گی۔

۱۔ یعنی آپ کا معمول تھا کہ روزانہ رات میں تقسیم کے لیے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آج آنے میں دیر کی اور اس وقت آتے جب بغیر عجمی جس جس معمول عام پر جانی  
چاہئے تھی۔ حضرت حسن نے اس کے بعد لوگوں کو نصیحت کی اور فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیر میں نماز پڑھائی اور پھر لوگوں سے یہ فرمایا۔ یہ حدیث  
دوسری سندوں کے ساتھ پیچھے بھی گزر چکی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد دین اور بھلائی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے۔

۲۔ گویا شریعت کا یہ مستقل اصول ہے کہ کسی خیر کے لیے منتظر اس میں داخل اور اس کے کرنے والے کی طرح سمجھا جائے گا۔ فیض الباری ۲/ ۲۵۷ ج ۲  
۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث جب عام لوگوں کو معلوم ہوئی تو بہت سے خوش عقیدہ قسم کے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سو سال بعد (بغیر صغیر ایندہ)

## باب ۳۹۱ استمریجہ الأهل والصف

۵۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي سُلَيْمَانَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا إِذَا سَافَرُوا وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَدِّهِمْ يَثَلِثْ وَإِنْ أَذْبَحْ فَيَأْكُلْ أَوْ سَادُسٌ وَإِنْ أَبَا مَكْرُجَاءَ يَثَلِثْهُ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفَةٍ قَالَ فَعَوَّ أَنَا وَآبِي وَأُمِّي وَلَوْ أَذْبَحْ هَذَا قَالَ وَأَمْرًا فَيُحَادِّثُ مَبْنِيَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَإِنْ أَبَا مَكْرُجَاءَ نَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ مَسَّيْتُ الْعِغَارَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى نَعَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهَا أُمُّ رَاحِلَةَ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَهْلِيكَ أَوْ قَالَتْ صُنْفِيكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتُ بِهِمْ قَالَتْ أَبَوَا حَتَّى لَجِئَا فَنَدَّ عَرْمُؤَا فَأَبَوَا قَالَتْ فَكَدَّهْنِي أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا عُنْتُورُ وَحَيْدَعُ وَسَبَّ وَ قَالَ كَلُوا هَئِنِثَا تَكُونُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعُمُهُ أَبَدًا وَأَأْتِيَهُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ لَقَمَتِهِ إِلَّا وَرَأَيْنَا سُلْطَانًا كَبِيرًا مِنْهَا قَالَ فَشَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ

۳۹۱ - گھر والوں اور مہانوں کیساتھ رات میں گفتگو کرنا  
۵۷۲ - ہم نے ابو الثعلبان سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عثمان نے عبدالرحمن بن ابی بکر کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقیر اور مسکین لوگ تھے اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اگر چار آدمیوں کا کھانا ہے تو پانچویں یا چھٹے کو اپنے ساتھ لے جاوے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس صحابہ کو لے گئے۔ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں والد۔ والدہ اور میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ انھوں نے یہ کہا یا نہیں کہ میری بیوی اور ایک خادمہ جو میرے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لیے تھیں۔ یہ بھی تھیں۔ خود ابو بکر رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ٹھہر گئے اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ نماز عشاء تک آپ وہیں بیٹھے پھر مجھ سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑ مبارک میں آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے۔ بیوی نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہانوں کی خبر میری آپ نے نہ لی۔ یا یہ کہا کہ مہان کی خبر نہیں لی۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے بھی انھیں کھانا نہیں کھلایا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کے آنے تک انھوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لیے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ ملے عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پکارا اے غنم! آپ نے برا بھلا کیا اور کھانے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ تمھیں مبارک نہ ہو۔ خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی

واقعیہ صحیح محمد (ص) قیامت آجائے گی صحابہ نے اس کی تردید کی کہ یہ کیا غلط خیال ہے سب سے آخر میں امتقل کرنے والے صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کا انتقال ۳۷ ہجری میں ہوا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے ٹھیک سو سال بعد بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ نہیں اور وہیں ہی حدیث پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بحث ہی نہ پیدا ہونی چاہیے کہ اس حدیث کا تعلق حضرت خضر یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ حدیث میں تو صرف دوئے زمین کے عام انسانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ (صفحہ ۲۸۱) آپ نے مہانوں کو گھر بھیج دیا تھا اور گھر والوں کو کہہ دیا تھا کہ مہانوں کو کھانا کھلا دیں لیکن مہان یہ چاہتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں تو رات کے ساتھ کھانا کھائیں اور آپ مطمئن تھے اس لیے یہ صورت پیش آئی۔



۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ بَنِي عَنٍّ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّاسَ وَالنَّاسَ وَالنَّاسَ فَوَسَّيْنَا كَرُّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمِيرٌ مِيلٌ أَنْ يَشْفَعُوا ذَانِ وَأَنْ يُؤَيِّرَ إِلَيْهِ قَامَةً ۝

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَحْتَمِلُونَ فَيَقْبَعُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يَمْنَاهُ ذِي لَهَا فَتَكَلَّمُوا كَيْدًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ لَكُمْ الْخِنْذُ وَنَا قَوْمِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ يُؤَقِّمُ مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا تَتَعَلَّوْنَ رَحْلًا يَأْوِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مِيلَلٌ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ ۝

کردو

۵۷۳۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے ابو قلبہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نماز کے وقت کے اعلان کے لیے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر چھیڑا۔ لیکن یہود و نصاریٰ کی بات درمیان میں آگئی و کہہ دی کہ یہاں عبادت کے اعلان کا طریقہ ہے پھر بلاؤ کہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو تم کہیں اور اقامت میں ایک ایک کہتے۔

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن حبلہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے پہنچے تو وقت متعین کر کے نماز کے لیے آتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس کے متعلق مشورہ ہوا کسی نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنالیا جائے۔ اور کوئی بولا کہ یہودیوں کی طرح زسنگا بنالیا جائے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں بھیجا جائے جو نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کی ندا دی کرو

فقہیہ صفحہ ۳۱۱) اور تمام کمال آپ نے اسے ادا کیا تو اس بات کی ضمانت ہے کہ آپ نے غلام حاصل کر لی مگر علی الفلاح نماز کے لیے آئیے۔ آپ کو یہاں فلاح یعنی بقاء و دائم اور حیات آخرت کی ضمانت دی جائے گی آئیے۔ آئیے کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اس کی عظمت و کبریا کی ساری میں آپ کو دنیا اور آخرت کے مشرور و آفات سے پناہ دل جائے گی۔ اول بھی اللہ ہے اور آخر بھی اللہ۔ خالق کل۔ مالک یکتا اور معبود پس اس کی دی ہوئی ضمانت سے بڑھ کر اور کونسی ضمانت ہو سکتی ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ

۱۱ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اذان شروع شروع میں دی گئی تو یہود نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ایسی بدعت نکالی جو پہلے نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

صفحہ ۱۱) اے واقعہ یوں پیش آیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن اس بات پر مشورہ ہوا کہ نماز کے وقت کے اعلان کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ جب ناقوس بجانے کا جعق لوگوں نے مشورہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصاریوں کا طریقہ ہے۔ (زسنگے) دوق کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ آگ جلا کر لوگوں کو بتایا جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ غیر مسلم قومن کے شمار تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنا ناپسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ ان طریقوں میں دوسرے مفاسد بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس کے علاوہ بھی اذان کے طریقے بتائے لیکن اب تک کوئی مناسب بات نہیں کہی گئی تھی۔ آخر حضرت عروض اللہ عنہ نے ایک عارضی طریقہ یہ بتایا کہ ایک آدمی کو بھیج کر ندا دی کر دی جائے کہ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جائیں اور ندا دی کر دیں لیکن ابھی لوگ اس فکر میں تھے کہ کوئی مناسب اور ہمیشہ کے لیے اعلان نماز کا طریقہ ہونا چاہیے۔ مجلس شوریٰ پر حاضرت ہو گئی مجلس کے ممبران میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ بھی اسی فکر میں غلام و سپاہی تھے۔ (فقہیہ صفحہ ۳۰۳)

## باب ۳۹۳ - اَلْاَذَانُ مَثْنًی

۳۹۳۔ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَدِيدٍ عَنْ سَالِكِ بْنِ عِطِيَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْاَذَانَ قَدْ اُنْتُزِلَ قَامَةً ۖ

۵۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ سہاک بن علیہ کے واسطے سے وہ ابوب سے وہ ابوقلاب سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہیں اور سوا ”قد قامت الصلوة“ کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُوَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي حَازِمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا لِنَأْتِيَ قَالَ ذَكِّرُوا أَنْ يَغْلِبَكُمْ دَقَّةُ الصَّلَاةِ بَشْيَءٍ يَغْرُقُونَهُ هَذَا كَرُّوا أَنْ يُدْرَسُوا بَارًا أَوْ يَصْرَبُوا نَاقُوسًا فَأَمَرَ بِإِلَاءِ أَنْ يُشْفَعَ الْاَذَانَ قَدْ اُنْتُزِلَ قَامَةً ۖ

۵۷۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد خذاف نے ابوقلاب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو اس پر مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعہ نماز کے وقت کا اعلان ہو چاہیے جسے سب سمجھ لیں کسی نے مشورہ دیا کہ آگ روشن کی جائے یا ناقوس کے ذریعہ اعلان کیا جائے لیکن آخر الامر قراریہ پایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

(تقریب صفحہ ۳۱۲) چنانچہ رات کو سونے تو خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ انہیں کلمات کے ساتھ اذان دے رہا تھا جو اذان کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ آپ نے صبح سویرے ہی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اسی خواب کا ذکر کیا۔ ان حضور نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور وحی کے ذریعہ یا خود اپنے اجتہاد سے ان کلمات کو اذان کے لیے مشروع قرار دیا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بتایا کہ اسی رات بعینہ انہیں کلمات کے ساتھ خود انہوں نے بھی خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تھا اذان ہر نماز کے لیے سنت ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے۔

(صفحہ ۱۸) اذان سے متعلق ائمہ کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں۔ طریقہ دی ہے جیسے آج کل اذان دی جاتی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اذان کے انیس کلمات ہیں۔ آپ اذان میں ترجیع کے قائل ہیں۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے بلند آواز سے کہنے کے بعد پھر دو دو مرتبہ انہیں آہستہ سے کہنا چاہیے۔ سہارے میں شہادتین کے کل چار کلمات تھے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بڑھ کر آٹھ ہو گئے۔ فقہیہ کلمات میں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہے لیکن تجوید یعنی اللہ اکبر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ امتداد اذان میں بھی صرف اسے دو مرتبہ کہنا چاہیے۔ اس طرح آپ کے نزدیک اذان کے کلمات سترہ ہیں۔ احادیث میں ان تمام ہر طریقہ سے اذان کا ذکر ملتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شخص آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مسجد الحرام کا مژدن مقرر کیا تھا وہ اسی طرح اذان دیتے تھے جس طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور ان کا یہ بھی بیان تھا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسی طرح سکھایا تھا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں برابر آپ اسی طرح اذان دیتے رہے اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے طویل دور میں آپ کا یہی طریقہ عمل رہا کسی نے انہیں اس سے نہیں روکا۔ اس کے بعد بھی مکہ میں اسی طرح اذان دی جاتی رہی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی اذان کا مکہ میں وہی طریقہ رائج تھا جو امام شافعی کا مسلک ہے اور جس کے بانی حضرت ابوہریرہ ہیں۔ لہذا اذان کا یہ طریقہ مکروہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ صاحب بحر الرائق نے یہی فیصلہ کیا ہے اور اس آخری دووی حنفیت اور حدیث کے امام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فیصلہ کو درست کہا ہے لیکن چونکہ مسجد نبوی میں اذان کا وہی طریقہ تھا جو حنفیہ کے نزدیک افضل ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ برابر اسی طرح اذان دیتے رہے اس لیے ظاہر ہے کہ جو طریقہ خود ان حضور کی موجودگی میں (تقریب صفحہ ۳۱۳)

## باب ۳۹۴ فی اقامۃ واحِدٍ ۝ اِلَّا قَوْلُهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ الْغَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ أُمِّرَ بِإِلَّا أَنْ تَشْفَعَ الْأَذَانُ  
وَأَنْ يَكُونُ سِرًّا قَامَةً قَالَ إِسْمَاعِيلُ  
فَإِنْ كُنْتَ لِأَيُّوبَ فَقَالَ إِمَّا  
الْإِقَامَةُ

## باب ۳۹۵ فُضِّلَ التَّادِيْنِ

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ  
الشَّيْطَانُ لَكَ ضِرَاطًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ  
التَّادِيْنِ فَإِذَا قُضِيَ الشَّيْءُ أَعْرَأَقْبَلَ حَتَّى  
إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ  
التَّوْبُ أَعْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ التَّوْبِ  
وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا

۳۹۴۔ سوائے قدامت الصلوٰۃ کے اقامت کے کلمات  
ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن  
الوطابہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے  
کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا کہ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہیں اور  
اقامت میں ہی کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔ اسماعیل نے بتایا کہ میں نے  
ایوب سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ قدامت الصلوٰۃ  
اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۹۵۔ اذان دینے کی فضیلت

۵۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں  
مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے خبر دی۔ وہ اعرج سے وہ ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز  
کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے  
تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ  
جاتا ہے لیکن سوں ہی اقامت شروع ہوئی وہ پھر بھاگ پڑتا ہے جب  
اقامت بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور مصلیٰ کے  
دل میں دوسو سے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات تمہیں یاد نہیں؟ فلاں  
بات تم بھول گئے۔ ان باتوں کی شیطان یاد دلاتی کرتا ہے جن کا اسے

(مترجم صفحہ ۳۱۳) آپ کی مسجد میں رائج ہوگا وہی افضل اور سہتر ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذان کے طریقہ کو حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا  
تھا اور حنفیہ کا طریقہ اذان ان کے بیان کے بھی مطابق ہے اس باب کی احادیث میں اقامت کا بھی ذکر کیا ہے کہ صرف ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کہنے کا سہتر  
بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں اذان کی طرح کلمات دو دو مرتبہ نہیں بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ کہے  
جائیں۔ صرف "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ کہی جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اقامت اور اذان میں کوئی فرق نہیں جتنے کلمات اس میں  
تھے اتنے اقامت میں بھی رہے چاہئیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت سے متعلق روایت میں ہے کہ آپ اسی طریقے سے اقامت کہتے تھے  
جیسے شوافع کا مسلک ہے لیکن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اقامت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق تھی اسی طرح فرسہ حنبول نے  
خواب میں اذان کی تعلیم حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دی تھی ان کی اقامت سے متعلق روایات بھی امام صاحب کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں  
اور امام طحاوی نے بعض روایات اسی بھی بیان کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اقامت اذان ہی کی طرح کہتے تھے۔ اس بنیاد پر جن  
روایات میں ایک ایک مرتبہ کہنے کا ذکر ہے انھیں راوی کے اختصار پر محمول کیا جائے گا۔

(صفحہ ۳۱۲) یعنی قدامت الصلوٰۃ اقامت میں دو مرتبہ کہی جائے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نازیب بڑھی تھیں۔

۳۹۶۔ اذان بلند آواز سے

عمر بن عبد العزیز نے فرمایا اپنے مژدن سے جو طریق کیسا اذان بتا

تھا کہ سیدھی اور رواں اذان دیا کرو ورنہ ہم تجھے عذاب پہنچا دیتے۔

۵۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ الغفاری کے واسطے سے خبر دی پھر عبد الرحمن مازنی اپنے والد عبد اللہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انھیں خبر دی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھیں بکریوں اور صحرا سے لگاؤ ہے اس لئے جب تم صحرا میں اپنی بکریوں کو لیے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ آواز اذان پہنچنے کی انتہا پر بھی جن وانس بلکہ تمام ہی چیزیں اذان کی آواز جب سنیں گی تو قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بلکہ

۳۹۷۔ اذان، محلہ اور خون ریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے۔

۵۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن جعفر

نے حمید کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ

لے کر غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فوراً ہی حمد نہیں کرتے تھے

صبح ہوتی اور پھر آپ انتظار کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو

حمد کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حمد کرتے

تھے بلکہ فرمایا کہ ہم خیر گئے اور رات کے وقت وہاں پہنچے صبح کے وقت

جب اذان کی آواز نہیں سنائی دی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ گئے اور میں

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ میرے قدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لینا تم یکنے دین کر حتیٰ یصلہ الریحل لک  
میدری کمر صلی۔

باب ۳۹۶  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَذِّنْ  
اِذَا نَاسَحُوا اِلَّا فَاَعْتَمَلْنَا

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ  
الْغِفَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ لَنَا إِفِي  
أَسَاكَ تَحْتَ الْعَنَمِ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا  
كُنْتَ فِي عَنَيْكَ أَوْ بَادِيَةً فَإِذَا نَتَّ  
لِلْمَسْلُوكِ فَإِذَا نَفَمَ مَوْتُكَ بِالنَّشَاءِ  
فِي يَدَيْكَ لَوْ سَمِعْتُمْ مَذَى مَوْتِ الْمَوْتِ  
جَنَّةً وَكَرَّ إِسْمُ وَكَرَّ شَيْءٌ إِلَّا شَمِعْتُمْ لَمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ  
مُسْئُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۹۷  
۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَزَابَنَا قَوْلًا لَمْ يَكُنْ  
يُغَيِّرُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانَ  
كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانَ عَاذَ عَلَيْهِمْ  
قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا  
فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانَ رَكِبَ وَرَكِبْتُ  
خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدَّ بِي لَمْ تَسْ حَتَّمِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا

لے مطلب یہ ہوا کہ آواز سیدھی اور رواں ہونی چاہیے لیکن بلند آواز سے اور دقار کو باقی رکھتے ہوئے جس قدر بھی آواز بلند ہو سکے بہتر ہے۔ اذان

میں گانے کا طرز اختیار کر لینا اور لحن کے ساتھ اذان دینے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیے۔

۷۔ تاکہ اگر کچھ مسلمان اس قیدی میں ہیں اور وہ بلا روک ٹوک شکار اسلامی کو قائم کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کوئی لڑائی نہ ہونے پائے۔

کے قدم مبارک سے چھو چھو جاتے تھے۔ فرمایا کہ خیر کے لوگ اپنے ٹوکروں اور کراہوں کو پیسے ہونے باہر نکلے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور چلا آئے کہ واللہ محمد لشکر لے کر آگئے۔ فرمایا کہ حسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ خیر پر بربادی آگئی جب ہم کسی قوم کے میدان میں لڑائی کے لیے اتر جائیں تو ڈرتے ہوئے لوگوں کی صبح بھیانک ہو جاتی ہے۔

۳۹۸۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے۔

۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ عطاء بن یدیعنی سے وہ ابوسعید خدری سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حسب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن اذان دیتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔

۵۸۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہہا کہ محمد سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک دن سنا کہ مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے۔ اشہد ان محمد رسول اللہ تک۔

۵۸۳۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے دہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا کہ محمد سے میرے بعض بھائیوں نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاس حول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۹۹۔ اذان کی دعاء

۵۸۴۔ ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے محمد بن منکر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر کہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامِيَةُ وَالصَّلَاةُ الْفَاتِيْمَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُكَ وَالْقَضِيَّةُ وَالْفَتْحَةُ مَقَامًا فِيْ مُؤَدَّانِ الْيَوْمِ وَالْآخِرِ

اَلَيْتَا بِمَا تِلْكَ وَمَسَاجِدِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَا اَوَّلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مُحَمَّدٌ وَاللهُ مُحَمَّدٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُمُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ حَبِيْبٌ خَيْرٌ اَنَا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسْمِ قَوْمٍ فَسَاءَ مَبَاحٍ الْمُنْذَرِيْنَ

باب ۳۹۸ مَا يَقُولُ اِذَا سَمِعَ النَّادِيَ

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْهَدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النَّادِيَ فَقُولُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسٰى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَدُوْا فَقَالَ يَمِيْلُهُ اِلَى قَوْلِهِ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَحَدَّثَنَا بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

باب ۳۹۹ الدَّعَاةُ عِنْدَ النَّادِي

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَزْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدَّعَاةَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامِيَةُ وَالصَّلَاةُ الْفَاتِيْمَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُكَ وَالْقَضِيَّةُ وَالْفَتْحَةُ مَقَامًا



تَحْمَدُ بِاللَّذِي دَعَا نَدَاهُ لَكَ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
بِأَنَّكَ الْإِسْتِحَامُ فِي الْأَذَانِ  
وَيَذْكُرُ أَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ  
فَأُتِيَ بِمَنْعِهِمْ سَعْدٌ

اسے میری شفاعت ملے گی۔

۴۰۰۔ اذان کے لیے قرعہ اندازی۔

کہتے ہیں کہ اذان دینے پر بعض لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت  
سعد رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ کے لیے) قرعہ ڈلوایا تھا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمْعَى مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ  
مَا فِي الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ لَشَاءَ  
لَا يَجِدُونَ إِلَّا أَنْ يُسْتَهْبِئُوا عَلَيْهِ  
لَا اسْتَهْبِئُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي  
التَّحْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ  
يَعْلَمُونَ مَا فِي الْقَسَمَةِ وَالصُّبْحِ  
لَأَكُونُوا لَهُمْ عَدُوًّا

۵۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں  
مالک نے سَمْعَى جو ابوبکر کے مولیٰ تھے ان کے واسطے سے خبر دی وہ ابوصالح  
سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں  
کو معلوم ہوتا کہ اذان اور نماز کی پہلی صف میں کتنا زیادہ ثواب ہے اور  
سچران کے لیے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی راستہ باقی رہتا تو  
لوگ اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے  
لیے جلدی آنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے  
سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا  
کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو اس کے لیے ضرور  
آتے خواہ چوڑے ٹول کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

بَابُ الْخَلَامِ فِي الْأَذَانِ

وَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْزُوقٍ  
أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ  
تُفَصِّلَ وَهُوَ يُؤْذِنُ أَوْ يُقِيمُ

۴۰۱۔ اذان کے دوران گفتگو۔

سلیمان بن مرزوق نے اذان کے دوران گفتگو کی تھی اور حضرت  
حسن نے فرمایا کہ اگر ایک شخص اذان یا اقامت کہتے  
ہوئے مہنس دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
وَعَامِرَ بْنَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ  
قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كَيْفِ مَرْزُوقٍ  
هَلَكًا بَلَّغَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ  
أَنْ يَبَادِرَ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ فَتَنَزَّلَ الْقَوْمُ  
تَجْتَمِعُونَ إِلَى تَجْمَعُونَ فَقَالَ فَعَلَّ هَذَا مَنْ

۵۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن ابی  
اور عبد الحمید صاحب زیادتی اور عامر احول کے واسطے سے حدیث بیان کی۔  
وہ عبد اللہ بن حارث سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبہ  
دیا۔ بارش کی وجہ سے اچھا خامسا کچھ ہو رہا تھا۔ مؤذن جب حی علی الصلوة  
پر پہنچا تو آپ نے اس سے کہنے کے لیے فرمایا کہ لوگ نماز اپنی قیام گاہوں  
پر پہنچ چکے ہیں اس پر لوگ ایک دوسرے کو تعجب اور اعتراض کے طور  
پر دیکھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے

ساتھ اس دعا کے لیے مسنون طریقہ ہے کہ ہاتھ دھو کر دعا پڑھیں۔ یہی دعا ہے کہ اس دعا کے لیے ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ اگرچہ عام دعاؤں کے لیے  
ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے لیکن جب اذان کی دعا کیلئے آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو اس خاص موقع میں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو آپ نے اختیار کیا۔  
صوفیاء۔ اس کسی نزاع کو ختم کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا ہمارے بیان بھی معتبر ہے لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اور اس کی وجہ سے کسی ایک  
فرق کو فیصلہ کے لئے پر مبر نہیں کیا جاسکتا۔

هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّمَا عَزَمَهُ

**باب ۴۰۲** اَذَانُ الرَّاعِي إِذَا كَانَ لَهُ مِنْ يُخْبِرُهُ

افضل انسان نے کیا تھا۔ اور یہ عزیمت تھی۔

۴۰۲۔ اندھے کی اذان جبکہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَدَايَ لَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَأْتِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ أَعْيَى لَا يَبْصَرُ حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

**باب ۴۰۳** اَلْاَذَانُ بَعْدَ الْفَجْرِ

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اُعْتَلَفَ الْمُؤَذِّنُ لِنَفْسِهِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ ۚ ۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّوَاةِ وَالْإِمَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ۚ ۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رات میں اذان دیتے ہیں (رمضان کے مہینہ میں) اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔ کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی۔ صبح ہو گئی۔

۴۰۳۔ طلوع فجر کے بعد اذان۔

۵۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ثابٹ کے واسطے خبر دی وہ عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ مجھے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان۔ صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ دو ہی سی رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے۔

۵۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے بھیجی کے واسطے حدیث بیان کی وہ ابو سلمہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف سی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبد اللہ بن دینار کے واسطے خبر دی وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال (رضی اللہ عنہ)

۱۔ حنفیہ اذان کے دوران میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اگر مؤذن دوران اذان میں کچھ بول پڑا تو بعض احناف کے نزدیک اذان شروع سے دوبارہ کہنی چاہیے اور بعض اعادہ کے قائل نہیں ہیں۔ ان احادیث و آثار سے دوران اذان میں بات چیت کرنے بلکہ جھنسنے کی بھی اجازت سمجھ میں آتی ہے لیکن امت کا عمل ہمیشہ ان چیزوں کے ترک پر رہا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حکم پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے جس سے علوم ہوتا ہے کہ ان کے لیے یہ ایک نئی بات تھی۔ سہاروین روایت اور تواتر کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اس لیے جب ہر زمانہ میں اور خاص طور پر قول اولیٰ میں لوگ اذان کے دوران میں گفتگو یا جھنسنے کو پسند نہیں کرتے تھے تو اس میں کسی نہ کسی درجہ میں کراہت ضرور آ جاتی ہے۔

میں) رات میں اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ابن مسکوم کی  
بذان تک کھانی سکتے ہو۔

۴۰۴۔ صبح صادق سے پہلے اذان۔

۵۹۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زبیر  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سیدمان تمیمی نے حدیث بیان کی اور عثمان  
نہدی کے واسطے سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بال کی اذان (طلوع صبح صادق سے پہلے)  
تھیں سوئی کھانے سے نزدیک دے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان  
دیتے ہیں یا (کہا کہ) ندادیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ جاگے ہوں میں وہ  
واپس آجائیں (اور اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کھانی لیں) اور جو ابھی سوئے  
ہوئے ہیں وہ متنبہ ہو جائیں (اور سوئی کی مزدبایت سے اٹھ کر وضعت  
حاصل کر لیں) کوئی یہ دیکھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق طلوع ہوگئی اور  
آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارہ سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔  
انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے نیچے لائے اور فرمایا  
کہ اس طرح (طلوع فجر ہوتی ہے) حضرت زبیر نے انگشت شہادت  
ایک دوسرے پر رکھی۔ پھر آپ نے انھیں دائیں بائیں جانب پھیلا دیا۔  
یعنی آپ نے بھی طلوع صبح کی کیفیت بیان کی۔

۵۹۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسامہ نے خبر  
دی کہ عبید اللہ نے ہم سے قاسم بن محمد کے واسطے سے اور انھوں نے عائشہ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی اور نافع نے ابن عمر کے واسطے سے یہ  
حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۳۔ کہا اور مجھ سے یوسف  
بن عیینہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضل نے حدیث بیان کی کہا  
کہ ہم سے عبید اللہ بن عمر نے قاسم بن محمد کے واسطے سے حدیث بیان کی  
وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے  
فرمایا کہ بال رات میں اذان دیتے ہیں اس لیے ابن ام مسکوم کی اذان  
تک تم کھانی سکتے ہو۔

قَالَ إِنَّ بِلَالًا يَأْتِي بِلَيْلٍ يَكُونُ قَاشِرُ بَوَا  
حَتَّى يَأْتِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ

بِأَمْرِ الْإِذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ  
أَبِي عُثْمَانَ التَّهْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ إِذَا أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانَ  
بِلَالٍ مِنْ سُكُومٍ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يَأْتِي  
بِلَيْلٍ يَرْجِعُ قَائِمًا لَيْلِيَّةً نَائِمًا  
وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ وَقَالَ  
بِأَمْرِهِمْ وَفَعَلَهَا إِلَى نَوَاقِطٍ إِلَى اسْفَلٍ  
حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ سَبَّابًا بَتِيهًا  
إِحْدَاهُمَا قَوَاتِي الْأُخْرَى

ثُمَّ مَدَّهَا

مَنْ يَمِينِهِ وَ

شِئَالِهِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ النَّعَّاسِ  
بْنِ حَمْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۔ قَالَ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عِيْنِي قَالَ  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ  
عُمَرَ عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ حَمْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ  
بِلَيْلٍ يَكُونُ قَاشِرُ بَوَا حَتَّى يَأْتِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ

۱۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں دو اذانیں دی جاتی تھیں۔ ایک طلوع فجر سے پہلے اس بات کی اطلاع کے لیے کہ ابھی سوئی کا وقت تھا اور  
سابقی ہے اور جو لوگ کھانا پینا چاہیں کھانی سکتے ہیں پھر فجر کے لیے اذان اس وقت دی جاتی تھی جب طلوع صبح صادق ہو چکتی۔ پہلی اذان کے لیے  
خاص رمضان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ متنبہ تھے اور دوسری کے لیے حضرت ابن ام مسکوم رضی اللہ عنہ۔ (لو کہیں اس کے برعکس بھی ہوتا۔) (بقیہ صفحہ ۳۱۹)

**باب ۴۵۵ کَمَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ :**

۵۹۳ - حَدَّثَنَا اسحاق النوايسی قال حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْعَبْدِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلَبٍ السُّدِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ مِائَتَيْنِ مَلَاةٍ شَاءَ :  
۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نِشَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ عَابِرٍ الدُّصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَانَ فَأَمْرًا مِّنْ أَهْصَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَدِرُونَ السَّوَادِيَّ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَذَلِكَ يَمِيتُونَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمُغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ هَذَا شُعْبَةُ كَمَ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا خَلِيلٌ :

۴۰۵ - اذان اور اقامت کے درمیان کتنا فاصل ہونا چاہیے؟  
۵۹۳ - ہم سے اسحق واسطی نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے خالد نے جریری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن برید سے وہ عبد اللہ بن مغفل مزی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک سو بیس فاصل ہونا چاہیے (تیسری مرتبہ فرمایا کہ) جو شخص ایسا کرنا چاہے :  
۵۹۴ - ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے غندر نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم نے عمر بن عامر انصاری سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ستونوں کی طرف عہدی سے بڑھتے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح ماز پڑھتے برستے برتے یہ مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں تھیں۔ اور (مغرب میں) اذان اور اقامت میں کوئی فاصل نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبہ اور ابو داؤد نے شعبہ کے واسطے سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ (اذان و اقامت میں) بہت مختور اس فاصل ہوتا تھا بلکہ

(تفسیر صفحہ ۳۱۹) ۱۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے کہ ایک نماز کے لیے دو اذان کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انھیں احادیث کی وجہ سے اسے جائز سمجھتے ہیں اسی طرح وہ فجر میں وقت سے پہلے اذان کو بھی جائز سمجھتے ہیں لیکن ان تمام احادیث میں سحری اور کھانے پینے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص رمضان میں اس اذان کا اہتمام کیا جاتا تھا اور یہ اذان نماز کے لیے نہیں بلکہ سحر کا وقت بتانے کے لیے ہوتی تھی۔ اسی لیے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسرے اوقات کی طرح فجر میں بھی وقت سے پہلے اذان کی اجازت نہیں دی۔ اور دوسرے انہی کہتے ہیں کہ فجر کو چھوڑ کر باقی تمام نمازوں میں وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فجر کا استثناء دہیں کرتے دیکھنا ہر ہے۔

۲۔ دوسری فعل روایات میں مغرب کا اس سے استثناء ہے یعنی مغرب میں جو ذکر وقت بہت کم رہتا ہے اس لیے فوراً ہی اذان کے بعد نماز فرض کے لئے اقامت ہونی چاہیے۔ ابن جریری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ اذان جس نماز کے لیے دی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی نماز اس دوران میں نہیں پڑھی جاسکتی اس سے یہ بتایا گیا ہے کہ نفل نماز درمیان میں پڑھی جاسکتی ہے۔

۳۔ مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف رکعتیں پڑھنے سے متعلق روایتیں آئی ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اجتہاد میں جب عصر کے بعد نماز پڑھنے کی مانع نہ رہی تھی تو یہ بتانے کے لیے کہ نماز کے جواز کا وقت شروع غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے یہ دو رکعتیں رکھی گئیں لیکن جو جو مغرب میں مطلب عہدی ہے اس لئے صحابہ کرام و انوار اللہ علیہم اجمعین اذان ہوتے ہی دو رکعتوں کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو یہ حضرات بھی نماز ہی میں برتے تھے اور بعد میں اسی وجہ سے اس سے روک دیا گیا تھا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے یہ دو رکعتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ اس پر ایک نوٹ گزر چکا ہے کہ حنفیہ کے یہاں یہ مباح ہیں اور شوافع کے یہاں مستحب۔ :

**باب ۴۶۷** مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ؛

۴۰۶۔ جو اقامت کا انتظار کرے۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَسْتُ بِمَنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ بِأَذْوَانٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَوَكَرَ وَكَفَّتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَبْدَأُ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرَتَيْنِ أَصْغَرَ

۵۹۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کے فجر کی اذا کا ختم کرتے ہی کھڑے ہو کر وہ ہلکی سی رکعتیں پڑھتے طلوع صبح صادق کے بعد اور فجر کی فرض نماز سے پہلے۔ پھر اپنے پہلو پر لیٹ جاتے۔ اس کے بعد اقامت کے لیے مؤذن آپ کی خدمت میں آتا۔

**باب ۴۶۸** بَيْنَ كُلِّ آدَانِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ؛

۴۰۷۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فضل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمُسُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آدَانِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ آدَانِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ؛

۵۹۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے کہموس بن الحسین نے حدیث بیان کی۔ عبد اللہ بن بریدہ کے واسطے سے وہ عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا فضل ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فضل ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

**باب ۴۶۹** مَنْ قَالَ يُؤَذِّنُ فِي الشَّفْرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ؛

۴۰۸۔ جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْرَمِينَ قَوْمِي فَأَقَمْنَا حِنْدَةً حَبْرَيْنِ لَيْلَةً وَكَانَ سَاحِلًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا أَكَلُوا تَوَافِيَهُمْ وَعَلَيْهِمْ هَمٌّ وَصَلُّوا إِذَا احْضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

۵۹۷۔ ہم سے معقل بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے ابو ایوب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو قلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قوم کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں بیس دن تک قیام کیا۔ آپ بڑے رحمدل اور رقیق القلب تھے جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کے اشتیاق کو محسوس کر لیا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم جاسکتے ہو وہاں جا کر تم اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

**باب ۴۷۰** إِذَا دَانَ لِمَسَافِرٍ إِذَا كَانَ ذَا جَمَاعَةٍ وَالْإِقَامَةُ؛

۴۰۹۔ مسافروں کے لیے اذان اور اقامت جبکہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں۔

۱۔ گریاس آخری جلد سے یہ واضح کر دیا گیا کہ جہاں تاکید کی جا رہی ہے اس سے منشاء اس نماز کو ضروری قرار دینا نہیں ہے بلکہ صرف استحباب کی تاکید ہے۔

وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةِ وَجَبِ وَ قَوْلُ الْمُؤَذِّنِ  
الْمُعْتَلِقَةِ فِي الرَّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ  
أَوْ الْمَطِيرَةِ.

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ  
شَيْبَةَ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَمَّا إِذَا  
الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَمْ أَبْرِ دُثْمًا أَرَادَ  
أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَمْ أَبْرِ دُثْمًا أَرَادَ أَنْ  
يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَمْ أَبْرِ دُثْمًا سَأَوِ الْغِيلُ  
السُّؤُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ شِدَّةَ الْهَرَمِ مِنْ فِيمَ حَمَلْتَهُ .

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ النُّوَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِّ نِيَّانِ السَّفَرِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْتَمَا  
خَرَجْتُمَا فَإِذَا نَأَيْتُمَا أَقْبَيْتُمَا يُؤْمَرُ أَنْ يَبْرُكَا  
۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي خَدِجٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُسْتَقْبِلُونَ مُتَقَابِرُونَ فَأَمَّا  
عِنْدَنَا عِشْرِينَ نَبْؤًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا  
فَلَمَّا قُلْنَا أَمَّا قَدْ أَشْتَقَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ حَتَمُوا  
أَشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرَكْنَا بَعْدَهُمْ نَاخًا خَبَرْنَا  
فَقَالَ اسْجَعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ نَا قِيمُوا فِيهِمْ وَ

اسی طرح عرفہ اور مزدلفہ میں (اذان و اقامت) اور سردی  
یا برسات کی راتوں میں مؤذن کا یہ اعلان کرنا ذرا اپنی قیامگاہوں  
پر پڑھ لی جائے۔

۵۹۸ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم شجر  
نے مہاجر ابو الحسن کے واسطے حدیث بیان کی وہ زید بن  
وہب سے وہ ابو ذر سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے اذان دینی چاہی تو آپ نے  
فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپ  
نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے  
سے پیدا ہوتی ہے۔

۵۹۹ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
سفیان نے خالد حذاد کے واسطے بیان کیا وہ ابو قتادہ سے  
وہ مالک بن نویر سے کہا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے کسی سفر کا ارادہ رکھتے تھے آپ نے  
ان سے فرمایا کہ جب تم نکلو تو نماز کے وقت (اذان و اقامت  
کہو پھر جو شخص تم میں بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۰ - ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں عبداللہ  
نے خبر دی کہا کہ میں ابوبکر نے ابو قتادہ کے واسطے خبر دی کہا کہ  
ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے۔ ہم حاضر ہونے والے ہم عمر اور نوجوان تھے آپ  
کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بڑے رحمدل اور رفیق القلب تھے حب آپ نے محسوس کیا کہ میں  
اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ  
اپنے گھر کسے چھوڑ کر گئے ہو ہم نے بتایا، پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے  
گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو انھیں دین سکھاؤ اور دین کی بات

ملہ نظر کا وقت تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں ظہر آخری وقت میں پڑھنی چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ  
مسافروں کی جب ایک جماعت ہو تو وہ بھی اذان، اقامت اور جماعت اسی طرح کریں جس طرح مقیم کرتے ہیں۔

عَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرْ أَشْيَاءَ  
أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَهَلُوا كَمَا  
رَأَيْتُمُونِي أَمْصَلِي فَإِذَا حَضَرَتِ  
الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ لَكُمْ أَحَدُكُمْ  
وَلْيُؤْذِنُكُمْ الْبُكَرُكُمْ»

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَدَّ  
ابْنُ عُمَرَ فِي كَلْبَةِ بَابٍ دَخَلَ بِضَمِّ نَافِعٍ ثُمَّ قَالَ  
صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَاخْبَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا  
يُؤْذِنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى أَثَرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ  
فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطْبَرَةِ فِي السَّغَرَةِ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ  
أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَّا يُطْعِمُ خَبَاءً بِلَالٍ  
فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنْزَةِ حَتَّى رَكَّعَهَا  
ثُمَّ يَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَبِطِ وَأَقَامَ  
بَابُ هَذَا يَنْتَبِعُ الْمُؤَذِّنُ فَأَهُ هَهُنَا  
وَهَهُنَا وَهَلْ يَلْتَمِزُ فِي الْأَذَانِ

مِنْ كَرَعٍ عَنْ بِلَالٍ رَأَى أَنَّهُ جَعَلَ إِمْبَعِي  
فِي أَدْنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ  
إِمْبَعِيهِ فِي أَدْنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
لَا بَأْسَ أَنَّ يُوْذِنَ عَلَى غَيْرِ وَهُوَ  
وَقَالَ عَطَاءٌ أَوْ مُؤَذِّنٌ حَقٌّ وَسُنَّةٌ  
وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدُكُمُ اللَّهُ عَلَى حَلٍّ أَحْيَا بِهِ

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِي

کا حکم کرو۔ آپ نے بہت سی چیزیں یاد کر لیں جن کے متعلق (ماہک  
نے کہا کہ) مجھے وہ یاد ہیں یا (یہ کیا کہ) یاد نہیں ہیں اور (فرمایا کہ)  
اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے اور جب  
نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب  
سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے یحییٰ نے عبید اللہ بن  
عمر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان  
کی کہ اکرم نے ایک سردار میں مقام صحنہ پر اذان دی پھر فرمایا  
کہ اپنی قیامگاہوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مؤذن سے اذان کے لیے فرماتے تھے اور یہ بھی کہ مؤذن اذان  
کے بعد کہہ دے کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ یہ سفر کی حالت  
میں یا سردی کی راتوں میں ہوتا تھا۔

۶۰۲۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے جعفر بن عون نے  
خبر دی کہ اکرم سے ابوالعمیش نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطے سے حدیث  
بیان کی۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام البطحہ میں دیکھا  
کہ بلال حاضر خدمت ہوئے اور نماز کی اطلاع دی پھر بلال رضی اللہ عنہ (مکہ)  
جس کے نیچے لوہے کا بھل لگا ہوا ہو، کے کرا کے بڑھے اور اسے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقام البطحہ میں گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔  
۶۱۰۔ کیا مؤذن اپنے چہرے کو ادھر ادھر کر سکتا ہے؟

اور کیا وہ دائیں بائیں طرف متوجہ ہو سکتا ہے؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے (اذان  
دیتے وقت) اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں کر لیا تھا لیکن  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں میں نہیں کرتے تھے۔ برابر ہم نے فرمایا کہ  
بغیر مؤذن اذان دینے میں کوئی حرج نہیں عطاء نے فرمایا کہ  
(اذان کے لیے) مؤذن حق اور سنت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر اللہ کیا کرتے  
تھے۔

۶۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان  
نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ روئے اپنے والد





اور دوڑ کے نہ اڑ۔ پھر نماز کا جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو نہ پا سکا اسے (جماعت کے بعد) پورا کر لو۔

۴۱۳۔ اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔

۴۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی مجھے یحییٰ نے عبد الوہاب بن ابی قتادہ کے واسطے سے حدیث لکھ کر بھیجی کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

۴۱۴۔ نماز کے لیے جد بازی کے ساتھ نہ کھڑے ہونا

چاہیے بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔

۴۰۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔ اور سکون کو ملحوظ رکھو۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مبارک نے کی ہے۔

۴۱۵۔ کیا مسجد سے کسی ضرورت کی وجہ سے نکل سکتا ہے؟

(اذان کے بعد جماعت سے پہلے)

۴۰۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ علی بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) باہر تشریف لائے۔ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں برابر کی جا چکی تھیں۔ آپ جب مصلیٰ پر کھڑے ہوئے تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ آپ تجلیر کہیں گے لیکن آپ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ ہم اسی حالت میں ٹھہر گئے پھر جب آپ دوبارہ باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے غسل کیا تھا۔

۴۱۶۔ جب امام کہے کہ اپنی جگہ ٹھہرے۔ دہر تو مقتدیوں کو اس کے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔

وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا  
وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

باب ۱۳۱ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أَدَّ  
الْإِمَامُ عِنْدَ الرَّقَاعَةِ۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيٍّ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِقِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ۔

باب ۱۳۲ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعِلاً

وَلِيَقُمَ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ  
۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِقِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ بَعْدَ عَلَى بْنِ الْمُبَارَكِ

باب ۱۳۳ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

لِعَلَّةٍ۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَفَدَا قِيَمَتِ الصَّلَاةِ وَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَصَلَّةٍ اسْتَنْظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلَى مَكَانَتِكُمْ فَلَمَّا كُنَّا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطَفِئُ رَأْسُهُ مَاءً وَفَدَا غُتِلَ

باب ۱۳۴ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتَّى تَبْهِجَ اسْتَظَرُّوا۔

۶۰۹۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی کہا کہ ہم سے اور زاعی نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ ابومرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی اور لوگوں نے صفیں سیدھی کر لی تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے لیکن حالت جنابت میں تھے (اور اسی وقت یاد آیا) اس لیے آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر واپس تشریف لائے تو آپ غسل کئے ہوئے تھے اور سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۴۱۰۔ کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

۶۱۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہمیں جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور میں اب تک عصر کی نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ جب حاضر خدمت ہوئے تو روئے افطار کرنے کے بعد کا وقت تھا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے پھر آپ بطحان کی طرف گئے۔ میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔ آپ نے وضو کی اور پھر عصر کی نماز پڑھی۔ سورج غروب ہونے کے بعد۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۴۱۸۔ اقامت کہی جا چکی اور اس کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئی۔

۶۱۱۔ ہم سے ابومرہ عبداللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عید الوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص سے مسجد کے ایک کنارے آہستہ آہستہ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ نماز کے لیے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

۴۱۹۔ اقامت کے بعد گفتگو۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الزَّاعِي عَنْ زُهْرِي عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلَى مَا بَيْنَكُمْ فَرَجَعْنَا فَغَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَسَأَلَهُ يَقْطُرُ مَا فَرَقَ بَيْنِي

بِهِمْ ۖ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أَصِلَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرُ الصَّائِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَخَرَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصَى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۖ

بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لِمَا حَاجَهُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاخَى رَجُلًا فِي حَايِبِ الْمَسْجِدِ فَآمَرَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى تَامَ الْقَوْمُ ۖ

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا حَمِيدٌ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتَ بْنَ الدِّينَانِ عَنْ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تَقَامَرُ الصَّلَاةُ فَقَدْ شِئِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَزَمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فُحِبَّ سَهْلُهُ تَعَدَّ مَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ

بَابُ دُحُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ۔  
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ مَنَعَهُ أُمُّهُ  
عَنِ الْغَشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةٌ  
لَمْ يُطْعَمَ بِهَا۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحُطْبٍ لِيُطَبَّ ثُمَّ أَمُرُ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا ثُمَّ أَمُرُ بِرَجُلٍ فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ أَخْلِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَيْعَلَكُمْ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَخْبَأُ عِرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاةً يَنْ حَسَنَتَيْنِ لَشَيْدِ الْغَشَاءِ

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ۔  
وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا خَافَتْهُ الْجَمَاعَةُ  
وَهَبَّ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَحَبَاءُ  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ

۶۱۲۔ ہم سے عیاش بن مرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اللہ علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بن الدینان سے ایک شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو نماز کے لیے اقامت کے بعد گفتگو کرتا رہے اس پر انھوں نے انس ابن مالک کے واسطے حدیث بیان کی کہ انھوں نے فرمایا کہ اقامت ہو چکی تھی۔ اتنے میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملا اور آپ کو نماز کے لیے اقامت کہی جانے کے بعد بھی روکے رکھا۔

۶۱۳۔ نماز باجماعت کا دُحُوب۔  
حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر کسی کی والدہ شفقۃ عشاء کی جماعت میں حاضر ہو کر کسی قرآن کی اطاعت نہ کرنی چاہیے۔

۶۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ بکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دے دوں اور پھر نماز کے لیے کہوں۔ اس کے لیے اذان دیا جائے اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ اقامت کریں لیکن میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت کے لیے نہیں آتے) پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے اتنی بات جان لیں کہ انھیں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھرے رکھانے کے لیے مل جائیں گی تو یہ عشاء کی جماعت کے لیے ضرور آئیں۔

۶۱۵۔ نماز باجماعت کی فضیلت۔  
حضرت اسودؓ کو جب جماعت نہ ملتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں تشریف لائے جہاں نماز ہو چکی تھی پھر اذان

۱۔ عموماً جماعت میں حاضر نہ ہونے والے منافقین ہوتے تھے اور اس حدیث میں انھیں کو تہدید کی جا رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی اسلام کی نظر میں کتنی اہمیت ہے حنفیہ کے نزدیک بھی نماز باجماعت واجب ہے اور بعض نے سنت مؤکدہ بھی کہا ہے۔

فَبَدَأَ بِذَلِكَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً

۴۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُجَرِّحُهُ إِلَّا فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا دُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَسَلَّةٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انتَظَرَ الصَّلَاةَ

باب ۲۲ - فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

دی، اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۱۴ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے تابع کے واسطے سے خبر دی وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے سترائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

۴۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن ہاد نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن خباب کے واسطے سے وہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

۴۱۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو صالح سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور سوا نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو ملائکہ اس وقت تک بار بار اس کے یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ اے اللہ! اس پر رحم کیجئے اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو اس کا شمار نماز ہی میں ہوگا۔

۴۱۷ - فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت۔

۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پچیس درجہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سترائیس درجہ زیادہ ثواب باجماعت نماز میں بتایا گیا بعض محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عمر کی روایت زیادہ قوی ہے۔ اس لیے مدو سے متعلق اس روایت کو ترجیح ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ دونوں کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ باجماعت نماز بذات خود واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ ایک فضیلت کی وجہ تو یہی ہے۔ پھر باجماعت نماز پڑھنے والوں کے اخلاص و تقویٰ میں بھی تفاوت ہوگا اور ثواب بھی اسی کے مطابق کم و بیش ملے گا۔ اس کے علاوہ کلام عرب میں یہ اعداد کثرت کے اظہار کے مواقع پر بولے جاتے ہیں۔ گویا مقصود صرف ثواب کی زیادتی کو بتانا تھا۔

۶۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعب نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے سچپس گنا زیادہ فضل ہے اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (توجہ) فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا پیش ہوگا۔ شعب نے فرمایا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے واسطے سے اس طرح حدیث بیان کی کہ ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

۶۱۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعلمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداد سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابودرداء آئے۔ بڑے غضبناک ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کوئی بات اب نہیں پاتا سوا اس کے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

۶۱۹۔ ہم سے محمد بن علاونے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے برید بن عبد اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابوبررہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اجر کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو مسجد میں نماز کے لیے زیادہ سے زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو پہلے ہی پڑھ کر سوجاتا ہے۔

۶۲۳۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت۔

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوبررہ بن عبد الرحمن کے مولیٰ سمی کے واسطے سے وہ ابوصالح سمکان سے وہ ابوبررہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں بھری ایک شاخ دیکھی اور

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَتَجْمَعُ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَمِثْلُهَا النَّهَارُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَافَرَّوْا إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا آدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّارِ دَاوُدَ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّارِ دَاوُدَ وَهُوَ مُغَضَّبٌ فَقُلْتُ مَا أَعْضَبَكَ قَالَ دَاوُدُ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يَهْتَدُونَ حَبِيبًا

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آدِيٍّ بَرْدَةَ عَنْ آدِيٍّ مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَعَدُّهُمْ فَأَعَدُّهُمْ مَشْيًا وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَ هَامَةٌ إِلَّا مَا مِمَّ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَصَلِّي ثُمَّ يَتَأَمَّرُ

باب فضل التهجير إلى الظهر

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ آدِيٍّ مَالِكٍ بنِ السَّامِ عَنْ آدِيٍّ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَيَّنَا رَجُلٌ يَمْشِي

يُطَرِّقُ وَجَدَ غَضَنَ شَوْلَ عَلَى الطَّرِيقِ  
مَا خَدَّ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَقَعَلَ لَهُ قَالُ  
الشَّهَدَاءُ خَسَّةَ الْمَطْعُونِ وَالْمَبْطُونِ وَ  
الْعَرِيقِ وَمَحَابِبِ الْهَذَمِ وَالشَّجِيذِ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ كَوَيْعَكُمُ النَّاسُ  
مَا فِي السَّيِّئَةِ وَالصَّفِ الْأَوَّلِ ثُمَّ  
لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ  
لَوْ اسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَكَوَيْعَكُمُ  
مَا فِي الشَّهْجِيذِ اسْتَبَقُوا إِلَيْهِ  
وَلَوْ يَكُونُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ  
وَالصَّبِيحِ لَذَنُوهَا  
وَلَوْ  
خَبَوَاهُ

باب احتساب الأذان

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي  
حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا  
تَحْسِبُونَ أَنَا سَاكِمٌ وَمَا أَدَا بَنُ أَبِي مَرْكِبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي حُجَيْبُ بْنُ أَبِي عُيُوبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
أَمَّا أَدَا وَأَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَارِ لِيَهُمْ  
فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكِرَا النَّبِيِّ صَلَّى

اسے راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے خوش ہو  
گیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم  
کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کی بیماری رہیٹھے  
وغیرہ میں مرنے والے۔ ڈوب جانے والے۔ ڈوب کر مرنے والے،  
(دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے) اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے  
ہوئے) شہید ہونے والے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو  
جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا ثواب کتنا زیادہ  
ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو کہ قرعہ اندازی کی جائے تو لوگ  
قرعہ انداز پر مقرر ہوا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز اقل  
وقت پڑھ لینے کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں تو اس کے لیے  
ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر یہ حال  
جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں، تو  
سرین کے بل گھسٹ کر آئیں پچے

۶۲۲۔ ہر قدم پر ثواب۔

۶۲۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ  
ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کی۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ بنو سلمہ کے لوگو! تم اپنے نشانائے قدم پر بھی ثواب کی نیت  
دکھو۔ نماز کے لیے مسجد آتے ہوئے۔ کیونکہ بنو سلمہ کے مکانات مسجد بڑی  
سے کئی میل کے فاصلہ پر تھے۔

ابن ابی مریم نے حدیث میں یہ زیادتی کی ہے۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب  
نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن  
مالک نے حدیث بیان کی کہ بنو سلمہ نے اپنے مکانات سے متقل ہونا چاہا  
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کہیں رہائش اختیار کریں۔ انھوں نے

لے اس میں تین احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک وہ واقعہ جس میں راستے سے کانٹے کی شاخ ہٹانے پر مغفرت ہوئی۔ دوسری شہداء  
کے قسام پر مشتمل تیسری اذان اور نماز وغیرہ کی تعریف سے متعلق۔ لیکن راوی نے سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس  
حدیث کو بیان اس لیے بیان کیا ہے کہ اس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کی بھی تعریف موجود ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود اس سے پہلے  
ظہر کی نماز سے متعلق گرمیوں میں گھنٹے سے وقت پڑھنے کی حدیث لکھ چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے کسی حدیث کے عموم کی وجہ سے یہ نہ کہہ  
دینا چاہیے کہ ساری نمازیں اول وقت میں پڑھنی مستحب ہیں۔ بلکہ اس سلسلے کی ان خاص احادیث کو بھی دیکھنا چاہیے جن میں تفصیلاً نماز کے اوقات مستحب بیان ہوئے ہیں۔

بیان کیا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا کہ اپنی آبادیوں کو دریا بن کر یہ لوگ مدینہ میں بس جائیں اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مسجد نبوی میں آتے ہوئے ہر قدم پر ثواب کی نیت رکھا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ (ہر قدم پر) خطا ہم کے معنی ہیں زمین پر ان کے پیدل چلنے کے نشانات یہ۔

۴۲۵۔ عشرہ کی نماز باجماعت کی فضیلت۔

۴۲۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے ابوبریر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشرہ کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز گراں نہیں اور اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو سرس کے بل گھسٹ کر آتے۔ یہ اتوار ادا ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہول کہ وہ انامت کہے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہول اور وہ آگ کے شعلے لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دیا جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں آئے ہوں۔

۴۲۶۔ دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے۔

۴۲۳۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زید بن زبیع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے ابوطالب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (میں سے کوئی) اذان دے اور اقامت کہے اور جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے یہ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الْمَدِينَةَ  
فَقَالَ أَرَأَيْتَ تَخْشَعُونَ أَثَارَكُمْ  
قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ أَثَارُ  
النَّشِي فِي الْأَرْضِ  
بَارُ حَالِهِمْ

۴۲۵۔ فَضْلُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمْعَةِ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَنَ صَلَاةٍ أَثَقَلَ  
عَلَى الْمَنَاءِ فَيُحِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَكُو  
تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوْهُمَا وَكُوْحَتُوا  
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمِرَ الْمُؤَذِّنُ فَيَقِيْعَهُمْ ثُمَّ  
أَمْرٌ مَعْلُومٌ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذُ شُعْلَةً مِنْ تَابِ  
فَأَحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ

۴۲۶۔ اِثْنَانِ وَمَا خَوْفُهُمَا  
جَمَاعَةً۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
سُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَلَاةٍ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوْثِرِ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحْضَرَتِ  
الصَّلَاةُ فَادْعَاؤُكُمْ لِيَدْعُوْكُمْ  
أَكْبَرُكُمْ

۱۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ کے قرب و جوار کے علاقے بھی آباد رہیں۔ اسی لیے نبی سلمہ کی اس رائے کو آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر چاڑی ہے۔ دنیا میں انسان کوئی بھی کام کرے یا وہ اچھا ہو یا بُرا۔ اچھے کاموں کے تمام منسلقات پر بھی خدایاں گاہ میں اجود ثواب دیتا ہے۔ ایک شخص جہاد کے لیے اگر گھوڑا پالے تو گھوڑے کے کھانے پینے۔ میٹھا پانہ۔ ہر چیز پر اجر ملے گا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ اسی طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز کے ارادے سے چلنے والے کے بر نشان قدم پر اجر و ثواب ہے جس لیے جتنی دور سے کوئی آئے گا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ پائے گا۔ ۲۔ اس سے پہلے تفصیلی حدیث گزر چکی ہے کہ وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے انھیں دو اصحاب کو آپ نے یہ ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی ہوں تو نماز کے لیے جماعت کرنی چاہیے۔

بَارَكَ مَنْ حَبَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ  
الْمُتَلَوِّةَ وَفَضَّلَ الْمَسَاجِدَ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَنْصُتُ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَهَلَةٍ مَا لَمْ يُجِدِ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَنْتَعِذُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظَاهِمُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَاكٍ قَسِيًّا فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَحِيًّا قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَحِيْلَانِ تَخَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَحِيْلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنَاقِبٍ وَ حَبَالٌ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَحِيْلٌ نَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ بِمِثْلِهِ وَرَحِيْلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًّا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُنْذِبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَشْرُ هَلْ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَائِنًا فَقَالَ نَعَمْ اتَّخَذَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى

۶۲۷۔ جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت۔

۶۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نمازی کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہتا ہے۔ اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔ ایک شخص جو صرف نماز کی وجہ سے لگا ہوا ہے۔ گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز مانع نہیں تو اس کا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار ہوگا۔

۶۲۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ حفص بن غام کے واسطے سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہنے نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگ ہوں گے جنہیں خدا اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جب اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا عادل حکمران۔ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں مصلا پھولا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ وہ ایسے شخص جو خدا کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے بلایا یا دوسرے ارادہ سے۔ لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اتنے پوشیدہ طریقہ پر کہ باتیں ہاتھ کر بھی خبر نہیں کہ وہ اپنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کی یاد کی اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۶۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی حمید کے واسطے سے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی انگوٹھی پہنائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ایک دن عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ لوگ نماز



فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَفِي مَدْرَاوَا وَكَهْ تَزَالُوا فِي صَلَوةٍ مُنْذُ شَطْرُمُوهَا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْعٍ خَاتِمِهِ

**باب ۲۶۸** فَضِّلَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَأَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرِفٍ عَنْ سَائِدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ سَاحَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ سَاحَا

**باب ۲۶۹** إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَحِينَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِيَّةِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ جَحِينَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أَقَمَتِ الصَّلَاةَ يُصَلِّي وَلَفَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أَقَمَتِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ أَرْبَعًا أَصْبِرْ أَرْبَعًا تَأْتِبُهُ خَيْرٌ وَمَعَادُكَ شُعْبَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَحِينَةَ وَقَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدُ عَنْ حَفْصِ بْنِ

پڑھ کر سوچے ہوں گے اور تم لوگ اس وقت تک نماز ہی کی حالت میں تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے اس وقت میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ ۲۶۸ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت۔

۲۶۹ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں محمد بن مطرف نے یزید بن اسلم کے واسطے سے خبر دی وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ بخاری کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بار بار حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمان نوازی ہر ہر آنے اور جانے کی تعداد کے مطابق کریں گے۔

۲۶۹ - اقامت کے بعد فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے۔

۲۶۸ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ایمن بن سعد نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ حفص بن عاصم سے وہ عبد اللہ بن مالک بن جحینہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا۔ کہا اور مجھ سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مجاہد بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعد بن ابی ہریرہ نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حفص بن عاصم سے سنا۔ کہا کہ میں نے قتیبہ اللہ کے ایک صاحب سے جن کا نام مالک بن جحینہ تھا سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو اقامت کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہو گئیں؟ اس حدیث کی متابعت غنڈر اور معاذ نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے جو مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحق نے سعد کے واسطے سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن جحینہ سے اور حماد نے کہا کہ ہمیں سعد نے حفص کے واسطے سے خبر دی اور وہ مالک کے واسطے سے ہے

۲۶۹ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت جائز ہو نہیں سکتی چنانچہ بعض لوگوں نے اسی حدیث کی بنا پر کہا ہے (فقہائے

**باب ۴۳۰** حَدَّثَنَا الرَّيِّضُ أَنْ يَشْهَدَ الْحَبَاةَ

۶۲۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ ثَنَا الزَّعْعَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الزَّعْزُعُ كَمَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاطَّيْنَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْتَّعْطِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَحُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنْ كُنَّ صَوَابٌ يُؤَسَفُ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَحْتِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِي تَبَيَّنَ رَحْلَيْنِ كَأَنَّهُمَا أَنْزَلُوهُ إِلَى رَحْلَيْنِهِ تَخَطَّانِ الزَّهْنِ مِنَ التَّوَحُّعِ فَأَسْرَأَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْفَاكَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثَرُ مَا نَكَثَ ثُمَّ أَقْبَى بِهِ حَتَّى حَبَسَ إِلَى حَبْلِهِ فَقِيلَ لِلزَّعْعَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ يَصْلُوهُمُ وَالنَّاسُ

۴۳۰۔ مرین کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا؟  
۶۲۹۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زعش نے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ حضرت اسود نے فرمایا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے نماز میں مداومت اور اس کی تعظیم کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں جب نماز کا وقت ہوا اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس وقت آپ سے کہا گیا کہ ابو بکرؓ بڑے دقیق القلب ہیں اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوتے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ آپ نے پھر وہی فرمایا اور سابقہ معذرت آپ کے سنانے پھر دہرا دی گئی۔ تبسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواب یوسف (علیہ السلام) کی طرح ہو کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کہ رہی ہو ابو بکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے لڑکھڑاہے ہیں۔ ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن ابو بکرؓ نے اشارہ سے انھیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس پر عائشہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور

(بقیہ صفحہ ۳۳۸) کہ اگر کوئی شخص سنیں پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں فرض کی اقامت ہو گئی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن ائمہ اربعہ میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اقامت فرض کے بعد سنت شروع کرنی چاہیے البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز شروع ہو چکی ہے اور کم از کم ایک رکعت ملنے کی توقع ہے تو مسجد سے باہر فجر کی دو سنت رکعتوں کو پڑھ لینا چاہیے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ائمہ اربعہ میں کسی کا بھی مسلک نہیں۔ اس لیے یہ ایک اجتہاد ہی مسئلہ بن گیا چونکہ احادیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت یا جماعت پالی اسے جماعت کا ثواب ملے گا۔ غالباً اسی حدیث کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رکعت پالنے کی قید لگائی۔ پھر بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بھی توسیع کر دی اور فرمایا کہ اگر قعدہ اخیرہ میں امام کو پانے کی امید ہو پھر بھی فجر کی سنت پڑھنی چاہیے۔ اب تک یہ صورت تھی کہ فجر کی یہ سنت مسجد سے باہر پڑھی جائے لیکن بعد میں مشائخ حنفیہ نے اس میں بھی توسیع سے کام لیا اور کہا کہ مسجد کے اندر کسی ایک طرف جماعت سے دور کھڑے ہو کر بھی یہ رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء کی اور لوگوں نے ابوبکرؓ کی منازہ کی اقتداء کی؛ حضرت امّش نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ ابوداؤد طحاہی نے اس حدیث کے بعض حصے کی روایت شعبہ کے واسطے کی ہے اور وہ امّش سے روایت کرتے تھے۔ اور ابومعاویہ نے اس میں اتنی زیادتی کی ہے کہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھے اور ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰۔ ہم سے ابراہیم بن مرثی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی معمر کے واسطے سے وہ زمیری سے۔ کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سیلہ ہو گئے اور تکلیف زیادہ ہوا گئی تو اپنی ازواج سے اس کی اجازت لی کہ مرضی کے ایام میرے گھر میں گزاریں۔ ازواج نے اس کی آپ کو اجازت دے دی۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔ آپ کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص کے درمیان میں تھے۔ دونوں حضرات کا سہارا لیے ہوئے، عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا تذکرہ عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو بھی جاننے ہو جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔

۶۳۱۔ بارش اور عذریٰ وجہ سے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لینے کی اجازت۔

۶۳۱۔ ہم سے عبید اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی اور فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کی راتوں میں جبکہ بارش ہو رہی ہو مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کر دیں کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھیں۔

۶۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ محمود بن ربیع انصاری سے

يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ  
يُرَاسِهِ نَعَمْ سَوَاءٌ أَجُودَاؤُكَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الزَّعْفَرَانِيِّ  
نَقَضَهُ وَنَادَى أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَبَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ  
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَصَلِّي  
فَأَمَّا بَابُ

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْثِيٍّ قَالَ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ  
الزَّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ  
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَدَّ وَجْهَهُ اسْتَدَّزَتْ  
أُمُّ وَاحِدَةَ أَنْ تَمُرَّ مِنْ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ  
فَخَرَجَ تَبَيَّنَ رَجُلَيْنِ تَحْطَرِ رِجْلَاهُمَا الزَّعْفَرَانِيُّ  
وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَتَبَيَّنَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ  
عَبِيدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِبْنِ عَبَّاسٍ  
مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَذَرِي مَنْ  
الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةَ قُلْتُ  
لَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

بَابُ الرَّخَصَةِ فِي السَّجْدَةِ وَالْعِلَّةِ  
أَنْ تَهَيَّأَ فِي مَرَحِلِهِ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذِنَ بِالصَّلَاةِ  
فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْذٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ لَا صَلَّوْا  
فِي الرِّجَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ  
بَرْذٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ لَا صَلَّوْا فِي الرِّجَالِ

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ زَبِيحٍ الْأَنْصَارِيِّ

کہ عثمان بن مالک نابینا تھے لیکن اپنے قلیلہ والوں کے امام تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تاریکی اور سیلاب کی راتیں سوتی ہیں اور میری آنکھیں خراب ہیں اس لیے یا رسول اللہ میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز پڑھ دیں تاکہ میں وہی اپنی نماز کی جگہ بنا لوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کہاں نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

۶۳۲۔ کیا جو لوگ آگئے ہیں انھیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا، اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا؟

۶۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الحمید صاحب زیادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کچھ مہور تھا خطبہ دیا۔ پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کہو آج لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) نہ دیکھنے لگے جیسے اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہو۔ ایسا تو مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکالوں اور تکلیف میں مبتلا کروں (اؤ حماد عامر سے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کرتے ہیں! البتہ انہوں نے اتنا اور کہا کہ مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمہیں گنہگار کروں اور تم اس حالت میں آؤ کہ مٹی ٹھٹھکی تک پہنچ گئی ہو

۶۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو سلمہ سے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بادل آئے اور بر سے مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ یہ کچھ رکی شاخوں سے بنائی گئی تھی پھر نماز کے لیے

أَنْ عَثَبَانَ ابْنِ مَالِكٍ كَانَ يُؤَمِّرُ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْيَىٰ وَكَانَتْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا تَكُونُ الظُّلُمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرٌ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى لِحَاجَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آمِينَ حَبِيبُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَيَّ مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

باب ۳۲ حَلَّ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ مِمَّنْ خَفِيَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَوْهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي سَدَجٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَتْمًا عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ فَتَنَظَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكُرُوا فَقَالَ كَأَنَّهُمْ أَنْكُرُوا شَيْئًا هَذَا إِنْ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَرَمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَخَوًةً غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤْتِيَكُمْ فَتَجِئُونَ شِدًّا وَسُوءَ الطَّبِينِ إِلَى سَائِكُمْ ۖ

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَخَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ حَبْرِيَةِ النَّخْلِ

اقامت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پر سجدہ کر رہے تھے۔ کچھ کا اثر آپ کی پیشانی پر بھی میں نے دیکھا۔

۶۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار میں سے کسی نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو سکا کر دل کا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ انھوں نے ایک چٹائی بچھا دی اور اس کے ایک کنارہ کو دھو دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جبارہ کے ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ اس دن کے سوا اور کبھی میں نے آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

۶۳۳۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے کھانا کھاتے تھے۔ ابو درادہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عقلمندی یہ ہے کہ پہلے آدمی اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تاکہ جب نماز شروع کرے تو اس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آپ نے فرمایا اگر شام کا کھانا تیار ہو گیا ہے اور ادھر نماز کے لیے اقامت بھی ہونے لگی تو پہلے کھانے سے فارغ ہونا چاہیے۔

۶۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل بن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھانا حاضر کر دیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالینا چاہیے اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیے۔

فَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ قَرَأْتَ رِسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْجِدُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرِ الطَّيْنِ فِي حَبْنَتِهِ - ۶۳۵ - حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَكَ أَتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَأَن رَجُلًا خُفْنًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاكَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَعَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ آلِ الْخَبَرِ وَذِي نَسَبٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَاةً هَإِلَا يَوْمَئِذٍ

بَابُ إِذَا أَحْضَرَ الطَّعَامُ وَاقِيَمْتَ الصَّلَاةَ -

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالنَّشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِذَا كَانَ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ -

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَ إِذَا وَصِيَ الْعَشَاءُ وَاقِيَمْتَ الصَّلَاةَ فَامْبَدُؤْ بِالْعَشَاءِ -

۶۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الْعَشَاءُ فَايْبَدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَصَلُّوا صَلَاةَ الْعَرَبِ وَلَا تَجْعَلُوا عَنَ عَشَائِكُمْ

۶۳۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ابواسلمہ کے واسطے سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام کا کھانا اگر تیار ہو چکا ہو اور اقامت بھی کہی جا چکی تو پہلے کھانا کھا لو اور کھانے میں بے مزہ نہ ہو جاؤ بلکہ پوری طرح فارغ ہو لو۔ ابن عمر کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا تھا۔ ادھر اقامت بھی ہو جاتی تھی لیکن آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نماز میں شریک نہیں ہوتے تھے آپ امام کی قرأت برابر سنتے رہتے تھے۔ زہیر اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو تو حلدی نہ کرے بلکہ پوری طرح کھائے خواہ نماز کھڑی کیوں نہ ہو۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان مدنی کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی ہے

۶۳۹۔ جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کھانا ہو۔

۶۳۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے۔ کہا کہ مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں آپ سے نماز کے لیے کہا گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی پھر منڈاؤں پر ٹھائی اور وضو نہیں کی (کیونکہ پہلے سے وضو تھا)

۴۳۵۔ آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لیے باہر آ گیا۔

۶۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِلَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَّا دُخَا بِالْعَشَاءِ وَلَا تَجْعَلْ حَتَّى تَفْرغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَمِّرُكَ، الطَّعَامُ وَتَقَامُ الْكَلْبُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى تَفْرغَ وَإِنَّهُ لَكَيْسٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْإِمَامَ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَهَبُ مِنْ عُمَانَ عَنْ شُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا تَجْعَلْ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتُهُ مِنْهُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهَبِ بْنِ عُمَانَ وَوَهَبٌ مَدَنِيٌّ

بَابُ ۳۳۸ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دُمًا عَائِلًا يَخْتَرُ مِنْهَا مَدْعُوٌّ إِلَى الصَّلَاةِ فَغَامَ قَطْرَحَ السَّيِّئِينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ ۳۳۵ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

لَهُ أَنَّ احَادِيثَ مِنْ حَوْضِ بَابِ الْإِمَامِ فِي هَذِهِ الْفَرْقَةِ هِيَ أَنَّ مَنْ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي يَدَيْهِ طَعَامٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ وَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَفْرغَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ يَأْكُلُ دُمًا عَائِلًا يَخْتَرُ مِنْهَا مَدْعُوٌّ إِلَى الصَّلَاةِ فَغَامَ قَطْرَحَ السَّيِّئِينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حکم نے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اسود سے کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آن حضورؐ اپنے گھر کے معمولی کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

۴۳۶۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا

ہو۔

۴۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیپ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے ابو قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ایک مرتبہ ہاری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ بتا دوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ میں نے ابو قتادہ سے دریافت کیا کہ انھوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ (عمر بن سلمہ) کی طرح۔ شیخ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ لیا کرتے تھے یہ

۴۴۲۔ اہل علم وفضل امامت کے زیادہ مستحق

ہیں۔

۴۴۲۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین نے زائدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبدالملک ابن عمیر سے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپؐ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور جب مرض نے شدت اختیار کر لی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ رقیق القلب ہیں۔ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لیے نماز پڑھانا ممکن نہ ہوگا

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْمَلَةٍ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا احْتَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

باب ۳۶ مَنِ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ

إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ حُوَيْرِثٍ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا قَالَ إِنِّي لَا أَصَلِّي بِكُمْ وَمَا رُبِّدُ الصَّلَاةَ أَصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فَقُلْتُ لَا فِي قِلَابِي كَيْفَ كَانَ يَمُوتُ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا إِذَا كَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَخْضَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْوُثْقَى

باب ۳۷ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ

بِإِزْمَاتِهِ

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَسِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَدَّ مَرْمَرُهُ فَقَالَ مَرُّوا أَيْتَابًا بَكْرٍ فَلْيَصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ مَا شَدَّ رَحْمَةً رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مَرِيءُ أَيْتَابًا بَكْرٍ فَلْيَصَلِّ

لہ جبکہ استراحت ہے اور جنتی کے یہاں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ ابتدائی یہی طریقہ تھا لیکن بعد میں اس پر عمل ترک ہو گیا تھا۔ بعض احادیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے امام احمد رحمہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اکثر احادیث اس ”حلیہ“ کے ترک پر مبنی ہیں یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے صاحب بحر الرائق نے شمس الامم حوالی رجمۃ اللہ علیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ تم لوگ صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح (باقی بقاتی) ہو۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بلانے کے لیے آیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نماز پڑھائی۔

۶۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں مالک نے ہشام بن عودہ کے واسطے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ ابوبکرؓ سے نماز پڑھنے کے لیے کہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو کثرت گریہ سے (قرآن مجید) اسناہ سکیں گے۔ اس لیے آپ عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکرؓ کی جگہ کھڑے ہونے تو گریہ و زاری کی وجہ سے لوگوں کو سناہ سکیں گے اس لیے عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اسی طرح کہا تو آپ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے بھلائی نہیں دیکھی تھی۔

۶۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں شعیب نے زہری کے واسطے خبر دی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک الفزاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے، آپ

بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مَرِيءٌ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَوَّاحِبٌ يُدْشَفُ فَإِنَّهُ الدَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوءًا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَحْدَ تِسْبِيعِ النَّاسِ مِنَ الْكُفَّارِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَحْدَ تِسْبِيعِ النَّاسِ مِنَ الْكُفَّارِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَكَرٌ لَكَ سَنَنْتُ صَوَّاحِبٌ يُدْشَفُ مُرُوءًا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لَأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا ۝

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ لَحْضَارِي وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۔ اس واقعہ سے متعلق احادیث میں "صواحب یوسف" کا لفظ آتا ہے۔ صواحب صاحبہ کی جمع ہے لیکن یہاں مراد صرف زلیخا سے ہے۔ اسی طرح حدیث میں "انتم" کی تفسیر جمع کے لیے استعمال ہوئی ہے لیکن یہاں بھی صرف ایک ذات عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ہے۔ یعنی زلیخا نے عورتوں کے اعتراض کے سلسلہ کو بند کرنے کے لیے انھیں بظاہر دعوت دی اور اگر کم واعزاز کیا لیکن مقدمہ صرف یوسف علیہ السلام کو دکھانا تھا۔ کو تم مجھے کیا علامت کرتی ہو۔ بات یہی کہ یہی ایسی ہے کہ میں مجبور ہوں جس طرح اس موقع پر زلیخا نے اپنے دل کی بات چھپائے رکھی تھی حضرت عائشہؓ بھی جن کی دلی تمنا یہی تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں لیکن ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید توجہ کے لیے ایک دوسرے عنوان سے بار بار کھواتی تھیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انتہا میں غالباً بات نہیں سمجھی ہوگی اور بعد میں جب ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے دہرایا تو وہ بھی حضرت عائشہؓ کا مقصد سمجھ گئیں اور فرمایا کہ میں... تم سے کبھی بھلائی کیوں دیکھنے لگی ۝



کے خادم اور صحابی تھے کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ دو غنیمہ کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ حجرہ مبارک قرطاسِ امین کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپ خوشی سے مسکرا دیتے۔ ہمیں اتنی مسرت و بخودی ہوئی کہ خطہ بگیا تھا کہ کہیں ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے میں مشغول ہو جائیں (نماز پڑھتے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ رجعت قبقری کر کے صف کے سامنے آنا چاہتے تھے۔ انھوں نے سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائیں گے۔ لیکن آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو۔ پھر پردہ ڈال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اسی دن ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۲۵۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد العزیز نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مرض الوفات میں) تین مرتبہ باہر نہیں تشریف لائے تھے۔ نماز قائم کی گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجرہ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ حضور اکرم کا چہرہ دکھائی دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا۔ پھر آپ نے پردہ گرادیا اور اس کے بعد وفات تک باہر آنے پر قادر نہ ہو سکے۔

۶۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابنِ دسب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یونس نے ابنِ شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ حمزہ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا اور آپ سے نماز کے لیے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ حق اعلیٰ ہیں۔ آپ کی جگہ قرآن مجید پڑھیں گے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہے گا۔ لیکن

وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَهْتَدِي لَهْدُهُ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ مَرِّهِ تَنَتَيْنَ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحِجْرَةِ بِنَظَرِ النَّبِيِّ وَهُوَ قَائِمٌ كَانَ وَجْهَهُ وَسَيْفُهُ مُصْحَفٌ ثُمَّ تَبَسَّمَ لِيُصْحَفَ فَمِمَّنَّا أَنْ تَشْتَبِ مِنْ الْفَرَجِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُنْ أَوْ بَكْرٌ عَلَى عَقْبَيْهِ لِيُصَلَّ الْفَتْحَ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتُوا صَلُّوا كَمَا وَأَرْخَى الْبَيْتَ فَنُوفِيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَلَاثًا فَأَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ تَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حِجَابُ فَارْتَعَةِ فَلَمَّا وَخَمْتُ وَجْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَخَرْنَا مِنْظَرًا كَانَ أَغْيَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَخَمْتُ لَنَا فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ۖ

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بْنُ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَشْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ قِيلَ لَنَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ خَلَبَهُ الْبَكَاءُ قَالَ مَرُّوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَادُوا

آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ انھوں نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ان سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ تم تو بالکل صواب یوسف کی طرح ہو۔ اس حدیث کی متابعت زمیہدی اور زہری کے جتنیجے اور اسحق بن یحییٰ کلبی نے زہری کے واسطے سے کی ہے اور عقیل اور عمر نے زہری سے وہ حمزہ سے وہ بخاریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے یہ

۴۲۸۔ جو کسی عذر کی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو

۶۴۷۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفا میں حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تخفیف محسوس کی اور باہر تشریف لے گئے اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے مہٹنا چاہا لیکن ان حضور نے اشارے سے انھیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرم سے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔

۴۳۹۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آگئے

اب یہ پہلے آنے والے پیچھے بیٹھیں یا نہ بیٹھیں ان کی نماز ہو

فَقَالَ مُرُّوهُ فَلْيُصَلِّ إِنْ كُنَّ صَوَابًا  
يُؤَسِّفُ تَابَعُوا الرَّبِّيْدِيَّ وَابْنَ  
أَبِي الزُّهْرِيِّ وَاسْمُ ابْنِ يَحْيَى الْعَقِيلِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ هُفَيْلٌ وَمَعْمَرٌ  
عَنْ زُهْرِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي  
عَلِيٍّ وَسَلَمَةَ

۴۲۸۔ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِيَعْلَمَ

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِلَتَائِسٍ  
فِي مَرَمِئِهِمْ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ  
فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ نَفْسِهِ خِفَةً فَخَرَجَ فَإِنَّمَا أَبُو بَكْرٍ يُؤَمِّرُ  
النَّاسَ فَلَمَّا سَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ  
أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ آوَى أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
يُصَلِّيُ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

۴۳۹۔ بَادِيَ مَنْ دَخَلَ لِيَوْمِ النَّاسِ خِجَاءَ

الْإِمَامِ أَوَّلَ دَلٍّ مَتَأَخَّرَ أَوَّلَ

۱۔ یہ تمام احادیث اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہیں کہ ”اہل علم و فضل سب سے زیادہ امامت کے مستحق ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ عالم کو قاری سے زیادہ امامت کا استحقاق ہے۔ وجہ ظاہر یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ میں علم و فضل کے اعتبار سے سب سے افضل تھے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی انھیں امام بنایا تھا۔ اگر سب سے اچھے قاری قرآن کو امامت کا زیادہ استحقاق ہوتا تو خود حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے اچھے قاری تھے۔ ان سے امامت کے لیے نہ کہنا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ عالم کو مقدم کرنا چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ سب سے اچھے قاری کو امامت کا زیادہ استحقاق ہے جائین سے اس سلسلے میں مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو طریق استدلال اختیار کیا ہے وہ زیادہ وزنی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی حکومت میں امیر المؤمنین ہی امام بھی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امامت کے لیے علم و فضل ہی کو دیکھا جاتا ہے عام ائمہ اور امیر المؤمنین کی امامت میں فرق ہے لیکن یہ حال اس سے بھی اس باب میں اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت ہوتی ہے۔

يَا خَرَجَاتُ صَلَوَاتُكَ فِيهِ عَاقِبَةُ عَيْنٍ  
الَّتِي مَلَكَتْ لَكَ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَرْبُورٍ دَلِيًّا رِغْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ  
السَّاعِدِ عَنِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذُحَبَ إِلَى جَنِيِّ عَمْرِودِ بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّعَ بَيْتَهُمْ  
فَخَانَتْ الصَّلَاةُ فَبَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ  
أَتَمَّتِ النَّاسُ فَأَقِيمَ قَالَ نَعَمْ خَفَضَتْ أَبُوبَكْرٍ  
فَبَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ  
فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ  
فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَتَبَةً يَلْتَقِ فِي صَلَاةٍ  
فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَتُّ فَرَأَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَادَ إِلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمَلْتُ مَكَانَكَ  
فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَأْيَهُ فَعَبِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ  
ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى  
فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَصَفَّقُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ  
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبِعَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
مَا كَانَ بِنِ بَنِي خَافَةَ أَنْ يَصَلِّيَ بَيْنَ  
يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا لِي بِأَنْ يَتَكَبَّرَ أَكْثَرُتُمُ التَّصْفِيقَ  
مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسِّتْ فَإِنَّهُ  
إِذَا سَبَّحَ التَّفَتُّ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ  
لِلنِّسَاءِ ۝

جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک  
حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر  
نے ابو حازم بن دینار کے واسطے سے خبر لی وہ سہل بن سعد ساعدی سے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں (جہاد میں) صلح  
کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے وہاں نماز کا وقت ہو گیا محمد  
(حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر کہا کہ آپ نماز  
پڑھائیں گے۔ اقامت کہی جا چکی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ بلال! ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں  
سے گزر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا  
(تاکہ حضرت ابو بکر رحمۃ آلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر مطلع ہو جائیں)  
لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب  
لوگوں نے ہمیں ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو آپ متوجہ ہوئے اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اشارہ سے انہیں اپنی  
جگہ رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا  
کہ خدا کی توفیق کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اعزاز بخشا  
پھر آپ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے اس پر نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے مارش ہو کر آپ نے  
فرمایا کہ ابو بکر جب میں نے آپ کو مکہ دے دیا تھا پھر اپنا کام (امارت)  
کرتے رہنے سے آپ کیوں رک گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ بوقت  
کے بیٹے (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھا سکے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجیب بات ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ تالیاں بجا  
رہے تھے۔ اگر نماز میں کوئی بات پیش آئے تو تسبیح کہنی چاہیے کوئی کہ  
جب کوئی تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا  
عورتوں کے لیے خاص ہے۔

۱۔ مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تبصری سن ہجری کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر بعض ایسی چیزیں صحابہ نے کہیں جن پر  
آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تبصرہ کرنی پڑی مثلاً آپ نے تالی بجانے پر ٹوکا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ ہاتھ اٹھانے پر بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (تلقی لگے)

**باب ۴۴** اِذَا اسْتَوَىٰ فِي الْقِرَآءَةِ  
قَلْبُهُمْ أَكْبَرُكُمْ

۴۴۰۔ اگر جماعت کے سب لوگ قرأت میں برابر ہوں  
تو امامت سب سے بڑی عمر والا کرے۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
حَمَّادُ بْنُ شَدِيدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ  
ثَالِثِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ فَلَمَّا شَأْنَا عِنْدَهُ  
فَخَوَّاهُ مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ كَوِّرْ حَبْنُكُمْ  
إِلَّا يَذْكُوكُمْ فَعَلَسْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلَمَّصُوا  
صَلَوَةً كَذَا إِفَاحِينَ كَذَا وَصَلَوَةً كَذَا إِفَاحِينَ كَذَا إِفَاحِينَ  
حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا دُونَ لَكُمْ أَحَدَكُمْ وَلَيْتُمْ كَلَّمَ الْكَبْرُكَ

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں حماد  
بن زید نے خبر دی ابو ب کے واسطے سے وہ ابو قتادہ سے وہ مالک بن  
سحر سے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے۔ ہم سب نوجوان تھے۔ نظر بیابا میں دن ہم آپ کی خدمت  
میں ٹھہرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل تھے۔ آپ نے  
فرمایا کہ جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو قنید والوں کو دین کی باتیں  
بتانا اور ان سے نماز پڑھنے کے لیے کہنا کہ فلاں نماز فلاں وقت اور  
فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی  
ایک اذان دے اور جو بڑا ہر وہ نماز پڑھائے یہ

**باب ۴۵** اِذَا سَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا  
فَأَمَّهُمْ

۴۴۱۔ جب امام کسی قوم کے یہاں گیا اور انھیں نماز  
پڑھائی۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْزِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ

۴۵۰۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ  
نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے محمد  
بن ربیع نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) آپ نے بتایا فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ نمازیں ہاتھ اٹھانا اور حمد کرنا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صغول کو چیرتے ہوئے پہلی  
صف میں پہنچنا سب دو روایت کی خصوصیات تھیں۔ اب اس کے مطابق عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کبھی کی موجودگی  
میں امت کا کوئی فرد امام نہیں بن سکتا۔ عینی علیہ السلام کے نزول کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام بھی صرف ایک مرتبہ امام ہوں گے امداد بھی اس وجہ سے  
کہ امامت انھیں کے لیے پہلے ہی چاہی ہوگی پھر بھی دو ایک مرتبہ ایسے اتفاقات پیش آجائے ہیں کہ امتی نبی کی موجودگی میں امامت کر لیتا ہے مسند احمد  
کی ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کوئی نہ کوئی امتی ان کی موجودگی میں امام نہیں بنا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی  
مغفروں مواقع پر بعض صحابہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب امام عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری مرتبہ بتائیں  
صلح کرانے کے لیے جب گئے تھے۔ تیسری مرتبہ منیٰ الوفا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں جس واقعہ کا حدیث میں ذکر ہے اس کی بعض تفصیلات  
یہ ہیں کہ ان حضور نے خود ولایت فرمائی تھی کہ اگر صلح کرانے میں دیر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لیے کہنا چونکہ ابو بکر  
رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ آپ کا یہ حکم لزوم کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف اگر اٹھا۔ اس لیے آپ پیچھے ہٹ گئے۔

(صفحہ ۱۸) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس سے یہ ہے کہ اولاً امامت کے سب سے زیادہ مستحق تو وہ ہیں جو عالم فاضل میں سب سے بڑھ کر ہوں  
لیکن اگر موجودین میں سب علم و مال میں یکساں اور برابر ہوں تو قوت کا اعتبار ہوگا۔ اب دیکھا جائے گا کہ سب سے بہتر قاری قرآن کون ہے اور وہی  
امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ لیکن اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو پھر عمر کا لحاظ ہوگا۔ اور جس کی عمر سب سے زیادہ ہوگی وہی امامت کرے گا۔  
گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتا رہے ہیں کہ حدیث میں "اکبریم" سے مراد عمر میں سب سے بڑا ہے۔

بَيْنَ مَالِكٍ وَالْأَنْصَارِيِّ قَالَ اسْتَأْذَنَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ  
لَهُ فَقَالَ أَيْنَ نَحْبُ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ  
مَبِيتِكَ فَأَمَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي  
أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ  
سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

۴۴۲۔ اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ  
وَمَنْ اتَّبَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ مِنْهُ بِالنَّاسِ وَ  
هُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَهُ  
قَبْلَ الْإِمَامِ يُعَوِّدُ فِي كُلِّ رَفْعٍ مَا  
رَفَعَهُ ثُمَّ يَذْبَحُ الْإِمَامُ وَقَالَ الْحَسَنُ  
فِيمَنْ تَرَكَكُمْ مَعَ الْإِمَامِ رَكَعَتَيْنِ  
وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكَعَةِ  
الْأُولَى سَجْدَةً بَيْنَ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكَعَةَ  
الثَّوْلَى بِسُجُودِهَا وَفِيمَنْ نَسِيَ  
سَجْدَةً لَا حَتَّى شَاهَدَ  
تَسْجُدُ

علا سے سنا۔ انھوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اجازت چاہی اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ نے دریافت  
فرمایا کہ اپنے گھر کس جگہ تم پسند کرو گے کہ میں نماز پڑھوں۔ میں چل  
چاہتا تھا اس کی طرف میں نے اشارہ کیا پھر آپ گھر سے ہو گئے اور ہم  
نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے  
بھی سلام پھیرا۔

۴۴۳۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام سے  
پیچھے سر اٹھائے تو اسے پہلی حالت پر عود کر جانا چاہیے  
اور سر اٹھانے کی مقدار کے مطابق ٹھہرے رہنا چاہیے  
پھر امام کی اتباع کرنی چاہیے۔ اور حسن رحمہ اللہ علیہ نے  
ایسے شخص کے متعلق فرمایا جو (مثلاً جمعہ کی) دو رکعتیں امام  
کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن (ارزحام کی وجہ سے) سجدہ نہیں  
کر پاتا تو وہ آخری رکعت کے دو سجدے کر لے پھر پہلی  
رکعت سجدوں کے ساتھ پوری کرے اور اگر کوئی شخص  
(کسی رکعت کا) ایک سجدہ بھول گیا اور دوسری رکعت  
کے لیے کھڑا ہو گیا تو (بعد میں) وہ سجدہ کرے۔

۵۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں  
زائدہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ سے فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ  
کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حدیث آپ ہم سے بیان  
کرتیں، انھوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور! آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے  
ورایت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تَخْبَرُنِي عَنْ مَرَضِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى  
فَقُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى

اے ابا بخری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امامت کے لوازمات کیا ہیں۔ امام کن امور میں مقتدی کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے اور مقتدی  
کو اپنے امام کی اقتداء کہاں تک کرنی چاہیے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ کے جو آثار نقل کئے ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ  
کا بھی وہی مسلک ہے۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ یہ خود ایک حدیث کا ٹکڑا ہے اور تمام ائمہ فقہ امام کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں  
لیکن اس کی تفصیلات میں سب مختلف ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق امام کی حیثیت امامت "سب سے زیادہ قوی ہے احادیث  
اس سلسلے میں مختلف ہیں اور ایک بنیادی بات کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کی تفصیلات میں جو اختلافات ہیں ان کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے۔

اِنَّ سَ قُلْنَا لَكَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ مَنَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْطَبِ ثَلَاثَ فَعَعَلْنَا فَقَعَدَا  
 فَاغْتَسَلَا فَاذْهَبَ لِي سُوءٌ فَاغْتَسَلَا عَلَيْهِ شَمْعٌ  
 اَفَاقَ فَقَالَ اَمَلَى النَّاسُ قُلْنَا لَكَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْطَبِ  
 ثَلَاثَ فَعَعَلْنَا فَقَعَدَا فَاغْتَسَلَا ثُمَّ ذَهَبَ  
 لِي سُوءٌ فَاغْتَسَلَا عَلَيْهِ شَمْعٌ اَفَاقَ فَقَالَ  
 اَمَلَى النَّاسُ قُلْنَا لَكَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ مَنَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْطَبِ فَقَعَدَا  
 فَاغْتَسَلَا ثُمَّ ذَهَبَ لِي سُوءٌ فَاغْتَسَلَا عَلَيْهِ  
 شَمْعٌ اَفَاقَ فَقَالَ اَمَلَى النَّاسُ قُلْنَا لَكَ وَهُمْ  
 يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ مُكُوفٌ  
 فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى أَبِي مُبَكْرٍ اَنْ يَصَلِّيَ  
 بِالنَّاسِ مَا تَأْمُرُ الرَّسُولُ فَقَالَ اِنَّ الرَّسُولَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَصَلِّيَ  
 بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُو مُبَكْرٍ وَكَانَ وَحْدَهُ  
 رَقِيَّتًا يَأْمُرُ صِلَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ  
 اَمَّا اَحَقُّ بِكَ اَنْ يَصَلِّيَ اَبُو مُبَكْرٍ مِثْلَكَ  
 اِنَّ يَأْمُرُكَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَحْدَهُ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةٌ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
 أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ يَصَلُّوهُ الظُّهْرَ وَابُو مُبَكْرٍ  
 يَصَلِّيُ بِالنَّاسِ فَلَمَّا سَأَلَ اَبُو مُبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَنَاقِضَ  
 فَاَوْحَى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اَنْ لَا يَنَاقِضَ فَقَالَ اَجْلِسْ اِلَى حَنْبَلٍ  
 فَاَجْلَسَا اِلَى حَنْبَلٍ اَبُو مُبَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُو مُبَكْرٍ  
 يَصَلِّي وَهُوَ يَأْتِي بِصَلْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَصَلُّوهُ اَبُو مُبَكْرٍ النَّبِيُّ

لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک  
 لگن میں پانی رکھ دو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رکھ دیا۔  
 اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن آپ پر  
 غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا تو پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ  
 کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ  
 کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لیے پانی  
 رکھ دو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے تعمیل حکم کر دی تو  
 آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ)  
 غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا  
 لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ  
 آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور  
 آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن غشی طاری  
 ہو گئی اور پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز  
 پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر  
 رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا بیٹھنے پر انتظار کر رہے تھے۔ احوالاً آپ نے ابوبکر رضی اللہ  
 عنہ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں مجھے بہتے شخص نے آ  
 کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نماز پڑھانے کے لیے  
 فرمایا ہے۔ ابوبکر بڑے وقتی القلب تھے۔ انھوں نے عمر رضی اللہ  
 عنہ سے کہا کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ  
 اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر ان دونوں میں (بسیاری کے) ابوبکر رضی اللہ  
 عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ  
 محسوس کیا تو وہ شخصوں کا سہارا لے کر جن میں ایک عباس رضی اللہ عنہ  
 تھے۔ ظہر کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز  
 پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے آل حضورؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے  
 لگے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انھیں روکا کہ پیچھے  
 نہ ہٹیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ چنانچہ دونوں  
 صاحبان نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ عبداللہ نے  
 بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر

رہے تھے اور عام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفا کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سنوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور۔ میں نے ان کی حدیث سنا دی۔ انھوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا فرمایا کہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی بتایا تھا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی کو ملے اور وہ جہت تھے۔

۶۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے مشربہ میں نماز پڑھی۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بخار سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ من حمد کہے تو تم ربنا وک الحمد کہو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۶۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اٹھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے۔ اس سے آپ کے دائیں پیلو پر زخم آئے۔ آپ نے کوئی

فَلَیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ  
فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ  
لَهُ اَلَا اَخْبَرْتُكَ مَا حَدَّثَنِي  
عَائِشَةُ عَنْ مَرْثِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَدِيثًا  
فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنْ  
قَالَ اَسَمَّيْتُ لَكَ الرَّحْبَدَ الشَّوْزِيَّ  
كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ  
لَا قَالَ هُوَ  
عَلِيٌّ :-

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ  
وَهُوَ شَالٍ قَعْلِيَّ حَالِيًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا  
فَاَسَاءَ اِلَيْهِمْ اَنْ اَحْبِسُوْا فَلَمَّا  
انْصَرَفَ قَالَ لِحَمَّامِ بْنِ حَبِيْلٍ اَلَا مَامُ  
لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا رَكَعَ فَاَزْكَعُوْا  
وَإِذَا سَأَلَ فَاَسْأَلُوْا وَإِذَا قَالَ  
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَرَأُوْا رَبَّنَا  
ذَلِكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى حَالِيًا  
فَصَلُّوْا حَبُوْسًا اَجْمَعُوْنَ :-

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَبَّ قَرَشًا فَصَرَ عَنْهُ فَنَجَّشَ

اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو امام آپ ہی ہو گئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام مقتدی کھڑے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکے تو ایسے مقتدیوں کی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں امامت بیٹھ کر کر سکتا ہے۔ (تفہیم عائشہ علیہ صوفیہ)

شَقَّهٗ الْاَنۡبِيَاۡءُ فَصَلُّوۡا مِنْ الصَّلٰوٰتِ وَهُوَ  
فَاَعْبَدَ فَصَلَّيْنَا وَسَاءَ لَا فَعُوۡدًا فَلَمَّا  
اَنْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ اِلَآ مَا هِيَ لِيُوَسِّمَ  
بِهٖ مَا ذَا صَلَّيْتُ فَاَيُّهَا صَلُّوۡا قِيَامًا وَّ  
اِذَا رَكَعَ فَاَسْكَعُوۡا وَاِذَا رَفَعَ فَاَرَفَعُوۡا وَاِذَا  
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوۡا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَّ  
اِذَا صَلَّيْتُ جَالِسًا فَصَلُّوۡا اَحْبَلُوۡنَا اَجْعَلُوۡنَا قَالَ اَبُوۡ عَبْدِ  
اللّٰهِ الْعُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ وَاِذَا صَلَّيْتُ جَالِسًا فَصَلُّوۡا اَحْبَلُوۡنَا  
هُوَ فِي مَرْصِدِ الْعُمَيْدِيِّ صَلَّيْتُ تَعَدُّ ذَلِكُمُ النَّبِيُّ صَلَّيْتُ  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لِّحَدِّ  
يَا سُرَّحُ بِالْقُعُوۡدِ وَاِنَّمَا لِيُحَدِّثَ بِاَنۡ خَرِمَ فِعْلُ  
النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

یا علیؑ منی تسبیح من خلف الإمام  
و قال انش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فاذا سجد فاسجدوا

۶۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْتِثْقَاءَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّرَاءُ

ؑ (صحیح بخاری) یہ دو قول احادیث ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں۔ پہلی حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے  
کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ہی لوگ اقتداء کر رہے تھے لیکن جیسا کہ پہلی حدیث  
میں ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ظاہر ہے کہ صحابہؓ بیٹھ گئے ہوں گے اور دوسری حدیث میں یہی آخری کیفیت بیان کی گئی  
ہے۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ نقل کر کے مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے کہ صرف انوات میں آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے روایت م اور سرے صحابہؓ کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے اُن حضورؐ نے اس وقت پر کچھ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ امام اگر کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہو کر اس کی اقتداء کی جائے گی۔ یہاں یہ بھی قابل غور ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کی وجہ  
سے ان دنوں مسجد میں نہیں جاسکتے تھے بلکہ آپؐ مشرب میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے کوئی امام بھی ہزار متعین کر دیا ہو گا جو لوگوں کو نماز پڑھایا  
کرے کیونکہ مجبوری کی وجہ سے گھر میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ رضوان اللہ علیہم ایدت کے لیے تشریف لائے لیکن  
جب انھوں نے دیکھا کہ آن حضورؐ نماز پڑھ رہے ہیں تو چونکہ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بہت زیادہ شائق تھے۔ انھوں نے اقتداء کی نیت باز نہ کی۔ یہی  
ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے فرض نماز مسجد میں ہی پڑھی ہوگی لیکن آن حضورؐ کی یہی فرض نماز تھی اس لیے صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے نفل کی نیت باز نہ کی اس لیے حدیث کا پس  
منظر یہ بتاتا ہے کہ آن حضورؐ نے تنبیہ اس بات پر کی تھی کہ اب ضرورت اس طرح نماز پڑھنی چاہیے بلکہ حتیٰ الصبح الاسلام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے جو معذور ہو اور کھڑے

نماز پڑھی۔ آپؐ بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اس لیے ہم نے بھی آپؐ کے پیچھے  
بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے  
ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ کھڑے ہو کر  
نماز پڑھے تو ہم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب رکوع کرے تو ہم بھی کرو  
جب رکوع سے سر اٹھائے تو ہم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ من حمدہ  
کہے تو ہم ربنا لک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو ہم بھی بیٹھ کر پڑھو  
ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حمیدی نے آپؐ کے اس قولؐ جب  
امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو ہم بھی بیٹھ کر پڑھو کے متعلق کہا ہے کہ یہ ابتداء  
میں آپؐ کی بیماری کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خود بیٹھ کر نماز پڑھی تھی اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے  
تھے۔ آپؐ نے اس وقت لوگوں کو بیٹھنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی۔ اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل سے ہی مسئلہ کا استنباط کیا جائے گا۔

۶۵۴- مقتدی کب سجدہ کریں؟

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں  
کہ جب امام سجدہ کرے تو ہم لوگ بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے  
سفیان کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوالحاق نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ

پہلی حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے  
کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ہی لوگ اقتداء کر رہے تھے لیکن جیسا کہ پہلی حدیث  
میں ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ظاہر ہے کہ صحابہؓ بیٹھ گئے ہوں گے اور دوسری حدیث میں یہی آخری کیفیت بیان کی گئی  
ہے۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ نقل کر کے مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے کہ صرف انوات میں آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے روایت م اور سرے صحابہؓ کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے اُن حضورؐ نے اس وقت پر کچھ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ امام اگر کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہو کر اس کی اقتداء کی جائے گی۔ یہاں یہ بھی قابل غور ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کی وجہ  
سے ان دنوں مسجد میں نہیں جاسکتے تھے بلکہ آپؐ مشرب میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے کوئی امام بھی ہزار متعین کر دیا ہو گا جو لوگوں کو نماز پڑھایا  
کرے کیونکہ مجبوری کی وجہ سے گھر میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ رضوان اللہ علیہم ایدت کے لیے تشریف لائے لیکن  
جب انھوں نے دیکھا کہ آن حضورؐ نماز پڑھ رہے ہیں تو چونکہ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بہت زیادہ شائق تھے۔ انھوں نے اقتداء کی نیت باز نہ کی۔ یہی  
ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے فرض نماز مسجد میں ہی پڑھی ہوگی لیکن آن حضورؐ کی یہی فرض نماز تھی اس لیے صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے نفل کی نیت باز نہ کی اس لیے حدیث کا پس  
منظر یہ بتاتا ہے کہ آن حضورؐ نے تنبیہ اس بات پر کی تھی کہ اب ضرورت اس طرح نماز پڑھنی چاہیے بلکہ حتیٰ الصبح الاسلام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے جو معذور ہو اور کھڑے



مجھ سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیع اللہ بنی کریم کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں جھکتا تھا۔ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے تھے۔ ۴۴۴۔ امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ۔

۴۵۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن زیاد کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنا دے؟

۴۴۵۔ غلام اور آزاد کو وہ غلام کی امامت  
ذکر ان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام قرآن (دیا و کر کے)  
انھیں نماز پڑھاتے تھے۔ اسی طرح ولد الزنا، گنوار اور  
نابالغ لڑکے کی امامت۔ کیونکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان  
ہے کہ کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا امامت کے  
غلام کو بغیر کسی خاص عذر جماعت میں شرکت سے نہ روکا  
جائے۔

۴۵۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی عبداللہ کے واسطے سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب مہاجرین اولین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہجرت سے پہلے قبا کے مقام عصبہ میں پہنچے تو ان کی

۱۔ حضرت ذکران کے نام نہی قرآن مجید سے قرأت کا مطلب یہ ہے کہ دن میں آیتیں یاد کر لیتے تھے اور رات کے وقت انھیں نماز میں پڑھتے تھے۔ قرآن مجید سے دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنا اس طرح کہ نمازی کے سنانے قرآن رکھا ہو ابوحنفیہ کے مسلک کے مطابق نماز کو فاسد کر دیتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اس سے روکتے تھے۔ اس کے علاوہ امت کے توارث کے بھی یہ خلاف ہے۔ ولد الزنا اگر صالح ہو تو اس کی امامت میں معمولی سی کراہت ہے اور وہ بھی عام لوگوں کے خیالات کے پیش نظر۔ اسی طرح کسی گنوار کی امامت میں بھی۔ نابالغ لڑکے کی امامت کا حوازا بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کرنا چاہتے ہیں شراغ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف اس حدیث ”سب سے بہتر فاضل قرآن امامت کرے“ سے یہ مسئلہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو ایک عام حکم ہے اور نابالغ کی امامت کا ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگرچہ اس کے حق میں بعض دلائل دیئے جاتے ہیں لیکن اصناف کی طرف سے اس کے معقول جواب بھی ہیں۔

وَهُوَ غَيْرُكَذُّبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَيْنَ حَبِيدَهُ لَمْ يَجْنِ أَحَدٌ مِمَّا كَهَرَهُ حَتَّى يَقَعَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَفَعَ سَجُودًا تَعْلَفُهُ

باب ۴۴۴۔ اِمَامٌ مِّنْ رَّفْعِ رَأْسِهِ قَبْلَ الْإِقَامِ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا نَجِشِي أَحَدَكُمْ أَوْ لَا تَجِشِي أَحَدَكُمْ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قَبْلَ الْإِقَامِ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ صُورَةً فَهُوَ صُورَةُ حِمَارٍ

باب ۴۴۵۔ إِمَامَةُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَا نَتَّ عَائِشَةُ نَبِيُّهُمَا عَبْدٌ هَذَا كَوْنٌ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدُ النَّبِيِّ وَالْأَعْرَابِي وَالْعَلَامِ الَّذِي كَمْ يَجْتَلِي بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَعْمٍ أَقْرَبَهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَهُ مِثْرَةُ الْعَبْدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُبَيْدٍ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبْنَا قَدَمَ الْمَسَاحِدُونَ أَلَا وَكُنْ الْعَصِيَّةَ مَوْمِنًا يَتْبَا بِقَبْلِ مَقْدَرٍ

امامت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔  
آپ قرآن مجید سب سے بہتر پڑھتے تھے۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو القیاح نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اپنے حاکم کی ہنوں اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسا حبشی کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر نگور کی طرح ہو۔

۴۴۶۔ جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں۔

۶۵۸۔ ہم سے فضل بن سہیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمن ابن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی زید بن اسلم کے واسطے سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھائی جاتی ہے پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اور اگر قلعی کی تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ امام پر ہوگا۔

۴۴۷۔ دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ تم نماز پڑھو۔ اس کی بدعت کا گناہ اسی پر ہے۔ ہم سے محمد بن حسن نے فرمایا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمن کے واسطے سے وہ عبید اللہ بن عدی بن خیابر سے کہ بن دوزل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاورہ ہو اٹھا وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے فرمایا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں اور صورت حال یہ ہے۔ نماز باغیوں کا امام پڑھاتا ہے جو ہم پر بہت گراں ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ نماز انسان کے عمل میں سب سے اچھی چیز ہے اس لیے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اچھا کام کرو اور جب

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَمِّعُهُمْ مَا لَمْ يَمُوتُوا فِي حُدُودِهِ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ حُرًّا نَا: ۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي النَّيَّاجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَاطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ زَيْبَةً؟

بَابُ إِذَا أَلَمَّ بِمِثَةِ إِمَامٍ وَآخَرَةٍ مِنْ خَلْقِهِ۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الرَّشِيبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَمَّاؤُكُمْ فَافْلَكُوا وَإِنْ أَخْطَاؤُكُمْ فَافْلَكُوا وَعَلَيْهِمْ؟

بَابُ إِمَامَةِ الْمُفْتُونِ الْمُبْتَدِعِ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلَّى وَعَلَيْهِ وَبِعَدَّةٍ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الرَّزَّاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ الْخُبَّارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَامَّةٍ وَمَنْ ذَلَّ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَنُتَبِّعُ وَنُتَخَرِّجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَعَسَّ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسَنُ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاؤُوا فَاجْتَنِبْ

إِسَاءَةً فَهَهُ وَقَالَ الرَّسُولُ وَاللَّهِ  
لَا تُخَوِّى لَمْ نَدَأِ أَنْ نَقْلَى خَلْفَ الْخُفِّ  
إِلَّا مِنْ مَرْوَةَ لَا مَكْدَ مَرْوَةَ

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الشَّيْحِ أَنَّ شُعْبَةَ  
أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَفِئِي ذِرَاسُ مَعْمُ وَأَطِرْ وَلَوْ لَجَبْتَنِي  
كَأَنَّ رَأْسَكَ زَيْنَبَةَ

بَابُ بَقْعُومٍ عَنْ تَيْبِينَ إِلَى مَارِ  
يَحْدُثُ آتِيَهُ سَوَاءٌ إِنْ كَانَ اثْنَتَيْنِ

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ فِي بَيْتٍ خَالِيٍّ  
مِمَّنْ مَوْنَةُ فَضَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ حَاءَ فَضَلَّى آتَا بَعْدَ رَكَعَاتِ  
لَحْمًا ثُمَّ مَا رَفِئْتُ فَقُنْتُ عَنْ يَسَارَةٍ  
فَجَعَلَنِي عَنْ يَسِينِهِ فَضَلَّى خَمْسًا  
رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ مَارَ  
حَتَّى سَبِغْتُ غَطِيطَهُ أَوْ مَارَ  
غَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى

لوگ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے بچو۔ زبیدی نے زہری  
کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سوا انتہائی سخت واقعہ کے ہم محنت  
کی اقتداء میں نماز پڑھنا مناسب نہیں خیال کرتے تھے۔

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عنذر  
نے حدیث بیان کی شعبہ کے واسطے سے وہ ابوالتیاح سے کہ انھوں نے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر  
رضی اللہ عنہ سے فرمایا (حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ وہ ایک  
ایسا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

۶۶۰۔ جب (نماز پڑھنے والے) صرف دو ہوں تو مقتدی  
امام کے دائیں جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔

۶۶۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
شعبہ نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے  
سعید بن جبیر سے سنا۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے  
بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنی عا لام المؤمنین  
میں وہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی  
نماز کے بعد جب ان کے ہاں تشریف لائے تو چار رکعت نماز پڑھی اور  
سو گئے۔ پھر جب آپ اٹھے (نماز کے لیے) تو میں اٹھ کر آپ کی  
بائیں طرف کھڑا ہو گیا لیکن آپ نے مجھے دائیں طرف کر دیا۔ آپ نے  
پانچ رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت (سنت فجر) اور پڑھ کر سو گئے اور  
میں نے آپ کے خزانے کی آواز بھی سنی۔ پھر آپ فجر کی نماز کے لیے

اٹھے۔ یہاں سے بہت عرصہ گزرا اور چاہتے تھے کہ اگر امیر المؤمنین کا حکم ہو تو کسی طرح موجودہ صورت کو ختم کیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ  
عنہ نے یہ کلمات صرف اس لیے فرمائے تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ یہ مطلب آپ کا برگز نہیں ہو سکتا تھا کہ اس طرح کے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی  
عرج ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قاسمی بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ میت سے امور میں امام مقتدی  
کی کفایت کرتا ہے اور امام کی نماز کی اچھائی اور برائی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ امامت  
و اقتداء کا بام تعلق بہت کمزور ہے اس لیے ان کے مسلک کی بناء پر امام کے مقتدی یا ابتداء سے مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ دراصل  
اس خاص مسئلہ میں اختلاف کی وجہ اس سے متعلق نقطہ نظر کا بنیادی اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ امام اور مقتدی  
کا بام تعلق بہت زیادہ قوی ہے اس لیے امام کی نماز کی خرابی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے۔

۶۶۰۔ محنت سے یہاں مراد یہ ہے کہ اصلانہ مرد پر لیکن عورتوں کے سے طور و طریق اختیار کر رکھے ہوں۔ عام ہرے کہ یہ انتہائی بدترین اور گھناؤنا  
عمل ہے۔ بغیر کسی شدید مجبوری کے ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنی چاہیے۔

تشریف لے گئے۔

۴۴۹۔ اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اسے دائیں طرف کر لیا تو دونوں میں کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶۶۱۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ اکرم سے عمرو نے عبد رب بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عمر بن سلیمان سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین سمیرہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہیں سونے کی بادی تھی۔ آپ نے وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر ترہ رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سانس لینے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سوتے تو سانس لینے تھے پھر سوڈن آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کے بعد رنجری نماز پڑھی اور وضو نہیں کی۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بکیر کے سامنے بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھ سے کریم نے بھی بیان کی تھی۔

۴۵۰۔ امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی لیکن کچھ لوگ اُنے اور امام نے انھیں نماز پڑھائی۔

۶۶۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے اسماعیل بن ابی ہریرہ نے ابوبکر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی حالہ سمیرہ کے یہاں رات گزار دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا لیکن آپ نے میرا سر پکڑ کے دائیں طرف کر دیا۔

۴۵۱۔ جب امام نے نماز طویل کر دی اور کسی کو غور و خوض تھی اس لیے اس نے باہر نکال کر نماز پڑھ لی۔

الصَّلَاةُ

باب ۲۲۹ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارٍ اِلَى مَا هُوَ لَدَى اَيْمَانِهِ اَوْ اِلَى يَمِينِهِ لَمْ يَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَحْرِمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَابْنَتِي مَلِكَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَاتِلِكِ اللَّيْلَةِ فَنَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي مِنْ يَمِينِهِ فَقَالَ قُلْتُ قُلْتُ مَكْرَهًا وَكَعْثًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَثَارَ السُّوْدَانَ فَنَجَرَ فَضَلَّ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرُو خَفَّ ثُبْتُ بِهِ مُكَيَّرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ

بِذَلِكَ

باب ۲۲۹ اِذَا لَحِقَ يَمِينُ الْإِمَامِ أَنْ يَوْمَرَهُ ثُمَّ جَاءَ قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ قَامَ الْمُشَيْخُ مَلِكَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أَصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

باب ۲۵۱ اِذَا هَوَلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى۔



۶۶۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی کہ اکرم نے قیس سے سنا کہ اکرم مجھے ابو مسعود نے خبر دی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں صبح کی نماز میں غلام کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ وہ نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک اور کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگوں کو بھگانے کا باعث بننے میں جو شخص بھی نماز پڑھائے تو بھکی پڑھائے کہونکہ غازیوں میں کمزور اور بڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

۶۵۳۔ اگر تنہا نماز پڑھے تو جستنی چاہے طویل کر سکتا ہے۔

۶۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ اکرم ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھائے تو تخفیف کرنی چاہے کہونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں لیکن اگر تنہا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

۶۵۴۔ جس نے امام سے نماز کے طویل ہو جانے کی شکایت کی ابو اسید نے فرمایا کہ بیٹے تم نے ہمیں پڑھانے میں نماز طویل کر دی۔

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ اسمعیل بن ابی خالد کے واسطے سے وہ قیس بن ابی حازم سے وہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں فجر کی نماز میں تاخیر کر کے اس لیے شریک ہوتا ہوں کہ غلام صاحب فجر کی نماز بہت طویل کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ اس قدر غصہ ہوئے کہ میں نے نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگو! تم میں بعض لوگ (نماز سے) لوگوں کو دور کرنے کا باعث ہیں۔ پس جو شخص امام ہو اسے بھکی نماز پڑھنی

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ أَكْرَمًا قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ مَا رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يَطِيلُ بِنَايَاتٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَتِيكُمْ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَلَيْتَ تَجُوزُ فَإِنَّ فِيكُمْ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ۔

۶۵۳۔ إِذَا صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ۔

۶۵۴۔ مَنْ شَكَى إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَمَالَ أَنْبَاؤُ اسِيدَ طَوَّلْتَ يَبَا يَا مَبْنِي۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا تَأَخَّرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يَطِيلُ بِنَايَاتٍ فُلَانٍ فَيُفَارِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضَبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَمَنْ أَمَرَ مِنْكُمْ النَّاسَ

فَنِيَّ جَوْدًا فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ  
وَذُو الْحَاجَةِ .

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يَتَاهُ عَيْنٌ وَفُجِنَتْهُ اللَّيْلُ فَوَاقَتْ مُعَاذًا يَصِلُ فَبَدَّلَ نَاصِيحِي وَأَتَيْتُ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوْ التَّيْمَةَ فَأَنْطَلَقَ الرَّجُلُ وَكَلَعَهُ أَتَى مُعَاذًا أَنَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَرَ إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَنَا أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنَا أَنْتَ تَذَرُكَ مَرَاتٍ فَكُلُّكَ صَلَاتٍ يَسْبِغُ اسْمُكَ رَيْتُكَ أَوْ عَلَى وَالتَّائِسِ وَصَحْبُهُمَا وَاللَّيْلُ إِذَا كَبُشَى فَإِنَّهُ يَصِلُ وَمَا آتَاكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسَبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَأْتِي بَعْدُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ مَسْرُوقٌ وَالتَّيْمَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَأْتِي بَعْدُ الرَّعْشُ عَنْ جَابِرٍ .

یا ۳۵۵۔ اِنْ يَمَازِي الصَّلَاةَ وَالْمَالِكَا .

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

چاہئے اس لیے کہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

۶۶۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معاذ بن جابر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص دو اونٹ (جو کھیت وغیرہ میں پانی دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں) لیے ہوئے ہماری طرف آیا۔ رات تاریک ہو چکی تھی۔ اس نے معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اس لیے اپنے اونٹوں کو بٹھا کر (نماز میں شریک ہونے کے ارادے سے) معاذ کی طرف بڑھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۃ بقرہ یا سورۃ نساء پڑھی چنانچہ اس شخص نے نیت توڑ دی پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذ نے کو اس سے ناگواری ہوئی ہے اس لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ آپ نے تین مرتبہ فتنان یا فتنن فرمایا۔ سبح اکرم ربک الاعلیٰ والشمس وضحیٰ واللیل اذا بغضت تم نے کیوں نہ پڑھی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے کمزور اور حاجتمند (سب ہی) پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ آخری جملہ رکیز کہ تمہارے پیچھے الخ احادیث میں شامل ہے۔ اس روایت کی متابعت سعید بن مسروق مسعودی شیبانی نے کی ہے۔ عمرو بن عبد اللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے جابر کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء میں سورۃ بقرہ پڑھی تھی اور اس روایت کی متابعت التمش نے معاذ کے واسطے سے کی ہے یہ

۳۵۵۔ نماز مختصر لیکن مکمل۔

۶۶۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے بیان کی کہا کہ ہم سے عبد العزیز نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

۱۱۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا کسی ایسے کام کے بارے میں جو خیر محض ہو شکایت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ نماز ہر طرح خیر ہی خیر ہے۔ کسی ایرانی کا اس میں کوئی پہلو نہیں۔ اس کے باوجود اس سلسلے میں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور ان حضروں نے اسے سنا اور شکایت کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بھی شکایت بشرطیکہ معقول اور مناسب ہو جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكَمِّلُهَا؛  
**۳۵۶** مَا أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ مُكَاوَلِصَيْهِ.

۴۶۹ - حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَقُومُوا فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُوا أَنْ تُطْلَقُوا فِيهَا فَاسْمِعُوا كَلَامَ الصَّبِيِّ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ فِي صَلَاتِكُمْ كَرَاهِيَةً أَنْ أَتَقَى عَلَى أُمَّةٍ تَأْتِيهِ بِشَرٍّ مِنْ كِبَرٍ وَبَقِيَّةٍ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ ۖ  
 ۴۷۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَكَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ كَلَامَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِذَا أَنْ تَقَنَّ أُمَّةً؛

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَدْخُلُوا فِي الصَّلَاةِ وَأَنْتُمْ أَرِيدُوا طَأْتِهَا مَا سَمِعْتُمْ كَلَامَ الصَّبِيِّ فَأَجْعَلُوا فِي صَلَاتِكُمْ مِثْلَ أَهْلِكُمْ مِنْ بَشَرَةٍ وَخَدِ أُمَّةً مِنْ كَلَامِهِ؛  
 ۴۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَدْخُلُوا

واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر لیکن مکمل طور پر پڑھتے تھے۔

۳۵۶ - جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کر دی۔

۴۶۹ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابو قتادہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز وریک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں لیکن کسی بچے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی مال پر دھو نماز میں شریک ہوگی شاق نہ گذرے اس روایت کی متابعت بشر بن بکر، بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

۴۷۰ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔ اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی مال کہیں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے تھے۔

۴۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نیت باندھتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے اس شدید اضطراب کا حال جو مال کو بچے کے رونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۴۷۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ابن عدی نے سعید کے واسطہ سے خبر دی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔



اور وہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو طویل کر دینا لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کہ میں اس شدید اضطراب کو جانتا ہوں جو بچے کے رونے کی وجہ سے مال کو ہرجاتا ہے۔

۴۵۷۔ خود نماز پڑھ چکا اور پھر دوسروں کو نماز پڑھائی۔

۴۵۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عمرو بن وید سے وہ جابر سے فرمایا کہ معاذ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور واپس آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ (اس حدیث پر بحث گذر چکی) :

۴۵۸۔ جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

۴۵۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن واؤ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے امش نے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے نماز کی اطلاع دینے کے لیے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو میں نے عرض کی کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو میں نے وہی عند پھر دہرایا پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لیے باہر تشریف لائے گو یا میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے کہ آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ نے اشارہ سے انھیں سے نماز پڑھانے کے لیے کہا ابوبکر کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ دو گول کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر سناتے تھے۔

فِي الصَّلَاةِ مَا رَأَيْتُهَا قَامَتْ بِكَ الصَّلَاةُ مَا كُنْتُ مِمَّا عَلَيْهِمْ مِنْ شِدَّةٍ وَخِذْلَةٍ مِنْ بَيْنِهِمْ وَقَالَ مَوْصِيٌّ لَهُ إِنَّكَ تَالِ حَدَّثَنَا قَادَةُ قَالَ نَأْسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَحْنَاهُ دُ بْنُ سَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَبَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَأْتِي عَبْدُ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ قَالَ نَأْتِي عَمْرُو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّسُولِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبُكُ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الْوَابِعَةِ إِنْ كُنْتَ صَوَّاحِبٌ يُؤَسِّفُ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقَضَى وَحَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادِي بَيْنَ سَاحِلَيْنِ كَمَا فِي الْمَنْظَرِ إِلَيْهِ يَحِطُّ بِرَحْلَيْهِ الرَّسُولُ مِنْ قَلَمًا سَاحِلًا أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ نِيًّا خَرُّمَا شَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلَّى فَنَاحَرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَنْبَلِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابِعَهُ مُخَاضِعٌ عَنِ الرَّغِيصِ :

۴۵۹۔ میں نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں امام ہو گئے تھے لیکن چونکہ بیماری اور ضعف کی وجہ سے آپ کی تکبیر لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر سن کر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے تاکہ مقتدی نماز کے اتصالات سے باخبر رہیں۔

**باب ۲۵۹** الرَّجُلُ يَأْتُهُ بِالْإِمَامِ وَ  
يَأْتُهُ النَّاسُ بِالْمَأْمُورِ  
وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَتَمُّوْا فِي دَلِيْلَا تَحْتَهُ بِكُلِّ مَنْ  
تَعْدَ كُمْ

۲۵۹۔ ایک شخص جو امام کی اقتداء کرے اور دوسرے  
لوگ اس کی اقتداء کریں۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ  
تم میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے کے لوگ تمھاری  
کریں۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو  
مُعَاوِيَةَ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
السُّودِ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَتْ لَمَّا تَقَرَّرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَآءَ بِلَالٍ تَوَدُّهُ  
بِالْمَلُوءِ فَقَالَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَصَلِّيَ  
بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ  
أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَفُوْا مَقَامَكَ لَا يُسْبِعُ  
النَّاسُ خُلُوْا مَرَّتَ عُمَرُ فَقَالَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ  
أَنْ يَصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَقِصَةِ قَوْلِي لَكَ إِنْ  
أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُوْا  
مَقَامَكَ لَا يُسْبِعُ النَّاسُ لَوْ أَمَرْتُ سَمَرَةَ فَقَالَ  
إِنْ كُنْ لَا تَنْتَ صَوَابٌ يُوسُفَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ  
أَنْ يَصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الْمَلُوءِ  
وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ  
خَفَةً فَقَامَ بِهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَةٍ مَخْطَانِ  
فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ  
حَيْثَهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ تَتَابَعُوا ذَمًّا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ تِسَارِ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَبُو بَكْرٍ  
يَصَلِّيَ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّيَ قَائِمًا يَتَقَدَّمُ أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقَدَّمُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

۶۷۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابو معاویہ نے زہری سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم سے  
وہ اسود سے وہ عمروہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جا رہے تھے اور بلالؓ آپ کو مساز کی  
اطلاع دیتے آئے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مساز  
پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابوبکر ایک رقیق  
القلب آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں  
کو شدت گریہ کی وجہ سے ادا نہیں سنا سکیں گے اس لیے اگر  
آپ عمر سے کہتے تو بہتر تھا لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے  
نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم کہو  
کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اور اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں  
کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لیے اگر عمرؓ سے کہیں تو  
بہتر تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صواحب یوسف سے کم  
نہیں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے  
لگے تو ان حضوڑ نے مرنے میں کچھ حفت محسوس کی اور دوا دیوں  
کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے پاؤں زمین سے گھسٹ رہے  
تھے۔ اس طرح آپ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
نے محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اشارہ سے روکا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی  
بائیں طرف آکر بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے  
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ  
کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔

۲۶۰۔ کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات  
پر عمل کر سکتا ہے؟

**باب ۲۶۰** هَذَا يَأْتِيهِ الْإِمَامُ إِذَا  
شَكَّ يَقُولُ النَّاسُ



رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابو بکر نے آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ و زاری کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سن نہ سکیں گے اس لیے عمرؓ سے کہیے کہ وہ نماز پڑھائیں حضرت رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ ہر دم لوگ صواحب یوسف سے کسی طرح کم نہیں ہو۔ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ میں تم سے کوئی بھلائی کیوں دیکھنے لگی ہے ۴۶۲۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۴۶۹۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن مروہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم بن ابو الجعد سے سنا کہا کہ میں نے نعان بن بشیر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کر لو۔ ورد خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیگا۔ ۴۸۰۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے عبد العزیز بن صہیب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھی کر۔ میں تھیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ ۴۶۳۔ صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

۴۸۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معاویہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حمید طویل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتانا چاہتے ہیں کہ رونے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ لیکن اگر کسی ذاتی پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے آدمی نماز میں رونے لگے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر پر اگر رونا آیا تو یہ عین مطلوب ہے حدیث مرفوع سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رونا ثابت ہے۔

۵۷۔ یعنی اقامت ہر دہری ہر نو صفیں درست کرنے میں کوئی مضا لفر نہیں۔ اقامت کے بعد تحریر سے پہلے بھی صف بندی کی جاسکتی ہے۔ یوں تحریر کے بعد جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں صف بندی واجب ہے یعنی کا ندھے سے کا ندھا لا رہنا چاہیے۔ زور بیان میں کوئی کشادگی چھوڑی جائے اور نہ صفیں طرہی ہوئے پائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو میں مستقل ایک شخص صفیں سیدھی کرتا تھا۔ صفوں کے اندر گھوم گھوم کر۔

مَا شِئْتُ فَقُلْتُ حَفْصَةُ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَحُ يُسْمِعُ النَّاسَ مِنَ الْجَاكِمْ فَمَرُّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلْتُ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَرَنْتَنَ مَوَاحِبٍ يُوسِفُ مَوْزَا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لَأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا

باب ۴۶۲ تَسْوِيَةُ الصَّفُوفِ عِنْدَ الْقَامَةِ وَتَجَدُّهَا

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَسْوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النَّعَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوَّنَ مَقَامُكُمْ أَوْ لِيَجْعَلَ اللَّهُ بَيْنَكُمْ وَجْهًا هَيْكُم - ۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ تَابِعُوا لَوَارِثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهَيِّمُوا الصَّفُوفَ فَإِنِّي أَنَا أَكُمُ خَلْفَ ظَهْرِي

باب ۴۶۳ إِبْتَالُ الزَّامِرِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصَّفُوفِ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاةٍ قَالَ سَأَلَ مَعُويَةَ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ تَابِعُوا لَوَارِثَ قَالَ تَابِعُوا لَوَارِثَ قَالَ تَابِعُوا لَوَارِثَ

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرو اور شانے ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

۴۶۴ - صف اول -

۶۸۲ - ہم سے ابو عاصم نے مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ سہمی سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بیتے والے۔ بیٹ کی بیماری میں مرنے والے۔ طاعون میں مرنے والے اور رب کریم نے دے شہید ہیں۔ فرمایا کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر اس کے لیے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر عشاء اور صبح کی نماز کے ثواب کو جان لیں تو اس کے مزدور آئیں خواہ سرین کے بل آنا پڑے اور پہلی صف کے ثواب کو جان لیں تو قرعہ اندازی کریں۔

۴۶۵ - نماز میں کمال کے لیے صفیں درست رکھنا

مزدوری ہے۔

۶۸۳ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہ ایک ہمیں معمر نے ہمام کے واسطے سے خبر دی وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اقام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صفیں درست رکھو۔ کیونکہ نماز کی خوبی مفعول کے درست رکھنے میں ہے۔

۶۸۴ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست رکھو کیونکہ مفعول کی درستگی اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے۔

قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَادْرَأُوا أَعْنَاقَكُمْ فِي أَسْرَاكُمْ مِمَّنْ دَرَأُوا ظَهْرِي ۝

۴۶۴ - الصَّفِّ الْأَوَّلِ -

۶۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَيِّئٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغُرَقُ وَالْمَبْطُوتُونَ وَالْمُسْعُونَ وَالْقِدَامُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَكَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَدَرَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَدَسْتَقَمُوا ۝

۴۶۵ - إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ

تَمَامِ الصَّلَاةِ -

۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَقَالَ أَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَجْعَلُ إِلَهُ مَا يُؤْتِيكُمْ بِهِ فَكَلَا تَحْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكْعَةً فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَمَلُّوا حُلُوسًا أَجْبَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنْ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ ۝

۶۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَأْتِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ ۝



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) نماز پڑھی میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا اس لیے آپ نے پیچھے سے میرے سر کو پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن واذان کی اطلاع دینے آیا تو نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضوء نہیں کی۔

۴۶۹۔ تنہا عورت سے صف بن جاتی ہے۔

۶۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں اور یتیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور میری والدہ ام سلمہ ہمارے پیچھے تھیں۔

۴۷۰۔ مسجد اور امام کے دائیں طرف۔

۶۸۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عاصم نے شعبی کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف (آپ کے گھر میں) نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپ نے میرا سر یا بازو پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپ نے مجھے پیچھے کی طرف سے اپنے ہاتھ سے پکڑا تھا۔

۴۷۱۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حاصل ہو یا پردہ ہو۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر امام اور متحارے درمیان ہنر ہو جب بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو جہل نے فرمایا کہ اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار حاصل ہو جب بھی افتہ کرنی چاہیے بشرطیکہ امام کی تکبیر سن سکتا ہو۔

۶۹۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدہ بن یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عمرہ سے وہ

صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ ففقت عن تیسارہ فأخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدای منی ورس آفی فجعلنی عن یمینہ فقلی ورس قد خباء المؤذن فقام یمینی وکح یتوصا۔

باب ۴۶۹۔ التزائے وخذہا فکون منہا۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلَ سُقَيْنٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكِّتٌ أَنَا وَتَيْتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي خَلْفَنَا أُمُّ سَلِيمٍ۔

باب ۴۷۰۔ مِمَّنْهُ الْمَسْجِدُ وَالْإِمَامُ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ ثَامًا مِمَّنْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَتَمَّتْ لَيْلَةٌ أُمِّي عَنْ تَيْسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بَعْدُ بِيَدِي حَتَّى أَفَاقَ مِنِّي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِيَدِي مِنْ وَرَائِي۔

باب ۴۷۱۔ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَتَيْنِ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سِتْرَةٌ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَأْسَ أَنْ تَصِلَ وَتَبْنِكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو جَهْلٍ بَيِّنَةٌ بَارِدٌ مَاءٍ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ حَيْدٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ قَالَ نَا عَدْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ أَنَصَارِيَّ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ

لہ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مسجد تمام کی تمام مکان واحد کے حکم میں ہے۔ اب اگر درمیان میں دیوار حاصل ہو تو صرف یہ مزدی ہے کہ امام کے انتقالات کی خبر مقتدیوں کو ہوتی رہے۔ صحرا میں تین صفوف کے فاصلہ تک نماز جائز ہے اور اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی راستہ یا نہر ہے جس میں کشتیاں آتی جاتی ہیں تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔

عَاشِيَةً قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُتِي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَحِدَادَ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسَ شُحْمَ السَّجِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أُنَاسٌ يَمُتُونَ بِصَلَاتِهِمْ فَاصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يَمُتُونَ بِصَلَاتِهِمْ صَبَحُوا ذَٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَٰلِكَ حَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَكُنَّ عَلَيْكُمْ صَلَوةُ اللَّيْلِ

**باب ۲۲ - صَلَوةُ اللَّيْلِ**

۶۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي حُدَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاشِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالْأَهَارِ وَيَخْرُجُهُ بِاللَّيْلِ فَتَأْتِي إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفَّوْا وَرَأَوْهُ

۶۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّادٍ قَالَ نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِحِ أَبِي الصَّنْدَرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَدَعَ حُجْرَةً قَالَ حَبِيبُ اللَّهِ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ فِي رَمَمَانَ فَقُلْتُ فِيهَا لَيَالِيُ فَقُلْتُ بِصَلَاتِهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِمْ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ السَّيْرَ سَأَلْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَنْتُمْ الصَّلَاةَ صَلَوةَ الْمَرْمَرِ فِي بُيُوتِهِمْ إِنَّ الْمَكْتُوبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنے حجرہ کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتدا میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا۔ پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کی اقتدا میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے یہ سورت دو یا تین راتوں تک رہی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز کے لیے تشریف نہیں لائے پھر صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے (اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر) ۴۶۲ - رات کی نماز۔

۶۹۱ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی حذیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ مقبری کے واسطے سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن میں بچھاتے تھے اور رات میں اسے حجرہ کی طرح بنا لیتے تھے۔ پھر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

۶۹۲ - ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقیبہ نے حدیث بیان کی سالم کے واسطے سے وہ ابوالنضر سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ چٹائی سے (حجرہ بنایا تھا) رمضان میں، آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی صحابہ میں بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ کی اقتدا کی جب آپ کو اس کا علم ہوا تو رک گئے۔ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا جو طرز عمل میں نے دیکھا اس کی وجہ جانتا ہوں (یعنی شوق عبادت و اتباع میں) لیکن لوگو! اسے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ سوائے فرائض کے اور تمام نمازوں کو گھروں میں ہی پڑھنا افضل ہے اور عفان نے کہا کہ ہم سے وہیب نے



نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا مُرْسِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ  
عَنْ يُسْرِ عَنْ سَافِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۖ

بَابُ الْغِيَابِ الشَّكْرِ وَافْتِتَاحِ  
الْمَسَلُوةِ

۶۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعْتُ  
نَا الْأَنْصَارِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَكَتَ فَدُشَا فَجَبَّشَ شِقَّةُ الْأَمِينِ  
وَقَالَ أَمْسُ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ مَكْلُوفَةً قَرَنَ  
الْمَكْلُوفَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا دَسَامَةً  
فَعُودًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ  
الْإِمَامُ لِبُيُوتِكُمْ بِهَا فَإِذَا هَلَّتْ قَائِمًا  
فَصَلُّوا بَيَاتًا وَإِذَا رَكَعَ فَأَسْكُتُوا وَإِذَا  
رَفَعَ فَأَسْكُتُوا وَإِذَا سَجَدَ فَأَسْجُدُوا  
وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدًا فَقُولُوا رَبَّنَا  
ذَلِكَ الْحَمْدُ ۖ

۶۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ  
خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
خَرَسٍ فَجَبَّشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا  
مَعَهُ فَعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الزَّامُ وَإِنَّمَا  
جُعِلَ الْإِمَامُ لِبُيُوتِكُمْ بِهِ فَإِذَا اكْبَرُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا  
رَكَعَ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ  
حَمْدًا فَذْكُرُوا رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَأَسْجُدُوا ۖ

۶۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ  
خَدَّثَنِي أَبُو الزَّيْنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے  
ابو النضر سے سنا وہ یسر کے واسطے سے روایت کرتے تھے اور وہ  
زید سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۖ

۶۹۳- تکبیر تحریر کا موجب اور منہ زکا  
افتتاح۔

۶۹۳- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعب  
نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک  
انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اگر جانے کی وجہ سے آپ کے  
دائیں جانب زخم آگئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن  
میں آپ نے ایک نماز پڑھائی چونکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اس  
لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر سلام کے بعد  
آپ نے فرمایا کہ اُمّ اس لئے ہے تاکہ اس کی امتداد کی جائے۔ اس  
لیے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور  
جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی  
اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمد  
کہے تو تم ربنا دلک الحمد کہو۔

۶۹۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث  
نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے  
سے گزرتے اور زخمی ہو گئے اس لیے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم  
نے بھی بیٹھ کر پڑھی پھر نماز پڑھ کر فرمایا کہ اُمّ اس لیے ہے تاکہ اس  
کی امتداد کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع  
کرے تو تم بھی کرو۔ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور سمع اللہ لمن  
حمد کہے تو تم ربنا دلک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔

۶۹۵- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے  
خبر دی کہ ابوالزناد نے مجھ سے حدیث بیان کی اس طرح کے واسطے سے

۱۔ یہ آل حضرت سے اللہ علیہ وسلم کی فرض نماز تھی۔ لیکن صحابہ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے اشتیاق میں نفل کی نیت باندھ کر کھڑے ہو  
گئے تھے۔ کہہ نہ فرض پہ پڑھ چکے تھے اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۴۷۴۔ رفع یدین اور تکبیر تحریم دونوں ایک ساتھ۔

۴۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے۔ اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے تھے (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے) آپ کہتے تھے کہ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد۔ یہ رفع یدین سجدہ میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے۔

۴۷۵۔ رفع یدین تکبیر کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔

۴۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر کے واسطے سے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے۔ اسی طرح آپ رفع یدین۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے وقت بھی کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ لیکن سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۴۹۸۔ ہم سے اسحق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی خالد کے واسطے سے وہ ابوثالب سے کہ انھوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر تحریم

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الرَّحْمَةُ لِيُؤْتِيَتْكُمْ بِهَا فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكُونُوا أَمَّا وَلَكِ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا أَصَلَى جَالِسًا فَصَلُّوا أَحْبَبُ شَأْنًا أَحَبُّونَ ۝

باب رفع الیدین فی التَّكْبِيرِ الرَّحْمَةُ مَعَ الرَّفْعِ شَأْنًا سَوَاءً۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ وَكَبَّرَ بِهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ ۝

باب رفع الیدین إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذَا مَنْكَبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَكْبُرُ لِلرُّكُوعِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ ۝

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَأَلَ مَالِكَ ابْنَ الْحَوَارِثِ إِذَا أَصَلَى كَبَّرَ وَرَفَعَ

يَدِيهِ وَإِذَا أَمَّا أَنْ يَرْتَكِبَهُ رَفَعَهُ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ  
مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَنَعَهُ هَكَذَا :

باب ۴۷۶ - إِلَى آئِينَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ -

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ مِنْكَ بِهِ

۶۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ ابْنِ هَرَبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الشَّكْبَرَةَ فِي  
الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى

کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کرتے  
اور رکوع سے سر اٹھاتے تب کرتے اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرح کیا تھا۔

۴۷۶ - ہمت کمال تک اٹھایا جائے ؟

ابو حمید نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
موندھوں تک اٹھائے تھے۔

۶۹۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے  
زہری کے واسطے سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی  
کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا کہ آپ غار کا تکبیر سے افتتاح کرتے اور تکبیر کچھ وقت ہمت  
اٹھاتے۔ دونوں ہمت موندھوں تک لے جاتے جب رکوع کے لیے تکبیر

لے ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰ احکام القرآن ۴ میں یہ اصول لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح احادیث مختلف اور متضاد آئی ہوں تو اس  
میں اکثر کا اختلاف صرف استحباب اور اختیار کی حد تک ہوتا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں شارع کی مصلحت کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کی  
تھی کہ شارع کا مشاء ایسے مواقع پر یہ ہوتا ہے کہ امت تنگی میں نہ پڑ جائے اس لیے فراموش کی تعداد کم رکھی جو قطعی ہوتے ہیں اور اس کے خلاف شارع سے  
کوئی بات منقول نہیں ہوتی اور مستحبات و سنن بکثرت ہیں جن کے خلاف بھی شارع ہی سے منقول ہوتا ہے۔ رفع یدین کے حنفیہ نازل نہیں ہیں کیونکہ ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ سے رفع یدین کا ترک مرفوعاً منقول ہے۔ ابن مسعود ابو صحابہ میں سے تھے اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت اس طرح رہتے تھے کہ  
بہت سے نوادر آپ کو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ ان حضور کے یہاں آپ کی انتہائی عزت و قدر تھی۔ جب کہ قاعدہ تھا کہ اہل  
علم صحابہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ آپ بھی پہلی صف میں رہتے تھے اس لیے آپ کی بات کا اس سلسلہ میں زیادہ اعتبار ہوگا لیکن چونکہ رفع یدین  
ان تمام مواقع میں بھی جن کا ذکر ہم نے مذکورہ حدیث میں ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں پندرہ مستند احادیث آئی ہیں۔ اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
کی حدیث کے پیش نظر رفع یدین کا ترک مستحب ہے کیونکہ ہمارے یہاں تعداد کی کثرت کا اعتبار نہیں۔ ابن مسعود ان تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم  
الجمعین سے تھے اور استناد کی حیثیت سے بلند مقام رکھتے تھے جن سے احادیث رفع یدین منقول ہیں اس لیے آپ کی جلالت قدر استناد اور  
تقدیر الدین کے پیش نظر اور اس بات کے پیش نظر کہ خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فہم و کائنات پر اعتماد کرتے تھے۔ آپ کی حدیث پر عمل کیا جائے  
گا۔ یہ بات بھی یہاں پر قابل ذکر ہے کہ ابتداء میں نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی تھیں جو بعد میں شریعت کے حکم سے منسوخ ہو گئیں۔ آخر میں نماز  
کے اندر سکون و طہارت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا تھا۔

بہر حال رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں پر عمل صحابہ کے دور سے لے کر آج تک رہا ہے اور ترک رفع اگر چہ اسناد و روایت کے اعتبار سے متواتر  
نہیں ہے لیکن عملاً بھی متواتر ہے صحابہ کے دور میں اس طرح کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں تھی اس لیے اکثر صحابہ سے اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں  
آئی۔ ابھی صحابہ کا یہ دور تھا کہ بعض ایسے محرکات پیش آتے جن کا درجہ سے بعض صحابہ نے اس مسئلہ کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ہمارے اس  
زمانہ میں لوگ فراموشی و واجبات کی طرف توجہ نہیں کرتے لیکن ان مسائل میں الجھتے ہیں جن میں اختلاف صرف استحباب کی حد تک ہے اور جن سے متعلق موافق  
اور مخالف دونوں طرح کا عمل خود صحابہ میں موجود تھا۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

يُجَلِّسُ مَا حَذَّ وَ مِنْكَبِهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِرُكُوعٍ فَعَلَّ مِثْلَهُ  
وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدٍ فَعَلَّ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ جَبِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ

**باب ۴۷۷** رَفْعُ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ  
۴۷۷۔ حدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَكَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۷۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جعفر بن عبد اللہ علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ابن عمر جب نماز کی نیت باندھتے تو بکیر کھتے اور رفع و رکوع میں یہ و اذا رکع رفع یدینہ و اذا قال سمع اللہ من حمدیہ و اذا قام من الرکوعین رفع یدینہ و رکع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ آپ اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

**باب ۴۷۸** وَضْعُ الْيَمَنِ عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ  
۴۷۸۔ نماز میں وایں ہاتھ بائیں پر رکھنا

۴۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ ابو حازم سے وہ سہل بن سعد سے کہ لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں وایں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

**باب ۴۷۹** الْخُشُوعُ فِي الصَّلَاةِ  
۴۷۹۔ نماز میں خشوع۔

۴۷۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ اس طرف (قبلہ کی طرف) ہے خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمہیں جیسے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

۴۷۹۔ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ اِبْنِ اَبِي حَزْمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ قِبَلَتِي هَذَا اللَّهُ مَا يَخْفَى عَلَيَّ سَكُونُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَرَأْيِي زَوَاكُمُ وَرَأْيُ ظَهْرِي

۴۷۹۔ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ اِبْنِ اَبِي حَزْمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ قِبَلَتِي هَذَا اللَّهُ مَا يَخْفَى عَلَيَّ سَكُونُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَرَأْيِي زَوَاكُمُ وَرَأْيُ ظَهْرِي

ہیں۔ یہ اختلاف بھی صرف استحباب کی حد تک ہے۔

مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ  
مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ

وَسَحَدًا ثُمَّ ۞

باب مَا قِيلَ أَعَدَّ التَّكْبِيرَ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَا بَا مَكْرُو عُمَرَ كَانُوا يَقْشَحُونَ  
الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سَيَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ  
الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَكْتُبُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ  
إِسْمًا مَلَكًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيْئَةُ فَقُلْتُ بَابُهَا  
وَأُتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْمُكَ تَفْ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ  
الْقِرَاءَةِ مَا قَوْلُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي  
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
اللَّهُمَّ تَقَرَّبْ بَيْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقَرَّبَ الشُّوَبُ  
الْبَيْضُ مِنَ السَّائِبِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ  
بِالنَّارِ وَالشَّلْجِ وَالْبَرْدِ ۞

قربا رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے  
دیکھتا رہتا ہوں۔ بعض مرتبہ اس طرح کہا کہ پیچھے پیچھے سے جب تم  
رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو (تو میں تمہیں دیکھتا ہوں)۔

اس حدیث پر نوٹ گذر چکا

۴۸۰۔ تجریم کے بعد کیا پڑھا جائے۔

۴۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے  
قنادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ الحمد للہ  
وب العلیین سے نماز شروع کرتے تھے۔

۴۰۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو ذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ  
ہم سے ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تجریم اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ  
رہتے تھے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے مال باپ خدا  
ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا  
پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں (مترجم) اے اللہ  
میرے اور گناہ کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب  
میں ہے اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے  
سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی  
برف اورادلے سے دھو دے ۞

باب ۴۸۱

۴۰۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نافع بن عمر  
نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیک نے اسامہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے  
واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے حنفیہ اور حنابلہ کے بیان زیادہ بہتر ہے سبحانک اللہم! پڑھنا۔ شوافع بھی دعاء پسند کرتے ہیں جس کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
نے کی۔ احادیث میں دونوں دعائیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سبحانک اللہم! الخ بلند آواز سے بھی پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ جان لیں۔ اس باب  
کی پہلی حدیث میں ہے کہ نماز اکھبر اللہ سے شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہر الحمد للہ سے شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ قرأت اور تکبیر  
کے درمیان کی دعاء امبتہ سے آپ پڑھتے تھے۔

صَلَّى مَلَكًا اَلْكُفُوفَ فَقَامَ طَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ طَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ رَفَعَ طَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ رَفَعَ طَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ طَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ طَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ طَالَ السُّجُودَ ثُمَّ اَنْصَوَفَ فَقَالَ مَدَا نَتَّ مَتَى الْجَنَّةُ حَتَّى يَوَاحِبَتَا عَلَيْنَا حَيْثُكُمْ بِعَطَافٍ مِّنْ قَطْرِ نَحْنَا وَ نَتَّ مَتَى النَّارُ حَتَّى قُلْتُ اَسَ رَيْتَ اَوْ اَنَا مَعَهُمْ فَلَا اَا مَرَاةٌ حَسِبْتُ اَمْتَهُ قَالَ تَخْدُ شَقًا حِرَّةٌ هُنْتُ مَا شَانَ هَلْدِكُمْ قَالُوا اَحْبَسْتَهَا حَتَّى مَا تَتْ حُبُوعًا لَهَا اَطْعَمْتُمَا وَ هَكَذَا اَمَّا سَأَلْتُمَا تَا مَعَهُ قَالَ مَنَافِعُ حَسِبْتُ اَمْتَهُ قَالَ مِّنْ حَشِيئَتِ الدَّرْزِ اَوْ حَشَا شِئ -

باب ۳۸۲ رَفَعِ النَّبِيُّ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلَاةِ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَلَاةُ الْكُفُوفِ رَأَيْتُكُمْ يَخْلَعُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُوهُنَّ تَاَخَّرْتُ

آپ جب کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع میں رہے پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر دوبارہ رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دوبارہ رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے۔ پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جنت مجھ سے اتنی قریب ہوگئی تھی (فانہیں) کہ اگر میں چاہتا تو اس کے باغوں سے کوئی خوشہ توڑ لیتا۔ اور مجھ سے دوزخ بھی قریب ہوگئی تھی اتنی کمزور بول پڑاں تو اس میں سے نہیں بولے۔ میں نے دہل ایک عورت کو دیکھا۔ بے نفع بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ ابن ابی ملیک نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک بلی تو بچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا تا آنکہ بھوک کی وجہ سے وہ مر گئی۔ نہ تو اس نے اسے کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ کہیں سے کھالے۔ نافع نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی ملیک نے کہا زمین کے کپڑے کوٹنے (سے بلی پیٹ بھر لے)۔

۳۸۲ - نماز میں امام کو دیکھنا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کسوف کے سلسلے میں کہ میں نے جہنم دیکھی۔ اس کا بعض حصہ بعض کو کھائے جا رہا تھا۔ جب میری نظر اس پر پڑی تو میں جھجھ بھٹ گیا۔

۱۵۔ اس حدیث میں صلوٰۃ کسوف کا اتم بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ تین۔ اور بعض میں پانچ رکوع تک کا ذکر ہے لیکن یہ روایات معطل ہیں۔ بخاری کی یہ روایت البتہ صحیح ہے اس کے باوجود مسلم ہی ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں ایک رکوع کیا جائے کیونکہ آل حفصہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اگرچہ دو رکوع کیے لیکن نماز کے بعد آپ نے امت کو یہی ہدایت دی کہ جس طرح تہ۔ نے مجھ پر پڑھا تھا اسی طرح یہ نماز بھی پڑھا کر د اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو رکوع کسوف کی ایک رکعت میں آپ کی خصوصیت تھی۔

۱۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقتدی کا امام کو نماز میں دیکھنا نماز باجماعت کے مقاصد میں داخل ہے (بشرطیکہ امام سامنے ہو)

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّعْفَرِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِيَحْيَى أَبَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بَعْدَ كُنْتُمْ تَخْرُجُونَ ذَلِكَ قَالَ بِأَضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ ۝

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا نَا أَجْرًا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَدَاءُ وَكَانَ عَيْنُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَفَّ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَاثْمُوا قِيَامًا حَتَّى تَبْرُكَ قَدِ سَجَدَ ۝

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَائِلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَيْتُكَ نَتَانَتِ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْتُكَ تَلْعَلَعْتَ فَقَالَ إِيَّاهُ آيَةُ الْجَنَّةِ فَتَنَا وَلَتُ مِنْهَا فَنَقُودُ وَكَوْأَخَذَهُ رَدَّ هَلَلْتُمْ مِنْهُ مَا تَقِيَّتِ الْيَتَامَى ۝

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْنَانَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَدُّوهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعِي الْبَيْتَ فَأَتَانَا بِبَيْتٍ قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرُّؤْيَا مِنْهُ لَكُمْ الْمَلَكُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمِثْلَيْنِ

۷۰۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمارہ بن عمر کے واسطے حدیث بیان کی وہ ابو معمر سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے غباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی رکعتوں میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے ۝

۷۰۸۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم سے برادر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ بگڑ نہیں بول سکتے تھے۔ کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اس حضور کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک دیکھتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

۷۰۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے زید بن اسلم کے واسطے حدیث بیان کی۔ وہ عطاء بن یسار سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ دنیا میں آپ اپنی جگہ سے کچھ اگے بڑھے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کچھ پیچھے ہٹے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں نے لیتا تو اس وقت تک تم اسے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔

۷۱۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ابھی جب میں نماز پڑھا رہا تھا تو جنت اور دوزخ اس دیوار پر مشابہ تھی میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی

نہیں دیکھے تھے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

۴۸۳۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔

۷۱۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی عروہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس سے نہایت سختی کے ساتھ روکا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے باز آجاؤ ورنہ تمھاری آنکھیں نکال لی جائیں گی۔

۴۸۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا۔

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی۔ اپنے والد کے واسطے سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو ایک ڈاکر ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

۷۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سعیدان نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھابی دارچادر میں ہنساڑ پڑھی پھر فرمایا کہ اس کے نقش و نگار مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ایسے نے کہ اگرچہ وہ دھابی دارچادر سے (بجائے اس کے) انجانہ مانگ لاؤ۔

۴۸۵۔ کیا اگر کوئی واقعہ پیش آجائے یا کوئی چیز یا تھوک

قبلہ کی طرف دیکھے تو نماز میں ان کی طرف توجہ کر سکتا ہے

سہل نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے (نماز میں)

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لبث نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے منبر کی دیوار پر

فِي قُبْلَةِ هَذَا الْجُدَارِ قَلْعُهُ أَمَّا فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَا تَأْتِي:

بَاب ۲۸۳ رَفَعَ النَّبِيُّ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ -

۷۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُرْوَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ

أَفْوَاهِهِ يَتَوَفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي

مَنَاقِبِهِمْ مَا شِئْتُ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ

لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَمْ تَخْطَنْ أَبْصَارَهُمْ:

بَاب ۲۸۴ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ -

۷۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافٌ يُخْتَلِفُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ

صَلَاةِ الْعَبْدِ:

۷۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ

الْزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَيْصَمَةٍ لَهَا أَعْلَاهُ

فَقَالَ شَغَلَنِي أَعْلَاهُ هَذِهِ إِذْ هَبُّوا:

بِمَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَاشْتَوْفِي: . . . . .

بَابُ نَيْجَانِيَّتِهِ:

بَاب ۲۸۵ هَلْ يَلْتَفِتُ إِذَا مَرَّتْ نَزْلُ

سَبَّأٍ أَوْ يَرَى شَيْئًا أَوْ لُبًّا فَإِنِ

الْقُبْلَةَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ أَبُوبَكْرٍ

فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۷۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَاةً فِي قُبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَ



رہیٹ دیکھی۔ آپ اس وقت لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے رہیٹ کو صاف کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص سامنے کی طرف نماز میں نہ تھو کے۔ اس حدیث کی روایت موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع کے واسطے سے کی ہے۔

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث بن عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن شہاب کے واسطے سے اہل بیت کے کہنا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ فرمایا کہ مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے پردہ ہٹایا (مرض الوفا کا واقعہ ہے) آپ نے صحابہ کو دیکھا سب لوگ صاف لبتے تھے۔ آپ (دین منظر دیکھ کر) خوب کھل کر مسکرائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہتا کہ صاف سے مل جائیں۔ آپ نے سمجھا کہ اُن حضور تشریف لائیں گے۔ صحابہ (آپ کو دیکھ کر) اس قدر بے قرار ہوئے کہ گویا نماز توڑ دیں گے۔ لیکن اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ لوگ نماز پوری کر لیں اور پردہ ڈال لیا۔ اسی دن شام کو آپ نے وفات پائی۔

۳۸۶۔ امام اور مقتدی کے لیے قرأت کا صحیح اقامت

اور سفر ہر حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں

۱۶۔ ہم سے ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو حواری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الملک بن عمیر نے جابر بن سمرة کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت سہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تھی۔ اسی لیے آپ کو معزول کر کے حضرت عمر نے عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا۔ کوفہ والوں نے ان کے متعلق یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ تو اچھی طرح نماز سمجھتی نہیں پڑھتے۔ چنانچہ حضرت عمر نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ابو اُحییٰ! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی

ہوں۔ صلیٰ نبیٰ یدی الناس فتحنا ثم قال حين انصرف ان احداكم اذا كان في الصلوة فارتب الله قبل وجهه فلا يتختم احدا قبل وجهه في الصلوة رواه موسى بن عقبه و ابن ابي رواد عن نافع.

۱۵۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك قال بينما المسلمون في صلوة الفجر لم يرفعوا الا رسول الله صلى الله عليه وسلم كسفت ستر محجرة عائشة فنظر اليهم وهم صفوف فتبسم بطنك وركص ابو بكر على عقبه ليصل له الصف فلما اتته يريده الخروج وهما المسلمون ان تفتتنوا في صلواتهم فاشار اليهم ايتوا صلواتكم واسخى الستر وتوفي من اخبر ذلك اليوم.

باب وجوب القراءة للحام والمأموم

في الصلوات كلها في الحضر والسفر وما بينهما وما شئت

۱۶۔ حدثنا موسى قال حدثنا ابو حواري قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال شكى اهل الكوفة سعد الراني عمر فعزله واستعمل عليهم عمارا فشكوا حتى ذكروا انك لا تجئن تصلي فانا نسل اليك فقال يا ابا اسحاق ان هؤلاء يزعمون انك لا تحسن تصلي قال اما انا والله فارقي كنت اصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احرهم عنها اصلي صلوة العشاء فاذا ركعت

لہ عام روایات میں اس کے متعلق یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ نے صاف نہیں کیا تھا بلکہ اس وقت آپ نماز نہیں پڑھ رہے تھے غالباً مصنف رحمہ اللہ نے اس حدیث کے سیاق و سباق سے اسے نماز پڑھتے ہوئے صاف کرنے پر محمول کیا ہے۔

فِي الرَّأْيَيْنِ وَخُفِّ فِي الْأَخْرَجَيْنِ قَالَ ذَاكَ  
الْعَنْ يَدُكَ يَا أَبَا اسْمَعَاتٍ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَحْلًا  
أَوْ سِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ نِيَّالٌ عَنْهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ  
وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدَ الرَّأْيِ سَأَلَ عَنْهُ وَيَكُونُ  
عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَقًّا وَخَلَّ مَسْجِدَ لُبْنَى عَكَبِ  
فَقَامَ رَحْلًا مَتْنَهُمْ يُقَالُ لَهُ أَسَامَةٌ بَنُ كَثَادَةَ  
مُكِنِّي أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا نَشَدْتَ تَأْنِيًا  
سَعْدًا الرَّأْيِ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يُسَمُّ بِالسُّوَّةِ  
وَلَا يُعَدُّ فِي الْفَقِيَّةِ قَالَ سَعْدُ أَمَّا  
وَأَمَّا لَكَ دَعْوَى بِثَلَاثِ الْهَجَرِ إِنَّهُ كَانَ  
عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَارِيًا وَاسْمُهُ فَاطِلٌ  
عُمَرُ وَفَاطِلٌ فَفَرَّ وَغَرَضُهُ بِالْفَتْحِ  
وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُبِّلَ يَقُولُ شَيْءٌ كَيْفَ  
مَفْتُونٌ أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ  
عَبْدُ الْمَلِكِ فَا تَأْسَأُ يَتُّهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ  
حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ  
وَأَنَّهُ لِيَتَعَرَّضَ لِلْجَوَارِحِ فِي الطَّرْقِ  
يَغْبِرُ هُنَّ

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ  
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَكُولَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ  
۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَدَخَلَ رَحْلًا فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ  
لَمْ تَصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ حَبَا

کی طرح نماز پڑھتا تھا اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھتا  
تو اس کی پہلی دو رکعتوں میں (قرأت) طویل کرتا اور دوسری دو رکعتیں  
ہلکی پڑھتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو اسحاق! تم سے امید بھی یہی تھی۔  
پھر آپ نے مسجد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔  
قاصد نے ہر مسجد میں ان کے متعلق جا کر پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف  
کی لیکن جب مسجد بنی عکب میں گئے تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ  
تھا اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا  
واسطہ سے کر پوچھا ہے تو (سنیے کہ) اسعد جہاد کرتے تھے۔ نکال کی  
تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے جعفر  
سعد رضی اللہ عنہ نے دیریں کر فرمایا کہ خدا کی قسم میں دھتھاری اس بات  
پر، تین دعائیں کرتا ہوں اسے اللہ اگر تیرا یہ جہد جبرم ہے اور صرف  
ریا و نمود کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دیجئے اور اسے  
خوب محتاج بنا کر فتوں میں مبتلا کر دیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص  
اس درجہ بحال ہوا کہ جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا  
اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سڑکی بد و حالگ لگی تھی۔ عبد الملک نے  
سیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کی بھجوں بڑھاپے کی وجہ سے  
آنکھوں پر اگنی تھیں لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھڑاتا  
پھرتا تھا۔

۷۱۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی محمود بن ربیع  
کے واسطہ سے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔  
۷۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے  
عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید  
نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد  
ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔  
آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس نہ جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ  
تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی۔

فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنْ جِئْتُ فَفَضَّلْ فَإِنَّكَ لَخَيْرُ فَضْلٍ ثَلَاثًا فَقَالَ  
وَالَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ عَيْدَهُ  
فَعَلِمْتَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَكْبِرْ  
ثُمَّ اقْرَأْ مَا نَسِيتَ مِنْكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ  
حَتَّى تُطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تُعْتَدِلَ  
فَاقْبِضْ ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تُطْمِئِنَّ سَاجِدًا  
ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تُطْمِئِنَّ  
جَالِسًا وَافْعَلْ فِي مَهْلُوتِكَ  
عَلَيْكَ

باب ۴۸۷ النحر آءة فی الظہر۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَبَابٍ  
مُسَمًّى قَالَ سَمِعْتُ أُمِّ بَيِّنَةَ بِحِفْظِ صَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتِي  
الْعَبْدِي لَوْ أَنَّ حُرْمَةَ هَذَا كُنْتُ أَسْكُدُ فِي  
الْأُفْرِ وَلَيْسَ وَأُحَدِّثُ فِي التَّحَنُّتَيْنِ فَقَالَ  
عُمَرُ ذَلِكَ النَّعْنُ بِلَا

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ

اور پھر اگر سلام کیا۔ لیکن آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ  
اور دوبارہ ناز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے اس  
طرح تین مرتبہ کیا۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے  
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اچھا  
طریقہ نہیں جانتا اس لیے آپ مجھے سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ  
جب ناز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے بکیر کہو پھر آسانی کے ساتھ  
جتنی قرأت قرآن ہو سکے کہو۔ اس کے بعد رکوع کرو۔ اچھی طرح  
رکوع ہو کر دوسرا اٹھا کر پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد  
سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح  
بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح اپنی تمام نمازیں کر دیجیے۔

۴۸۷۔ ظہر میں قرأت۔

۷۱۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ جابر  
بن عمر کے واسطے سے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں انھیں رکوع  
والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ناز پڑھاتا تھا۔ شام کی دو رکعتوں  
نمازیں کسی قسم کا نقص ان میں نہیں چھوڑتا تھا۔ پہلی دو رکعتیں طویل  
پڑھتا اور دوسری دو رکعتیں لمبی کر دیتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس  
پر فرمایا کہ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

۷۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ ابو قتادہ  
رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ

سے ان تمام روایات میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو اس وقت بھی مقتدی کے لیے قرأت قرآن ضروری ہے ان احادیث میں  
جو کچھ بیان ہوا ہے! احناف ان میں سے کسی چیز کے منکر نہیں اور ددان کے خلاف مسلک رکھنے والوں کے لیے اس میں کوئی واضح دلیل ہے  
فاخرین اس موقع پر جس ایک بنیادی بات کا خیال رکھیں اور اس کا اظہار اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہوا ہے کہ نماز باجماعت میں امام اور مقتدی  
کا جو تعلق ہوتا ہے وہ تعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں انتہائی کمزور ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ تعلق انتہائی قوی ہے  
احادیث جو نماز باجماعت سے متعلق آئی ہیں انھیں کی روشنی میں یہ امور بنایا گیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی احادیث سے باہر  
نہیں لیکن امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے وہ اس باب میں بہت واضح اور روشن ہیں۔ نوٹ کی اس  
مختصر جگہ میں اس بحث کو طویل نہیں دیا جاسکتا۔ ائمہ کے زمانہ سے لے کر آج تک ان مسائل پر ہزاروں صفحات سیاہ ہو چکے ہیں بطولات میں  
اس بحث کا مطالعہ کر لیا جائے۔

فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے۔ ان میں طویل قرات کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی آیت میں سنا بھی دیا کرتے تھے عصر میں آپ سورہ فاتحہ اور دو مزید آیتیں پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی رکعتیں طویل پڑھتے۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل کرتے اور دوسری ہلکی۔

۷۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے عائشہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ابو معمر کے واسطے سے کہا کہ ہم نے خواب سے پوچھا کہ کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرات کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو معلوم کس طرح ہوتا تھا۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے۔

۳۸۸۔ عصر میں قرآن مجید پڑھتا۔

۷۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عائشہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عمارہ بن عمر سے وہ ابو معمر سے کہ میں نے خواب بن الارث سے پوچھا کہ کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرات کرتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں یہی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کرنے کو آپ لوگ جانتے کس طرح تھے۔ فرمایا کہ ڈاڑھی کی حرکت سے۔

۷۲۳۔ ہم سے کی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطے سے وہ کھلی بن ابی کثیر سے وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے کبھی کبھی آیت میں سنا بھی دیا کرتے تھے ابندہ آواز سے پڑھ کر تاکہ معلوم ہو جائے

۳۸۹۔ مغرب میں قرآن پڑھتا۔

۷۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے انھیں والرسلا عن عائشہ پڑھتے ہوئے سنا پھر فرمایا کہ بیٹے! تم نے اس سورہ کی قرات کر کے مجھے ایک بات یاد دلادی۔ آخر عمر میں آپ حضور صلی اللہ

الرُّوْلَيْنِ مِنْ مَكْلُوفَةِ الظُّلَمِ بِمَا تَجِدُ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الرَّوْلِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسَمِّي الْأَمِيَّةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِمَا تَجِدُ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّوْلِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّوْلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ ۖ

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا حُمْرَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا النَّعَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَابًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّلَمِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُمْ تَعْرِضُونَ قَالَ يَا مُنْطَرِبَ لِيَحْيَتِهِ ۖ

باب القراءة في العصر۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّعْشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ هَمَيْرٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ الرَّسَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّلَمِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَكُمْ قَالَ يَا مُنْطَرِبَ لِيَحْيَتِهِ ۖ

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا السُّنِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَجْبِيٍّ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّلَمِ وَالْعَصْرِ بِمَا تَجِدُ الْكِتَابِ وَسُورَةً وَيُسَمِّي الْأَمِيَّةَ أَحْيَانًا ۖ

باب القراءة في المغرب۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ الْمُرْسَلَاتِ عَرَفًا فَقَالَتْ يَا مَعْزِي لَقَدْ دُرْتُ خِيَّ يَقْرَأُ بِكَ هَذِهِ السُّورَةَ

علیہ وسلم کو مغرب میں یہی آیت پڑھتے سنتی تھی۔

بن بٹ بن بن

۶۲۵۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی وہ ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیک سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ مروان بن حکم سے۔ انھوں نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھے ٹوکا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو۔ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو لمبی سورتوں میں سے ایک پڑھتے ہوئے سنا۔

۶۲۶۔ مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

۶۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے خبر دی وہ محمد بن جبر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا تھا۔

۶۲۸۔ عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا۔

۶۲۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطے وہ بکر سے وہ ابو ارفع سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے اذالسماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی اس آیت میں سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر اس میں سجدہ کر دوں گا۔

۶۳۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی عدی کے واسطے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ سفر میں تھے کہ عشاء کی دو پہلی قوتوں میں سے کسی ایک میں آپ نے والتین والزتین پڑھی۔

۶۳۱۔ عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا۔

۶۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے تیمی نے ابو بکر کے واسطے وہ ابو ارفع سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذالسماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا اس پر میں نے

إِنَّمَا أَخْبَرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَرَأَ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ ۝

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي مَكْيُوكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ لِي سَيِّدُ بَنِي تَائِبٍ مَا لَكَ فَقَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِمَابٍ وَتَمَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطَوَى الطُّوِيِّ ۝

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ -

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُطَلَعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوِيِّ ۝

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ -

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي سَافِجٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعُتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ حَلَفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَسْأَلُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى الْقَاةِ ۝

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتَّيْنِ وَالتَّيْنُونَ ۝

بَابُ الْقِيَامَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسُّجْدَةِ -

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِي مَكْرَمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعُتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدْتُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا

خَلَفَ أَبِي النَّاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَا أزالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى  
أَلْقَاكَ -

### باب ۴۹۳ العزاء في العشاء -

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَلَدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُسْعَدُ بْنُ عَبْدِ  
مَنْ ثَابِتٍ أَمَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتَّائِبِينَ  
وَالْمُؤْمِنِينَ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا  
مِنْهُ أَوْ قِصَاصًا -

### باب ۴۹۴ يَطْلُبُ فِي التَّائِبِينَ وَخَلَفَ فِي الْأَخْيَرِينَ

۴۹۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدِ بْنِ شَكْوَلٍ فِي مَجْلٍ  
شَيْءٌ حَتَّى الصَّلَاةِ قَالَ أَمَا أَنَا فَأَمَّا تُوْنِي  
الْوَمَا اتَّخَذْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةٍ مَسْئُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدَّ قَتُ ذَاكَ  
الَّتِلْكَ بِلَا أَوْ ظَنِّي بِهَا -

### باب ۴۹۵ العزاء في الفجر -

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَتَا الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالتَّائِبِينَ -

۴۹۵- حَدَّثَنَا أَدْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ  
عَلِيٍّ أَبِي مَرْثَةَ الْبَيْتِ فَسَأَلْنَا عَنْهُ وَقَبِ  
الصلواتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَ  
العَصْرَ وَتَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَ  
الشَّمْسُ حَيَّةٌ وَتَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَ  
يَبَالِي بِتَاخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَكَأَيْبُ

کہا کہ یہ کیا چیز ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے اللہ تعالیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لیے ہمیشہ اس میں سجدہ  
کروں گا۔

### ۴۹۳- عشاء میں تائیبین پڑھنا۔

۴۹۳- ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسعد بن عبد  
من ثابِت نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے انھوں نے برادر رضی اللہ عنہ  
سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء  
میں التائِبین والْمُؤْمِنِينَ پڑھتے سنا۔ آپ سے زیادہ اچھی آواز اور میں نے  
کسی کی نہیں سنی یا اچھی قرات تھی۔

### ۴۹۴- پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو مختصر کرنی چاہئیں

۴۹۴- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ  
نے ابو عون کے واسطے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ  
سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ  
سے کہا کہ تمھاری شکایت کو ذوالرول نے تمام ہی باتوں میں کی ہے۔  
نماز تک میں! انھوں نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں  
میں قرات طویل کرتا ہوں اور دوسری دو میں مختصر کر دیتا ہوں۔ جب طرح  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تھی اس میں کسی قسم کی  
کمی نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ کہتے ہو۔ تم سے لمبی بھی اہی تھی۔  
۴۹۵- فجر میں قرآن مجید پڑھنا۔

۴۹۵- ہم سے اُمّ سلمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ  
طور پڑھی۔

۴۹۵- ہم سے اُمّ سلمہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی کہ میں نے سید بن سلامہ نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد  
کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ  
سے نماز کے اوقات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ظہر زوال شمس کے بعد پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے  
انتہائی کاندہ تک ایک شخص چلا جاتا لیکن سورج اب بھی باقی رہتا غروب  
کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یوں نہیں رہا اور عشاء ہوائی رات تک مؤخر  
کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس سے پہلے سوئے کو اور اس

کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے جب غار صحر سے فارغ ہوتے تو بر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پیمان سکتا تھا۔ یعنی اجالا پھیل چکا ہوتا تھا، دونوں رکھنوں میں یا ایک میں ساڑھ سے سونک آیتیں پڑھتے۔

النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْعَدِيَّةَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّلُوحَ فَيَنْصَرِفُونَ السَّوْحَلَ فَيَعْرِفُ خَلِيصَهُ وَكَانَ يَخْرُؤُ فِي السَّوْكَاتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا مَبِينِ السَّيِّئِينَ إِلَى الْمَأْنَةِ۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَا كُفْرًا وَمَا أَخْفَى عَنَّْا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أَمْرِ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ بَدَلْتَ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیم بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن میں آپ نے آہستہ سے قرات کی تھی ہم بھی ان میں آہستہ سے قرات کریں گے اور اگر سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

۴۹۶۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورہ طور پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَقَرَةِ آدَمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طَعْتُ وَسَاءَ النَّاسُ وَالشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالْقُلُوبِ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقْتُ الشَّيْءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلْعِ الْفَجْرِ مَعَ عَمَّادِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ وَمَا خَلِيلُ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأَرْضِكَ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأَرْضِكَ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ قَالُوا مَا هَالِكُ بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ شَيْءٌ حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَسْمَانِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا إِلَّا نَدَى حَالُ بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا بَلَى الشَّيْءُ تَوَجَّهُوا نَحْوَهَا مَتَى رَأَى الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ

۴۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے ابو بشار کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر کے واسطے سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چڑھنے کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف گئے۔ اب شیاطین کو آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے۔ اس لیے شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا ہے اور جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کی کوئی نئی دھڑ ہوگی۔ اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ۔ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بن رہا ہے۔ وہ معلوم کرنے کے لیے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمُخَلَّةَ عَامِدَيْنِ إِلَى سُوقِ عَمَّا  
وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَوَةُ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا  
النِّقْرَانَ اسْتَمْعُوا لَهُ فَعَلُوا هَذَا وَاللَّهُ الَّذِي  
حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَمَنْ لَكَ جِنٌّ  
تَجْعُوهُ إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا  
قَوْلًا نَجَبًا يَهْدِي إِلَى التَّوْحِيدِ فَأَمَّا بِهِ وَلَنْ  
نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ  
مَنْ أَمَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ وَإِنَّمَا  
أُوْحِي إِلَيْكَ قَوْلُ الْجِنِّ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَتَدَةُ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيهَا أَمْرٌ وَسَكَتٌ فَبِمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ  
بِتَكْوِينِ نَسَبًا وَلَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ

بَابُ رُكُوعِ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رُكُوعَةٍ  
وَالْفَصْلُ الثَّانِي فِي رُكُوعِ السُّورَةِ قَبْلَ سُورَةِ الْبَاقِلَةِ  
وَقَدْ كَرِهَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ ذُرَّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ  
حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ  
أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَهُ سَعَلَكَ فَرَكَعَهُ  
وَقَرَأَ عَمْرٌ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِلَى بِمَاءٍ وَعَشِيْرَةٍ

نحمدہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے جب قرآن مجید  
احضول نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے پھر کہا خدا کی  
قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔  
پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ قوم کے لوگو! ہم نے حیران کن قرآن  
سنا جو سیدہ راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان  
لا رہے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مٹھاتے۔ اس پر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ (آپ  
کہیے کہ مجھے وحی کے درویش بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنزل کی گفتگو  
وحی کی گئی تھی۔

۴۳۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمعیل نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوب نے عکرمہ کے واسطے سے حدیث  
بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم تھا آپ  
نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ پڑھنے کا حکم تھا  
ان میں آہستہ سے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ بھول نہیں سکتے تھے۔ رکوع بھول  
کہ اس سلسلے کا کوئی حکم قرآن میں نازل نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی زندگی تمھارے لیے بہترین اسوہ ہے۔

۴۳۶۔ ایک رکعت میں دو سو تیس ایک ساتھ پڑھنا، آیت  
کے آخری حصہ کا پڑھنا۔

کسی سورۃ کو (جس کا قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے  
کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا  
عبداللہ بن سائب کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
صبح کی نماز میں سورۃ المؤمنون کی تلاوت کی۔ جب موسیٰ اور ہارون  
کے ذکر پر پہنچے یا عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آنے لگی

لہذا اس باب میں چار سلسلے بیان کئے گئے ہیں۔ دو سو تیس کا ایک رکعت میں پڑھنا۔ حنفیہ کے بیان بھی جائز ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں ناپسندیدہ  
ہے۔ اسی طرح حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ ایک رکعت میں پوری سورۃ پڑھی جائے۔ بعض حصے کو پڑھنا اور بعض کو چھوڑ دینا اگرچہ جائز ہے بھی ہے  
ترتیب قرآن کے خلاف مقدم سورۃ کو بعد میں اور مؤخر کو پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن نجیم نے یہی لکھا ہے۔ ترتیب کی رعایت تلاوت قرآن میں واجب  
ہے۔ نماز کے لیے واجب نہیں اس لیے اس ترتیب کے ترک سے سجدہ سہو نہیں لازم ہوگا۔ جتنی بھی روایات اس کے متعلق آئی ہیں وہ سب ترتیب  
سے پہلے کی ہیں اس لیے حنفیہ کے مسلک کے خلاف نہیں ہے۔



اَيُّهَا مَنِ الْبَعْرَةِ وَفِي الشَّانِئَةِ سُورَةُ  
مَنْ الْمَثَانِي وَفَرَأُ الْاَلْهَ حُنْفٍ بِالْكَفِّ  
فِي الْاَوْفَى وَفِي الشَّانِئَةِ يَبُورُ سَفَا  
اَوْ يُوُسْ وَذَكَرَ اَنَّهُ صَحِيحٌ عَمَرُ  
الصَّبْرُ بِهِمَا وَفَرَأُ ابْنُ مَسْعُودٍ يَارْتَعَيْنِ  
اَبْنَةُ مَنْ الْاَلْهَ نَفَالٍ وَفِي الشَّانِئَةِ  
يُسُوْسَةُ مِنَ الْمَفْصَلِ وَقَالَ فَتَنَادَا  
فِيْمَنْ تَقْرَأُ يَسُوْسَةَ وَوَاحِدَةً فِي  
مَا كُنْتُمْ اَوْ يُرَدُّ سُوْرَةٌ وَوَاحِدَةً  
فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابٍ اَللّٰهُ عَزَّ  
وَجَلَّ وَقَالَ عَبْدُكَ اَللّٰهُ عَزَّ  
ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ  
الْاَنْصَارِ قَبِيْئٌ مَّرْهُوْمٌ فِيْ مَسْجِدِ  
قُبَاةٍ وَكَانَ كُنْمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً  
يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الْمَلُوعَةِ مَتَا يَفْرَأُ  
بِهَا افْتَتَحَ دِقْلٌ هُوَ اَللّٰهُ اَحَدًا حَتَّى  
تَفْرَغَ مِنْهَا اَحَدٌ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرَى  
مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ  
رَكْعَةٍ فَلَكَ اَهْلُهَا وَفَالُوا  
اِنَّكَ تَقْتَنِعُ بِهَذِهِ السُّوْرَةِ كُمْ  
لَا تَدْرِي اَهْلًا تَعْبُرُ فَلَكَ حَتَّى تَقْرَأُ  
بِاُخْرَى فَمَا تَقْرَأُ بِهَا وَاِمَّا اَنْتَ  
تَدْعَاهَا وَتَقْرَأُ بِاُخْرَى فَقَالَ مَا اَنَا  
بِمَدْرِكِهَا اِنْ اَخْبَرْتُمْ اَنْ اَوْ مَكْرُ  
بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كُوْنْتُمْ تَرَكْتُمْ  
وَكُنْتُمْ اَعِدُّوْنَ اِنَّكُمْ مِنْ اَفْضَلِهِمْ  
وَكَيْفَ هُوَ اَنْ دَبُّوْهُمُ هَيْدًا فَلَمَّا  
اَتَتْهُمْ اَلَيْهَا مَتَى اَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَخْبَرُوْهُ الْخَبْرَ فَهَلْ يَا فُلَانُ

اسے نذر کوع میں چلے گئے۔ عرضی اللہ عز نے پہلی رکعت میں  
سورہ بقرہ کی ایک سو بنیس آیتیں پڑھیں اور ثانی جس میں  
تقریباً سو آیتیں ہوتی ہیں اس سے کوئی سورہ دوسری رکعت  
میں تلاوت کی اور حضرت اسحق نے پہلی رکعت میں کہف  
اور دوسری میں سورہ یوسف یا یونس پڑھی۔ انھوں نے کہا  
کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھی  
تھیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انفال کی چالیس آیتیں  
(پہلی رکعت میں) پڑھیں اور دوسری رکعت میں مفضل کی  
کوئی سورہ پڑھی، قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے  
متعلق جو ایک سورہ دور کعتوں میں تقسیم کر کے پڑھے  
یا ایک سورہ دور کعتوں میں بار بار پڑھے۔ فرمایا کہ ساری  
ہی کتاب اللہ میں سے ہیں جب اللہ نے ثابت کے واسطے  
سے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کیا کہ انصار  
میں سے ایک شخص قبا کی مسجد میں ان کی امامت کرتا تھا۔ وہ جب  
بھی کوئی سورہ نماز میں (سورہ فاتحہ کے بعد) شروع کرتا تو پہلے  
قل ہو اللہ احد ضرور پڑھ لیتا۔ اس سے پڑھنے کے بعد پھر کوئی  
دوسری سورہ بھی پڑھتا۔ ہر رکعت میں اس کا یہی معمول تھا۔  
چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں اس سے گفتگو کی اور  
کہا کہ تم پہلے یہ سورہ پڑھتے ہو، اور صرف اسی کو کافی خیال  
نہیں کرتے بلکہ دوسری سورہ بھی (اس کے ساتھ ضرور پڑھتے  
ہو) یا تو تمہیں عرف اکی کو پڑھنا چاہیئے ورنہ اسے چھوڑ دینا  
چاہیئے اور بچہ نے اس کے کوئی دوسری سورہ پڑھنی چاہیئے  
اس شخص نے کہا کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اب اگر تمہیں  
پسند ہے کہ یہ نماز پڑھاؤں تو برابر پڑھانا رہوں گا لیکن  
اگر تم پسند نہیں کرتے تو میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں گا۔ لوگ  
سمجھتے تھے کہ یہ ان سب سے افضل ہیں اس لیے یہ نہیں چاہتے  
تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے اس لیے جب نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہن لریف لائے تو ان لوگوں نے آپ کو  
واقعہ کی اطلاع دی آپ پر آپ نے ان سے پوچھا کہ اے فلاں!

تہا کہ سہی جس طرح کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کون  
سہی چیز نالغ ہے اور ہر رکعت میں اس سورۃ کو ضروری  
قرار دے لینے کا باعث کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا  
کہ میں اس سورۃ سے محبت رکھتا ہوں۔ اہل حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورۃ کی محبت تمہیں جنت میں  
لے جائے گی :

لَمْ يَنْفَعَكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ  
أَهْمَابُكَ وَمَا يَحْبِبُكَ عَلَى لَذُومِ  
هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ  
رُكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا  
قَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَذْهَلَكَ  
الْحَيَاةَ -

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا وَائِلٍ قَالَ قَالَ حَبَّارٌ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ  
مَسْعُودٍ فَقَالَ قَدَأْتُ الْمُفَضَّلَ اللَّيْلَةَ فِي  
مَا كُفِّعَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَدُ الشَّعْرِ لَقَدْ  
عَرَفْتُ النَّظَّارَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُعْرِضُ بَيْنَهُمْ فَذَا كَرَّ عَشْرِينَ سُوْرَةً مِّنَ  
الْمُفَضَّلِ سُوْرَةٍ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ :

باب ۴۳۷ يَفْرَأُ فِي الْخُرُوجِ بِمَا تَجِبُ  
الْكِتَابُ -

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ ثَعْلَبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَفْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْوُتَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَ  
سُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْخُرُوجَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ  
وَيُسَبِّحُ الدُّعَاءَ وَيَقُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا يَطْبِقُ فِي  
الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الْمَغْرِبِ  
مَا ۴۳۹ مَنَ حَافَتِ الْعِزَّةَ فِي

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ -

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ  
قَالَ قُلْنَا لِحَبَّابٍ أَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ

۴۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی کہ اکرم سے عمرو بن مارتدہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم میں  
نے ابوداؤد سے سنا کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ  
پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی۔ جیسے  
شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے آپ نے مفصل  
کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لیے دو سو سورتیں۔  
۴۳۸۔ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی  
جائے گی۔

۴۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے ہمام  
نے سہی کے واسطے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے  
وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں  
سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں  
صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ہمیں آیت سنا بھی دیا کرتے  
تھے (تعلیم کے لیے) اور پہلی رکعت میں قرأت دوسری رکعت سے  
زیادہ کرتے تھے عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی یہی معمول تھا۔  
۴۳۹۔ جس نے ظہر اور عصر میں آہستہ سے قرآن مجید  
پڑھا۔

۴۳۸۔ ہم سے قسب بن سلمہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے جریر نے  
الوشح کے واسطے حدیث بیان کی وہ عمارہ بن عمر سے وہ ابومعمر  
انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے حباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا  
انہوں نے بتایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے۔  
۵۰۰۔ امام اگر آیت سادہ۔

۴۳۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اور اسی  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔  
کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اس نے والد  
کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں  
میں سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورہ پڑھتے تھے۔ کبھی کبھی آپ آیت میں  
سنا بھی دیا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں قرات زیادہ طویل کرتے  
تھے۔

۵۰۱۔ پہلی رکعت طویل ہونی چاہیے۔

۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے  
یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی  
قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی  
رکعت میں (قراوت) طویل کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مختصر۔  
صبح کی نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے۔

۵۰۲۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

عطلہ نے فرمایا کہ آمین ایک دعا ہے۔ ابن زبیر اور ابن  
لوگوں نے جو آپ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے تھے) آمین  
کہی تو مسجد گونج اٹھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام سے کہہ  
دیا کرتے تھے کہ آمین سے ہمیں محروم نہ رکھنا نافع نے فرمایا  
کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ آمین کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں  
کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے میں نے آپ سے اس کے  
مقتق ایک حدیث بھی سنی تھی۔

۴۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اب  
نے خبر دی ابن شہاب کے واسطے سے وہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ  
بن عبدالرحمن سے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے  
خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے  
تو تم بھی کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے

قُلْنَا مِنْ آمِينَ عَلِمْتُ قَالَ بِإِضْطِرَابٍ  
لِحَيْثِهِ

بَابُ إِذَا أَسْتَمَعَ الْإِمَامُ الْأَمْرَ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَسَدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ  
بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ  
مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُسَمِعُنَا الْأَمْرَ  
أَلْحِيَانًا كَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى۔

بَابُ يُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ  
يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ۔

بَابُ جَوْرِ الْأَمْرِ بِالتَّامِينَ۔

وَقَالَ عَطَاءٌ أَمِينٌ دُعَاءُ آمَنَ ابْنُ  
الرَّكْبَةِ وَمَنْ دَسَّ آدَا حَتَّى يَنْ لِيَسْجِدَ  
لِلْعَبَةِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَنَادِي  
الرَّامَا هَكَ تَفْشِي بِأَمِينٍ وَ  
قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ  
وَيُخَصِّمُهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي  
ذَلِكَ خَبْرًا۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَبِّبِ وَآبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا

تمام گناہ معاف کر دینے جانش گے ابن شہاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔  
۵۰۳۔ آمین کہنے کی افضلیت۔

فَإِنَّهُ مَرَّ بِأَقْرَبَ مَا يَنْدُهُ تَامِينَ الْمَلَكَةِ غُضَّ مَقْتَدَمَ مِنْ فَمِهِ  
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ  
بِأَنَّهُ فَضِّلَ التَّامِينَ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُسَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَكَانَتِ  
الْمَلَكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا  
الْأُخْرَى غُضَّ لَهُ مَقْتَدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بِأَنَّهُ جَهَرَ الْمَأْمُورُ بِالتَّامِينَ۔  
۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ مَعْمَرٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مَبَاهِلِ السَّامِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ  
الْمَأْمُورُ غُضَّ لِقُضُوبِ عَيْنِهِمْ وَالصَّائِلِينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ  
مَرَّ بِأَقْرَبَ قَوْلِ الْمَلَكَةِ غُضَّ لَهُ مَقْتَدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۴۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ مالک کے واسطے  
سے وہ ابوبکر کے مولیٰ سہمی سے وہ ابوصالح سمان سے وہ ابوبکر رضی اللہ  
عنه سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب  
علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس نے ملائکہ کے ساتھ  
آمین کہی اس کے کچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۵۔ غازی آمین، سورہ فاتحہ کے ختم ہونے پر کہنی چاہیے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ بعض ائمہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ نماز میں بھی آمین  
نہد سے کہی جائے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک آمین آمین سے کہنی چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حجہ حدیث اس موقع پر بیان کی ہے  
اس سے برنات نہیں ہوتا کہ بلند آواز سے آمین غازی میں بھی کہی جائے گی بعض صبیح کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے مثلاً ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ غازی پڑھنے والے اتنی بلند  
آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی، علامہ نوثرہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ابنا یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب آپ فخری عبد الملک برقوت پڑھتے  
تھے عبد الملک بھی ابن زبیر برقوت پڑھتا تھا اور جس طرح کے حالات اس زمانہ میں تھے اس میں سالخوردہ اسی احتیاطی عموماً ہوجایا کرتی ہے اس کے علاوہ جو آثار نقل کئے گئے  
ہیں ان میں بلند آواز سے کہنے اور آمین سے کہنے کی کوئی تفریق نہیں ہے اس باب میں امام بخاری نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی دو صحیح احادیث ہیں۔

لیکن تمام اس درمجم کہ واضح طور پر کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ بلند آواز سے آمین غازی میں کہی جائے گی یا نہیں۔ اس لیے ائمہ نے اپنے اجتہاد سے جو تاویل  
ان احادیث کی صحیح سمجھی کی۔

۱۶۔ یہ دوسری حدیث ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آمین غازی میں بلند آواز سے کہنی چاہیے۔ صرف اتنی بات ہے کہ جب امام  
ولا الضالین پڑھتے تو تم آمین کہو۔ کہتے ہیں کہ ولا الضالین پر پہنچنے کا علم مقتدیوں کو کیسے ہوگا جب تک خود امام بلند آواز سے آمین نہ کہے گا اس لیے  
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہیے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں تو ایک اصول بتایا گیا ہے کہ ولا الضالین پر امام جب پہنچے  
تو تھیں آمین کہنی چاہیے۔ اب اگر نماز عشاء۔ فجر یا مغرب کی ہے تو اس میں تم ولا الضالین جب سنو تو آمین کہو لیکن ظہر اور عصر میں بلند  
آواز سے قرات نہیں ہوتی ان میں کسی نے سنا ہی نہیں تو کہے گا کیا حدیث میں صرف اصول بتایا گیا ہے۔ صورت عمل سے بحث نہیں کی گئی  
ہے اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ کے مسلک کے خلاف اس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔

**باب ۵۰۵** اِذَا رَكَعَكَ دُونَ الصَّغَرِ -

بن بن بن

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الزَّعَلَمِيِّ وَهُوَ يَأْتِي عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَبْكَةَ أَنَّهُ اسْتَمَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَزَكَعَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى الصَّغَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَذَلِكَ إِنَّهُ حِرْصٌ وَرَأْفَةٌ

**باب ۵۰۶** اِتِّمَامُ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَا لَكَ بَنُ الْعَوْدِ بَرِّثَ -

۴۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الْحَدِيدِيِّ عَنْ أَبِي الْعَدَاةِ وَعَنْ مَطْرِفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلَ مَكْلُوفَةً كُنَّا نَصَلِّيْهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ يَكْبِّرُ كَمَا سَمِعْنَا وَكَلَّمَا وَنَحْنُ

۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ يَجْعَلُ فِي كَبِيرِهِ كَلِمًا خَفِيفًا وَمَنْعَهُ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ شَبْرَهُ مَكْلُوفًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۵۰۷** اِتِّمَامُ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ -

۴۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِلَّانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ مَطْرِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۵۰۵ - جب صغرت تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا۔

۴۴۴ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے اہل علم کے واسطے سے جو زیادہ سے مشہور ہیں حدیث بیان کی وہ حسن سے وہ ابوبکر سے کہ وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے آپ اس وقت رکوع میں تھے اس لیے صغرت تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے رکوع کر لیا۔ پھر اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تمہارے شوق کو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

۵۰۶ - رکوع میں تکبیر پوری کرنا۔

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ اس باب میں مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث داخل ہے۔

۴۴۵ - ہم سے اسحق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے جریری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعلاء سے وہ مطرف سے وہ عمران بن حصین سے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی پھر کہا کہ ہمیں انہوں نے اس نماز کی یاد دلائی جو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے۔

۴۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ ابوسلمہ سے وہ ابوبرزہ سے کہ آپ نماز پڑھانے تو جب بھی جھکتے اور جب بھی اٹھتے تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہونے تو فرمایا کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

۵۰۷ - سجدہ میں تکبیر پوری کرنا۔

۴۴۷ - ہم سے ابو الثعبان نے حدیث بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے کہا کہ میں نے عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب

أَمَّا وَعِمْرَانُ ابْنُ حَصِينٍ كَانَ إِذَا اسْتَجَبَ كَبَّرَ وَ  
إِذَا اسْتَأْذَنَ رَأَسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا انْقَضَ مِنْ  
الرَّكَعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا فَغَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِرِجْلَيْ  
عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرْتُ هَذَا صَلَاةَ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا  
صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۴۳۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدُوٍّ قَالَ أَخْبَدَنَا هُشَيْمٌ  
عَنْ أَبِي بَرْقِيٍّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ  
الْقَامِرِيِّ كَبَّرَ فِي كُلِّ حَفْظٍ وَتَوَضَّعَ  
إِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأُخْبِرْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِذَلِكَ صَلَاةُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا أَمْرًا  
لَكَ-

باب التكبیر إذا قَامَ مِنَ السُّجُودِ-

۴۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ ذَكَاءَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ  
خَلْفَ عَلِيٍّ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ  
شَكْبِيرَةً فَقُلْتُ يَا بَنَ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحَقُّ  
فَقَالَ تَكَلَّفْ أُمَّتَكَ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا  
أَمْبَانٌ قَالَ مُتَادَةً حَدَّثَنَا  
عِكْرَمَةَ ۖ

۴۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُمِيكٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر  
کہتے اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعتوں کے  
بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا  
ہاتھ پکڑ کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی یاد  
دلادی یا یہ کہا کہ انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح میں  
نماز پڑھائی ۖ

۴۳۸- ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشیم نے  
ابو ہشیم کے واسطے سے خبر دی وہ عکرمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ  
میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ  
سر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت  
اور بیٹھتے وقت۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع  
دی۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں درہے۔ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نماز نہیں تھی نہ کہ تم اس طرح اعتراض کے لب و لہجہ میں شکایت  
کر رہے ہو۔

۵۰۸- سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر۔

۴۳۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے  
قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عکرمہ سے۔ کہا کہ  
میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے (تمام نماز میں)  
بائیس تکبیریں کہیں۔ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ  
یہ شخص بالکل احمق معلوم ہوتا ہے لیکن ابن عباسؓ نے فرمایا تمہاری ماں  
بھتیں روئے۔ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے۔ اس حدیث  
کی روایت میں، موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی۔  
قتادہ نے کہا کہ ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی۔

۴۴۰- ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے

سید بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے تھے لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دور میں ہی اس میں کسی قدر تخفیف ہو گئی تھی  
مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بعض تکبیرات اتنی آہستہ سے کہتے تھے کہ عام طور سے لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے  
بھی اسی طرح کیا اور خلفائے نبویہ عام طور سے نماز میں تکبیرات کے اہتمام کو جوڑنے لگے بلکہ نماز کے انتقالات کی بعض تکبیرات کو سر سے انھوں نے  
چھوڑ دیا تھا۔ اگر کوئی تکبیر کا پوری طرح اہتمام کرتا تھا تو اسے "مستم التکبیر" کہا کرتے تھے۔ بعض صحابہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو خاص طور سے  
اس کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بتایا کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے۔

عُمَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَكْرُومٍ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْعَادِيثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَوِيَةً  
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ  
يُكَبِّرُ حِينَ يَذُكُّ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَمِنَ  
حَبَدَةٍ حِينَ يَذُكُّ صَلْبَةً مِنَ الرُّكْعَةِ  
ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ  
يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَذُكُّ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ  
يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَذُكُّ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ ذَلِكَ  
فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ  
الْثَنَيْنِ نَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالٍ عَنْ ابْنِ لُبَابٍ وَكَانَ

**باب ۵۰۹** وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَدُومُ

رُكْبَتَيْهِ

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَصْعَبَ  
بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي الْحَاجِبُ أَبِي فَطِيحَتُ  
بَيْنَ كَفِّي ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ خَدَّيْ  
فَتَمَافِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَتَمَافِيَا  
عَنْهُ وَأَمِيرَنَا أَنْ نَفْعَدَ أَمِيرِنَا هَلَى  
الرُّكْبِ

**باب ۵۱۰** إِذَا كُنْتَ مِثْلَ الرُّكُوعِ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَائِدَ بْنَ  
وَهْبٍ قَالَ سَأَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ لَمْ يَسْمَعْ  
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتُ وَكُنْتُ  
مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عقيل کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے انھوں نے  
کہا کہ مجھے ابوبکر بن عبد الرحمن بن عمارت نے خبر دی کہ انھوں نے ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر  
کہتے تھے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر جب سرائٹھاتے  
تو سمع اللہ لمن حمد کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر  
جب سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے  
تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نمازیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ  
نماز پوری کر لیتے تھے قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے  
(اس حدیث میں) عبد اللہ بن صالح نے لیث کے واسطے سے (بجائے  
ربنا لک الحمد کے) ربنا لک الحمد کہا ہے۔

۵۰۹۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔

ابو حمید نے اپنے تلامذہ کے سامنے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر پوری طرح رکھے  
تھے۔

۵۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی۔ ابو یوسف کے واسطے سے انھوں نے بیان کیا کہ  
میں نے مصعب بن سعد سے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پیلوں (ایک  
مرتبہ) نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر انھوں کے دیمان  
میں انھیں کر دیا (رکوع میں) اس پر میرے والد نے مجھے ٹوکا اور  
فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے روک  
دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں (رکوع میں)  
۵۱۰۔ جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے۔

۵۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی سلیمان کے واسطے سے۔ کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔  
انھوں نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع  
پوری طرح کرتا ہے دسجدہ۔ اس لیے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز  
نہیں پڑھی۔ اور اگر تم مر گئے تو تمھاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس  
پر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔

بِأَمْرِكَ اسْتَوَىٰ أَوِ الظُّلُمِ فِي الرَّكْعِ  
وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَحْمَدَ يَدِهِ رُكْعَ النَّبِيِّ  
مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ  
بِأَمْرِكَ حَتَّىٰ أَشَارَ الرَّكْعُ وَالدُّعَاءُ  
فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مَدْلُ بْنُ الْمُعْتَبِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لُبَيْبٍ عَنْ  
الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا  
رَفَعَ مِنَ الرَّكْعِ مَا حَلَا الْفَيْهَارَ وَالْفَقُودَ  
فَرِيًّا مِنَ السَّوَادِ

بِأَمْرِكَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي لَا يَتِيمُ رُكُوعُهُ بِالنَّوْحِ وَتَرَّ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
الْمُعْتَبِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ فَخَدَّ خَدَّ  
رَحْلٍ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّلَاةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ  
فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ  
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَاللَّهِ  
بَعَثْتُ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَهُ فَعَلِمْنِي فَقَالَ  
إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَبْرِ ثُمَّ أَفْعَلْ مَا تَسْتَوِي  
مَعَدَّةً مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا  
ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِذَا قُمْتَ اسْجُدْ حَتَّى  
تَطْمِئِنَّ سَاحِبًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ  
حَالِيًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ

۵۱۱۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا۔

ابو حمید (رضی اللہ عنہ) نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر اپنی پیٹھ پوری طرح جھکا دی۔

۵۱۲۔ رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال  
و طمانیت کی حد۔

۵۱۳۔ ہم سے بدل بن محب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے علم نے بن ابی لیبی کے واسطے سے  
خبر دی وہ برادر رضی اللہ عنہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی رکوع سجدہ۔ دو نزل سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور  
جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے، قیام اور قعود  
کے سوا۔

۵۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو نماز دوبارہ  
پڑھنے کا حکم جس نے رکوع پوری طرح نہیں کیا تھا۔

۵۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید  
نے عبید اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید بن مسروق  
نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اس کے  
بعد ایک اور شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے اگر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر  
فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔  
چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آکر پھر آپ کو سلام کیا،  
آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے  
نماز نہیں پڑھی ہے۔ تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ  
اس ذات کا واسطہ جس نے آپ کی بعثت حق پر کی ہے میں کوئی ایسا  
اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکوں گا۔ اس لیے آپ مجھے (اچھے طریقہ کا)  
تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو (پہلے)  
تکبیر کو پھر قرآن مجید سے جو کچھ تم سے بڑے پڑھو۔ اس کے بعد رکوع  
کر دو اور پوری طرح رکوع میں چلے جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح  
کھڑے ہو جاؤ۔ پھر جب سجدہ کر دو تو پوری طرح سجدہ میں چلے جاؤ۔



پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر بھی طرح بیٹھ جاؤ۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کرو۔ یہی طریقہ نماز کی تمام رکعتوں میں (اختیار کرو۔ ۵۱۲۔ رکوع کی دعائیں۔

۵۵۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو العقی سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔ سبحانک اللہم ربنا سبحک اللہم اغفر لی

۵۱۵۔ امام اور مفتی دی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا کہیں گے؟

۵۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللہ ربنا ولک الحمد بھی کہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

۵۱۶۔ اللہم ربنا ولک الحمد کی فضیلت

۵۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سہمی کے واسطے سے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم (مقتدی) اللہم ربنا ولک الحمد کہو۔ کہو نہ کہ جس کا یہ کہنا ٹانگوں کے کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے کچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۵۵۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطے

سَاحِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

باب ۵۱۵ الدعاء فی الركوع

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الطَّحْطِیِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَنَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

باب ۵۱۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَهُ يَكْبِرُ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجْدَةِ نَكَبَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ

باب ۵۱۷ فَضْلُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَ قَوْلِ الْمَلِكِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو

سے رکوع اور سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اس میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ اس حدیث کے پیش نظر کہ رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے نایہ قریب ہوتا ہے اس لیے سجدہ میں دعا کیا کہ وہ سجدہ کی دعا کے قبول ہونے کی نرا وہ امید ہے، بعض ائمہ نے سجدہ کی حالت میں دعا دیا جائز قرار دی ہے اور رکوع میں دعا کو مکروہ کہا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں دعا کا ایک مخصوص ترین وقت حالت سجدہ کو بتایا گیا ہے اس میں رکوع میں دعا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ دونوں حالتوں میں دعا کرتے تھے۔ ابن امیر الحاج نے تمام دعائیں جماعت تک میں اس شرط پر جائز قرار دی ہیں کہ مقتدیوں پر اس سے کوئی گراں باری نہ ہو۔

سے وہ کہنی سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ تو میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے سمیع اللہ لمن حمد کے بعد یعنی مؤمنین کے حق میں دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

۴۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسماعیل نے خالد بن عذراء کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو قتیبہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی۔

۴۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ نعیم بن عبد اللہ مجمر کے واسطے سے وہ علی بن یحییٰ بن خالد زرقی کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ رفاع بن رافع زرقی کے واسطے سے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمیع اللہ لمن حمد کہتے تھے ایک شخص نے مجھ سے کہا ”ربنا ولك الحمد حمد اکثر الطیبا مبارکاف“ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ کہنے والے نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے کہنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

۵۱۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان و سکون۔

ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو سید سے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ رکوع کی تمام بڑی اپنی جگہ پر آ گئی۔

۴۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ثابت کے واسطے سے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے تھے۔ چنانچہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمْ يَكُنْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَيْدِهِ فَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرَةَ

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعِذْرَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبِي قَتِيبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقَنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمَّرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزَّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزَّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمَ مَا نَصَبُ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَيْدِهِ قَالَ رَجُلٌ وَرَأَى أَنَّهُ لَا تَبَأَ ذَلِكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَوَفَ قَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتْبَدَرُونَهَا أَنَّهُمْ يَكْتُمُهَا أَوَّلًا

بِأَمْرِ الْأَطْمَانِيَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَّارٍ مَكَانَهُ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ يَنْعَتَ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ

لَهُ اِنْ نَازِلٍ فِي جِسْمِ قَنُوتٍ كَمَا ذَكَرَ بِهِ وَهُوَ ”قَنُوتٌ نَازِلٌ“ هُوَ حَقِيقَةُ سُبُلِ جَمْعٍ مِنْ نَازِلٍ فِي قُرْآنٍ بَدَأَ آدَمَ مِنْهُ لِيُحْيِيَ بَدْعًا وَكَانَ جَائِزًا لِيُحْيِيَ مَغْرِبًا وَغَدَاةً، اِنْ فِي كُفَى مِشْرِ آدَمَ مِصْبِيتٍ وَغَيْرِهِ كَيْفَ لِيَعْدَ وَارِثًا لِفُتُورٍ كَيْفَ بَدْعًا وَكَانَ جَائِزًا لِيُحْيِيَ

مَا أَسَدُ مِنْ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ  
قَدْ شِئِيَ ۝

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَيْلَسٍ عَنْ النَّبَرَاءِ قَالَ  
كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ  
وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَكَانَ السَّجْدَتَيْنِ  
قَرِيبًا مِنَ الشَّوْءِ ۝

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ  
كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيًّا كَيْفَ كَانَ  
مَلَوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ  
فِي غَيْرِ وَقْتٍ مَلَوَةٌ فَقَامَ فَأَمَّا مَكْنُ الْإِقْبَامِ  
ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا الرُّكُوعُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ  
فَانْصَبَ هُنَّيْهَ قَالَ فَقِيلَ بَيْنَا صَلَاةُ  
شَيْخِنَا هَذَا أَيْ مِزِيدٌ كَانَ أَبُو بَرْدٍ  
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ أَوْ الْخَيْرِ  
اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ۝

باب يَجُوزُ بَابُ التَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ  
وَقَالَ تَائِفٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ  
قَبْلَ كَبْتِهِ ۝

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو مَكْرُمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَكْتُمُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ  
الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ تَكْلِيمًا  
حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْتُمُ حِينَ يَرَكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ  
اللَّهُ لَمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ  
يَجُوزِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكْتُمُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ

آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک  
کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔

۷۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ  
نے حکم کے واسطے حدیث بیان کی وہ ابن ابی سیلی سے وہ برابر  
رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع  
سجدہ۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے  
درمیان کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا تھا۔

۷۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد  
بن زید نے حدیث بیان کی ابوب کے واسطے وہ ابو قتادہ سے  
کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمیں (غار پڑھ کر) دکھاتے تھے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ نماز کا وقت  
ہونا ضروری نہیں تھا۔ چنانچہ آپ (میک مرتبہ) کھڑے ہوئے اور  
پوری طرح کھڑے رہے۔ پھر جب رکوع کیا اور پوری طائیت  
کے ساتھ سر اٹھایا تب بھی مقوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے  
بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابویہ کی طرح انھوں نے نماز پڑھانی  
ابویہ جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو پہلے ابھی  
طرح بیٹھ لیتے پھر کھڑے ہوتے۔

۵۱۹۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے

نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ گھٹنوں سے  
پہلے رکھتے تھے (سجدہ کرتے وقت)۔

۷۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعبہ نے زہری  
کے واسطے خبر دی انھیں ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام  
اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں  
میں تکبیر کا کرتے تھے۔ خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں رمضان کا مہینہ ہو  
یا کوئی اور مہینہ ہو۔ چنانچہ آپ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔  
رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمد کہتے اور اس کے  
بعد ربنا دلک الحمد۔ سجدہ سے پہلے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو  
اللہ اکبر کہتے ہوئے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے  
ہوئے۔ دو رکعتوں کے بوجہ کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔ ہر رکعت

میں آپ کا یہ معمول تھا۔ نماز کے فارغ ہونے تک۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہوں۔ دصال تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو صبح اللہ من حمد۔ رہا وہ ایک لمحہ فرماتے تھے۔ لوگوں کے لیے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ اسے اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دیکھنے۔ اسے اللہ قتیدہ مغز کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دیکھنے اور ان پر ایسا قحط مسلط کیجیے جیسا یوسف علیہ السلام کے زاد میں آیا تھا۔ ان دنوں مضر عرب کے مشرق میں آپ کے مخالفین میں تھے۔

۷۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے بلالہ زہری کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ سفیان نے اکثر بچائے عن فرس کے (من فرس کہا۔ اس کرنے سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تھا اس لیے ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے پھر نماز کا وقت ہو گیا اور آپ نے یہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ اے اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے اس لیے جب وہ تکیہ کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کہے تو تم بھی کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب صبح اللہ من حمد کہے تو تم رہنا و تک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔ سفیان نے اپنے شاگرد علی سے پوچھا کہ کیا معمر نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی تھی (علی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر سفیان بولے کہ معمر کو حدیث یاد تھی۔

السُّجُودَ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْخُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ حَتَّى يَقْرَأَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَرَأَيْتُكُمْ شَبَّهَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ كُنْتُ هَذِهِ لَصَلَاةَهُ حَتَّى فَارَقَ النَّبِيَّ اَللَّهَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ حَمِدَهُ اَوْ رَبَّاهُ وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِيَحْبَالَ فَيَسْتَجِيبُ يَأْتِيَانِي فَيقُولُ اللَّهُمَّ اِنِّي اَوْلِيٌّ بِنِ الْوَلِيدِ وَاسْتَنْتَيْتُ بِهَاشِمٍ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْفَا وَطَائِفًا عَلَى مَقَرٍّ وَاجْعَلْهَا عَلَيْنَا سِتْرًا كَيْفَى يَوْسُفَ وَاهْلًا ۷۶۵ مَحَلًّا ثَمَّ عَلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرَأَيْتُ مَا قَالَ سَفِيْنٌ مِنْ فَرَسٍ فَبَجَّشَ شِقْقَهُ الْاَيْمَنَ فَذَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سَفِيْنٌ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامَ يَبُوءُ ثُمَّ يَبُوءُ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا سَاقَعَ فَارْفَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاَسْجُدُوا وَكَذَا احْبَابَهُ مِنْ مَعْمَرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ الْحَدِيثَ

۱۷۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لے کر کسی کے حق میں دعاء یا بددعاء کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اگر صرف کسی شخص کا نام نماز میں لے لیا جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسی کے حق میں اگر دعاء کی جائے اور اس ضمن میں نام آئے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

## باب فی فضل السجود

۵۲۰۔ سجدہ کی فضیلت۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَهَاشِمُ بْنُ زَيْدٍ الشَّيْخَانِ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَاهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ تَسْأَلُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَسْأَلُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرُدُّونَهُ كَذَلِكَ يُخَيَّرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبِدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوْاعِينَ وَتَبَقِيَ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَنَاقِبُهَا فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَا كُنَّا حَتَّى يَأْتِينَا رَبَّنَا فَأُذَا ذَا عَدُوْنَا فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَرَبَّنَا نَبْدَعُوهُمْ وَنُصْرَبُ الْبَصَرِ أَطْمَعِينَ فَظَهَرَ لِي جَنَّتُهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجُودُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمْرِهِ وَلَا تَبْقَى يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ لَيْبٌ مِثْلُ سُؤْلِ السَّعْدَانِ هَلْ سَأَلْتُمْ سُؤْلَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ فَإِنَّهُمَا مِثْلُ سُؤْلِ السَّعْدَانِ غَيْرُ أَمْرَةٍ لَا يَعْلَمُ قَدْ رَعِظَ لَهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفَ النَّاسُ بِأَعْيَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ تَوَلَّى بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُودُ ثُمَّ يَلْبُجُو حَتَّى إِذَا أَسْرَأَ اللَّهُ رَحْمَتَهُ مِنْ أَسَادِمِينَ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَخْرِجُوهُ مَنْ كَانَ يُعْبِدُ اللَّهَ فَيَخْرِجُوهُ لَمْ يَخْرُجُوا فَيَخْرِجُوهُ وَخَرَّمَ اللَّهُ وَعَلَى

۴۶۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب اور عطاء بن یریش نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لیے) پوچھا۔ کیا تمھیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شہر ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمھیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شہر ہوتا ہے؟ لوگ بوسے کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا اسی کی اتباع کرے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہوں گے بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے۔ رامت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منہ فیتن ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں میں فقیں کہیں گے کہ ہم ہیں اپنے رب کے آئے تک کھڑے رہیں گے جب تمہارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ عزوجل ان کے پاس دایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں انہیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا۔ پھر اڑ جہنم کے اوپر بنا دیا جائے گا اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سوائے انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھئے اے اللہ محفوظ رکھئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ رضی عنہم کیا کہیں (آپ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو رسول اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہوگی جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہیں گے تو اُن کو رحم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انھیں باہر نکالیں۔

النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَشْرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ  
النَّارَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَشْرَ  
السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ خَيْرًا مِمَّنْ شَرُّوا  
فَمُصِيبٌ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا  
تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْدِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُقُ  
اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ سَبِينَ الدُّبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مَبِينٌ  
الْحَبَّةُ وَالنَّارُ وَهُوَ أَحَدُ أَهْلِ النَّارِ وَخَوَّلَهُ  
الْحَبَّةُ مَقِيلًا يَكُوجِبُهُ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا  
رَبِّ اصْرِفْ وَاجْهِبْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ كُتِبَ لِي  
رَيْحُهَا وَأَخْرَجَنِي ذَكَاءُهَا فَيَقُولُ هَلْ  
عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَاكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنِّي ذَلِكَ  
فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا  
نَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ  
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْحَبَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا  
سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُنْتَ ثُمَّ قَالَ يَأْتِي قَدْ مَرَّ  
عِنْدَ بَابِ الْحَبَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ  
فَدَا أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ  
عَنِّي الْبَاقِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَأْتِي لَا أَحْضَرُونَ  
أَسْأَلُ خَلْقَكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ  
ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنِّي لَا فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا  
أَسْأَلُكَ عَنِّي ذَاكَ فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ  
وَمِيثَاقٍ فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْحَبَّةِ فَإِذَا أَقْبَلَ  
بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النُّظْرَةِ  
وَالسُّوْرِ فَيَسْأَلُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُنْتَ  
فَيَقُولُ يَأْتِي أَذْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ وَخَلِّفَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أُعْطَاكَ أَلَيْسَ  
فَدَا أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ عَنِّي  
الْبَاقِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَأْتِي لَا تَحْجِلْنِي أَسْأَلُ  
خَلْقَكَ فَيُضَلِّكُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْتِي ذَاكَ

چنانچہ وہ باہر نکلیں گے اور محدود کو مسجد کے کنارے  
بیچا نہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر مسجد کے آثار کا جلانا حرام کر دیا  
ہے چنانچہ یہ حب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر مسجد کے سوا ان  
کے تمام ہی حصول کو آگ جلا چکی ہوگی حب جہنم سے باہر ہوں گے تو  
بالکل حل کیے ہوں گے اس لیے ان پر ماد حیات ڈالا جائے گا جس سے  
ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کورے کرکٹ پر  
سیلاب ٹھننے کے بعد سبزہ آگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے  
فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب  
بھی باقی رہ جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص  
ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے اس لیے کہے گا کہ اے رب!  
میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیجئے کیونکہ اس کی بو بڑی  
ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلائے دیتی ہے خداوند تعالیٰ  
پوچھے گا کیا اگر تمہاری یہ تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ کوئی نیا سوال  
تو نہیں کر دو گے؟ بندہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم بیشخص خداوند تعالیٰ  
سے ہر طرح عہد و میثاق کرے گا کہ پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کرے گا اور  
خداوند تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ حب جنت کی طرف  
رخ ہو گیا اور اس کی شاہدانی نظروں کے سامنے آئی تو اس نے جنتی دیر چاہا  
چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ  
کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے عہد و میثاق نہیں  
باندھا تھے کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تم نہیں کر دو گے۔  
بندہ کہے گا اے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ مدد جنت دہرنا  
چاہیے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا منانت ہے کہ اگر تمہاری  
یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کر دو گے۔ بندہ کہے گا  
نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا چنانچہ  
اپنے رب سے ہر طرح عہد و میثاق باندھے گا اور جنت کے دروازے تک  
پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر حب جنت کی پہنائی تازگی اور  
مسرتوں کو دیکھے گا تو حب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چپ رہے گا لیکن  
آخر بول پڑے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا انوس ابن آدم! کس قدر تو بے شکن ہو گیا (ابھی تم نے

وَجَوَلُ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَسْتُ فَيَمْتَنِي حَتَّى  
إِذَا انْفَضَّ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ  
لَهُ صَعْرًا رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ  
بِهِ الْأَمَانَةُ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ  
وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيُّ رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ رُسُلَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثَلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ  
وَعَشْرَةٌ أَمْثَالُ مَثَلِ أَحَبُّ  
هَؤُلَاءِ لَكَ أَحْفَظُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَكَ لَكَ  
ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ

**باب ۵۲۱** يُبْدِي صَبْعِيَّةً وَجَبَّارِيَّةً  
فِي السَّجْدَةِ

عبد و بیان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ  
نہیں مانگو گے بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ نصیب  
مخلوق نہ بنائیے۔ خداوند قدوس جنس پڑے گا اور اسے جنت میں  
مجھ داخل کی اجازت عطا کر دے گا اور پھر فرمائے گا مانگو کیا ہیں  
تمہاری تمنائیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا  
اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ غلام چیز اور مانگو  
غلام چیز کا مزید سوال کرو۔ خود خداوند قدوس پاؤں دانی فرمائے گا اور جب  
تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئی  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اور اس سے دس گنا اور تمہیں دی گئیں  
اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی بات  
صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمام تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن  
ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس  
کی دس گنا تمہیں دی گئیں

۵۲۱۔ مسجدہ کی حالت میں دو زل بغلیں کھلی رکھنی چاہئیں اور  
پیٹ کو، جدار کھنا چاہیے۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ  
بْنُ مَصْرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ  
الْبَيْتِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَكَتَى قَرَبَةً  
يَتَنَبَّأُ بِهَا حَتَّى يَبْدُوَ أَمِيًّا مَوْلَى الْبُطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

**باب ۵۲۲** يَسْتَقْبِلُ بِالْأُطْرَافِ رِجْلَيْ الْقَبْلَةِ  
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۵۲۳** إِذَا لَمْ يَتِمَّ سُجُودُكَ

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْلُومٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنَى

۴۶۸۔ ہم سے عدلت بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مہدی نے

اس حدیث میں ہے کہ مردوں کو آٹھ مسجد سے پہچانا جائے گا۔ یہ افضل حدیث صرف اسی ایک ٹکڑے کی وجہ سے مسجدہ کی فضیلت بیان کرنے کے  
لیے لائی گئی ہے۔ پوری حدیث دوبارہ کتاب الرقاق میں جنت اور دوزخ کی صفت کے بیان میں آئے گی۔

داصل کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو داؤد سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پوری کر چکا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مرا گئے تو تہارہی مرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں ہوگی۔

۵۲۴۔ سات اعضا پر سجدہ۔

۶۶۹۔ ہم سے قبیہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضا پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے تھے نہ کپڑوں کو وہ سات اعضا پر ہی، پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۶۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں سات اعضا پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے۔

۶۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحق کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن یزید سے۔ کہا کہ ہم سے براء بن عازب نے حدیث بیان کی۔ وہ جھوٹ ہرگز نہیں بولی سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سمع اسلمن حمد کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو اس وقت تک کوئی شخص بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے (سجدہ کے لیے)

۵۲۵۔ ناک پر سجدہ۔

۶۷۲۔ ہم سے معی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب بن عبداللہ بن طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ

عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَجُلًا رَأَيْتَهُ يُكْوَعُهُ وَلَا يُسْجِدُ لَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مِتَّ مِتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۵۲۴ السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْهَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةَ وَالْيَدَيْنِ وَالرَّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ۝

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا نَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ۝

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَبِّحْ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ لَهُ يَجْنُ أَحَدٌ مِائَةً ظَهْرًا حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ۝

باب ۵۲۵ السُّجُودُ عَلَى النَّفْسِ۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَ



سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اس طرح کر کے پڑے سمیٹیں نہ بال ۔  
۵۲۶ - کیچڑ میں ناک پر سجدہ

۷۷۳ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ہم سے سہام نے بھیجی کے واسطے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی کہ سالِ نخستان میں کیوں رچلیں۔ کچھ باتیں کریں گے۔ چنانچہ آپ تشریف لے چلے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ شب قدر سے متعلق آپ نے اگر کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو اسے بیان کیجئے۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں (شب قدر) وہ آگے ہے چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے میں بھی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی، جبریل علیہ السلام دوبارہ آئے اور فرمایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر آپ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ کرے۔ کیونکہ شب قدر مجھے معلوم ہو گئی ہے لیکن میں بھول گیا اور وہ آخری عشرہ کی طاق رات میں ہے اور میں نے خود کو کچھ میں سجدہ کرتے دیکھا مسجد کی چھت کھجور کی شاخ کی تختی بطلع بالکل صاف تھا کہ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور برسنے لگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر دیکھا۔ یہ آپ کے خواب کی تعبیر تھی۔

أَشَافَرَبِيدَاهُ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرَّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكْفِي الشَّيْبَ وَالشَّعْرَةَ بِأَفْأَلِ السَّجْدِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطَّيْنِ  
۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى شَاهَاً عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَةَ الْأَوَّلَةَ قَالَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفْ الْعَشْرَةَ الْوَسْطَى وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبِيًّا مَكِينَةً عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَزِرْهُ فَلَئِنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنْ نَسِيْتُهَا وَإِنْ نَسِيتُهَا فَالْعَشْرَةَ الْوَسْطَى وَتَزِرْهُ فَإِنْ سَأَلْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينِهِ وَمَا وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ حَبْرِيَّةَ الْخَلِ وَمَا نَدَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فِي آيَاتٍ تَزَعَّةٌ فَأَمَطْنَا فَقَالَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَمْرَ الطَّيْنِ وَالْمَاءِ عَلَى جَهَنَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نَبَاتُهُ تَصِيدِيكَ دُؤْيَا كَ :

بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَاتِلِسْ رَا دَا خْتَمُ هُوَا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

## دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

### تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بزرگترین مزارع مہینہ کتب ۱ جلد	مولانا ابوالحسن علی Nadwi
تفسیر طبری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور توحید	ڈاکٹر شعیب عظیمی
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	ڈاکٹر مفتاحی عباس قادری
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	ڈاکٹر قرین العابدین
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی و انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس قادری
مکتب الیقین فی مناقب القرآن (عربی و انگریزی)	حبیب الرحمن
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

### حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر بیہائم	۳ جلد
باب ترجمہ	۱۰ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۳۰۰۰ کال
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۱ جلد
الادب المفرد کلام ترجمہ و شرح	۱ جلد امام حسین علی
مناہج برقی بیہدہ مشکوٰۃ شریف	۱ جلد ۱۰۰۰ کال
تقریر بخاری شریف	۳ جلد ۱۰۰۰ کال
تحریر بخاری شریف	۱ جلد
تفسیر الامت مسلم	۱ جلد ۱۰۰۰ کال
شرح الیقین نووی	۱ جلد ۱۰۰۰ کال

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 لاہور اسلام آباد کراچی  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل طور پر ان کے احاطہ میں نہیں آسکتی ہیں۔  
 (www.islamicbooksinpdf.blogspot.com)